بفضلہ تعالیٰ

موج سلطانی

ہمین نقشی ست قابل یادگاری | کہ ہستی را بقا بہ زان نیاری

آئینہ صورت نمای حالات تاریخی نامداران روزگار مع نقشہ تصویرات یادگار جاودانی مسمی بہ

جسکو
نہایت عرق ریزی اور کوشش سے
جناب شاہزادہ والاتبار عالی شان ہمایونمکان
میرزا محمد رئیس بخت زبیر الدین گورکان دام اقبالہ
نے تصنیف فرمایا

Library
Institute of Islamic Studies JUL 5 1973

بحسب ارشاد
رئیس نامدار نوآئین بلند اقتدار فلک جناب
مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر والی ریاست دربھنگہ دام اقبالہ

مطبع نامی منشی نول کشور میں بمصقام لکھنؤ طباعت متجلی ہوا

1884



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اس کتاب کا اسطور پہ ہی

اول - کرسی نامہ جنابہ ملکہ معظمہ صاحبہ قیصر ہند دام ملکہا و سلطنتہا -

دوم - ذکر سیرات سفر منجملہ کرسی نامہ عنبر شمامہ سلسلہ وار والا تبار معلی القاب فیض مآب جناب مہاراج چھمیشر سنگھ بہادر دام اقبالہم و اجلالہم -

سوم - ذکر سلطنت راجگان -

چہارم ذکر سلطنت افغان -

پنجم - ذکر سلطنت مغل چغتائی یعنی خاندان حضرت امیر تیمور صاحبقرانی علیین مکانی -

ششم - ذکر برادران راقم -

ہفتم - ذکر شاہان انگلستان -

ہشتم - ذکر گورنران صاحب نشان -
نہم - ذکر عمارات ہندوستان -
دہم - ذکر نقشجات عمارات -
یازدہم - ذکر اشعارات تصنیفات خود -
دوازدہم - ذکر تقریظات اجنا -

کرسی نامہ جنابہ ملکہ معظمہ صاحبہ قیصر ہند مع تذکرات دیگر و مرقع جنابہ موصوفہ

سلطان ایگبرٹ بہادر سنہ ع

سلطان اتھل ولف بہادر -

سلطان بالڈ بہادر -

سلطان برٹ بہادر -

سلطان اتھل ریڈ بہادر -

سلطان الف ریڈ بہادر سنہ ع -

سلطان اڈورڈ بہادر المعروف الڈر -

سلطان اتھلس ٹن بہادر -

سلطان اڈمنڈ بہادر -

سلطان اڈریڈ بہادر -

سلطان اڈومی بہادر -

سلطان اڈگر بہادر -

سلطان اڈورڈ بہادر۔

سلطان اتھل ریڈ بہادر سنہ ۱۰۰۰ء۔

سلطان اڈمنڈ بہادر۔ دوم

سلطان سوئین بہادر۔

سلطان نٹ بہادر یعنی کینوٹ۔

سلطان ہرولڈ بہادر۔

سلطان ہارڈی کینوٹ بہادر۔

سلطان اڈورڈ الملقب کنفیسر بہادر۔

سلطان ولیم بہادر۔ اول

سلطان ولیم بہادر۔ دوم

سلطان ہنرے بہادر۔ سنہ ۱۱۰۰ء۔ اول

سلطان اسٹیفن بہادر۔

سلطان ہنرے بہادر دوم

سلطان ریچرڈ عرف شیر دل بہادر۔

سلطان جان بہادر سنہ ۱۲۰۰ء۔

سلطان ہنرے بہادر۔ سوم

سلطان اڈورڈ بہادر۔ اول

سلطان اڈورڈ بہادر۔ دوم

سلطان اڈورڈ بہادر۔ سوم

سلطان

سلطان ریچرڈ بہادر۔ . . . . . دوم

سلطان ہنری بہادر سنہ ۱۴ع . . . . . چہارم

سلطان ہنری بہادر۔ . . . . . پنجم

سلطان ہنری بہادر۔ . . . . . ششم

سلطان اڈورڈ بہادر۔ . . . . . چہارم

سلطان اڈورڈ بہادر۔ . . . . . پنجم

سلطان ریچرڈ بہادر۔ . . . . . سوم

سلطان ہنری بہادر سنہ ۱۵ع . . . . . ہفتم

سلطان ہنری بہادر۔ . . . . . ہشتم

سلطان اڈورڈ بہادر۔ — — — — — ششم

جنابہ ملکہ مرحومہ صاحبہ۔ . . . . . اول

جنابہ ملکہ الزبتھ سنہ ۱۶ع

سلطان جیمس بہادر۔ . . . . . اول

سلطان چارلس بہادر۔ . . . . . اول

سلطان چارلس بہادر۔ . . . . . دوم

سلطان جیمس بہادر۔ . . . . . دوم

سلطان ولیم بہادر و جنابہ ملکہ مرحومہ۔ . . . . . ولیم سوم و ملکہ مرحومہ دوم

جنابہ ملکہ این صاحبہ سنہ ۱۷ع

سلطان جارج بہادر۔ . . . . . اول

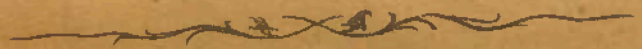
سلطان جارج بہادر- . . . . . دوم

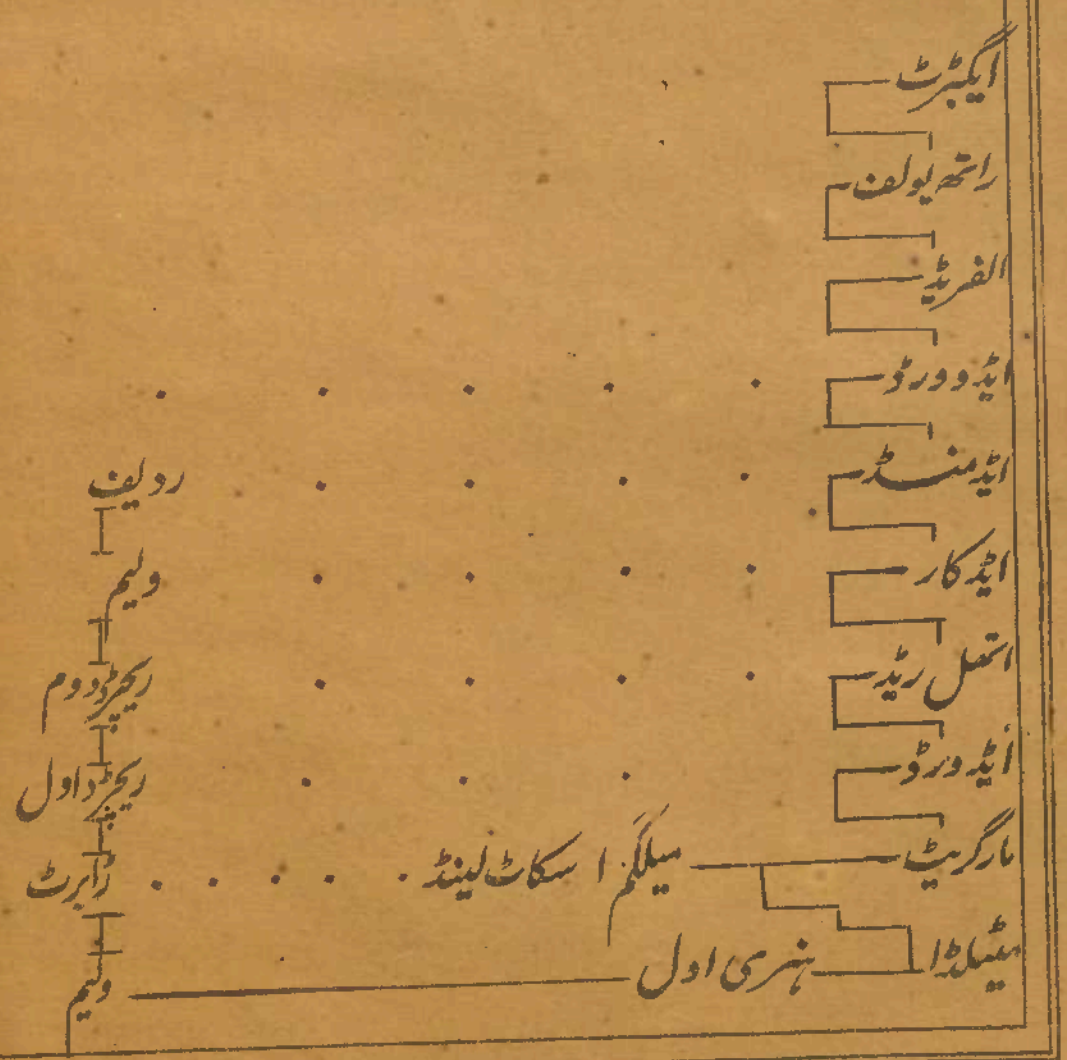
سلطان جارج بہادر سنہ ١٨ع . . . . سوم

سلطان جارج بہادر- . . . . . چہارم

سلطان ولیم بہادر- . . . . . چہارم

جنایہ ملکہ وکٹوریہ صاحبہ-





میتلڈا

ہنری دوم

جان

ہنری سوم

ہنری سوم

ایڈورڈ اول

ایڈورڈ دوم — عیسی ہیلا فرانس

ایڈورڈ سوم — جان گونٹ - لایونیل کلارنس - ایڈمنڈ یورک

جان بوفرٹ — فیلپ پامارٹیمر

جان بوفرٹ ثانی — ملکہ مارگریٹ بوفرٹ — راجر مارٹیمر

ایڈمنڈ ٹیوڈر — ریچرڈ کمرنج ملکہ این مارٹیمر سے انکی شادی ہوئی — ملکہ عنی مارٹیمر

ہنر ٹوڈر

ریچرڈ پیلان ٹجینٹ

ایڈورڈ چہارم — ملکہ ایلزبتھ - انکی شادی ہنری ٹودر سے ہوئی -

پھر ہنری ٹوڈر ایک ہوگئے

رچی بلڈ وکس - ملکہ مارگریٹ - جمس اسکاٹ لینڈ

جمس — ملکہ مرے

ہنری ازلبٹن ملکہ مارگریٹ - ان بادشاہ کی شادی ملکہ مرے سے ہوئی

جمس اول — ملکہ ایلزبتھ دوم

چارچ اول — جارچ دوم — ملکہ صفیہ انکی شادی ایک شخص نام گوالس سے ہوئی انکا ایک بیٹا ہوا۔

جارج دوم — فریڈارے

جارج سوم

جارج سوم — ایڈورکینٹ

جنابہ ملکہ وکٹوریہ صاحبہ

جنابہ ملکہ وکٹوریہ۔

خلاصہ یہ ہی کہ سلطان ایگبرٹ جو کہ پہلے بادشاہ ولایت کے تھے اور ہفت اقلیم پر قبضہ آنکا تھا اُنسے اور جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا سے پینتیس ۳۵ پشت کا واسطہ ہی۔

اور شاہزادہ ولیم فتح جنگ سے چونتیس ۳۴ پشت کا واسطہ ہی۔

اور اسکاٹ لینڈ جمس پنجم سے گیارہ پشت کا واسطہ ہی۔

اوڈ ولیس نام ملکہ ایڈمنڈ ٹوڈر سے تیرہ ۱۳ پشت کا واسطہ ہی۔

اور فرانس کی ملکہ ایلیے بیلا سے اٹھارہ ۱۸ پشت کا واسطہ ہی۔

اور اسکاٹ لنڈ اور آئرلینڈ شاہزادہ خاندان میلکم سے پچیس ۲۵ پشت کا واسطہ ہی۔

اور گیلف گنٹس سے چھ ۶ پشت کا واسطہ ہی۔

تصویر جنابہ ملکہ معظمہ کوین وکٹوریہ قیصرہند



Queen Victoria

اَلْآنَ اَشْرَعُ فِی الْکِتَابِ بِعَوْنِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ

بعد اداے حمد موجد کون ومکان مالک زمین وزمان وپس از رسائی ہدیۂ صلواۃ وسلام اوپر رہنمای طریقۂ راست محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین میرزا محمد رئیس بخت المعروف بہ شاہزادۂ محمد زبیر الدین گورگان قوم چغتائی ابن حضرت میرزا محمد دارا بخت میران شاہ ولیعہد بہادر ابن سلطان ابن السلطان حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غفر اللہ لہ ولہما۔ اِس کتاب کا نام **موج سلطانی** رکھکر اپنے کو آلف سفر مع حالات دیگر ترقیم کرتا ہون اور قلزم مضمون مین غواصی کرکے صدف دِل سے دُر شہوار اور گوہر آبدار نکالکر رشتۂ خیال مین پرو کر تقسیم کرتا ہون اور رئیس قلم صدر آراے حکایات وسخن کو کرسی قرطاس پر بٹھاکر کحل مقوی ماضی وحال سے قوۃ باصرۂ اہل ضعف کو افزایش دیتا ہون ارباب انصاف واتیلاف سے امید ہے کہ **بیت** بدو راد ور گر یابد خطائے + بنیارد بر سر من ماجرائے

تصویر شاہزادہ میرزا محمد رئیس بخت مصنف کتاب



Prince Mirza Mohomed Rais Bakhat
Zubaruddins organ
Compiler of the book.

بباعث تخریب سلطنت اور زوال اقبال پہلا سفر میرا رتلام کا ہوا یہ شہر خوب آبادی رکھتا ہے
راجہ کا رنجیت سنگھ ہی اُس زمانے مین بوجہ خُردسالی راجہ صاحب کے منشی
شہامت علیخان صاحب بطور اکسٹرا اسسٹنٹ از جانب گورنمنٹ مقرر ہوے تھے
ان صاحب کے انتظام سے رونق رتلام مین بہت ہی جب میری ملاقات ہوئی
بہت خوبیون کے آدمی معلوم ہوے پھر مین یہان سے جاورہ عرف
گلشن آباد مین آیا محمد اسمٰعیل خان بہادر یہان گدّی نشین ہین اور کارپردازی
نواب خان جہان خان کرتے ہین اُنکی ملاقات سے مین بہت خوش ہوا
آدمی ذی علم اور سنجیدہ ہین یہ جگہ گو نہ رونق دار ہی نہ یہ کہ پر بہار ہی ایک مہینہ
رہکر دار الخلافہ شاہجہان آباد یعنی دہلی مین آیا بعد چند روز کے پھر ولولہ
شوق سیاحی دلمین سمایا اللہ کا نام لیکر مع چند خدمتگارون کے سوار ہوکر
ریاست الور مین وارد ہوا راجہ شیو دیان سنگھ صاحب کا زمانہ تھا ہر ایک عرض
بغرض کا آشیانہ تھا شہر بہت آباد ہی ہر فرد بشر کا دل شاد ہی سڑکین نہایت
صاف مکانات بلند و بالا محلّات اعلےٰ اعلےٰ باغات بکثرت باشان و شوکت
منجملہ اُنکے موتی ڈونگری ایک تختہ پر صفا و پر فضا ہی اُسکو الور کا دل کہیے تو بجا ہی
ہر ایک تختہ اُسکا پُر بہار ہی قدرت حق آشکار ہی گرمی کے ایام مین ہوا اُسکی
فرحت زا ہی زندگی کا یہان مزا ہی جو گرمی زدہ جاتا ہی دو ہی بار شربت نسیم پینے
سے اچھا ہو جاتا ہی رات کے مراق کو اُسکی ہوا ایک نسخہ مجرب متفق علیہ ہی
مین نے ایسی جگہ اور ایسے باغ راجپوتانہ مین نہین دیکھے اور رنگترہ تو
یہان کا مشہور ہی شیرین اور گلان ہوتا ہی چنانچہ اُسوقت مجکو اپنی دادی صاحبہ

مرحومہ و مغفورہ نواب رکبۃ النساء بیگم صاحبہ بنت مرزا محمد سلیمان شکوہ بہادر کے
تال کٹورہ واقع دہلی کا رنگترہ یاد آیا کہ عجب خوش ذائقہ اور کلان ہوتا تھا
اب وہ باغ بالکل ویران ہے فی الجملہ مین راجہ صاحب سے ملاقات کا
خواستگار رہا باینوجہ کہ جو اس خاندان تیموریہ سے باعث انقلاب علوفات
کجروی فلک کے ملاقات کا خواہان ہوا پہلے سوال نشست کرسی وزیر
کرسی کا پیش آیا قولہ تعالی وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ طسیر کر کے
وارد ریاست جیپور رہوا اس شہر کے طرز کو دیکھکر کمال مسرت حاصل ہوئی
فی الحقیقت اس روش کی آبادی راجپوتانہ مین منتخب ہے بازار چوپڑ ہر گلی
و کوچہ بہتر سے بہتر عمارات سنگین محلات شہ نشین جس طرف سیر کو جایئے بے تکلف
پھر اپنی جگہ پر آجایئے اور اتبوہر بازار مین نل آب شیرین کا روان ہے اور
شب کو گیاس کی روشنی سے معمور رہتا ہے وجہ عدم ملاقات کی یہ ہوئی کہ راجہ
رام سنگھ صاحب کوہ شملہ پر تشریف لیگئے تھے توقف نامناسب جانکر دار المنصور
جودھپور کی طرف روانہ ہوا یہ ملک ریگستان ہے آبادی مین پریشان اگرچہ
ریاست عالیشان ہے مہرتی دروازہ کے قریب قیام کیا اول شناسائی
میر منشی رزیڈنٹ صاحب یعنی مولوی محمد انوار الحق صاحب سے ہوئی یہ صاحب
خاندان مولانا شاہ عبد العزیز سے ہین ایسے لوگ اب انتخاب روزگار ہین
خاص خلق محمدی ان صاحب مین موجود ہے بعدہ ایک خط راجہ صاحب کو بھیجا
خط کے پڑھتے ہی راجہ صاحب نے سواری و لوازم ضروری بھیجکر طلب فرمایا

تصویر راجہ مہاراج جسونت سنگھ بہادر والی جودھ پور



Maharajah Jaswant Singh of Jodhpore

جسوقت مین نزدیک پہونچا تو راجہ صاحب مع اپنے ارکین دولت میری
پیشوائی کرکے اپنی نشست گاہ پر لیگئے اور مراتب قدیمانہ ادا کیے انکی
خوش اعتقادی سے مین بہت خوش ہوا جوان بہمثال ہین خوشرو و نونہال ہین
شمشیر آبدار مردم جوہردار و اسپ باد رفتار شرفانے وی الاقتدار سے ازحد
شوق ہی اور فن کشتی سے بھی ذوق ہی اسی سبب سے پہلوانون کو یہان فوق ہی
جودھپور کو دارالمنصور کا لقب باعث قرابت کے ہمارے بزرگان سے ملا ہی
جبتک مین رہا بہت قدر و اعزاز کے ساتھ مجکو رکھا کچھ کچھ عادات راجہ صاحب
مین اپنے جناب مہاراج بہادر در بھنگہ مین پاتا ہون یعنی شرفانوازی و غربا پروری
و شیر دلی و علو ہمتی و بلند نظری باوجود ان اوصاف کے یہ صفت ایک ایسی ہی
کہ آج تک کسی رئیس مین نہین دیکھی باوجودیکہ عالم شباب ہی الاطبیعت شریف
سوائے عبادت و پرہیزگاری کے امور فاسد کی طرف بالکل مائل نہین
باعث ناموافقت ہوا اور کسلمندی طبیعت کے بعد چند سال کے اپنے وطن مالوفہ
کی طرف استرداد کیا عزیز و اقارب دوست آشنا سے ملا چند مہینے بباعث
صحت بدن مقیم ہوا اسی ایام مین والا درجات پسندیدہ صفات اعلی قدر
جناب مسٹر سی ڈبلیو لنکن صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی سے
ملاقی ہوا صاحب ممدوح نے ایک سارٹیفکٹ اپنا بطور یادگار مجکو عنایت
کیا علاوہ اسکے اور بہت سے ایسے الطاف ان صاحب کے مجھپر ہین کہ
اس مختصر مین گنجایش نہین رکھتے بعدہٗ سوار ہوکر الہ آباد مین آیا وہان بھی
طبیعت نہین لگی دل گھبرایا اور عظیم آباد عرف پٹنہ مین آکر ایک مکان مین ٹھہرا شہر

خوب آبادہی ہر خرد و کلان کا دل شاد ہی بستی عرض مین کم طول مین زیادہی یہانکے
لوگ خوش سلیقہ و شیرین سخن ہین منجملہ انکے مجھی چودھری محمد ظہور الحق صاحب
جاگیردار اسلام پور کہ راقم سے محبت دلی رکھتے ہین باوصاف کثیرہ متصف ہین
انکی خوبی خلق احاطۂ تحریر سے باہر ہی چند روز رہکر مظفر پور مین وارد ہوا نواب
محمد تقی خان صاحب سے کہ ایک رکن مظفر پور ہین کمال محبت کے ساتھ مجھسے
ملاقات کی اور انکے صاحبزادگان و خویشان سے بھی ملاقاتین ہوئین
منجملہ اور صاحبون کے سید محمد حسین خان صاحب عرف سید نواب جان صاحب کی ملاقات سے
میرا دل بہت مسرور ہوا اور یہ کچھ انہی خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے کہ جب سے
اور آجتک ترقی ارتباط ہی ایسے شخص کامل المودت کم دیکھنے مین آئے
خصائل ان صاحب کے تحریر قلم سے باہر ہین البتہ ملنے سے ظاہر ہو سکتے ہین
بعد چند روز کے مقام بتیا کو روانہ ہوا اس جگہ جب مین آیا تو فرحت دل اور
تازگی خاطر کے لیے ایک باغ مین ٹھہر کر خط اطلاعی ہمدست اپنے مصاحب کے
راجہ صاحب کو بھیجا بمجرد وصول خط ایک مکان با فراغت میرے قیام کے
واسطے بتا کر آراستہ کرا دیا بعد دو روز کے شب کے وقت تام جام نقرہ مع
اردلی و مشاعل وغیرہ بھیجکر طلب کیا جب مین قریب باڑی یعنی محل کے پہونچا
تو راجہ صاحب تا صحن میرے استقبال کو آئے اور اپنے شیش محل مین لیجاکر مقام
صدر پر بٹھایا اور آپ دست بستہ کھڑے ہوے ہر چند مین نے کہا مگر نہ بیٹھے
اسوقت مجکو اپنا وقت یاد آیا مگر انکے اعزاز و خوش خلقی کی طرف طبیعت کو رجوع کیا
دل میرا یہان سے اٹھنے کو نہین چاہتا تھا لیکن انکی تکلیف کا خیال کرکے رخصت طلب

ہوا جب مین نے قصد اُٹھنے کا کیا تو عطر پھول پان کے بعد گیارہ
عدد کشتیان بطور پیشکش پیش کین فی الجملہ مین مکان پہ آیا ان راجہ صاحب کا
نام راجندر کشور سنگھ ہی اور عمر قریب شش برس کے ہوگی چند روز کے بعد
وہان سے روانہ ہوا بخط مستقیم دربھنگہ مین آیا یہ راجہ مہاراج جناب لچھمیشر سنگھ
صاحب بہادر دام اقبالہم وافضالہم کہ جنکی ہمنشینی مین مین فی الحال موجود
ہون اُس زمانہ مین یہ نو باوہ ریاست و گلدستہ شرافت بنارس کے
اسکول مین تحصیل علم انگریزی رونق بخش تھے حقیقت مین جناب ممدوح
جیسا صاحب فضل و کرم ذی حلم و ہمم بقول منشی سخاوت مین دیکھا تو
بحر سحاب + حضور اُسکے خجلت سے ہے غرق آب + مروت مین یکتا
خورشید ہمتا گرامی نژاد خجستہ صفات اصل و نسل مین اشرف اکرام سلسلہ وار
مہاراج بن مہاراج کا ثبوت قواعد ریاست مین مضبوط غرور و تکبر پاس
نہین خُلق مشہور ہی چشم مروت موفور ہی اللہ اکبر خالق ایجاد و تکوین نے صورت
روحی مین جب سبکو مجتمع فرمایا اور صف بصف اپنے اپنے درجہ اور مراتب پر سرفراز کیا
تو بعد جانے توحید و احکامات کے تمامی کو امیدوار بخشش کا کیا مین نے جام
ظرافت بھر کر پیا اور ماہی زبان کو دریاے مدح مین غوطہ دیا مخاطب الیہ
یعنے جناب ممدوح نے عرض کیا کہ اے واہب العطیات مجھکو
کوئی ایسی چیز عطا فرما کہ جس سے دارین مین میرا نام اور کام
ہو اُسوقت خالق الکونین نے ہمارے محسن رفیع الدرجات
کو مرتبہ عالی بخش کر سرچشمہ اخلاق بنایا

یہ کرسی نامہ جناب مہاراج صاحب بہادر دام حشمتہٗ درج ہی

نام	اولاد	قوم
چاند ٹھاکر صاحب	ٹھکہ ٹھاکر صاحب مہکہ ٹھاکر صاحب دیودر ٹھاکر صاحب راجہ مہیش ٹھاکر صاحب۔ سنتا ہون کہ ان صاحبون کی عادت بہت نیک تھی اور اپنے مذہب کے نہایت پابند اور بڑے پنڈت تھے۔	برہمن متھیل
راجہ مہیش ٹھاکر صاحب	رام چندر ٹھاکر صاحب۔ مہاراجہ گوپال ٹھاکر صاحب۔ اجیت ٹھاکر صاحب۔ پرتاب ٹھاکر صاحب۔ حاصل کنندۂ راج سرکار دہلی بعہد حضرت جلال الدین محمد اکبر شاہ	برہمن متھیل
راجہ گوپال ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل
راجہ پرمانند ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل
راجہ شیو بھنکر ٹھاکر صاحب	پوروشوتم ٹھاکر صاحب۔ شنکر ٹھاکر صاحب نراین ٹھاکر صاحب۔ رام ٹھاکر صاحب رگھورام ٹھاکر صاحب۔ شام ٹھاکر صاحب سندر ٹھاکر صاحب۔	برہمن متھیل
راجہ پوروشوتم ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل

نام	اولاد	قوم
راجہ سندر ٹھاکر صاحب	مہے ناتھ ٹھاکر صاحب - مہاراج نرپت بہادر	برہمن متھیل
راجہ مہے ناتھ ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل
مہاراج نرپت بہادر	راجہ راگھو سنگھ بہادر - بابو شیو نندن سنگھ صاحب بابو نندن سنگھ صاحب - بابو کنوار سنگھ صاحب بابو ٹھاکر سنگھ صاحب بہادر لقب بہادری کا اِنسے شروع ہوا اور یہ بڑے انتظام کے آدمی تھے	برہمن متھیل
راجہ راگھو سنگھ بہادر	راجہ بشن سنگھ بہادر - بابو نراندر سنگھ بہادر	برہمن متھیل
راجہ بشن سنگھ بہادر	ندارد	برہمن متھیل
مہاراج نراندر سنگھ بہادر	ندارد	برہمن متھیل
مہاراج پرتاب سنگھ بہادر	برادر زادۂ عمومی مہاراج نراندر سنگھ بہادر کے تھے -	برہمن متھیل
مہاراج مادھو سنگھ بہادر	مہاراج کنوار کشن سنگھ صاحب - مہاراج کنوار چھتر سنگھ صاحب بہادر - مہاراج کنوار بابو کرت سنگھ صاحب - مہاراج کنوار بابو گوبند سنگھ صاحب بہادر مہاراج ریاست سنگھ صاحب - یہ صاحب برادر خرد مہاراج پرتاب سنگھ صاحب کے تھے -	برہمن متھیل
مہاراج چھتر سنگھ بہادر	مہاراج کنوار رودر سنگھ صاحب مہاراج	برہمن متھیل

نام	اولاد	قوم
	کنوار بابو باسدیو سنگھ صاحب۔	
مہاراج رُدر سنگھ بہادر	مہاراج کنوار مہیشر سنگھ بہادر بیکنٹھ باشی۔ مہاراج کنوار کنشیر سنگھ بہادر۔ مہاراج کنوار بابو نند سور سنگھ بہادر۔ مہاراج کنوار بابو گوپیشر سنگھ بہادر۔ عرف سندر بابو صاحب۔	برہمن متھیل
جناب مہاراج مہیشر سنگھ بہادر بیکنٹھ باشی مہاراج والا دودمان مفخر راجگان جناب مہاراج لچھمیشر سنگھ صاحب بہادر دام اقبالہم و اجلالہم	جناب والا قدر مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر جناب مہاراج کنوار بابو رمیشر سنگھ بہادر	برہمن متھیل برہمن متھیل


شبیہ مبارک جناب مہاراج چھترسنگھ صاحب بہادر

تصویر مہاراج کنور رمیشور سنگھ بہادر



Maharaj Kumar Rameswar Singh

کیفیت اصلی میری بالفعل قیام کی یہ ہے کہ مین بکش آب و دانہ و اتفاق زمانہ جو بھاگلپور
مین آیا تو جناب مخلص نواز مسافر آشنا بلند اقبال خورشید جمال مہاراج کنور
رمیشر سنگھ بہادر دام حشمتہ برادر حقیقی جناب مہاراج معلے القاب ممدوح سے
ملاقات ہوئی اُسوقت مین نے کچھ کیفیت اپنی کہی سُنکر بدلداری و محبت شعاری
میری التماس کو قبول کیا مین انھین صاحب کی ذات والا صفات کے سبب سے
تاریخ ۱۷- ماہ مارچ ۱۸۱۸ع کو دربھنگہ مین آیا اور جناب مہاراجہ مستغنی عن الاوصاف کے
دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا کمال محبت کے ساتھ مجھسے ملاقات کی
جناب موصوف کی صفت و ثنا کیا ہو سکتی ہی نہ قدرت زبان مین نہ طاقت قلم
مین کہ ایک شمہ احسان کا بھی اظہار کرون جناب والا نے میری قدردانی اور
ہر طرح کی پاسبانی اسوقت ناپرسا نمین ایسی کی ہی کہ سوائے اسکے کیا شکر ہو سکتا ہی
نظم اگر ہر موے من گردد زبانے + ز تو رانم بہر یک داستانے + ینارم گوہر شکر
تو سفتن + سر موئے ز احسان تو گفتن + آب مین مع اپنے اہل و عیال کے
دربھنگہ مین رہتا ہون بہت آرام سے زندگی بسر کرتا ہون اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ
ای قادر حقیقی تو اپنے فضل و کرم سے ہمارے محزن فیوض جناب مہاراج
عالی قدر بلیغ نظر والا دودمان حاتم نشان کو بطفیل حضرت سید عالم محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک چراغ مراد و گلدستہ آرزو یعنی فرزند ارجمند
صاحب شان رفیع المکان سکندر اقبال فریدون نوال بفراط رائے
بطلیموس پیرائے زال تدبیر رستم شمشیر یوسف ثانی ماہ کنعانی عطا فرما میری دعائے
سحری اور نیم شبی کو قبول کر آمین ثم آمین شعر جہانت بکام و فلک یار باد +

جہان آفرینت نگہدار باد+ محمد صادق علی خان صاحب کے یہان مین نے چند روز
قیام کیا اور اُسی زمانہ مین محمد انوار علی خان صاحب سے بھی ملاقات
ہوئی محمد انوار علی خان صاحب چشم بدور نونہال چمن حُسن و خوبی سرور و ضمہ
خوش اسلوبی از سر تا قدم کوئی بات بدزیب نہین مین خوبی ہی اور گھوڑے کی
سواری مین ایسی وضع نشست ہی کہ جس سے دکنی شان و شوکت رکاب
و مرکب کی معلوم ہوتی ہی اور یہ بات اکثر کم ہوتی ہی محمد صادق علی خان صاحب
پُر اخلاق یہان کے بڑے رئیسون مین سے ہین قادر مطلق نے عالم ارواح
مین وقت تقسیم غرور و انکساری تکلف و بے تکلف سادہ مزاجی اور چُنان و
چنین سے اُنسے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو عرض کی کہ انکساری

تصویر محمد صادق علی خان صاحب رئیس دربھنگہ



Sadique Alli Khan Rais Durbhangah

بعد ازان قصبہ پورنیہ مین آیا راجہ رضا علی خان صاحب سے ملاقی ہوا یہان کی
خُلیل بہت عمدہ ہوتی ہی بسبب ناقص آب و ہوا کے زیادہ توقف نہین کیا اور ایک خط
شوقیہ اپنے چپراسی کے ہاتھ چمپانگر رئیس بندیلی یعنی راجہ لیلا نند سنگھ صاحب کے
پاس بھیجا چار گھڑی دن باقی رہے سوار ہو کر قریب شام کے پہونچا اور ایک خیمہ
جو کہ راجہ صاحب کی طرف سے ایستادہ تھا اسمین اوترا صبح کے سات بجے
راجہ صاحب خیمہ مین تشریف لائے البتہ راجہ صاحب لائق و فائق فہمیدہ و عادات
پسندیدہ خلیق و لیئق خندہ پیشانی حلم کے بانی شعر و سخن سے ذوق اچھی صحبت کا
شوق اشعار فارسی بھی عمدہ عمدہ یاد ہین پندرہ روز رہا طبیعت کو ہر طرح سے
مسرت حاصل رہی کنور پدمانند سنگھ صاحب اِنکے صاحبزادہ سے اُسی زمانے کی
ملاقات ہی جو کہ عادات مہاراج صاحب ہین ہین وہ ہی اِن مین بھی ہے جب ملاقات
ثانی بھاگلپور مین ہوئی تھی پھر مین کڑی گولہ آکر ریل پر سوار ہوا اور گیا جی آیا
یہ جگہ ہندوون کا تیرت گاہ ہی بہت آباد و پُر فضا ہی ایک مہینہ رہکر عجوبی سیر کی
اسوقت مجکو ایک ذکر یاد آیا کہ میرے جد بزرگوار حضرت نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ
نے اپنی تزک جہانگیری مین مرقوم فرمایا ہی کہ گروہ ہندوون نے اوپر چار قسم کے
قرار پایا ہی اور ہر ایک اوپر طریق اور آئین خاص کے عمل کرتے ہین اور برس مین
ایک روز معین رکھتے ہین نقل مطابق اصل

طائفۂ اوّل برہمن

یعنے پہچاننے والے اللہ تعالےٰ جلّ شانہٗ کے اور وظیفہ اُنکا چھ چیز سے ہی
علم سیکھنا اور دوسرون کو تربیت کرنا اور آتش پوجنا اور آدمیون کو دلالت

طرف آتش پرستی کے کرنا اور کچھ محتاجون کو دینا اور کچھ آپ لینا اس طائفہ کا
ایک روز معین ہی اور وہ آخر ماہ ساون کا ہی کہ دوسرا مہینہ برسات کا ہی خرچ
اُس روز کا مبارک جانکر عابد و اُنکے اوپر کنارہ دریا کے اور تالاب کے
جاتے ہین اور طرح طرح کے افسون پڑھکر اوپر ریتون اور ڈورون کے
پھونکتے ہین اور دوسرا روز کہ بھادون شروع سال کا ہی اُن رسن ہاے
افسون دیدہ کو راجہ اور بزرگان عہد باندھتے ہین اور شگون جانتے ہین
اور اسکو راکھی کہتے ہین یعنی نگہداشت یہ دن ماہ تیر مین کہ آفتاب جہانتاب
برج سرطان مین ہوتا ہی واقع ہوتا ہی۔

طائفہ دوسرا چھتری ہی کہ ساتھ کھتری کے مشہور اور معروف ہی

اور مراد چھتری سے ایک طائفہ ہی کہ مظلومون کو شر ظالمون سے محفوظ
رکھتے ہین آئین اس طائفہ کا تین چیزین ہین ایک یہ کہ خود علم پڑھنا اور
دوسرون کو تعلیم نکرنا دوسرے یہ کہ خود آتش پرستی کرنا اور طرف پرستش
اورون کے رہنمون نہونا اور تیسرے یہ کہ خود محتاجون کو دینا اور آپ باوجود
احتیاج کے کچھ نہ لینا روز اس طائفہ کا بجی آوردی مین ہی اُس دن سواری کا
کرنا اور لشکر دشمن پہ کھینچنا انکے نزدیک مبارک ہی اور رام چندر نے کہ
انکو ساتھ خدائی کے پوجتے ہین اُس روز لشکر کشی کرکے اوپر خصم اپنے کے
ظفر پائی تھی اُس روز کو معتبر جانتے ہین اور ہاتھی گھوڑون کی آرایش
کرکے پرستش کرتے ہین اور یہ روز ہر مہینے شہریور کے ہین کہ آفتاب
برج سنبلہ مین واقع ہوتا ہی سائیسون اور فیلبانون وغیرہ کو انعام دیتے ہین

طائفہ تیسرا بنیک ہی

اور یہ جماعت اِن دونون طائفون کی کہ ذکر اُنکا گزرا خدمت کرتے ہین زراعت اور خرید و فروخت اور سود اور سُود سے شغل انکا مقرر ہی اِس طائفہ کا بھی ایک روز معین ہی کہ اُسکو دیوالی کہتے ہین اور یہ روز پنج ماہ مہر کے کہ آفتاب برج میزان مین ہوا واقع ہوتا ہی اٹھائیسوین تاریخ ماہ قمری کے موافق رات کو اس روز چراغ روشن کرتے ہین اور دوستون اور عزیزون کو جمع کر کے ہنگامہ قمار بازی کا گرم کرتے ہین نظر اس طائفہ کی اوپر سود و سودا کے ہی اور قدم لینون کو اِس روز شگون سمجھتے ہین نقل مطابق اصل ۔

طائفہ چوتھا شودر ہی

یہ گروہ شقاوت شکوہ کھتری ہنود سے ہی سب کی خدمت کرتے ہین اور اُن چیزون سے کہ مخصوص ہر طائفہ مذکور کی ہوئین بہرہ نہین رکھتے روز انکا ہولی ہی باعتقاد اِنکے روز اخیر سال کا ہی یہ روز پنج مہینے اسفندار کے کہ نیر اعظم برج حوت مین منزل رکھتا ہی واقع ہوتا ہی پنج رات اِس دن کے آتش کو چون اور بازارون مین روشن کرتے ہین اور جب دن ہوتا ہی تو ایک پہر تک خاکستر وغیرہ اوپر سر ایک دوسرے کے اوڑاتے ہین اور ایک شور و غوغا بلند کرتے ہین اور بعد اُسکے نہا دھو کر پوشاک پہنتے ہین اور واسطے سیر باغ اور صحرا کے جاتے ہین جو کہ ضابطہ مقرر ہنود کا ہی حضرت آجد بزرگوار جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ کے زمانہ مین امرا ہندو اور دیگر طائفہ

بتقلید اُنکے رستم را کھی بجالاتے ہین کہ لعل اور مروارید اور گلہاے مرصع بجواہر
گران بہا سے راکھی طیار کرکے اوپر دست مبارک کے باندھتے تھے اور یہ
رسم برابر میرے حضرت جدامجد ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
بادشاہ ثانی کے زمانے تک رہی المختصر کہ بعد ازان جو مونگہ اکر راجہ صاحب
اور کنور صاحب سے ملاقات کی اِن راجہ صاحب کو فنون سپاہگری سے
بہت شوق ہی بندوق اور تیراندازی اور برچھی مین خوب مہارت رکھتے ہین
اور نہایت صاف باطن ہین مجکو اسوقت اپنے مہاراج ذوالاقتدار کا ایک
ذکر یاد آیا کہ ایک شب میرے سامنے شمع کی لو پر نو نشانے بندوق سے
سر فرمائے اور ہر نشانے پر سر شمع کا اوڑکر نشانہ ہوگیا اس جلسہ مین
مجتبی محمد صادق علی خانصاحب بھی موجود تھے۔

تصویر مبارک جناب مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر دربھنگہ دام اقبالہ



MAHARAJ BAHADOOR DARBHANGAH

الغرض دیو مونگے سے سوار ہوکر ہزاری باغ ہوتا ہوا بیر بھوم مین راجہ
مہتاب چندر سنگھ صاحب رئیس بردوان سے ملاقات ہوئی عجیب
رنگین مزاج کے راجہ ہین یہ بیر بھوم وہ ہی کہ بعہد حضرت بزرگوار
سلطان نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ نور اللہ مرقدہ کے
شیر افگن خان یہان کے صوبہ دار تھے اسکا حال کتب تواریخ
مین بخوبی درج ہی الحاصل وہان سے مونگیر مین آکر صاحب
کلکٹر صاحب بہادر دام اقبالہ سے ملاقات کرکے بسواری ریل
داخل کلکتہ ہوا چار مہینے ارمنی گورستان مین مکان کرایہ کا لیکر
رہا اچھی طرح سے سیر کی یہان ڈپٹی عبد اللطیف خان صاحب سے
ملاقات کی جنکو گورنمنٹ سے اب لقب نوابی مرحمت ہوا ہی جو صفتین کہ
چاہین وہ ان صاحب مین موجود ہین سبحان اللہ اول تو یہ جگہ جاے
صدر والاعصہ بلند نظر عالی قدر گورنر جنرل بہادر نائب حضرت بادشاہ
وحشمت قیصر ہندوستان بلیغ المکان جناب **ملکہ معظمہ دام**
اقبالہا وافضالہا سایۂ فضل اللہ عدل گستر رعایا پرور کی
ہی کہ آج جنکے جلال و اقبال سے بڑے بڑے بادشاہان اولوالعزم
مثل پیر زال لرزان ہین اور اکثر بادشاہ تمناے حصول ملازمت دلمین
رکھتے ہین اور آستان بوسی کو دولت عالیہ پہ حاضر ہوکر عتبہ بوسی بجالاتے ہین
اللہ تعالے ایسے شہنشاہ کو کہ جنکے سایہ علوت و عطوفت مین ہر
خرد و کلان شاد ہین تا دیر گاہ سلامت رکھے آمین دوم آبادی

لب دریا سوم تاجران متمول کا مقام ہی اسکی تعریف احاطہ تحریر سے باہر ہی
دیکھنے پر موقوف ہی وہان سے کشتیہ آیا چند روز آمد کشتی کلان کا منتظر رہا
بعد دستیابی کشتی براہ بحری قصبہ دولائی مین آیا چودھری محمد عظیم کو اطلاع
ہوئی چند روز مجکو بہ منت رکھا آدمی اچھے ہین پھر مین کشتیہ آکر بسلوری اگبنوٹ
ڈھاکہ عرف جہانگیر نگر مین پہونچا یہ شہر وہ ہی کہ جسکو حضرت جہانگیر بادشاہ نے
آباد کیا تھا اور نام اسکا اپنے نام پر رکھا تھا بمرور ایام جو مکانات
کہ قدیم تھے اب وہ مسمار ہو گئے ہین فقط ایک مسجد باقی ہی بلکہ آبادی جس جگہ
پہلے تھی اب وہان نہین ہی یہ جگہ خاص بنگالہ ہی بہت آباد ہی اور لوگ بھی
با اخلاق ہین ہر ایک کام مین چست و چالاک ہین اکثر صاحبون سے ملاقات ہوئی
تو اُنکو خلیق پایا کپڑا یہان کا ہند مین مشہور ہی اور کام سونے چاندی کا بھی
ہر قسم کا بنتا ہی شوکت تاب والا اکتساب جناب کمشنر پلیو صاحب بہادر سے
مین نے ملاقات کی نہایت اخلاق سے پیش آئے پھر مین نے ایک طغرا
جلی صاحب ممدوح کے نام کا بخط فارسی لکھکر نذر کیا بہت خوش ہوکر لیا
اور انھین صاحب موصوف کے ذریعہ سے کلکٹر صاحب بہادر دام شوکتہ سے
نیاز حاصل ہوا یہ صاحب بھی بہت خوبی کے ساتھ پیش آئے بعدہ بسی الیس
آئی نواب خواجہ عبد الغنی خان صاحب بہادر نے مجھسے مع فرزندان کے ملاقات
کی یہ سفر بار دیگر میرا ڈھاکہ کا تھا یہان کی سیر سے جب مین سیر ہوا تو
مرشد آباد آکر بالوچر سے کشتی پر سوار ہوکر ناٹور متصل رام پور بولیا ضلع
راج شاہی مین آیا شب کا وقت تھا اور میری طبیعت منتشر تھی کہ کہان

قیام کیجیے مجبوراً اسپر اسی واسطے اطلاع کے مکان پر رئیس یعنی خان بہادر مولوی
محمد رشید خان صاحب خلف چودھری محمد علی خان مرحوم ابن چودھری دوست محمد خان
نور اللہ مرقدہ کے بھیجا اُس روز دوپہر سے وہ نونہال چمن مروت و خیابان
مودت صحرا مین واسطے شیر افگنی کے گئے ہوے تھے اور اُسوقت تک نہ آئے
تھے مگر جب خنکار عزیز الحق صاحب جاگیردار موروثی خاندان شاہی نے
خبر میرے آنے کی سُنی فوراً ایک مکان جھاڑ فانوس مسند و کوچ و مسہری
وغیرہ سے آراستہ کر کے مجکو اُسمین اُتارا اور دیر تک بیٹھے رہے ہر طرح
کی بات چیت رہی بعد تھوڑی دیر کے رئیس صاحب موصوف کے یہان سے
کھانا آیا پس از انفراغ طعام نماز عشا پڑھکر سو رہا جب ماہ منیر نے اپنے
رُخ زیبا کو چادر مغرب مین چھپایا اور نیر اعظم نے اُفق محبت و وداد سے
قدم باہر نکالا مین اُٹھا اور حوائج ضروری سے فارغ ہو کر بیٹھا ہی تھا
کہ ایک چوبدار نے عرض کی کہ رئیس صاحب ملاقات کے واسطے تشریف
لاتے ہین مین نے اُسی وقت یہ مصرعہ پڑھا مصرع زہے سعادت آنکس کہ یاد دلش
آرد یارہ + جب اُس مہ بخشب نے قدم چاہ ملاقات کا صحن آرزو مین رکھا تو
کبک دل بے اختیار ہو اکھڑے ہو کر معانقہ کیا مزاج پُرسی ہوئی پھر تو ہر روز
رات دن کی صحبت ہونے لگی برابر شکار سے کام تھا دوسرے شغل کا
نہ نام تھا یہ صاحب مجھسے ایسی محبت رکھتے ہین کہ بیان سے باہر ہے اور
مجکو بھی اُنسے اُلفت قلبی ایسی ہے کہ تا حال جو سنے پانچوین اُنکا خیال آجاتا ہے
خان موصوف جوان رعنا قابل دید ہین دو برس یہی صحبت رہی پھر

تصویر مجی محمد رشید خان صاحب المخاطب خان بہادر ناٹور



Choudhry Muhammad Rashid Khan
Bahadoor

جوش سیر بحر و بر کا دلمین سمایا بکشش آب و دانہ پھر دہلی آیا واضح ہو کہ جو
ذکر سفر مرقوم بالا ہی اُسکا سنہ و تاریخ یاد نہین رہا اب یہان سے حال سفر تاریخ وار
لکھتا ہون رقم کے مدنظر تھا کہ کچھ کیفیت وطن مالوفہ آباتی دار الخلافت
شاہجہان آباد قلمبند کرے مگر وہ مثل مجکو کسی کی یاد آتی کہ اپنے منھ میان مٹھو
اسواسطے عنان قلم کو روک کر شبدیز ابلق الفہار کو میدان سیر مین کاوادیکر
چوگان شہر و دیار پھراتا ہون المختصر انھین روزون مین چند ملاقاتین معدن
اخلاق منبع اشفاق جناب جی جی ڈلمرگ صاحب بہادر سے ہوئین مین سمجھتا ہون
کہ ان صاحب کا الطاف مجھپر خاص تھا وقت روانگی ایک سارٹیفکٹ لطیف
خاطر عنایت فرمایا ۲۵ - ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ ہجری مقدسہ کو جو واسطے لانے
متعلقین کے دربھنگہ سے دہلی گیا تو سراج خاندان والا دودمان شاہزادۂ
مجمع مکرمی جناب میرزا محمد سلیمان شاہ بہادر گورگان دام حشمتہ ابن
جناب میرزا محمد ہدایت افزا بہادر المعروف بمیرزا محمد آلہی بخش صاحب
رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو بعد تذکرات دیگر زبان محبت ترجمان سے فرمایا

تصویر میرزا محمد سلیمان شاہ بہادر گورگان



Prince Sulaiman Shah.

کہ ملاقات کمشنر صاحب بہادر ضرور ہی ایک تو اُنکا فرمانا دوسرے میری عادت
الدعا ایک روز واسطے حصول ملازمت شہ یا آیات خورشید صفات شہرت
انتما فلک انبساط بلیغ درجات جناب پلیر تگ بلینگ صاحب بہادر
دام اقبالہ علے الصباح گیا نیاز حاصل ہوا سبحان اللہ ان صاحب کے
اوصاف ایسے ہین کہ اگر تمام لکھے جائین تو صفحہ قرطاس عنبر آگین ہوجاے
اپنی شرع شریف کے بہت پابند ہین باوصف اس عہدے اور حکومت اور
عدیم الفرصتی کے ادا ے مفروضات مین کبھی تساہل اور تکاسل کو کام نہین فرماتے
خلق و مروت مین لاثانی غربا پروری کے بانی رحیم و کریم خصوصاً ہمارے
خاندان تیموریہ پر نظر الطاف ہمیشہ فرماتے ہین ایسے حاکم قسمت سے تشریف
لاتے ہین خداوند تعالے انکو حیات خضری بخشے اور مرتبہ گورنری عطا
فرماے انکے احسان کا بیان میری زبان سے کب ہوسکتا ہی مجکو ایک
چٹھی بعین عنایت ایسی مرحمت فرمائی کہ جس سے میرا موجب افتخار و وقار کا ہوا
اُنیسوین تاریخ جمادی الاول ۱۲۵۹ھ کو دہلی سے بنارس آکر ایک مکان
کرایہ لیکر مقیم ہوا کیفیت بنارس کے سفر کی اسطرح پر ہی کہ جب مین ریل سے
اُتر کر گھاٹ پر گیا کشتی منگائی سوار ہوا دریا سے ہمکنار ہوا شروع برسات
تھی عجب کیفیت تھی آسمان پر ابر غلیظ نمایان تھا قدرت حق نے عجب
سماں دکھایا تھا جسوقت ملاحون نے پانی پر ڈانڈ لگائی گھٹا آئی تاریکی مثل زلف
محبوبان ہر سمت چھائی بجلی چمکی رعد گرجا شور پیدا ہوا مینھ برسنے لگا دل دھڑکنے لگا

مؤلف پانؤن ہمت کا اکھڑانے لگا + خوف سبکے دلون پہ چھانے لگا +

ہوا اِس زور سے چلی کہ کشتی ہلی جب یہ تلاطم نظر آیا حضرت نوحؑ کے طوفان کا
خیال ہر ایک کے دل پر چھایا وہان کون مددگار تھا اللہ ہی یار تھا حضرت
خضرؑ نے بھی دیکھکر کنارہ کیا مگر امداد غیبی نے یار کیا کوئی خوفِ دریا سے
منھ ہی منھ مین بڑبڑاتا تھا کوئی یا مشکلکشا کہکر پکارتا تھا کوئی ناصیہ عجز کو تختہ
یاس پر رگڑتا تھا راقم کی زبان پر یہ شعر جاری تھا اگرچہ اِس آفت سے
دم تن سے عاری تھا ؎ درین دریاے بے پایان درین طوفان شور افزا + دلِ افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا + ایک شخص متولی درگاہ شریف
نبوی جامع مسجد واقع شاہجہان آباد اِس واردات مین شریک تھے کہنے
لگے کہ مجھسے یہ صدمہ دیکھا نہین جاتا سر بسجدہ ہوکر کلام مجید باواز بلند پڑھنے
لگے اور ہر ایک پر دم کرنے لگے ہر شخص کے اوسان باختہ تھے ایک دوسرے کا
منھ تکتا تھا سبکو سناٹے کا عالم تھا اصلی مزاج کسی کا قائم نہ تھا دریا کی برودت نے
ہر ایک پر غلبہ پاکر مثل روباہ کے بنا دیا تھا حواس خمسہ گم تھے صُمٌّ بُکمٌ
کا نقشہ تھا اِلّا ماشاءاللہ مستول امید پر بادبان حسرت کو
تان کر ہواے مراد پر اُڑایا آخر الامر خدا خدا کرکے افتان و خیزان بحال پریشان
کنارہ ہاتھ آیا ہر ایک شکر پروردگار بجالایا سب کے تنون مین جان آئی گویا عمر دوبارہ
پائی اُس ہواے ناموافق سے امن پایا اللہ نے ماہیان گرسنہ کے شکار سے
بچایا عبداللہ خان کو کہا کہ ملاحون کو انعام دو اور کچھ خیرات کرو اُسوقت
سیر منظور نہ تھی قیام گاہ یعنی مکان کرایہ گرفتہ پر آیا بعد اطمینان خاطر مستغنی
عن الالقاب و الالقاب الگزنڈر تھکسپیر صاحب کمشنر بہادر کے ملاقات

کو گیا صاحب موصوف نہایت اعزاز سے پیش آئے بطبیعت مسرور ہوئی رخصت ہو کر
مکان پر آیا بعد نماز ظہر شاہزادہ میرزا سکندر بخت صاحب ملاقات کے واسطے
آئے بہت دیر تک صحبت ہمشینی گرم رہی میرزا ہدایت مرحوم نے آکر شہر کی
تعریف کی دیکھنے کو دل چاہا ہر چہار طرف پھر کر سیر کی بازار چوک نہایت آباد
درونق وار دیکھا طرز آبادی نہایت خوش قطع و خوش وضع بازار وسیع دکاکین
رفیع بازار کو بلا تشبیہ صحن مسکن حوران بہشتی کہیے تو بجا ہی اور دکاکین کو حجرۂ
خاص غلمان لکھیے تو روا ہی ہر ایک دوکان مال و زر کی کان ہی دکانداروں کی
عجب شان ہی طاقہ ہاے زربفت اور کمخواب دوکان مین دھرے ہین اور
چمک مین ایسے بنے ہین جیسے آسمان پر ستارے جڑے ہین جوہریون کی
دکانون پر جواہر کا ڈھیر لگا ہی خریدار ہزار جان سے خریدنے کو کھڑا ہی
کہین پارچۂ ریشمی فروخت ہوتے ہین مزدور سرون پر ڈھوتے ہین کسی طرف
ترکاریون کا ڈھیر لگا ہی اور کسی طرف میوہ ہاے بوقلمون کا انبار چنا ہی کسی سمت
ہار و گجرے ہین کوئی سادہ کوئی بنت کاری سے بنے ہین شوقین آتے ہین لیجاتے ہین
دلال غضب ڈھاتے ہین خوب رنگ دلالی جماتے ہین ہنوز آنکھ ملی نہین سرمہ
چراتے ہین دل کی بات سمجھ جاتے ہین علاوہ اسکے اور بھی عجائبات دیکھے سبحان اللہ
یہ جگہ عجب دلفریب ہی طلسم فرنگ کی یہان سیر ہی نہین نہین کہان طلسم فرنگ
کجا اس شہر کے نیرنگ وہ بندون کا ایجاد ہی یہ حسن خداداد ہی اس شہر کے
جلاہون کو مالدار سنا ہی ہندون کی شدت مسجدین بکثرت نمازیون کی قلت
ہان اس شہر کی آبادی بے تفصیل و کفیل ہی تاریخ ۲۷- کو بروہ ڈی عرف اسٹیشن

ستھہ علاقہ راجہ ریوانمین سکر قیام پذیر ہوا مگر بسبب کثرت بارش کے اس جگہ
کی سیر نہو سکی تاریخ ۲۴ کو ریاست میہر مین وارد ہوا حافظ داؤد کے ہاتھ ایک خط
بمضمون سرسری اطلاعًا راجہ کو بھیجا اُنھون نے جواب مین لکھا کہ درینولا میرے
ہان غمی ہوگئی ہی کم نصیبی میری کہ مین اسوقت ملاقات سے محروم رہا آپ
چندروز تکلیف فرماکر توقف کرین تو مین شرف ملاقات سے بہرہ ور ہو سکتا
ہون راقم کو توقف منظور نہ تھا کوچ کیا تاریخ ساتوین رجب المرجب کو داخل
ریاست اندور ہوکر وکیل آپا کے بنگلہ مین قیام کیا اندور کے مکانات سنگین پرین
ہین شہر کے کنارے ایک ندی جاری ہی ندی کا پل نہایت خوبصورت کسی
یورپین کا بنوایا ہوا ہی اُسکے مہتمم کی تصویر بھی سنگ سفید پر پل کے جنوب
رُخ کشیدہ ہی آپا بولیا ایک شخص ہین اُنکو مین نے خود پسند پایا لیکن معظم
مکرم جناب کرنیل ڈیلی صاحب بہادر دام اقبالہم سے جو میری ملاقات
ہوئی تو اُنکو بہت ذی خلق و مسافر دوست خاندان پرست پایا صاحب ممدوح
اندور کے رزیڈنٹ ہین شب کو کرم علی خانصاحب منشی رزیڈنٹی و عبدالصمد
خانصاحب المتخلص بہ ہجر شاگرد مولوی امام بخش صہبائی مرحوم دہلوی میری
ملاقات کو آتے ہر دو صاحب سے ملکر طبیعت بہت خوش ہوئی نہایت لائق
وفائق ہین صبح صدرالدین وکیل اندور سے بھی اور نواب علی بہادر خان صاحب
مرحوم رئیس باندہ سے بھی ایک ملاقات ہوئی اور ایک ملاقات راجہ
ٹکورراؤ صاحب والی اندور سے رستہ مین ہوئی اُنکی وضع درباری مین نے
لوگون کی زبانی اچھی نہین سُنی کوچ کیا اور تاریخ ۲۷ ماہ رمضان المبارک کو

داخل پیران دھار ہوا یہ جگہ اگرچہ مختصر ہی الا آبادی مین غنچہ ہی میرے جنت آرامگاہ حضرت سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے وقت مین یہ پیران دھار بہ لفظ دھار الانوار کرکے لکھا جاتا تھا یہان کے راجہ معجزہ شق القمر جناب رسالت مآب مفخر عالم حبیب کبریا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھکر آرزومند اسلام کے ہوئے تھے بموجب درخواست جناب سرور کائنات مفخر موجودات سید عالم نے حضرت عبداللہ صحابی رضی اللہ عنہ کو واسطے تلقین کے بھیجا تھا دونون کے مزار ایک ہی برج مین ہین ان راجہ کا نام راجہ بھوج تھا یہ دولت ایمانی انھین راجہ تک ہی وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خلاصہ اسکا کتب تواریخ سے معلوم ہوسکتا ہی اقبال نشان عظیم المکان جناب کنکٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ علاقہ ابھیر سے جب مین ملا تو بہت مہربانی ونوازش سے پیش آئے۔

تاریخ بائیسوین ماہ محرم الحرام ۱۲۹۰ھ ہجری قدسی کو جھابوہ مین آیا اثنائے راہ مین عجب طرح کی آبادی دیکھنے مین آئی سوائے کلبہ ہائے کہنہ کے اور کچھ نظر نہ آیا یہ بستی جھابوہ بہت مختصر ہی باجرے کی پیداواری بکثرت ہی یہان کے راجہ کا نام گوپال سنگھ ہی تاریخ ۲۳ ماہ مذکور کو دار ریاست بالاسنور رہا اور ایک خط مضمون اطلاعی نوابصاحب کو بھیجا یہ جگہ علاقہ گجرات سے ہی نواب صاحب نے ایک مکان میرے اترنے کے واسطے دیا دوسرے روز مجھکو بلوایا اچھی طرح ملاقات کی اور تبکرار کہا کہ آپ یہان توقف کرین چونکہ اس زمانے مین مجھکو شوق ملکون کے سیر کرنے کا تھا اس سبب سے درباب استقامت ابا کیا

اِن صاحب کے علاوہ اور بھی کئی نوابون اور راجاؤن نے مجھسے کہا تھا لیکن
مین نے قبول نکیا حقیقت اس بالاسند ور کی یہ ہی کہ اُنکے آبا و اجداد سلطان
محمود غزنوی کے ہمراہ غزنین سے آئے تھے قوم اُنکی بابی ہی جب میرے
قبلہ وکعبہ حضرت سلطان جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی نے
جلوس فرمایا تو اِن لوگون کو ریاستین عطا کر کے خطاب نوابی سے سرفراز کیا
یہان کی آبادی مثل قریات کے تصور کرنی چاہیے فصیل سنگ خارا کی
مع تین دروازون کے ہی اور اندرون شہر ایک کوٹ ہی اُسمین نواب صاحب کا
محل بنا ہوا ہی جسکو اُس ملک مین باڑہ کہتے ہین درین زمان تحصیل یہان کی
اسّی ہزار کی ہی یہان عملداری پہلے بھیلون کی تھی بعدہٗ میرے جد بزرگوار
حضرت سلطان محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی نے جاگیر نثار خان جد
نواب صاحب مذکور کو عطا کر کے فرمان کرامت نشان جاگیرداری کا مرحمت
فرمایا اِن نواب صاحب کا نام زور آور خان ہی اٹھائیسوین ۲۸ تاریخ کو سات بجے
دن کے موضع ڈاکور مین وارد ہوا اُسکی طرز نہایت عمدہ دیکھی ایک مندر
بہت بلند و بالا بنا ہوا ہی اور اُسکے گرد ایک تالاب پُر فضا پانی سے بھرا ہوا ہی
اگرچہ یہ تشبیہ درست نہین ہی آلا بلا تشبیہ ہر موج اُسکی مانند موج دلربا ہی اور
صفائی اُسکی مثل دل اہل صفا ہی کل موضع کی عمارت خشتی ہی ہر قسم کی چیزین یہان
ملتی ہین کنارے گانون کے ایک گاوخانہ بنا ہوا ہی دس ہزار گایتین پوجا کی
اُسمین چھوٹی ہوئی ہین یہان کی ہر جگہ لائق دیکھنے کے ہی خرچ اُس گاوخانہ کا
مہاجنون کے ذمہ ہی آبادی ہندو اور مسلمان کی بہت ہی یہ بات سب جگہ سے

یہان عمدہ دیکھنے مین آئی کہ ہندو مسلمانون مین اتفاق ہی ایک دوسرے کا
حامی ہی اور یہان گرمی بدرجۂ اتم پڑتی ہی شروع ہوتے ہی ماہ چیت سے ماہ بیساکھ کا
لُطف آتا ہی ایک کیفیت عجیب مشاہدہ ہوئی کہ جب کوئی ہندو مرجاتا ہی تو اُسکے
دوسرے روز سب قبائل کے مرد و عورت جمع ہوکر تالاب پر جاتے ہین
مرد تو کسی درخت کے نیچے بیٹھکر مُنھ ڈھانپ کر ہُو ہُو کرتے ہین اور عورتین
حلقہ باندھکر نوحہ اور سینہ زنی کرتی ہین اور درمیان حلقہ کے ایک عورت
کھڑی ہوکر اپنی زبان گجراتی مین کہتی ہی اور اُسکے ساتھ وہی الفاظ سب
کہتے ہین بعدہٗ تالاب مین اشنان کرکے اپنے اپنے گھر جاتے ہین الغرض دو گھنٹہ
تک یہی جلسہ باہمی رہتا ہی یہ رسم تمام گجرات مین جاری ہی ۳۰- تاریخ کو
باگڑ دل مین داخل ہوا ایک شب قیام کیا اسکی آبادی مع ہندو مسلمان کے
قریب دس ہزار گھر کے ہوگی یہ قصبہ علاقۂ گاہکواڑ یعنے بڑودہ سے ہی
۴- تاریخ ماہ صفر المظفر کو شب کے بارہ بجے وارد موضع پٹلاد ہوا یہ گانون بھی
علاقۂ بڑودہ سے ہی دسنوین تاریخ کو علے الصباح داخل بندر کھمات ہوا نام نواب
صاحب کا حسن یاور خان ہی درمیان شہر کے ایک مسجد عہد شاہان
تیموریہ بزرگان احقر کی تعمیر ہی اور چار دیواری شہر کی سنگ خارہ کی بنی
ہوئی ہی بتمادی ایام دروازے جابجا سے منہدم ہوگئے ہین اس عمارت سے
معلوم ہوتا ہی کہ کسی زمانے مین یہ جگہ کچھ رونق دار ہوگی بیرون شہر متصل درگاہ بابا شاہ
ایک تالاب ناگیر کرکے مشہور ہی البتہ یہ جگہ بافضا ہی ایک تو رونق تالاب دوسرے
برکت ذات میمنت لزوم اہل قبر کی ان دونون وجہ کے التزام سے

خاص یہ مقام گونہ دلبستگی کا ہی چنانچہ میرا قیام یہین تھا ان بالی شاہ کے
انتقال کو عرصہ پانچ سو برس کا ہوا انکی قبر کا حصار بہت پختہ بنا ہوا ہی یہان ایک
کیفیت مین نے عجیب دیکھی قابل سننے کے ہی اور وہ یہ ہی کہ یہان سال مین ایک
مرتبہ بوقت شب سمندر مین جوش پیدا ہوتا ہی اُسوقت تمام مرد و عورت بطور
میلہ کے جمع ہو کر جاتے ہین الا ہندو بکثرت ہوتے ہین غسل کر کے پھر اپنے
اپنے گھر چلے آتے ہین یہان عقیق کی کان ہی عمدہ عمدہ عقیق یہان ہوتا ہی اور
یہان سے قسم قسم کی چیزین تیار ہو کر ولایت جاتی ہین نواب صاحب کا
مذہب امامیہ ہی مین نے بسبب علالت نواب صاحب کے ملاقات کا انتظار نہین
کیا بزرگان راقم کی طرف سے انکے بڑون کو لقب انجم الشانی مرزا محمد قلی
نجم الدولہ کا ہوا تھا چنانچہ وہ آج تک کرسی بکرسی چلا آتا ہی چھبیسوین ۲۶ تاریخ کو
موضع دیوان مین آیا اور مسافر خانہ مین ٹھہرا یہان ایک شخص شہزادے کے نام سے
مشہور تھے جب میری اُنسے ملاقات ہوئی تو عملی اور جعلی پایا اسی طرح بعض بعض
جگہ اور بھی دیکھا کہ لوگ شہزادون کے نام سے مشہور ہین اگرچہ اس نام کی
زمانہ حال مین کچھ بزرگی نہین مگر نہین معلوم کہ وہ کیا سمجھتے ہین آخر مین انکا حال
منکشف ہو جاتا ہی لوگون کی نظرون مین ذلیل ہوتے ہین اور ہمارے خاندان کا
وقار بھی کھوتے ہین قول صادق کے مصداق ہوتے ہین لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى
خَارِجِ النَّسَبِ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى دَاخِلِ النَّسَبِ ۸ اٹھائیسوین کو وقت
شب کے دھولنجہ مین آیا یہ آبادی سلطان محمود غزنوی کے وقت کی ہی
مسجدین بڑی عالی شان بنی ہوئی ہین منجملہ اُنکے ایک بڑی مسجد جامع مسجد

کر کے مشہور ہی اور بیرون شہر ایک تالاب ہشت پہلو سنگ خارہ کا بنا ہوا ہی
اور بیچ مین اُسکے ایک مکان بطور بنگلہ کے تعمیر ہی یہ تالاب وسعت مین اسقدر ہی
کہ ادھر کا آدمی اُدھر کے آدمی کو اچھی طرح سے نہین شناخت کر سکتا اس عمارت
کو دیکھکر ایک شعر یاد آیا ؎ نہ گور سکندر نہ ہی قبر دارا + مٹے نامیون کے
نشان کیسے کیسے + تاریخ انتیسوین کو مقام کوٹ کانگڑہ مین آیا راجہ
سیکری سنگھ یہان برائے نام راجہ ہین اس قصبہ کی بستی قریب دس ہزار
گھر کے ہی یہ جگہ وہ ہی کہ جسکو سلطان محمود غزنوی نے آنکر تاراج کیا تھا
اور غنیمت اپنے تحت و تصرف مین لائے تھے از روے تاریخ معلوم ہوتا ہی
کہ جب سلطان محمود آئے اور بناے اسلام کی اس ملک گجرات مین ڈالی
اس جگہ سے سات لاکھ دینار نقد اور سات سو من اسباب نقرئی و طلائی
دو من صرف زر خالص اور دو ہزار من چاندی اور بیس من جواہر لے گئے
ہندوستان مین سلطان محمود کے زمانے مین چالیس ۴۰ سیر کا من تھا اس مقام کا
نام پہلے کوٹ تھا رفتہ رفتہ کوٹ کانگڑہ کر کے مشہور ہو گیا یہ جگہ پہلے بہت آباد
ہو گی مگر اب تو بہت کم بستی ہی کئی روز کے بعد ایک پروانہ دھولنجہ سے بالکشن تحصیلدار
کوٹ کانگڑہ کے پاس آیا کہ شاہزادہ صاحب کو کلکٹر صاحب کھڑانے بلایا ہی
حسب الطلب مین نو بجے شب کے دھولنجہ سے روانہ ہوا بوقت روانگی بالکشن نے
میری حفاظت کے لیے ایک سوار اور کانسٹبل بزید مہربانی ہمراہ کیے
قدرت خدا پر نظر کرتا ہوا موضع پیساوڑا اور قریہ بوبل کی سیر کرتا ہوا تاریخ
ربیع الاول کو موضع گارروڑ مین داخل ہوا تاریخ ۵ کو مقام رالج مین آیا

بعد استراحت و اطمینان طبع ولیم پیرویٹ صاحب کلکٹر بہادر کی
ملاقات کو گیا نہایت الطاف و توجہ سے پیش آئے جس کام کے واسطے
مجھکو بلایا تھا وہ کام مجھسے انجام کو پہونچا جبتک مین اُسجگہ رہا لوازمت
مہمان نوازی برابر آتا رہا چلنے کے وقت بعین عنایت ایک سارٹیفکٹ اپنا
دیا تاریخ ۱۳ کو صاحب موصوف سے رخصت ہوکر مقام آنند مین آیا اور
سواری ریل تاریخ ۱۴ کو بوقت ۵ بجے دن کے احمد آباد مین آیا اور
معرفت گجانند راؤ صاحب جو کہ فوجدار اس شہر کے ہین ایک مکان مین اُترا
تین روز قیام کیا سترھوین تاریخ کو احمد آباد سے بیرم گانون مین آیا یہان کے
لوگون کی زبانی معلوم ہوا کہ یہ گانون ریاست پُونا سے کسی کلانوت کو
انعام مین دیا گیا تھا اُس نے اُسکو خوب آباد کیا اور حصار خشتی اُسی کا بنوایا ہوا ہی
یہ گانون بافصیل ہی اور اِسکے تین دروازے ہین اب عرصہ پچاس برس سے
ہماری سرکار والا تبار انگریز بہادر کے تحت مین ہی الحال بالفعل بھی آباد اور بقدر
اپنی حیثیت کے رونق دار ہی تئیسوین تاریخ کو موضع پاڑی مین آنا ہوا یہانکے
راجہ کا نام زور آور سنگھ ہی گڈھی اِن راجہ کی پختہ ہی اور فصیل بھی سنگین
بنی ہوئی ہی - دروازے بھی بہت بڑے بڑے ہین جب مین پاڑی سے چلا
تو راہ مین ایک ندی ملی پانی اُسکا ایسا کھاری تھا کہ منہ پر نہین رکھا جاتا تھا
معلوم ہوا کہ گرد اسکے پہاڑ سیجی کا ہی کمال شوق سے مین نے اُس پہاڑ کو دیکھا
اکیسوین تاریخ کو داخل موضع ساوڑی ہوا اس گانون کی بستی قریب چار سو
گھر کے ہوگی تیئیسوین تاریخ کو دس بجے دن کے موضع سیولاس مین آیا

بعد تناول طعام چندے استراحت کی اور نماز ظہر کی پڑھکر جانب بجانہ روانہ
ہوا چوبیسوین تاریخ کو داخل بجانہ ہوا یہان کے زمیندار کا نام نصیب خان ہی
اُنکی تحصیل قریب ستر ہزار روپیہ کے ہی پچیسوین تاریخ کو موضع انگڑوڑے مین
آیا ایک شب قیام کیا چھبیسوین تاریخ کو اودیسر مین آیا یہ گانون علاقہ لخترہی ہی
ایک ہزار گھر کی آبادی ہی ستائیسوین تاریخ کو داخل لخترہوا نام یہان کے
راجہ کا کرن سنگھ ہی قوم راجپوت سے ہین یہ گانون آبادی مین مختصر ہی ایک شخص
بہرام جی نام قوم پارسی سپرنڈنٹ موضع موربی علاقہ راج کوٹ سے
ملاقات ہوئی آدمی خوش مزاج معلوم ہوئے پانی کی قلت ہے یہان بہت زحمت
اُٹھائی اٹھتیسوین تاریخ کو موضع ونہ مین گیارہ بجے دن کے وارد ہوا
یہ گانون علاقہ راجہ ڈاکڈرہ سے ہی یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ کو موضع
ڈومرا مین آیا دو گھڑی ٹھہر کر روانہ ہوا چار گھڑی رات گئے موضع ستھنہ
متعلقہ راج ڈاکڈرہ مین وارد ہوا یہ گانون کسی زمانے مین بہت آباد ہوگا نہایت
مضبوط و پایدار اسکی عمارت ہی دوسرے روز موضع بھادین مین آیا یہان راہ
تکلیف پائی اس سبب سے کہ کوتوال موضع نے رسد وغیرہ کے بندوبست مین
تساہل کیا آخر کار بوقت روانگی کوتوال کو زدوکوب کا بخوبی انعام دیا گیا
تیسری تاریخ کو ڈاکڈرہ آیا شہر کے باہر توقف کیا اور بذریعہ خط راجہ صاحب کو
اطلاع دی جسوقت راجہ صاحب نے میرے آنے کی خبر سنی چند
مصاحبون کو میرے استقبال کے واسطے بھیجا وہ مجکو ایک حویلی مین کہ
جو خاص مہاراجی مکانون مین سے تھی لے گئے راجہ صاحب مجھسے بہت

خوش اعتقادی کے ساتھ پیش آئے جبتک مین وہان رہا بہت خوش رہا پانچوین
تاریخ کو پالی تانہ مین آیا اس گانوُن کے مکانات سنگین ہین چار سو گھر کے
قریب آبادی ہی کلیان سنگھ یہان کے مکھی یعنی نمبردار کا نام ہی چھٹی تاریخ کو
قصبہ دادھوڑ مین وارد ہوا یہ جگہہ علاقہ جھالاواڑی ہی ایک حصہ پی کر موضع
اکڈاڑہ مین آکر شب باش ہوا اسکے قریب ایک ندی ملکھویہ ہی اسکا پانی بہ
اور ندیون کے بہت شیرین ہی ساتوین تاریخ کو قصبہ نون مین وارد ہوا یہ گانوُن
علاقہ بانکانیر سے ہی اسکا کوٹ سنگین کسی زمانے کا تعمیر شدہ ہی بنیادی ایام
اب جابجا سے منہدم ہو گیا ہی آٹھوین تاریخ کو موضع گھڑالون مین آیا ایک
دن قیام کیا لب موضع ایک ندی مسویہ کر کے مشہور ہی پانی اسکا بھی شیرین
ہی لوگون کا یہ بیان ہی کہ یہ ندی پہاڑ سے آتی ہی اور مقام مورٹی سے
ہوتی ہوتی چلی گئی ہی ایک زمیندار نے مجکو آم نذر دیے کھائے تو اچھے تھے
انعام دیکر اُسکو رخصت کیا نوین تاریخ صبح کے وقت ریاست بانکانیر مین آیا
دیکھا تو یہ ریاست برائے نام ہی گیارھوین تاریخ کو گیارہ بجے دن کے راجکوٹ
مین داخل ہوا ایک مکان کرایہ کو لیکر اُترا اسجگہہ کا راج کورٹ مین ہی ایک
ملاقات والا اقتدار بلند وقار پولیٹیکل ایجنٹ ہیل صاحب بہادر سے ہوئی
سولھوین تاریخ کو موضع بامن گور مین آیا اس منزل مین ایک عجیب اتفاق ہوا
کہ جو سگرام ہماری سواری کا تھا اُسمین بیل بیگاری ہر گانوُن سے لگائے
جاتے تھے مجکو اسوقت فرمان حق قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ یاد آیا
جب مین اس موضع کے قریب پہونچا تو بیلون کی بدلی ہوئی اور بیلون کو جو جوت کر

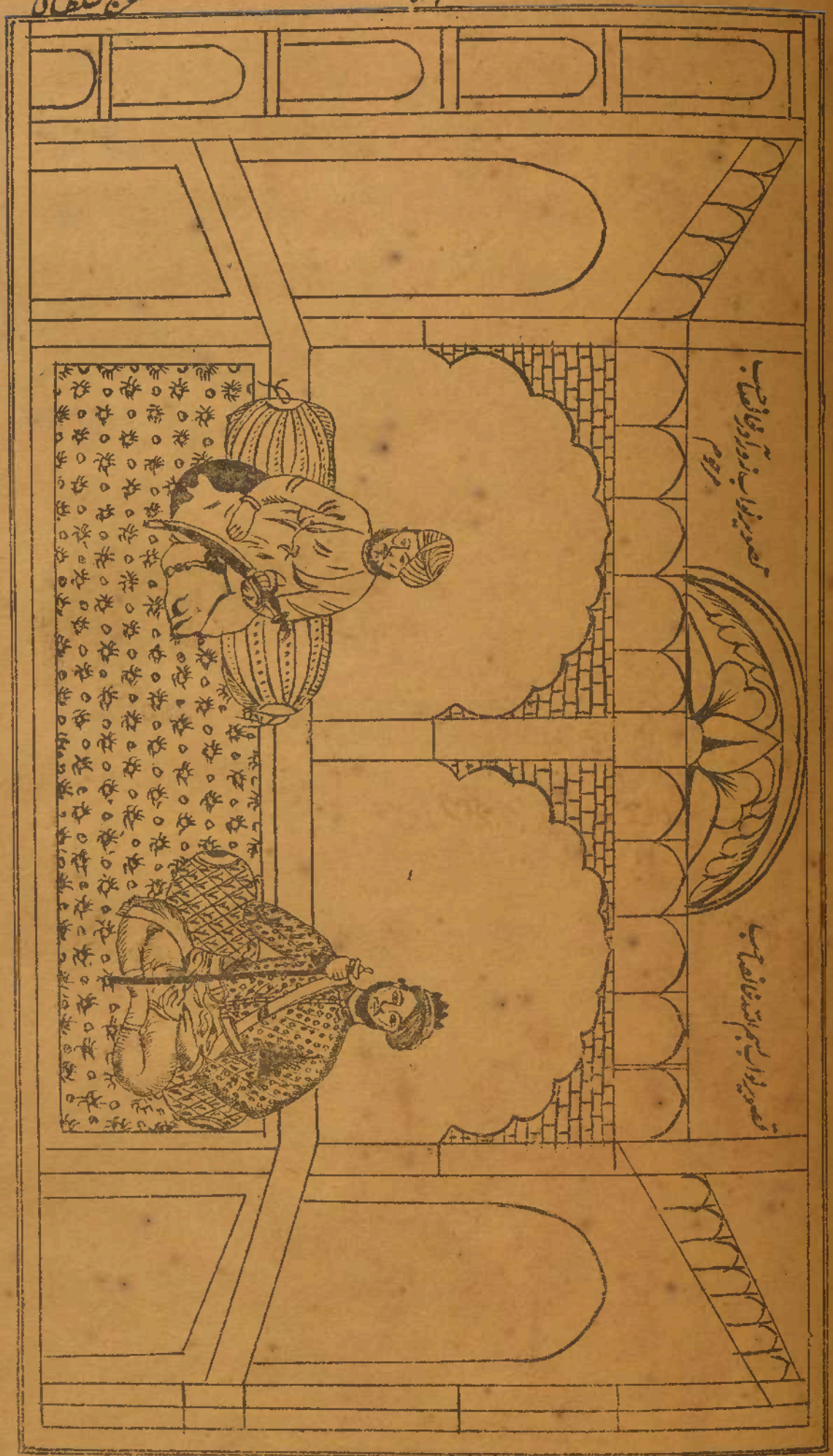
ہانکا بیل بھڑک گئے بہت روکا نہ رُک سکے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے گاڑی بان
پریشان ہوکر گر پڑا اور سگرام بھی قریب تھا کہ اُلٹ جائے کہ خدا نے مجھے
سرعت عنایت کی کہ مین فوراً کود پڑا چوٹ تو آئی مگر خیر ہوئی اُس بیچارے افتادہ کا
حال سنیے کہ وہ جو گاڑی پر سے گرا اُسکے پیٹ پر گاڑی کا پہیا پھر گیا الاحذر
اُسکو بھی بچایا تھوڑا سا لہو نکلا زمینداروں نے غُل مچانا شروع کیا ایک تو اُنکا
واویلا کرنا دوسرے رحمت آلہی کا نازل ہونا تیسرے اپنی چوٹ کا بھی صدمہ
گھبرا گیا کسیکو نرم کسیکو گرم کہہ سُنکر خدا خدا کرکے اُن کو اپلٹن سے عقب گزاری کی
اور اپنا پیچھا چھڑایا اور شب بدقت تمام سحر کی سترھوین تاریخ کو موضع چٹیلا
مین آیا یہان کی آبادی قدرے قلیل ہی قصبہ کی حفاظت کے لیے یہان
چند سوار راجہ بڑودہ کے رہتے ہین مجکو اس مقام کے دیکھنے کا بہت شوق
تھا جسکو کاٹھیاوار کا کھیت کہتے ہین وہ یہی جگہ ہی اسی زمین کا گھوڑا
کاٹھیاواری مشہور ہی اٹھارہوین تاریخ کو موضع موولے مین بارہ بجے
دن کے وارد ہوا اللّٰھُمَّ احْفَظْنَا اس قصبہ کا جنگل بڑا خوفناک ہی جہان تک
دیکھیے سوائے جھاڑیون اور پہاڑون کے کچھ نہین نظر آتا شیر اور درندون کی
یہان بود و باش ہی اس قصبہ مین ایک مسافر خانہ سرکار گورنمنٹ کی طرف سے
تعمیر ہی فتح سنگھ نامے ایک شخص بطور مکھی یعنے نمبردار کے مقیم ہین اُنیسوین
تاریخ کو وڈوان مین آکر ایک خط نارد بھائی کا مدار ریاست کے پاس بھیجا
فی الفور دیکھتے ہی خط کے میرے پاس آتے اور مجکو مکان مین لیگئے یہان کے
راجہ کا نام راج سنگھ ہی آلا برائے نام ہین راجہ اصل مین نارد بھائی کا مدار

ریاست ہین بیسوین تاریخ کو معدن جو دونخا صاحب اقبال کپتان نٹ بہادر
اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ سے ملاقات ہوئی یہ صاحب بڑی خوبی کے ہین
اٹھائیسوین تاریخ کو موضع گوجرین آیا یہ علاقہ ڈوسیر سے ہی پانچ سو گھر کی آبادی
ہی انتیسوین تاریخ کو ڈسیرا مین وارد ہوا یہان کے رئیسون مین سے عمر خان
ولد حاتم میان اور ٹھاکر ملک لاکھ عرف دولت خان و مظفر خان انکے آباواجداد
پہلے ہندو تھے جب آفتاب اقبال میرے قبلہ و کعبہ جناب محمد اکبر شاہ بادشاہ
کا جلوہ گر ہندوستان ہوا اُسوقت یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوے
جنت آرامگاہ نے اُنکو جاگیرین عطا فرما کر لقب ٹھاکر سے سرفراز کیا
بارھوین تاریخ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۰ھ کو موضع نچاسر مین وارد ہوا یہ قریہ
متعلقہ ریاست رادھن پور سے ہی تحصیل یہان کی بائیس ہزار روپیہ سال کی ہی
اسجگہ دس کوس کے فاصلے پر ایک ندی روپا نام ہی یون تو یہ ندی دوازدہ ماہی
جاری رہتی ہی مگر برسات مین بہت زور و شور سے بہتی ہی جب ہم موضع رتن پور مین
آئے خدمتگارون نے عرض کی کہ آج بارش بہت ہی اسی گانون مین قیام کیا جائے
استدعا اُنکی منظور کی یہان ایک مندر بہت خوبصورت عمارت عالیشان سے ہی
اُسمین تصویر پارسناتھ کی رکھی ہی یہ مندر بمنزلہ گڈھی کے بنا ہی ہر چہار طرف
اسکے فصیل نہایت مضبوط و خوش اسلوب دو درجہ کا مسافر خانہ ایک مرد آ
دوسرا زنانہ بالکل عمارت اسکی مشابہ چونسٹھ گھنٹہ واقع دہلی درگاہ حضرت
سلطان نظام الدین اولیا زری نذر بخش کے ہی اور اس مندر کا خرچ سرکار
حضرت محمد اکبر شاہ سے مقرر تھا اور اب ہندوان ہندوستان سے اُٹھا ہی

زینت اس مندر کی دیکھکر افسوس ہوا اکثر راستون مین مسجدین دیکھین کہ بہت
بے غور پڑی ہین اور باوجود اسکے کہ وہ مسلمانی علاقہ مین ہین چودھوین
تاریخ کو موضع چندر مین مقام ہوا پندرھوین تاریخ کو قصبہ سمی مین ڈیرہ ہوا
خوب آباد ہی گرد فصیل سنگ خارہ کی ہی تحصیلدار یہان رفیع الدین ہین
اس سمی اور ونہ کے درمیان ایک ندی حائل ہی اسکا نام ساڑستی ہی اور
کوار کا بھی کہتے ہین ونہ بستی سو گھر کی ہی اور گرد اسکے پہاڑ ہی ایک
زمیندار نے آکر عرض کیا کہ اس گانون مین ایک بگیلہ آتا ہی اور قریب
جو اسکے جنگل ہی اسمین رہتا ہی اور ہم لوگون کو دکھ دیتا ہی اسکی ایذا
رسانی سے ہملوگ ایسے خائف ہو گئے ہین کہ جو کبھی خواب مین بھی نصیب اعدا
شکل اسکی دکھائی دیجاتی ہی تو ملک الموت کی شبیہ نظر آتی ہی مرض اور طبیعت
مین لڑائی ہونے لگتی ہی روح گھبراتی ہی وہ شب لیلۃ البخار ہوجاتی ہی
اگر آپ مہربانی فرماکر آج کی رات قیام کرین اور بوقت صبح اس بلا کو دفع کرین
تو غریبون کا ثواب لین اُنکی عرض منظور کرکے شب بسر کی جب سحر ہوئی امور
ضروری سے فارغ ہوکر مع نوکرون اور مجرون کے سوار ہوا اور مقام گزندہ
یعنی بگیلہ پہ پہونچا سوچا کہ دیکھیے کب وہ نکلتا ہی اور ہمسے کسطرح ملتا ہی
چونکہ بباعث بارش کے قدم شبید تیز فتنہ انگیز کا زمین پہ نہ جمتا تھا اور نہ کوئی
پیدل پیش قدمی کرسکتا تھا نکالنا اُسکا اُس زاویہ پُر خطر سے محال تھا
ہمراہیون کو ہر طرح کا خیال تھا جب مجکو تمنائے دیدار اُس وحشی بیوفا کی
ازحد ہوئی اور غضب اشتیاق سے عنان صبر شکیبائی ہاتھون سے نکلنے لگی

اُسوقت مین نے ساکنان قصبہ کو کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھرون سے تھالیان
لاکر بجانی شروع کرو ویسا ہی ہوا میری مصلحت راست آئی کہ اُسنے ہون ہی
آواز عجیب سُنی گھبراکر ایک جگہ سے نکلا میری پیش پشت دو خدمتگار کھڑے تھے
اوّل اُنکی طرف متوجہ ہوا اُنھون نے شکل دیکھتے ہی بندوق سے سلامی لی
مگر اُسنے ازراہ تکبر قبول نکی اور اعراض کرکے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کوئی
ہمجنس اُسکو اپنا نہ دکھائی دیا ایک بیل بیچارہ وہان چر رہا تھا دوڑکر اُسکا گلوگیر
ہوا جب میرے سامنے اُس بے ادب نے ایسی بے ادبی کی کہ اُس بیچارے کے
طائر روح کو ایک دم مین قفس عنصری سے نکال دیا تو پھر مجھسے نرہا گیا شست
بہوش جانب گوش اُس بلانوش کے باندھکر بندوق چلائی گولی نے اشارے کے
ساتھ ہوا ہوکر اُس مَاتَ قَبْلَ الْمَوْتِ کے کان مین ایسا کچھ دم کیا کہ وہ دم بخود
ہوکر سرد ہوگیا پھر اُسکی نعش منگوائی سب کے سامنے کھال کھنچوائی حاضرین کے
دلون نے تسلّی پائی یہان سے معلوم ہوا کہ واسطے ظالم کے دونون جہان مین
خرابی ہی انیسوین[19] تاریخ کو موضع مشالی مین آکر ایک خط شوقیہ بدست عبداللہ خان
نواب بسم اللہ خان ولیعہد ریاست رادھن پور کو بھیجا اِس قصبۂ مشالی کے
باہر شمال رُخ پر ایک تالاب میل بھر لمبا پُرآب ہی یہان بعینہٖ وہ کیفیت ہی کہ
جیسی دہلی مین زیر قلعہ معلّے قبل از غدر لال ڈگی پر تھی اس موضع مین ایک
مکان بطور سیرگاہ نواب صاحب نے بنوایا ہی موسم برسات مین بڑی بہار
ہوتی ہوگی کیونکہ جنوب رُخ بیاس ندی جاری ہی اور شمال رُخ تالاب ہی
اور مغرب رُخ اسکے صحرا پُر بہار ہی جانوران چرند و پرند کا شکار ہی اور جانب

شرق بستی ہی نہ بلندی ہی نہ پستی ہی بیسوین تاریخ کو داخل ریاست رادھن پور
ہوا نواب صاحب نے حسب اطلاع سابق ایک مکان اپنا باڑی مین میرے
واسطے آراستہ کرا رکھا تھا اُسمین اُترا اِس باغ مین مین نے بہت آرام پایا
کہ بالکل شاہ باغ کا لُطف آتا تھا کہ جو متصل شاہ راہ دہلی ساختہ حضرت جد
بزرگوار راقم کا اتبک موجود ہی کئی روز کے بعد نواب زورآور خان صاحب
مع اپنے صاحبزادگان و اراکین ریاست میری ملاقات کو آئے اور جو آداب
قدیم تھے وہ سب حسن اعتقادی کے ساتھ ادا کیے میری طبیعت اِنکی خوش وضعی
دیکھکر بہت خوش ہوئی اور شکر پروردگار بجا لایا کہ اسوقت نا پرسانمین بھی اللہ
جلشانہ نے عظمت ہمارے خاندان گم شدہ کی باقی رکھی ہی اور اِن صاحبون کے
دلون مین اُلفت اور محبت ڈالدی ہی جَزَاهُمَا اللّٰهُ فِي الدَّارَيْنِ خَيْرَ اٰهٗ
اُن دونون صاحبون کی تصویرین بھی درج کتاب کی گئین


تصویر نواب سید نورالدین خان صاحب
تصویر نواب سید احمد خان صاحب

شہر پناہ سنگ خارا کی ہی اور پانچ دروازے ہین لوگ کہتے ہین کہ پہلے
یہان کا پانی کھاری تھا جب سے نواب صاحب گدی نشین ہوئے خداوند تعالےٰ نے
اپنے فضل وکرم سے پانی یہان کا شیرین کر دیا اور جنس بھی ہر طرح کی
پیدا ہونے لگی یہ ریاست انعامی انکے آبا کو میرے جد بزرگوار حضرت
محمد شاہ جہان بادشاہ فردوس مکانی کے وقت کی عطا کی ہوئی ہی مین نے
انتظام انکا بہت اچھا دیکھا چوتھی تاریخ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ کو
واسطے دیکھنے عرس میان شاہ عالم درویش رحمۃ اللہ علیہ کے بارد یگر
احمد آباد مین آیا کیفیت عرس نعوذ باللہ علاوہ اور خرافات کے فی الواقع
سارا سامان خربزہ گیاس کا تھا کہ جسکو دہلی مین آخر فصل خربزہ دہقانی
جمع ہو کر کرتے ہین خیر اسکے دو روز بعد تمام شہر کی عورتین
مزار مذکور پر جاتی ہین جشن مناتی ہین الا یہ بات سنی ہی دیکھی نہین
دروغ بگردن راوی تیسوین رجب المرجب سنہ ۱۲۹۰ھ کو موضع
پرانتی مین آیا قریب ندی بوکسیہ کے ٹھہر کر کھانا کھایا پانی اسکا
بہت شیرین وزود ہضم ہی دو بجے دن کے کوچ کر کے موضع
حاجی پور مین شب باش ہوا یکم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۰ھ کو
راج پور آکر ٹھہرا یہ گانون علاقہ ایڈر سے ہی تین کوس
احمد نگر سے ایک ندی حاتمی نام ملی پانی اسکا بھی نہایت اچھا ہی
یہ احمد نگر وہ ہی کہ جہان مہاراج جسونت سنگھ صاحب والی جودھپور
پیدا ہوئے تھے دوسری تاریخ کو بارہ بجے شب کے داخل ریاست

ایڈر ہوا یہ بستی دامن کوہ مین بستی ہی نام یہان کے راجہ کا کیسے سنگھ ہی
راجہ صاحب کی صغر سنی کے باعث اُنکے جھوزام ولد میٹا رام قوم کاستیہ
ساکن شہر سورت از جانب سرکار گورنمنٹ بطور اسسٹنٹ مقرر ہین
آج ہماری ملاقات اِن صاحب سے ہوئی آدمی با اخلاق ہین ایڈر کی
آبادی دامن کوہ مین ہی محلات راجہ صاحب اور مکانات رعایا
خشتی و کاہی بنے ہین اور جو کہ قلعہ پہاڑ پر ہی وہ بہت مستحکم بنا ہی
راستہ قلعہ پر جانے کا اوستاد نے عجب پیچیدہ رکھا ہی مثل گیسوی معشوقان
زنگبا پیچ در پیچ ہی اجنبی شخص اگر جائے اُلجھکر رہجائے قطع نظر اسکے
تنگ بھی اتنا ہی کہ دو آدمی بلکر نہین چل سکتے اسکی خوبی دیکھنے سے
متعلق ہی قلعہ پر راجہ جوان سنگھ مرحوم نے ایک کوٹھی بہت خوبصورت بنائی ہی
کاریگرون نے اپنی کاریگری دکھلائی ہی قریب کوٹھی کے ایک مندر
کسی زمانے کا سنگ خارہ کا بنا ہی پہلے عملداری اِس جگہ بھیلون کی تھی پھر
راجپوتون کی ہوئی چوتھی تاریخ کو موضع واسنہ مین پہونچکر کھانا
کھایا چار گھڑی دِن رہے موضع بھلواڑی مین آکر مقام ہوا
پندرہ تاریخ کو موضع رٹھواڑی مین آیا اِس مقام مین ٹھاکر سورج مل
جاگیردار مین شب کو اُنکی طرف سے دعوت آئی اور خود بھی ملاقات کو آئے
سولھوین تاریخ کو مندر شاملہ جی مین آکر مقام ہوا یہ جگہ درمیان پہاڑ کے واقع ہی
اور گرداسکے پہاڑ ہی کمال مستحکم چاردیواری معلوم ہوتی ہی یہان کے لوگون کا
یہ بیان ہی کہ اِس مندر کو بنے ہوئے چار جگ ہوتے اور آج تک کسی نے

مرمت ہوسکی نہین کراتی ہی ایک میلہ کاتک کے مہینے مین مثل نہان گنگا کے یہان
ہوتا ہی یہ میلہ لائق دیکھنے کے ہی اس شاملہ جی مین ایک طرفہ لطف یہ ہی کہ مسویہ ندی
اللہ رہ پہاڑ کے جاری ہی ستر ھوین تاریخ کو موضع دمودر مین آکر کھانا کھایا یہ گانون
بھی دامن کوہ مین ہی بعد فراغت ماحضر سوار ہوا اور شب کو موضع بچی واڑے
مین قیام کیا منذر شاملہ جی سے موضع بچی واڑے تک گرداگرد پہاڑ ہی اور
درمیان مین راستہ ہی یہ راہ بہت پرخوف اور بھیلون کی جگہ ہی اگر پہاڑونکو
دیوار قہقہہ لکھیے تو بجا ہی اور راستہ کو مانند کہکشان شب یلدا کہیے تو روا ہی
اگر کیسی ہی تمازت آفتاب ہو گرمی اثر نہین کرتی ہر وقت معتدل کیفیت
رہتی ہی جہان دیکھیے خوشنمائی کے ساتھ پانی روان ہی اور ہر درخت جنگل نورافشان
ہی صلوا علی محمد جب کبھی ان راہون کا خیال آجاتا ہی دل بیٹھنے کو
نہین چاہتا ایک دن پہلے روانہ ہونے سے ایک خط شوقیہ راج رانا ڈونگرپور
کو بھیجا اور بیسوین تاریخ کو دس بجے دن کے داخل مقام مذکور ہوا اور
جو کہ برج رانا صاحب نے میرے واسطے آراستہ کیا تھا اسمین اترا
نہالچند کامدار اور پونم چند فوجدار اور حکیم محمد اسحاق ملازمان ریاست
میری ملاقات کو آتے اور دوسرے روز راج رانا صاحب نے مجھے
ملاقات کی ہر طرف کی باتین ہوتی رہین ابھی انکا عالم شباب ہی انکے بزرگون کو
لقب مہاراول کا خاندان راقم سے عطا ہوا تھا اور آجتک اسی لقب سے
سرکار انگریزی بھی خریطون مین لکھتی ہی اس ڈونگرپور کے نزدیک قصبہ
کھڑواڑہ ہی وہان ایک پولیٹکل ایجنٹ مع ایک پلٹن وچند سوار کے رہتے ہین

تحصیل ڈونگرپور کی تین لاکھ روپیہ سال کی ہی اِن مقاموں کا بالم کھیرا بہت
اچھا ہوتا ہی بعض بعض تو لب بند کر دیتا ہی بتیسوین تاریخ رمضان المبارک ۱۲۹۰ھ کو
سلونبر مین آیا اِس جگہ کا پانی بہت خوب ہی حصار پہاڑ کا ہی اور ایک گڈھی بیرون
آبادی بنی ہوئی ہی اور اس جگہ کو ناتھ دوارہ بھی کہتے ہین ہندوون کی بہت
بڑی پرستش گاہ ہی سلونبر کی جھاڑی بڑی بھاری خوفناک جگہ ہی ایک تالاب
عظیم الشان دیکھا عند الدریافت معلوم ہوا کہ عرض و طول مین مربع ہی جب مین
یہان سے چلا تو چھ بیس کوس تک یہی تالاب ملا بسبب راستہ بدلنے کے اس تالاب سے
وداع ہوا سبحان اللہ عجب لطف معلوم ہوتا تھا جہان تک میری نگاہ کام کرتی تھی
ایک چادر مہتاب نورانی نظر آتی تھی باشندگان کی زبانی یہ بھی مفہوم ہوا کہ اِس تالاب کی
مرمت حضرت سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر نور اللہ مرقدہٗ کے وقت مین
بخوبی ہوئی اور جب وقت تنبیہ رانا اودے پور کے شاہزادہ پیروز بہادر کا
لشکر یہان آیا اُسوقت بھی اسکی صفائی ہوئی تھی اللہ اکبر کیا ذی حوصلہ اور دریادل
شاہان ذی شان گذرے ہین کہ جنکے چشمۂ فیض سے آجتک بلکہ قیامت تک
لوگ فیضیاب رہینگے اس سلونبر مین ایک ٹھاکر حاکم ہم ہین اور وہ ماتحت
اودے پور کے ہین پچیسوین تاریخ کو موضع بھنڈر مین آیا یہان بھی ایک ٹھاکر
متعلقہ اودے پور سے ہین اِس گڈھی کا حصار سنگ خارہ کا بنا ہوا ہی چھبیسوین
تاریخ کو بینار مین آیا اور سید شہاب الدین میر منشی ریذیڈنٹی اودے پور سے ملاقات
ہوئی ستائیسوین تاریخ کو نیمچ کی چھاؤنی مین وارد ہوا خوب آباد ہی اور یہ جگہ علاقہ
گوالیار سے ہی ساتوین شوال المعظم ۱۲۹۰ھ کو دیولہ پرتاب گڈھ مین آیا جناب

عالیقدر والاعصر ہنچصاحب بہادر رزیڈنٹ اودے پور یہان تشریف رکھتے تھے
اُنکے ساتھ جو لوگ تھے سب سے ملاقاتین ہوئین راجہ پرتاب گڈھ نے ملاقات
مین عذر کیا پچیسوین[۲۵] تاریخ کو موضع کھڑا مین مقام ہوا چھبیسوین[۲۶] تاریخ کو مندسور
مین وارد ہوا اس جگہ کو جو دیکھا تو بعض شہرون کی نسبت بہ صفت موصوف پایا
شہر پناہ سنگ نیلگون کی مع چودہ[۱۴] دروازون بو قلمون کے بازار باشوکت و
رفعت مکانات بلند و بالا پختہ طرز مین نرالا اونچے سے تا اعلے سب خوش و خرم
ایک ایک کا ہمدم ہر حال مین بے غم یہ شہر فی الحال زیر قلمرو الیار ہی انتیسوین[۲۹]
تاریخ شب کے سات بجے ریاست سیتامؤ مین داخل ہوا چار دیواری اسکی بھی
خشتی ہی بٹھا کر صاحب کی طرف سے سامان دعوت لیکر بھوانی بخش کامدار
ریاست آئے گفتگو سے معلوم ہوا کہ یہ آدمی خوش مزاج اور خوش اعتقاد ہین
گیارھوین[۱۱] تاریخ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۰ھ کو ریاست جھالراپاٹن مین آیا یہ شہر بہت
اچھا ہی بازار اسکا خوشنما ہی شہر پناہ پختہ فی الحال راجہ نے تین کوس کے
فاصلے پر بطور چھاونی ایک جگہ آباد کی ہی بہت رونق دار ہی میرے عزیزون مین سے
میرزا منجھلے صاحب ابن میرزا محمد جہان شاہ بہادر مرحوم ابن حضرت معین الدین
محمد اکبر شاہ اکبر ثانی جنت مکانی بمصاحبت راجہ صاحب
مقیم ہین چوتھی[۴] تاریخ ذیحجہ شریفہ سنہ ۱۲۹۰ھ کو بلدہ کوٹہ راجستان ملک ہڑوتی
مین آیا اور حسن علی خان صاحب ملازم قدیم جد امجد و ملازم حال کوٹہ و دیگر
نواب نور محمد خانصاحب مریدان میرے قبلہ گاہی صاحب مرحوم و مغفور جاگیردار
ریاست مذکور کے ذریعہ سے ایک مکان مین مقیم ہوا دیگر ملاقات حکیم محمد عبدالصمد خانصاحب

ساکن قدیم دہلی سے ہوئی یہ صاحب فرشتہ صورت ارسطو حکمت فلاطون فطرت
اکثر میرے پاس آتے تھے اور صبر آمیز باتون سے دل بہلاتے تھے نام راجہ کا
چھترسال سنگھ ہی انتظام ملکی و رعایا پروری اِن صاحب پر حرام ہی شراب نوشی سے
صبح و شام کام ہی اور عورتون کی صحبت مدام ہی ہمارے سامنے نواب فیض علیخان
معزول ریاست جے پور لطور اسسٹنٹ از سرکار گورنمنٹ مقرر ہو کر آئے راجہ صاحب
زندہ در گور ہو کر بیدخل ہوتے ہر ایک افسران کارخانہ سے نواب صاحب نے
محاسبہ طلب کیا اور ہر ایک کارخانہ پر اپنا تسلط کیا اور انتظام ملکی شروع ہوا
کوٹہ بہت اچھی جگہ ہی ایک تو حسن خداداد ہی دوسرے ہر ایک نامراد بامراد ہی
لباس و زیور کا اچھا ایجاد ہی بیفکری سے ہر ایک کا دل شاد ہی شہر پناہ سنگین
تین طرف سے سنگ کیودی کی بنی ہوئی ہی چوتھی جانب چمبل ندی آب مصفا نہایت
خوش اسلوبی کے ساتھ روان رہتی ہی مانند طاؤس طناز عجب خوش خرامی سے
بہتی ہی زن و مرد ہر ایک یہان کا آزادی مین مثل سرو آزاد آزاد ہی عاشق مزاجی کی
کثرت دلبستگی کی سب کو خصلت مگر فی الحال ہر گلی و کوچہ و برزن سے گریہ و
بکا کی فریاد ہی باعث خوف فیض علی خان کے داد و بیداد کی آواز ہی ہر گھر مین
گھرام ہی غفلت کا یہی انجام ہی بدلے چھپون کے رونا ہی بجاے فرش کے خاک کا
بچھونا ہی افسوس ہیہیں و پس کچھ نہ سوجھا عیش کی بدولت لوگون نے خوب مونڈا
ناچ رنگ یہ رنگ لایا اور بادہ نوشی نے ایسا خمار جمایا اور غمزۂ معشوقان نے
یہ کرشمہ دکھایا اور مہاجنان کی بے مروتی کا یہ سودہوا کہ رئیس کو موندا اور لوگون کو
بہبودی ہوئی لب چنچیے سب الگ ہوئے بیچارے گرفتار بلا ہوے سبحان اللہ

کیا انتظام ہماری محسن گورنمنٹ کا ہی کہ ڈوبتے کو بچا لینا انھین کا کام ہی اگر یہ رئیسون پر نظر توجہ نہ رکھین تو نام اُمرا کا ہندوستان سے اُٹھ جائے اب سنتا ہون کہ راج کوٹہ کا راجہ صاحب کو پھر مِل گیا اور قرضہ سابقہ سے سبکدوش ہوئے زہے عدل و خیر کرم۔

اکیسوین[۲۱] تاریخ محرم الحرام ۱۲۹۱ھ قدیمی کو سات بجے صبح کے چمبل ندی کے پار اُتر کر موضع کاپرین متعلق ریاست بوندی مین وارد ہوا اور ایک باغ مین خیمہ زن ہوا ایک ٹھاکر مسمی راج سنگھ یہان رہتے ہین بائیسوین[۲۲] تاریخ کو موضع بلونت مین وارد ہوا یہ جگہ درمیان پہاڑ کے ہی ایک قلعہ منہدم شدہ مثل عمارات شاہ تغلق واقع دہلی نظر آیا گوپال سنگھ نام ٹھاکر عزیزان ریاست کوٹہ سے یہان سکونت پذیر ہین آدمی خلیق ہین تحصیل یہان کی اسّی ہزار روپیہ سالانہ ہی تیئیسوین[۲۳] صفر المظفر ۱۲۹۱ھ کو بمقام اندرگڈھ جو مقام ٹونک سے دس فرسنگ ہی آکر مقام کیا اس شہر کی نصف شہر پناہ تو پہاڑ پر ہی اور نصف زمین پر ہی اور سنگ خارہ سے بنی ہوتی ہی آبادی بدرجہ اوسط ہی چوبیسوین[۲۴] تاریخ کو موضع شوپ مین قیام ہوا یہ موضع علاقہ ٹونک سے ہی پچیسوین[۲۵] تاریخ کو دو دن کے بڑواڑی مین آیا آبادی چالیس گھر سے زیادہ نہین ہی یہ علاقہ جے پور سے ہی ایک مندر مین اترا حکیم نصیر الدین میری خبر سنکر ملاقات کے واسطے آئے پندرھوین[۱۵] تاریخ کو بھیلواڑے مین شب باش ہوا یہان بہت تکلیف پائی ویرانہ بدرجۂ کمال ہی جس مکان کو دیکھو نصف کھڑا ہی تو نصف گرا ہی نہین معلوم کہ اس سرزمین پر کیا گناہ ہوا ہی یہان ٹھاکر پرتاب سنگھ نام عزیزان راجہ

جے پور سے مقیم ہین بائیسوین[۲۳] تاریخ کو موضع بانگر دلی مین آیا اچھی جگہ ہی تیئیسوین[۲۴]
تاریخ کو موضع بوندی مین مقام ہوا دوسرے روز موضع کھترہی مین آکر کھانا
کھایا اور موضع بارہ مین شب بسر کی یہ جگہ بہتر ہی چھبیسوین[۲۶] تاریخ کو نمود مین
مقام ہوا یہان سے علاقہ کوٹہ ختم ہوا ستائیسوین[۲۷] تاریخ کو موضع پیپلاین
آیا اور محمد اکبر خان مالک موضع سے ملاقات ہوئی چند روز رہا اس موضع کو
کشمیر تصور کرنا چاہیے کیونکہ ایام گرما مین گرمی کی شکایت نہین ہوتی بغیر
رزائی کے شب کو نیند نہین آتی ہی پانی کی وہ کیفیت ہی کہ جسوقت پیوے ہی
کبھی کبھی جو اس پانی کو اوک سے پیا ہی تو بہت لطف معلوم ہوا چوتھی تاریخ
ربیع الاول ۱۲۹۱ھ مقدسہ کو مقام چھپرا علاقہ ریاست ٹونک مین وارد ہوا
دوسرے روز بالارادہ کے باغ مین صاحبزادہ عبیداللہ خان صاحب بہادر
ولد وزیر الدولہ بہادر نائب نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر سے ملاقی
ہوا بہت دیر تک بات چیت رہی یہ شخص اچھے حسین اور فہیم معلوم ہوے
اور چہرے سے بھی انکے بہادری اور دلیری چمکان ہی دوسری ملاقات
صاحبزادہ صاحب ممدوح سے جناب محب الفقرا رہنماے دین متین
پیر محمد وزیر الدین کے یہان حاصل ہوئی حالات مقام چھپرا لوگون سے دریافت
کرنے کا ارادہ تھا کہ شیخ شمس الدین نے مجھسے عرض کی کہ شیخ احمد عامل پرگنہ
سیرونج نے اسکا حال لکھا ہی اگر وہ پسند خاطر عاطر ہو تو درج کتاب کیا جاوے
جب مین نے وہ اوراق طلب کیے دیکھا تو جو حق لکھنے کا تھا وہ بخوبی عامل
مذکور نے لکھا ہی مگر محاورات مین کچھ فرق ہی خیر نقل باصل تحریر کرتا ہون

تعمیرات عمدہ قلعجات نامی متسلط اُمرا و اسامی آباد کنندگان قصبہ مع ضروری
حال پیداواری و تخمیناً مردم شماری و تعداد مواضعات و صنعت کاریگران
وغیرہ بقید سمت و سال لکھنا چاہا لیکن اسباب تالیف کتاب کا فراہم نہو سکا
کیونکہ اس پرگنے کے چودھری اور قانونگو یا کسی پنڈت و بھاٹ کے پاس سے
بھی کوئی پوتھی تحریر اس قسم کے احوال کی جو کاشف مطالب مطلوبہ بمثل طبع
تاریخ پسند شائقین ہو باوصف تلاش بسیار برآمد نہو سکی اسلیے جو کچھ
زبانی مردم کہن سال باشندگان قصبہ ہذا و گوگور و ریاست راگھوگڈھ سے
مختلف و لخت لخت کچھ طول کچھ فضول سماعت ہوا اُسی مین سے اصل مطلب کو
منتخب کر کے بنظر اختصار و رفع دردسر ناظرین اخبار بطور حکایت نہ بطرز
فصاحت بامید قبول و عفو بھول کے التماس کیا ہی اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ
حقیقت حال و صدق مقال سن و سال ابتداے آبادی قصبہ و اصل نام شخص
آباد کنندہ کا تو بسبب انقضاے زمانہ دراز کے یہان کے کسی باشندہ کو
معلوم نہین مگر یہ بات زبان زد خاص و عام کے ہی کہ چھپرا کی آبادی گوگور کے
بعد کی ہی کیلیے کہ اسناد سابق مین گوگور اول اور بلفظ پرگنہ تحریر ہوتا آیا ہی
کہتے ہین کہ اول سب سے قوم چھپی آباد ہوئی تھی اُنھون نے اُسکو بسایا اور ایک
مندر بھی اُنکا پرانا یہان موجود ہی اُس مندر سے پہلے اور کوئی عمارت پختہ نہین ہی
اور ابتدا مین اُسکا نام چھپڑا تھا رفتہ رفتہ چھپرا ہو گیا ہی جیسا از ولایت سردہ آمدہ بود
شدہ شد کچرا شد اور بعض آدمی اسکی وجہ تسمیہ یون بیان کرتے ہین کہ جس زمانے مین
قوم گوجر اور بکرادت رانا اودے پور سے اوپر موضع رن پینا کے لڑائی ہوئی تو

اُس معرکہ کارزار مین سب زن و مرد قتل ہوئے صرف ایک عورت اور ایک بچہ
شیرخوار بچا تھا وہ عورت اُس بچے کو لیکر اِس جنگل مین آئی اور اپنی بود و باش اِس
جنگل مین اختیار کی من بعد وہان آبادی شروع ہوئی اور اُس جگہ کا نام چھپرا مشہور
ہوا المدعا قلعہ جو قصبہ چھپرا مین بنا ہی اُسکے اندر کا مندر اور مندر کا بازار بنانے
والے کا نام رتن سنگھ کچھی اور سمت ۱۸ مطابق ۱۱۷۶ھ مین دوسرا درجہ قلعہ کا اور
کنوان اور شہر پناہ اور بعض مکانات ابناجی اور کھیمدوجی انگلشیہ کے بنائے ہین
اور کچھ عمارت پختہ و بازار مہاجنان نے اُسی وقت مین بنائے تھے اور سمت ۱۸۶۹
مطابق ۱۲۷۶ھ مین بالارائو نے باغ لگایا اور چھتری بھی بنائی اور محمد منور خان
عرف منومیان نے سمت نامعلوم مین قلعہ کے اندر ایک مسجد اور ایک مسجد بازار
مین اور ایک مسجد قادری باغ مین بنائی اور قادری باغ اپنے بیٹے کے نام سے
لگایا اور کچھ شہر پناہ کی مرمت کرکے بلند کیا اور محلسرا اندرون قلعہ کے بھی درجے
بڑھائے اور بازار نیا بنوایا یہان آبادی گوگور کا ایسا حال سُنا گیا ہی کہ اصل ریاست گاہ
ٹھاکر چوہان قوم کچھی قصبہ گاکرون تھا وہان کے راجپوتون سے دھاروجی راؤ
یا اُنکے باپ نے گاکرون سے آکر زیر دامن کوہ پارہتی ندی کے کنار سمت ۱۳۴۳ مین
مکانات پختہ بناکر بود و باش اختیار کی اور اس بستی کا نام گوگور رکھا بلکہ پرگنہ
مشہور کیا اور اس چھتری کو اسی سے متعلق کیا اور کچھ زمین آبادی کے قریب
لیکر بنام چار باگ جسکو اصطلاح ہنود مین اٹی دستی دمرگھٹ بولتے ہین
بنایا۔ ذکر راجہ چھتر سال کے خیر گنج بسانے کا سمت ۱۷۶۵ مین راجہ چھتر سال
کچھی گاکرون نے قصبہ گوگور سے گوشہ مشرق و شمال مابین دوانہ ندی پارہتی کے

کچھ درخت کاٹکر مکانات پختہ و محلسرا و دیوانخانہ وغیرہ تعمیر کرا کر وہان سکونت
اختیار کی اور اُسکا نام چھتر گڈھ رکھا جو کہ آب ندی مذکور کہ نزدیک آبادی کے
تارک قلعہ سے عمق زمین پر زور سے گرتا تھا اُسکے گرنے سے آدمی فرار ہو گئے
ناچار اُس جگہ کو چھوڑ کر پھر قصبہ گوگورہ وطن اصلی مین سکونت اختیار کی بعض
پرانے آدمی اس چھتر گڈھ کو پرانا گوگور تعبیر کرتے ہین سو یہ بات خلاف
قیاس ہی کیونکہ چھتر سال کی رانی کے بستی ہونے کی جگہ نہ ہمت ۱۸۱۲ مطابق سنہ ۱۷۵۶ء
کندہ ہین اور گوگور کی آبادی سمت ۱۳۴۳ کی ہی تو اس صورت مین تاریخ مرگ کو
سمت سے کئی سو برس ہوتے ہین اس مدت کی عمر کا آدمی اس زمانے مین
ہونا دور از قیاس ہی اس وجہ سے بھی بخوبی ظاہر ہی کہ چھتر گڈھ بعد گوگور کے آباد
ہوا تھا اب وہ مکان بالکل منہدم و ویران ہین اور مسکن زاغ و زغن و خواب گاہ
شیر و پلنگ ہین جسکو عبرت گنج کہنا چاہیے جہان پہ بلندی سے پانی گرتا ہو اُس
مقام کو رانی وہ کہتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ کوئی رانی غسل کے واسطے آئی تھی
وہ ڈوب کر مر گئی اور جس پہاڑ پر سے چند محل کی دیوار تعمیر ہوئی تھی اُس پہاڑ کے
اندر کوئی کوئی اس قسم کا پتھر نکلتا ہی کہ اُسپر کہین کہین دوسرا رنگ یا تل سفیدی
منقط ہوتا ہی اور جب اُن نقاط سفید پہ ہاتھ ملکر سونگھیے تو بوے بالچھڑ چھیل چھبیلا کی
آتی ہی ہندو بھلا خیال کرتے ہین کہ رانیون نے اپنے سر دن مین خوشبو کا مصالح
ڈالکر غسل کیا تھا اُنکے بال جھٹکنے کی چھینٹین ان پتھرون پر جم رہی ہین یہ بات دور
از قیاس ہی کہ پتھرون مین سے اُن رانیون کی مستعمل چیزون کی خوشبو آوے
یہ تو محض خداوند تعالے نے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا ہی جلّ شانہٗ نے بعض

بعض پتھرون کو ایسی رنگت اور چمک دمک عطا فرمائی ہی کہ جو ہر عقل انسانی اسکے
ادراک سے قاصر ہی راقم نے اس قسم کا پتھر ریاست الور مین بھی دیکھا تھا اُسپر
تمباکو ملنے سے خوشبودار ہوجاتا تھا اس سے زیادہ مین نے اور ایک بات عجیب و
غریب ریاست الور مین دیکھی کہ شاید یہ کسی نے سنی بھی نہوگی قصبہ ہیمن پور متعلقہ
الور مین ایک مقام ہی اُسکے پہاڑ پر موسم برسات مین ازخود ایک خوشہ
اگتا ہی کہ جسمین چند قسم کے دانے جنس غلہ مختلف مکئی وجوار و باجرا اور موٹھ
وغیرہ سے ہوتے ہین اور زمیندار لوگ کمی اور بیشی دانون پر قلت اور کثرت
پیدائش اُس جنس کی فصل خریف مین استدلال کرتے ہین یعنی جس جنس کے
دانے اُس خوشہ مین زیادہ ہوتے ہین وہ غلہ اُس فصل مین بہ نسبت اور جنسون کے
بہت پیدا ہوتا ہی قصہ مختصر بعد تسلط کچھیان قوم بھیل اور ڈومڈہ اکثر غارتگری
کرتے پھرتے تھے بھیلون نے تو موضع کو متھرا نبگ ناتھ مین ایک قلعہ مستحکم تیار
کیا تھا وہ اتیک موجود ہی جب قوم کچھی اُنپر تاخت کرتی تو وہ اس قلعہ مین
پناہ لیتے اور مواضعات وگڈھیان و دبلو اور بابی مین چھوٹی چھوٹی گڈھیان اُن ڈھوروں کی
بناتی ہوئی ہین لیکن اب خراب و منہدم ہوگئی ہین جب اُن دو دون کی غارتگری اور
بغاوت حد سے گذر گئی اور پرگنہ بالکل ویران ہوگیا تو بھی چند موضع آباد تھے
اور قریب تیس ہزار روپیہ کے تحصیل ہوتی تھی مواضعات جو کہ آباد تھے
اُنمین بقدر ضرورت زمیندار زراعت کرتے تھے اور غارتگری سے امورات
آخر سرانجام دیتے تھے آخر حضرت سلطان شہاب الدین محمد شاہ جہان
بادشاہ غازی نور اللہ مرقدہٗ نے بنام دھاروجی کچھی ٹھاکر گوگور کے ایک

فرمان والاشان بھیجا کہ ان دزدون کو تنبیہ کرین سمت ۱۵۱۵ مین سارنگ دونڈھ
سردار دزدان کو ادھر کنارہ ندی انڈبیر کے مابین مواضعات پھول بڑودہ
و گورکھپور کے کہ اُسوقت وہ دونون موضع تحت مین پرگنہ گوگور کے تھے پکڑلیا
بجلدو اس خدمت کے حضور شاہ ہند سے پنتیالیس پرگنہ دیگر ناہرگڈھ وبڑودہ
وغیرہ راجہ دھاروجی کو عطا ہوئے دھاروجی مذکور کے دو بیٹے تھے ایک
ساہوجی دوسرا گوکل جی گوکل نے سمت ۱۵۵۵ مین کوہ گوگور کے اوپر قلعہ تعمیر کیا
اُسوقت سے گوکل کا قلعہ مشہور ہی اور بھوراکوٹ اور کالاکوٹ قلعہ کے اندر
اور شہر پناہ گوگور کی ابناجی نے بنوائی تھی اور اُنھون نے پہاڑ کھدواکر
گرداگرد سے قصبہ گوگور کی خندق بنوائی اور اُسمین پانی ندی پارتبی کا بھروانا
تجویز کیا تھا تاوقت عملداری راجگان قوم کچھی کے جو راجہ گاکرون کے ہوئے
وہ راکھو گڈھ مین مرے اور اُنکی رانیان اپنے قصبہ گوگور مین آکر ستی ہوتی رہین
سب ستیون پر سمت راجگان تحریر ہین جسکی نقل ذیل مین ہی راجہ کسات جی سنگھ
سمت ۱۵۹۵ مطابق ۹۱۵ھ در عہد سکندر شاہ لودی - راجہ سانتا بن کچھی
سمت ۱۲۷۵ مطابق ۱۰۳۵ھ ایک رانی مع پانچ خواص تخت سنگھ ولد لعل سنگھ
ابن غریب داس چوہان سُدی چودس سمت ۱۷۵۵ مطابق ۱۱۰۱ھ رانی مع ۱۰
خواص راجہ لعل سنگھ ولد غریب داس بن دھب سہائے چوہان متی ماگھ سُدی
واکھا روز یکشنبہ سمت ۱۷۵۲ مطابق ۱۱۱۲ھ ایک رانی مع دس خواص در عہد
حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی راجہ
کوک سنگھ آسوج سُدی گیارس روز جمعہ سمت ۱۷۶۱ مطابق ۱۱۳۱ ہجری تین

رانی اور دو خواص در عہد سلطان شمس الدین ثم نفیع الدولہ راجہ کلیان سنگھ
ولد کرن سہا چوہان متی بیسا کہ سدی نومی سمت ۱۲۱۰ مطابق سنہ ۱۱۴۱ھ رانی ایک
در عہد حضرت سلطان نصیر الدین ہمایون پادشاہ راجہ چھتر سال سمت ۱۲۱۰
مطابق سنہ ۱۱۷۰ھ بعہد حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
راجہ کرن سہاے سمت ۱۲۲۴ مطابق سنہ ۱۱۸۴ھ رانی ایک ایسا سماعت مین آیا
کہ سمت ۱۲۶۱ کے سال مین لعل سنگھ بتقریب شکار راگھوگڈھ کے پہاڑ پر گئے
اور وہان اُنکو شگون ہوا تو اُنھون نے راگھوگڈھ کے قلعہ کے بنوانے اور
محل کے تیار کرنے کا حکم دیا اُسوقت راگھوگڈھ پرگنہ نالا بھیت مین شامل تھا
اور یہ اہیرون کے راجہ تھے جب قلعہ اور محل تیار ہوگیا تب وہان رہنا
اختیار کیا اور گوگور کے قلعہ مین بافوج رہتے تھے اور نائب اُنکے چھپرالی
تحصیل راگھوگڈھ مین داخل کیا کرتے تھے جب راجہ لعل سنگھ فوت ہوئے
اور بکرماجیت اُنکے جاے نشین ہوے تو اُنھون نے کنج سنگھ برادر کلان اپنے کو
بالکل اپنا راج دیا اور وہ راگھوگڈھ سے نکلکر رانا اودے پور کے پاس گئے
تب سمت ۱۲۷۱ سال مین کنج سنگھ نے بمقام اودے پور کے انتقال کیا اُنکے بیٹے
اندر سنگھ وہان رہے اودے پور کے رانا نے مقام ناتھ دوارے کے اندر اندر سنگھ کا
ہاتھ راجہ چھتر سال والی کوٹہ کو پکڑا دیا اور کہا کہ تم اپنی مدد سے انکو راگھوگڈھ کی
گدی پر بٹھادو راجہ والی کوٹہ نے پچیس ۲۵ ہزار فوج ہمراہ کرکے طرف گوگور کے
روانہ کیا جب فوج قلعہ گوگور پر آئی تو قلعہ دار نے مقابلہ کیا اور راگھوگڈھ سے
بھی بخشی پرتھی راج باجمعیت ستائیس ۲۷ ہزار کے آپہونچے چھ مہینے تک خوب

لڑائی رہی جب کسی کو دونون جانب سے فتح و شکست نہوئی تو بکرماجیت نے با فوج
قصد اُس طرف کا کیا جسوقت یہ خبر سرداران کوٹہ کو پہونچی اُنھون نے آپسمین مشورہ
کیا اور مقصود اُنکا اصلی لینا راگھوگڈھ کا تھا کیونکہ اب وہ مقام خالی ہی یہان لڑنا
کیا ضرور ہی راگھوگڈھ کی طرف کوچ کرنا چاہا بخشی مذکور نے بدریافت اس حال کے
مخفی مخفی قلعہ سے فوج نکالنی شروع کی اول پہونچنے فوج مخالف کے اوپر
نالہ موضع مہتی دکو اس کے جاکر مورچے قائم کیے جب فوج کوٹہ اُس مقام پر
پہونچی دونون جانب مین جنگ سخت واقع ہوئی بہت آدمی دونون طرف کے
زیر تیغ بیدریغ ہوتے اور اندر سنگھ بھی اُسجگہ کام آئے فوج کوٹہ نے یہ سمجھا
کہ دعویدار ریاست تو مارا گیا اب جان کھونا کیا ضرور ہی کوٹہ کو واپس گئے
اندر سنگھ کے کوئی اولاد نہ تھی کہ پھر اس کارزار کو گرم کرتی رانیان بیوہ
ہوگئین راجہ کوٹہ نے سمت ۱۸۴۰ مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر منجملہ اور موضعون کے
موضع مینار براہ مہربانی رانیون کو دیا کہ جو ابتک بحال ہی تسلط راجہ اوپر
راگھوگڈھ اور قلعہ گوگور کے بدستور رہا سمت ۱۸۴۶ مطابق سنہ ۱۲۶۰ھ مین راجہ
گوالیار نے راجہ بلونت سنگھ راجہ راگھوگڈھ سے چھ آنہ طلب کیے اور جب
صورت انکار کی دیکھی تو راگھوگڈھ کا لینا تجویز کیا راجہ راگھوگڈھ نے تاب مقابلہ
نہ لاکر بعوض چھ آنے کے پرگنہ انون دیکر راضی کیا اور اپنا ملک بچایا جب یہ خبر
مہاراج ہلکر کو پہونچی تو اُنھون نے اور ابلا بائی نے دادا راؤ کوٹھی کو حکم دیا تو
بلونت سنگھ راجہ راگھوگڈھ اُسی ملک سے ہمکو بھی چھ آنے مقرر کردین جیسے کہ
سندھیا کو دیتے ہین نہین تو اُنکو ریاست سے خارج کرو راجہ راگھوگڈھ تو کمزور

ہو رہے تھے مصلحت وقت جانکر پرگنہ چھپرہ بعوض چھ آنے کے ہلکر کے حوالہ کیا
مہاراج ہلکر کی طرف سے ابنا جی و کھدو جی صوبہ ہو کر آئے اُنھون نے اچھا
راج کیا سمت ۱۸۲۶ مطابق ۱۱۷۹ ہجری مین پانڈورنگ جی و بالا راو جی صوبہ
مقرر ہوتے اور اُنکے خیال سے میر باز خان قلعہ دار گوگور مقرر ہوے تھوڑے
عرصے مین تمام ملک مین طوائف الملوکی کر کے سپاہی جمع کیے اور بالا راؤ وغیرہ سے
اور کچھ روپیہ اندور سے طلب کیا بالا راؤ تو دونون طرف ملاپ رکھتے تھے
یعنی سیندھیہ سے اور ہلکر سے بھی جب بالا راؤ کی نیت مین فساد آیا اور زر مطلوبہ
دینا نہ چاہا تو سب کام میر باز خان کے سپرد کیا اور یہ کہا کہ مین فوج لینے جاتا ہون
سوار ہو کر بھاگ گئے صرف میر باز خان رہگئے اُسوقت نواب وزیر الدولہ مرحوم مع
کچھ فوج کے مقام شیر گڈھ مین مقیم تھے اُنھون نے محمد منور خان عرف منو میان
کو کچھ فوج کے ساتھ کر کے واسطے تنبیہ و تادیب میر باز خان اور بالا راو کے جانب
گوگور روانہ کیا اور دو پلٹنین کوٹہ کی بھی ہمراہ تھین منو میان نے آکر قصبہ گڈھی
مین مقام کیا اور چھ مہینے تک برابر رات دون میر باز خان سے قلعۂ گوگور پر
لڑائی ہوتی رہی اور ہر توپ میران بخش ہمیت شاہی میر باز خان اجمیری سے
چلتی تھی چلتی رہی اور بالا راؤ اس عرصے تک فوج لیکر نہ آئے اور سپاہ قلعہ کی سب
نہ ملنے تنخواہ کے بھوکی مرنے لگی اور بیدل ہوئی منور خان نے میر باز خان
کو کہلا بھیجا کہ تم قلعہ خالی کر دو تو تنخواہ سپاہ کی ہم دینگے اور تمکو بھی حق خدمت سے
محروم نہ رکھینگے اُسوقت میر باز خان نے قلعہ خالی کر دیا نواب صاحب کا دخل
چھپرہ گوگور مین ہو گیا اور سرکار دولت مدار انگلشیہ کی سلطنت سے یہ پرگنہ

شامل دیگر پرگنات کے نواب صاحب مذکور کو عطا ہوا نواب صاحب کی طرف سے
وہی منور خان عامل پرگنہ مذکور مقرر ہوتے انھون نے رعایا کو ہاتھ سے
غارتگرون کے بچایا اور روز بروز اپنے انتظام سے دیگر پرگنات بھی آباد کیے
سمت ۱۸۹۰ مین نواب وزیر الدولہ بہادر مسند نشین ہوتے اور صاحبزادہ عبدالکریم خان نے
بسازش منو میان کے پرگنہ کے لینے کا قصد کیا تھا منو میان نے پوشیدہ فوج رکھنی
شروع کی پریافت اس خبر کے نواب وزیر الدولہ مرحوم نے ممتاز الدولہ محمد خان
مرحوم کو جو رکن کلان اس ریاست کے تھے حکم دیا کہ چراغ منو میان کا کرین فوراً
ممتاز الدولہ با فوج جرار از پیادہ و سوار یہان آپہونچے اور چند روز مین تدابیر
صائب لڑکر قلعہ گوگور خالی کرایا اور قدرے چپقلش قلعہ چھپرا پر بھی ہوئی تھی
دو چار حملون مین سب کو مار ہٹایا منو میان نے تو مع صاحبزادہ صاحب کے
شکست پائی اور اپنا کیا پایا اور بجاے منو میان کے احمد علی خان عامل اور
اُنکے بھائی غلام حیدر خان قلعہ گوگور کے قلعہ دار ہوتے سمت ۱۸۹۱ مین پھر
صاحبزادہ نے پرگنہ پر خصوص قصبہ چھپرا کے تدابیر یورش فرمائی اور نوبت
بمقابلہ آئی اُس ہنگامہ مین احمد علی خان صاحب عامل تو ہاتھ سے ہمراہیان
صاحبزادہ کے زیر تیغ ہوتے و غلام حیدر خان صاحب قلعہ دار نے سپاہ
صاحبزادہ کو بیکار کر کے عوض اپنے بھائی کا لیا اور بعہدۂ قلعداری اپنے کے
پریب سنگھ ٹھاکر نے اندر گوگور کے ایک مسجد بنوائی بعد اِن لڑائیون کے پھر
کوئی لڑائی چھپرا اور گوگور سے نہوئی فی الحال آبادی اور رونق بازاری اور
کثرت زراعت و پیداواری زیادہ سابق سے ہی اور نواب یمین الدولہ وزیر الملک

محمد علی خان نے علی گنج چھپرا مین بسایا ہی بالفعل سب دیہات خالصہ و جاگیر
اصلی داخل پرگنہ ضلع ہذا بتعداد ایک سو ساٹھ موضع کے اور جمع اوسط مال کی
ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہی اور افیون سال تمام مین بقدر کچھ من ہوتی ہی زمین پرگنہ کی
سیاہ رنگ اور عمدہ ہی ہر قسم کی روئیدگی میوہ اور ترکاری و زراعت ہوتی ہی
اس پرگنہ کے دو طرف ہین اور قابل سننے کے ہین ایک کا نام اگواڑہ دوسرے کا
نام پچھواڑہ بہت آباد اور عمدہ پیداواری ہوتی ہی مگر پچھواڑہ کی زمین
بہ نسبت اراضی اگواڑہ کے کم زور ہی لیکن اُسکے کمزور ہونیکی وجہ یہ ہی
کہ وہ دیہات متصل ڈانگ کے ہی اور زمیندار اُس طرف کی زراعت پر دل
نہین لگاتے ہین عمر کے دن گنواتے ہین جرمانہ اور قید سے بھی باز نہین آتے
اور نادہندی و بھگوڑاپن اُنکا مشہور ہی کل رقبہ تخمیناً چار لاکھ بیگھہ کا ہوگا جسمین
ایک ثلث پہاڑ ہی اور ایک ثلث مزروعہ اور ایک ثلث مین آبادی اس
پرگنہ کے زن و مرد و بچہ پہلی مردم شماری مین پینتیس ہزار چار سو چوہتر تھے

مردمان	زن	طفلان	برہمن	بھیل
سات	سار	لاکھ	معاملے	نہ
سریہ	راہبین	راجپوت	مسلمان	مہاجن پیشہ
اماست	لاکھ	ہاکھ	ہاکھ	ہاکھ
بنیا	کولی	مزدوری پیشہ اہل حرفہ وغیرہ	چماران	دیگر جمیع اقوام خاکروب وغیرہ
لاکھ ہاکھ	معہ لاکھ	ہاکھ		

اس پرگنے مین ایسی نادر چیزین بنتی ہین کہ جو قابل ذکر کے ہین

اول سنار زیور سازی اور سادہ کاری مین لاجواب ہین اور موچی چارجامہ
اور ساز ریشمی کے بنانے مین منتخب اور نایاب المختصر نجار وغیرہ اپنی کاریگری
مین مثل کاریگران انگریزی ہین اس سرزمین مین نباتات اور جمادات قسم
قسم کے ہوتے ہین اگر کوئی شناخت کرے اور اُنکے خواص پہچانے اور
اُنکی تاثیرون کا امتحان کرے تو ایک دانایان روزگار سے ہوجاوے
مثلاً ایک درخت یہان آنکول ہی جو انمول ہی اکثر اسکی بیل کا پھل گرم ہوتا ہی
اور عارضہ بیل کو فائدہ دیتا ہی اور اُس سے ایک طرح کا شہد بھی بنتا ہی
اور ایک پتھر ہوتا ہی جو ہاتھ مین ملنے سے ایک خوشبو عجیب دیتا ہی بازآمدم
بر سرِ مطلب بارہ تاریخ کو گلاب خان ساکن کھیڑا نے مجھسے ملاقات کی اور
بطور نذر ایک ٹانگن پیش کیا منظور ہوا دوسرے روز تاریخ گیارہ رجب المرجب
کو چار گھڑی دن چڑھے مقام راگھوگڈھ مین وارد ہوا حالات چھپرا مین کیفیت
راگھوگڈھ کی درج ہی اور کچھ کیفیت اب لکھتا ہون اسکی تعمیر کو تین سو ۳۰۰ برس کا
زمانہ ہوا یعنے بعہد حضرت محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
غازی کے اسکی بنا ہوئی اُسوقت یہ جگہ خوب رونق پر ہوگی اب تو دن کو
پھرتے ہوئے بسبب اوجاڑ ہونیکے خوف معلوم ہوتا ہی اس جگہ کا قلعہ پہاڑ پر
سنگ خارہ سے تعمیر ہی اور اندر حصار کے محلات بنے ہوتے ہین اور باعث
تنگدستی راجہ صاحب کے بہت محلات مثل گور غریبان بے غور پڑے ہین
یہانتک کہ ایک ایک چراغ بھی اُن محلات مین نہین جلتا ہی اور تحصیل یہان کی
تین ہزار مبلغ خام کی ہی حسب استدعاء راجہ صاحب کے کرسی نامہ راجہ

صاحب کا ذیل مین درج ہی۔ راجہ غریب داس عرف لعل سنگھ۔ راجہ جرت سنگھ
راجہ بکرماجیت سنگھ۔ راجہ بلند رسنگھ۔ راجہ جی سنگھ۔ راجہ اجیت سنگھ۔ راجہ
جی منڈ سنگھ۔ یہ راجہ جے منڈ سنگھ گدی نشین ہین ایک لڑکا بھی ہی آدمی باوضع
ہین یکم ماہ شعبان المعظم ۱۲۵۱ھ قدسی کو قصبہ گڑیہ مین داخل ہوا ایک بہت
بڑے پہاڑ پر یہ قصبہ واقع ہی اور باوجود مختصر ہونیکے ایک گڈھی بھی سنگ خارہ
کی بنی ہوتی ہی یہان گدی نشین جی سنگھ علاقہ دار راج راگھوگڈھ سے ہین
یہان کی نشست پچیس ہزار مبلغ خام کی ہی اور آبادی تخمیناً دو سو گھر کی ہوگی برسات مین یہان
نہایت بہار ہوتی ہوگی بعد چند روز کے راجہ صاحب نے مجھسے ملاقات کی اور
عذر بیان کیا کہ بوجہ امور دنیوی کے حصول ملازمت سے محروم رہا دوسرے
دن رانی صاحبہ نے میری دعوت اپنے یہان بلاکر کی اور نہایت خاطرداری سے
پیش آئین یہ رانی بڑی عقیلہ معلوم ہوئین بارھوین تاریخ کو وارد چھاونی گنا
ہوکر بذریعہ چٹھی کے اشتیاق ملاقات والاشان جناب کپتان پی ایچ بولر
صاحب کا ظاہر کیا بعد ملاحظہ چٹھی کے فرمایا کہ بعد آنے بہر سلوکے ملاقات
ہوگی ابھی مین نے جاوالاہون منشی امام الدین وکیل گوالیار اور جگن لعل فرودگاہ پر
آکے ملاقات ہوئی یہ گانون گوالیار کا ہی اس مقام گنا کو رونق بسبب انگریزی
چھاونی کے ہی اور روز بروز آبادی ترقی پکڑتی جاتی ہی جب صاحب
تشریف لاتے تو ملاقات ہوئی اور جو کچھ کہ مین مدعا رکھتا تھا وہ سب میرا بر آیا
اِن صاحب کا احسان مجھپر بہت ہوا ہی اٹھارہوین تاریخ کو موضع گدائیہ
مین آیا اِن دونون گانون مین ایک ندی بھی ملی انیسوین تاریخ کو شہر

سیرو نج مین آکر قیام کیا یہ شہر قدیم ہی چنانچہ اُسوقت کے چند مکانات اب تک
موجود ہین شیر شاہ بادشاہ نے اُسکو آباد کیا تھا پھر حضرت قبلۂ عالم
سلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی نے اُسکی بہت غور
رکھی یہان کے بادشاہی مکانات کو دیکھکر افسوس ہوا کہ اُنھون نے کیسے
زرکثیر سے اِن عمارتون کو بنوایا تھا مگر آج کل بسبب نہونے آبادی کے مثل
گور غریبان پڑی ہین بازار کرسی دار خوبصورت سنگین مسجدین متعدد مسلمان
شریف بہت ہین ہندو کم ہین شیخ احمد صاحب عامل پرگنہ ہذا میری ملاقات کو
آئے بہت خوبی کے آدمی ہین یہ پرگنہ اِنکے دم سے بہت آباد ہی ہر فرد بشر کا
دل شاد ہی اکیسوین تاریخ کو قصبہ کوزہ جاگیر حکیم یٰسین خان مین مقام ہوا
بائیسوین تاریخ کو ریاست ٹپاری مین وارد ہوا آبادی اسکی بالاے کوہ ہی
نواب عبدالکریم خان صاحب گدی نشین ہین تحصیل چھ ہزار روپیہ سال کی ہی
پہلے اِنکی گدی راحت گڈھ تھی ایام غدر سے تحت سرکار وقت ہوئی بعد اسکے
ٹپاری ملی اِن صاحب سے ملاقات ہوئی یہ جگہہ دل فزا ہی ریاست کا کام
محمد شاہ خان چچا نواب صاحب کے کرتے ہین تھانہ دار موہن لال آدمی
مردم شناس ہی اُنتیسوین تاریخ کو وارد ریاست محمد گڈھ ہوا نواب محمد حافظ قلی خان
صاحب واسطے ملاقات کے آئے اور اپنے ہمراہ مجکو قلعہ مین لیگئے اور اندر قلعہ کے
ایک مکان میرے رہنے کو دیا یہ قلعہ بھی پہاڑ پر ہی مین نے ماہ صیام جانکر یہان
قیام کیا نواب محمد عمر علی خان صاحب والی باسودہ محمد گڈھ مین آئے تھے مجھسے
بھی ملاقات کی اور چند روز رہے چلتے وقت مجکو اپنے ہمراہ لیگئے اور

ہرطرح کی مہمان نوازی مین سرگرم رہے اگرچہ یہ قلعہ بھی پہاڑ پر ہی مگر بہ نسبت
اور قلعون کے اسکی طرز اچھی ہی اور بازار بھی زیادہ ہین نواب محمد گڈھ اور
نواب کورواٹی اور نواب باسودہ حضرت سلطان محمد شاہ بادشاہ
گورکان کے وقت سے جاگیردار ہین اور یہ قلعہ باسودہ کا بنوایا ہوا نواب
حسین اللہ خان جدامجد نواب عمر علی خان صاحب کا ہی نواب صاحب
مذکور مین علم اور حلم نشست و برخاست مطابق امرار دہلی کے ہی اور بول چال
بھی درست ہی نویں تاریخ شوال المعظم کو نواب صاحب سے رخصت طلب کی
بمشکل منظور کی اور ہر ہر گڈھی تک مجکو پہونچانے آئے انکی ہوشیاری اور
سمجھداری کا حال بجز ملاقات کے تحریر سے ظاہر نہین ہوسکتا دسوین تاریخ کو
موضع چوکی مین قیام ہوا اسکے نیچے ایک ندی بہتی ہی گیارھوین تاریخ کو دارد
چھاؤنی ساگر ہوکر کل جگہہ کی سیر کی آبادی بکثرت مکانات خوبصورت باقرینہ
مثل معشوقان شبینہ ہر روز بازار مین گہما گہمی رہتی ہی تیرھوین تاریخ کو سوار ہوا
اور موضع مہیر مین آکر قیام ہوا یہ گانون انگریزی ہی اسکی متاجرہ ایک
مرہٹن ہی آبادی مین ایکسو گھر تحصیل مبلغ چار سو روپیہ سال کی ہی چودھوین
تاریخ کو قصبہ پالتی مین وارد ہوا پچاس گھر کی بستی ہی پندرھوین تاریخ کو موضع
پچھری مین فروکش ہوا مطابق پالتی کے یہ بھی بستا ہی سولھوین تاریخ کو موضع
راؤصاحب مین ڈیرا ہوا یہ جگہہ علاقہ راج ٹیکم گڈھ سے ہی سترھوین تاریخ کو
نو بجے دن کے وارد ریاست ٹیکم گڈھ ہوا ایمان جو قلعہ ہی وہ راجہ نیلی پرتھی کا
بنوایا ہوا ہی آبادی اسکی اور جگہہ سے بہتر ہی سڑکین پختہ ہین سبحان اللہ جس جگہہ

ہمارے حکام بلاغت نشان کی طرز ملجاتی ہی طبیعت دیکھکر بہت محظوظ ہوتی ہی یہ
صفائی انھین جہاجہان والا احتشام پر ختم ہی چنانچہ بوجہ سلیقہ شعاری جناب مسٹر
جمس فرلانگ صاحب مستقل جنرل بہادر نائب ریاست کے دیکھو کہ
در بھنگہ کیا پر فضا و پر صفا ہی اور جناب مہاراج بہادر کے باغ سے جانب شرق ہر چہار
طرف مشرکون مقطع اور تالابون مربع اور مکانات فلک شکوہ سے کیسا آراستہ ہی
بہ نسبت اور رجواڑون کے یہان یہ لطف زیادہ تر ہی کہ پانچ بجے سے آٹھ بجے
شب تک بلا بجتا ہی سننے والون کو بعینہ کلکتہ کے ولایتی چکر کا لطف ملتا ہی المختصر
راجہ صاحب نے ہماری ملاقات سے انکار کیا خیر بہتر کیا مطلع مؤلف
کیسے کشیدہ آج زیر ہمسے ہین وہ لوگ + بوسہ دیا جو کرتے تھے اپنی رکاب کو
اُنیسوین تاریخ کو قصبہ بھلسی مین ایک شب ڈیرا رہا بائیسوین تاریخ کو موضع کھیت پور
مین قیام ہوا یہ گانون علاقۂ راجہ چرکھیری سے ہی تئیسوین تاریخ کو موضع جیت پور
مین قیام ہوا یہ گانون پہلے راجہ کیڑی کا تھا خلف شعاری سے تحت سرکار
صاحب اقبال گورنمنٹ ہوا یہان ایک قلعہ کوہ فلک شکوہ پر جانب شمال
اور ایک تالاب درازی مین بارہ میل عرض مین تین میل زمانۂ سلف کا بنا ہوا ہی
تین کوس آگے اور عمارت کہنہ نظر آئی لوگون سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ اس کوہ
کو گل پہاڑ کہتے ہین قدیم الایام سے تیرتھ گاہ ہندوون کا ہی حقیقت مین جگہ
اچھی ہی مکانات خشتی و سنگی متعدد ہین یہ جگہ بھی غدر سے پہلے راجستان کے
تحت سے چھوٹ گئی ہی ایک تحصیلدار یہان مقرر ہی اور ایک عیدگاہ بھی قدیمی
پہاڑ پر تعمیر ہی اٹھایسوین تاریخ کو وارد ریاست چرکھیری ہوا فرحت حسین خان صاحب

منصرم سے ملاقات ہوئی چوبیسوین تاریخ ۱۲۹۱ھ قدسی کو جدواڑی مین آیا دو سو گھر کی آبادی ہی پچیسوین تاریخ کو موضع گورہیا مین پہونچکر شب باش ہوا صبح کو آٹھ بجے دن کے کشن پور مین آیا یہ جگہ نو آباد ہی اور ایک گڈھی سنگ خارہ سے نو تعمیر ہی زیر گڈھی قریب پچاس گھر کے بستی ہی نام راجہ کا بنگ سری سوائی راج دھر بہادر رُدر سنگھ ہی درمیان چرکھیری اور کشن پور کے موضع مہوبہ ملاجہان کا پان ہندوستان مین مشہور اور معروف ہی راجہ صاحب سے ملاقات ہوئی عمر انکی ساٹھ برس کی ہی عالم شباب مین یہ صاحب قابل دید ہونگے اس بُندیلکھنڈ مین ڈالی بھیجنے کی ایک رسم ہی اور اس ڈالی مین یہ چیزین ہوتی ہین - آرد گندم

آرد نخود	میدہ	ترکاری	روغن سیاہ	جغرات
روغن زرد	شیرخام	میوہ جات	الایچی خُرد	گرم مصالح
پان	سپاری	نقد بقدر مراتب	چرس	افیون

بنگ - - بروز رخصت اسباب و شیرینی ایک رئیس ایران سے اس جگہ ملاقات ہوئی ساتوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو وہان سے باندہ مین آیا اور بخوبی سیر کی جو مکان متعلق ریاست تھے اُنکو ویران پایا الا ایک مسجد بلند و بالا مشابہ عمارت شاہجہانی دیکھنے مین آئی نماز ہوتی ہی نواب ذوالفقار خان مرحوم رئیس باندی از نسل میر تھے اسکا خلاصہ کتب تواریخ سے ظاہر ہی نوین تاریخ کو وارد موضع بنگرا ہوا آبادی اسکی تھوڑی ہی دسوین تاریخ کو بوقت شب ایک گانون مین ڈیرا ہوا یہ موضع دامن کوہ مین ہی جاے پُرخطر اور وحشت اثر ہی گیارھوین تاریخ کو وارد ریاست پنا ہوا اور چند لوگون سے ملاقاتین ہوئین نام

یہان کے راجہ کا روز پرتاب سنگھ ہی کان پنی کی اسی جگہ ہوتی ہی منشی للتا سہاے
دیوان ریاست میری ملاقات کو آئے راجہ صاحب نے جو میری ملاقات سے
انکار کیا تھا اسکی وجہ بعد مین معلوم ہوئی بہت مقروض تھے سنتا ہون آدمی
بہت اچھے ہین۔

سترھوین تاریخ ماہ محرم الحرام ۱۲۹۲ھ ہجری قدسی کو وارد موضع پرلیا ٹولہ علاقہ آجی گڈھ
ہوا آبادی سو گھر کی اور تحصیل سات سو روپیہ سال کی ہی اٹھارہوین تاریخ کو ناگود
مین آیا اس جگہ چھاونی سرکار انگریز بہادر کی تھوڑے عرصہ سے مقرر ہوئی ہی اب
دن بدن رونق زیادہ ہوتی جاتی ہی یہان کے راجہ کو بہت تھوڑا حکم حاصل ہی
تحصیل چار لاکھ روپیہ سال کی ہی انیسوین تاریخ کو وارد ریاست سیاول ہوا
یہان ایک گڈھی دیوانوسی ہی جسکی مرمت پشت ہا پشت سے نہین ہوئی ہی یہان
رئیس شمشیر جنگ رہتے ہین تحصیل چار لاکھ روپیہ سال کی ہی بیسوین تاریخ کو
مقام ستنہ مین جسکو بردہ ڈی بھی کہتے ہین وارد ہوا یہ گانؤن راجہ ریوان کا ہی
یہان میرے حضرت جد امجد کے والد یعنی حضرت ابو المظفر معین الدین
محمد اکبر شاہ اکبر ثانی پیدا ہوتے تھے بسبب ہونے اسٹیشن ریل کے بہت
رونق دار ہو گیا ہی عزیز القدر مرزا محمد شاہ خلف میرزا ابو سعید بخت صاحب نبیرہ
حضرت شاہ عالم بادشاہ سے ملاقات ہوئی پانچوین تاریخ ماہ صفر المظفر
۱۲۹۳ھ ہجری کو بار دیگر مین یہان آیا مرزا تاناشاہ صاحب ابن مرزا بابر صاحب
مرحوم سے ملاقات ہوئی یہ جگہ دامن کوہ مین بستی ہی نہ بلندی ہی نہ پستی ہی اور ہر ایک
شی بھی یہان سستی ہی ہان مرد سست اور عورتون کو مستی ہی نوین تاریخ کو چلا

بیچے دن کے کوچ کیا اور موضع بازار سے گذر کر موضع امارہ مین مقام کیا
اسکے گرداگرد ایک پہاڑ خوفناک ہی ایک شب رہا دسوین تاریخ کو وارد موضع
کیلواڑا ہوا یہان سے علاقۂ بُندیلکھنڈ ختم ہوا اور سرکاری علاقہ شروع ہوا۔
گیارھوین تاریخ کو کوچ کر کے فجر ہوتے ہوتے موضع سلونبر مین آکر قیام کیا
آج تمازت آفتاب نے بہت ستایا بارھوین تاریخ کو شب کے دو بجے روانہ ہوکر
وارد جبل پور ہوا یہ جگہ نہایت عمدہ ہی آبادی بہت کثرت سے پائی عبداللہ خان
صاحب انسپکٹر سے ملاقات کر کے طبیعت بہت خوش ہوئی چوتھی تاریخ کو
سیت پور اور مقصود پور اور تھواری اور نربدا ندی اور موضع امریہ کی سیر کرتا ہوا
سولھوین تاریخ موضع چندواڑی مین آیا اور قریب تھانہ کے قیام کیا پہر رات کی
غفلت سے شب کے دو بجے چوری ہوگئی صندوق پارچہ وغیرہ کا گم ہوا
ہر چند سراغ لگایا مگر نملا باعث اصرار تھانہ دار سرکاری روشن لال وجیا رام
انسپکٹر کے ایک درخواست حسب ضابطہ دیکر روانہ ہوا سترھوین تاریخ کو جنگ پور کے
قریب ایک ندی ملی وہان ٹھہر کر کھانا کھایا تین بجے سوار ہوا ڈیڑھ کوس پر
ایک ندی اور ملی نام اُسکا شیر ندی ہی سبب شیر ندی کا دریافت ہوا پہلے اسکا
پانی کھاری تھا کوئی بنجارہ جو آیا اُسکو تشنگی معلوم ہوئی پانی مانگا لوگون نے کہا کہ
پانی کھاری ہی بنجارہ نے باعث علو ہمتی کے جسقدر کہ اپنے پاس شکر کی گونین
رکھتا تھا ندی مین ڈلوادین اُسکی خوش اعتقادی دیکھکر خداوند عالم نے اپنے
فضل وکرم سے پانی شیرین کر دیا اسوجہ سے یہ شیر ندی مشہور ہی اٹھارھوین تاریخ
موضع کندیلی مین آیا دیکھا کہ جگہ بہت آباد ہی اور ایک تھانہ انگریزی اس جگہ پر ہی

راجہ سورت سنگھ یہان جاگیردار ہین اُنیسوین تاریخ کو موضع گڑی مین کھانا کھایا بعد
نماز ظہر کے حالات سیر گذشتہ کی تحریر مین مصروف ہوا آبادی چار سو گھر کی ہوگی بیسوین
تاریخ کو موضع نبسرا مین مقام ہوا تحصیل اسکی ایک ہزار روپیہ سال کی ہی نام
ٹھاکر کامدن سنگھ ہی موضع راگاہ اور موضع دلامندر اور موضع نبکری موضع سُہاگ پور
اور جوندیان کہ درمیان اُنکے ملین اُنکی سیر کرتا ہوا چوتھی تاریخ ماہ ربیع الاول
سنہ ۱۲۹۲ ہجری کو گھر پاگڈھ مین وارد ہوا یہ گانوں سُہاگ پور سے پانچ کوس پر ہی
دیکھنے سے تعلق ہی وہ وحشت انگیز جنگل ہی کہ ہرگام پر خوف معلوم ہوتا ہی راہ
مین پانی میسر نہین آتا منشی روشن چند کے بباعث تشنگی حواس خمسہ کھوتے
ہوتے تھے اور ہر سو نگران تھے پانی کہین نظر نہ آتا تھا قضارا ایک چمار کا گھر ملا
کورے برتن مین پانی بھرا نظر آیا بے اختیار ہوکر شتر پر سے گرے اور مانند
مگس بیخیال کے گھڑون سے چمٹ کر پانی پینے لگے ہر چند سب مانع آئے چمارنے
بھی للکارا کہ یہ پانی چمار کا ہی کب سنتے تھے اپنا کام کیا پانچوین تاریخ کوچ کرکے
موضع کانکڑی مین آیا سُنا کہ مولوی حفظ الکبیر صاحب شکار کو گئے ہوتے ہین
دوسرے روز مولوی صاحب آتے ملاقات ہوئی کمال خلق سے پیش آئے
یہ صاحب بہت خلیق مزاج شجاعت مند ہین شیر کے شکار سے بہت شوق ہی
پاپیادہ ہوکر بندوق سے شیر افگنی کرتے ہین یہان بارھوین تاریخ عورات موضع جمع
ہوکر بھگوا مانگتی آئین اور جنگلی زبان مین جنگلی گانا شروع کیا انکے لفظ سمجھ مین نہین
آئے کہ کیا گاتی ہین خیر اُنکو انعام دیکر رخصت کیا وقت رخصت قمچیان بطور
رسم کے منشی روشن چند پر جڑکر روانہ ہوتین انکا یہی دستور ہی کہ جسکے پاس

پھکوا مانگنے جاتی ہین اُسکو قمچیان بھی ضرور مارتی ہین مجکو بسبب لحاظ کے کچھ
نہین کہا آلا منشی کی ہڈیان خوب گرم کین اور ایک رسم یہ ہی کہ جب کسی کل مین سے
بیاہ ہوتا ہی تو دولھن کو گھر مین لاتے ہین دوسرے روز دولھا خفا ہوکر کسی درخت پر
جا بیٹھتا ہی سب گھر والیان جمع ہوکر اُسکا تجسس کرتی ہین جب وہ دولھا اُنکو کا
ٹھانبدر سا درخت پر چڑھا نظر آیا تو وہ دولھن سیمونہ سرشت نیچے درخت کے
کھڑی ہوکر اپنی زبان مین خوشامد کرتی ہی عندالدیافت معلوم ہوا تو یہ کہتی ہی کہ
اُتر آمین تجکو کماکر کھلاؤنگی اور کسی طرح کی تکلیف نہ دونگی دوسری کیفیت یہ ہی
کہ ایک سیر اناج دیکر کشتی عورتون کی دیکھیے خوب گدبپت ہوتی ہی تیسرے یہ
لطف ہی کہ ایام ہولی مین ایک لکڑا چھ گز کا لمبا گول اور بفاصلہ ایک ایک بالشت کے
تمام لکڑ مین میخین لگاکر بیچ میدان مین گاڑ دیتے ہین اور ایک کپڑے مین دس سیر
تندیاہ اور دو ناریل اور پانچ روپیہ ان سب کو ایک چوندری مین باندھکر لکڑ کی
پھنگ پر رکھدیتے ہین اور کل عورتین جمع ہوکر بانسون کی کھپچیان ہاتھون مین
لیکر کھڑی ہوتی ہین اور ایک گروہ مردون کا جمع ہوتا ہی اُنکے ہاتھ مین بھی
بانسون کے ٹوسے ہوتے ہین وہ عورتین اُنسے اشارہ کرتی ہین کہ اِس
گٹھری کو جو اُتارے وہی لے پھر وہ مرد لکڑ پر چڑھنے کا قصد کرتے ہین اُسوقت
وہ عورتین اُنپر حملہ کرکے کھپچیان مارتی ہین کوئی ایسا ہوتا ہی کہ پٹ کٹ کر چڑھ جاتا ہی
اگرچہ خون مین آلودہ ہوتا ہی مگر اپنا کام کرلیتا ہی یعنی گٹھری اُتار لاتا ہی ایک
بات اور عجیب وغریب ہی کہ کبھی کبھی اِس جنگل کے درختون مین یہ خاصیت پیدا ہوجاتی ہی
کہ اگر کوئی بیل یا بھینسا درخت سے لگ کر نکلے اور اُسکی دُم درخت کو لگ جائے

تو چمٹ جاتی ہی بیچارہ بہت زور کرتا ہی لیکن نہین چھٹتی ٹوٹ جاتی ہی سبحان اللہ کیا قدرت آلہی ہی کیسی خاصیتین خداوند عالم نے درختون مین پیدا کی ہین دریافت کیا گیا تو دہقانون کی زبانی معلوم ہوا کہ جب شیرنی کسی درخت کے نیچے بچہ جنتی ہی تو خاصیت اُس درخت کی چند روز ایسی رہتی ہی واللہ اعلم بالصواب جانور اس جنگل مین مثل شیر و بگیلہ و نیل گاؤ و بارہ سنگھا وغیرہ بہت رہتے ہین مولوی صاحب موصوف نے اس جنگل کی راقم کو خوب سیر کرائی اس جنگل مین درخت آملہ و ہڑ و بہیڑہ و کیتر اور ثعلب مصری وغیرہ بہت ہوتے ہین اور شکار ماہی یہان اسطرح کھیلتے ہین کہ ہنگوٹ کے درخت کی چھال لیکر اُسکا عرق نکالکر پانی مین ڈالتے ہین چند عرصہ کے بعد مچھلیان بے جان ہوکر پانی پر تیر آتی ہین جب اس قصبہ کی کیفیات لکھنے کا قصد ہوا تو مولوی صاحب مالک قصبۂ ہذا یعنی قصبہ کانکڑی نے کہا کہ مین نے کچھ اوراق اس موضع کی تعریف مین لکھے ہین اگر پسند خاطر ہون تو درج سفرنامہ کیے جائین بعد ملاحظہ کے جو فقرات پسند ہوے وہ بیان کرتا ہون نظم

کسقدر فرحت فزا ہین سبزہ ہاے کانکڑی	روح کو نشو و نما ہی از ہواے کانکڑی
ابر رحمت شامیانہ اور زمین مخمل سبز	جنت الماوی سے بہتر ہی فضاے کانکڑی

سبحان اللہ کیا صنعت رنگارنگ صانع بیزوال ہی اور کیا قدرت گوناگون ایزد متعال ہی کہ جسنے ایسے دشت پرخطر مین یہ رنگ جمایا ہی اور بیابان خوفناک مین ایسا باغ لگایا ہی نہین نہین بڑی غلطی کی جو دشت پرخطر کہا اور بنات سہو کیا جو بیابان خوفناک لکھا کجا دشت پرخطر اور کجا تختۂ رضوان کانکڑی اسکی

تر و تازگی اور حسن و خوبی مین جو ہر عقل دنگ ہی خنگل مین یہ کہان رنگ ہی ایسی
ملیح اور جلی چمن چمن بہار ہی کہ یہان سے وہان تک جہان دیکھیے اللہ ہی اللہ ہی
صبح اُٹھتے ہی جب نظر پڑتی ہی رحمت الٰہی سے آنکھ لڑتی ہی یعنی ہر چہار طرف
جدھر دیکھیے سبزے ہی پر نگاہ پڑتی ہی سبحان اللہ جیسی اس سرزمین نے سرسبزی
اور لطافت پائی ہی ایسی بہار مقوی البصر کہان نظر آئی ہی الغرض جہانتک آنکھ
دوڑایئے یا نگاہ کو کام مین لایئے تو مضمون مصرعہ کو مطابق پایئے مصرع دکھلائی دے
جہانتک سبزہ ہی اُگ رہا ہی۔ لاریب اگر کوئی سبزہ رنگ یہان کے سبزے کا ذکر
کبھی جو نسیم وصبا کی زبانی سُن پائے تو دیکھنے کے لیے تڑپتا رہجائے چلائے
غش آئے جسطرح ممکن ہو دیکھنے کو آنے والا زہر کھاکر مرجائے نام اپنا دفتر سبزہ رو مین
کٹائے یہان کے سبزے کے شوق دیدار مین زمرد کی آنکھ مین جالا آگیا ہی وقت صبح
جو غور سے دیکھیے تو ہر نوک سبزہ سے موتی رو لیے ابر نیسان نے اپنا یہ وتیرہ
کرلیا ہی کہ دریاے شور پر برسنا چھوڑ دیا ہی حقا کہ جیسے یہان موتی ہوتے ہین
سمندر مین اُنکا ملنا ناممکن بلکہ محال ہی غواصون نے بہت غوطے لگائے لیکن ایسے
گوہر آبی نکالکر نہ لائے سچ تو یون ہی کہ ایسے موتی دریاے فنا مین
ملتے ہین وہان تک جس غوطہ خور کی رسائی ہو وہ لائے نزاکت مین لاثانی
نرمی و خوبی مین بے نظیر صدق کلام ظاہر ہی بقول انشا مصرع نسیم صبح جو
چھوجائے رنگ ہو میلا + ممکن نہین جو ان گوہران آبی کو کوئی ہاتھ لگا سکے
یا کسی ترکیب سے اُٹھا سکے البتہ تا رنگاہ مین اُنکو پروے یا درج خیال مین
اُنکا دفینہ کرلے تو ممکن ہی اور بعض معشوقان نازک اندام جو صرف مین لاتے ہین

تو پھولون کے گہنے مین جڑ دا تے ہین جب اُنکے کام مین آتے ہین گلون کی
کیفیت اور بلبلون کی شورش اللہ ہی اللہ ہی جسوقت درخت گل غنچہ لایا بلبل
شیدا نے داغ حسرت کھایا دلمین جوش محبت کا آیا اِدھر اُدھر سے آنے درخت
گل پر نوا سنج ہونے بعض اوقات پہرون چہچہاتے ہین ولولۂ شوق کمال کو پہونچاتے
ہین گلون کی خوشبو سے اپنے دل و دماغ کو عنبر آگین کرتے ہین پھولون کی مہک
اور سبزے کی لہک موسم گرما مین عجیب لطف دکھاتی ہی اہل دل بلبلون کی شورش
اور گل کے فنا پر یہ شعر پڑہتے ہین شعر ہی عبث نازان تو حسن بے بقا پر اے گلبدن
دم کے دم مین رنگ گل نوع دگر ہو جائیگا + باغون مین جب بہار آتی ہی
شہرون مین دھوم ہو جاتی ہی تمام اہل کانکڑی پھولون کی خوشبو اور تازہ بہاری سے
باغ باغ ہو جاتے ہین عشاق مست مے کیفیت ہو کر یون کہتے ہین بیت

چو آن جانِ جہان دامن کشان شد از چمن بیرون	روان شد جان مرغان چمن گوئی ز تن بیرون
چو آئی سوی من ای گل پس از بیرون بجو تو	روان جو جان من آید تن من از کفن بیرون

اکثر لوگون نے بچشم خود دیکھا ہی کہ اور جگہ کے گل یہان کے گلون کی سرسبزی
اور لطافت کو دیکھکر از بس خجالت سے مرجھا گئے جب کبھی نسیم سحر کے دل مین مہربانی
آتی ہی تو غنچہ کو فہائش کر کے ساتھ لاتی ہی غنچہ خوف فنا سے گل نہین ہوتا ہی بقول
حق ہر کمالے را زوالے + اس سبزہ زار مین اکثر منہس کو موتی چگتے پایا ہی
من والا سہپ اس تختۂ خوش تزئین مین بارہا لہرایا ہی یہان کے چارے سے ہرنون کا
روجون آیا ہی کہ شکاریون نے ازراہ تعشق کے اس جگہ کا شکار کھیلنا چھوڑ دیا ہی خود
انکے دام محبت مین آنکر شکار ہو گئے ہین سرد ہی نے ایسا حسن قدرتی کہان پایا ہی

جو یہان کے گل بوٹون کو بونا سا قد ہاتھ آیا ہی جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھیے وہ
قدرتی گل بوٹے کھلے ہین کہ چشم نرگس نے بھی نہ دیکھے ہونگے یہان پر نرگس اور
لالے کو جو دیکھا نرگس کی آنکھ مارے حیا کے نصف کھلتی ہی مرض انتظار یار مین
بیمار ہی لالہ کھلا تو سہی لیکن وجہ رشک سے پر آگندہ و داغدار ہی صبح اور شام کو
عجب لطف حاصل ہوتا ہی پھولون کی خوشبو اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور طرح
طرح کے جانورون کی آواز سے کیسی ہی طبیعت برداشتہ ہو ممکن نہین کہ محظوظ
نہو اور بہل نجائے ایسی یہ جگہ نمونۂ قدرت ہی کہ اکثر رنگ رنگ کے یہان آنکر
اہل دل بنجاتے ہین اگر کسی جگہ زمین کی زری کم ہوگئی ہی تو سبزہ زرد رو مثل عاشقون کے
ہوگیا ہی اور ایسا عکس زرد روئی کا حاصل کیا ہی کہ پھر اج بھی اُسکی توجہ باطنی سے
پر توگیر ہوکر مائل بزردی ہوگیا ہی یہان کے ادنی پھلون مین وہ حسن و خوبی اور
نزاکت ہی کہ دیکھنے والے تو کیا سننے والون کو بھی حیرت ہی یہان کے دیکھنے
والے جو کبھی دوسرے باغ کی طرف جاتے ہین تو گلون کو دیکھکر منھ پھیر کر یہ کلام
سناتے ہین اُستاد ذوق نازہی گل کو نزاکت پہ چمن مین اے ذوق ؎ اُسنے
دیکھے ہی نہین نازو نزاکت والے ؎ سچ ہی جو کوئی ایسے پھول دیکھے پھر کیونکر
دوسری جگہ فرحت حاصل ہو خوشبو کا یہ حال ہی کہ عنبر و مشک کی بو جان کی وبال ہی
یہان کے گلون نے خوشبو اس درجہ پائی ہی کہ جملہ عطریات سے دماغ پر آگندہ ہی
اس نکہت کو مشک سے نسبت دینا خطا ہی کافور و عنبر تو کیا بلا ہی جسکا دماغ اُس سے
معطر ہوجائے وہی اُسکا مزہ پاتے یہان کا ذکر کہان نہین آتا ہی هٰهُنَا رَوحٌ
وَرَیحَانٌ یہ حال سنکر سننے والون کو پھر ہی آجاتی ہی بے اختیار یہان چلے

آتے ہین جب یہان کی ہوا دماغ مین سماتی ہی شعاب نفسانی محو تماشا ہوتی ہین
کہین پھول سرخ کھلے ہین کہین زرد اور اودے آپسمین ملے ہین کہین رنگ
نارنجی ہی کسی کا لباس زعفرانی ہی کوئی برگ گل مثل لب نازنینان مسی آلود ہی
کہین ایک طرف کو ارغوانی رنگ کی نمود ہی ایک سمت گلابی و کبودی دوسری
طرف موتیا رائے بیل کی قطار چنبیلی کی کسیر بہار اور رنگ نارنجی بھینا رنگ دکھاتا ہی
سردئی آنکھون مین کھپا جاتا ہی کسی گل سے دورنگی زمانے کی عیان ہی کوئی
مثل صوفیان صاف دل حالت جذب مین خموش ہی گویا اس بیت کا مصداق ہی
بیت اگر سالک محرم راز گشت + بہ بند ند بروے در باز گشت + کوئی مانند مستون کے
از خود فراموش ہی کہین کا کھلنے سے وحدانیت نمایان ہی کسی مین رنگ
خودی سمایا ہی کوئی مثل لالہ داغدار ہی اور کوئی مانند نرگس بیمار ہی منت نسیم سحری سے
بے نیاز ہی اپنے عالم مین جانباز ہی اس چمن مین جملہ بفکرون کا دور ہی غور سے
دیکھو تو زوال یہان کا طور ہی بے عشرت کا یہان کام نہین گلچین کا یہان نام نہین
ہر ایک کو حسد آتا ہی کوئی خاک ہوا جاتا ہی حق اگر پوچھو تو باغہاے جنان سے
یہان کے ہر گل کیون نہ خوشنما ہون جبکہ اُنکا باغبان انسان ناچیز یہان کا خود
دست قضا ہو واہ واہ کیا قدرت باغبان مختار عیان ہی کہ جس سے تمام سطح
زمین یہان کا بہتر از ارغوان ہی ذرا اس بے نیازی کو غور کرنا پھر کچھ فکر اور کرنا
کوئی گل برلب جوئبار ہی اور کوئی بر سر کوہسار ہی سبحان اللہ اس بلندی اور
پستی کی دوسری بہار ہی منافقون کو قدرت کاملہ سے انکار ہی جو صاحب نظر
ہین اُنکو اشارہ کافی ہی بس اسی قدر اُنکے لیے وافی ہی سواے سبزہ و گل کے

اور بھی طرح بطرح کے اسرار ہین ثنائے حقیقی کے نمونے آشکار ہین درخت ہائے
بوقلمون قطار در قطار عجب طرح کی بہار ہر شجر اپنی حالت مین از خود رفتہ اپنی
خوبی پر خود فریفتہ ہر اپنے صانع کا شیفتہ ہمہ جھکا ہوا ہی زمین پر سر بسجود واہ کیا
اشجارون کی افتادہی کہ سرو نوشمشاد کی خوبی برباد ہی یہان کا جو جھاڑ جھنکاڑ ہی
اُسکی عجب بہار ہی اپنے طور پر اس انداز سے کھڑا ہی کہ بیت مدح عمارت کا
مضمون عاید حال ہی زہے صفای عمارت کہ در تماشایش ؎ بدیدہ
باز نگردد نگاہ از دیوار ؎ اور کسی ڈالی کا پتا عالم سکوت مین سرنگون پڑا ہی
سرو حیران ہی الم کا نشان ہی سرو اونچا کیے دیوانہ سا ہکا بکا تک رہا ہی صنوبر کا
قدم بر سر تسلیم و نیاز ہی زبان ہر برگ سے بے نیازی کی آواز ہی کوئی بیل
البیلی کسی درخت پر لپٹ گئی ہی ہر شاخ و برگ مین مثل سنبل چمٹ گئی ہی کوئی
شجر اپنے عالم مین جھوم رہا ہی واللہ اعلم کس عالم مین ڈالی ڈالی کو چوم رہا ہی
اُسکو خود آپ پر پیار آتا ہی کہ بوسہ لینے کو ہر دم مُنہ بڑھاتا ہی انبہ ہائے خود رو کی
کیا شان و شوکت ہی ہر وضیع و شریف کو اُنسے الفت ہی ہر ایک شاخ مین ہزارون
انبیا لٹکتی ہین وہی آنب ہو کر جا بجا بکتی ہین کوئی آم آمن کہلاتا ہی کسی کو سیندور
رنگ بھاتا ہی لوگ دور دور سے آتے ہین فی سبیل اللہ کھاتے ہین لبھاتے ہین
عجب یہ قدرتی آم با مزہ ہین کہ پیوندی اور قلمی اُنکے ذائقے مین بدمزہ ہین
عجیب و غریب درختہاے میوہ دار ہین کہنے کو تو جنگلی ہین لیکن باغات سے
بدرجہا مزے دار ہین ہر بانس سے ایک محویت عیان ہی خوبی
یہ ہی کہ سب کا سر جھکا ہی گویا تمام خلق کا عجز انکی خصلت مین بھرا ہی سوا سطے

ہر ایک کو محبوب ہی کسی کو چوبدستی مرغوب ہی کوئی بھالا بناتا ہی کوئی بیراگن کھو کر
لیجاتا ہی کوئی نو بناکر نئی نئی دھن سناتا ہی کوئی عصاے پیری بناکر قبضہ
مین لاتا ہی دوسرے درخت بھی ایسے ہین کہ طرح طرح کے کام مین آتے ہین
سہان کی فاختہ اور قمریون کو شمشاد کی پروا نہین اور بلبلون کو گل کی چاہ نہین
کوئی مثل طوبیٰ یا دحق مین ایک پاؤن سے کھڑا ہی کوئی ذوق عبادت مین
مثل زاہد سجدہ مین پڑا ہی اس پر مزہ یہ ہی کہ اُنپر طائر خوش الحانی کرتے ہین اور
اپنی خوش آوازی سے بلبلون کے ہوش کھوتے ہین کیا کیا صدا ئین کان مین
آتی ہین حقیقت مین گم گشتہ دل کو راہ پر لاتے ہین پپیہے کو رات دن پیو پیو سے
کام ہی کویل کا کو کو ہر دم کلام ہی مور کا شور دلمین کرید ڈالتا ہی لخت دل
آنکھون سے نکالتا ہی کوکلا کی کیا پاک آواز ہی جس سے دلمین سوز و گداز ہی
سارس مستی مین قرقراتے ہین سننے والون کے جی بھرے آتے ہین دہیڑ دہ
داستانین سراپا کرتا ہی کہ قمری ہزار جان سے اس آواز پر مرتی ہی لٹورا بھی
بیان کا ہزار داستان ہی بلبل شیراز مین یہ گویا تی کہان ہی اسیری سے بیان
کسی کو کام نہین گرفتاری کا بیان نام نہین کوئی خوش بیان بہار گاتا ہی کوئی
اچھے اچھے انداز سے گنگلی کی تانین لاتا ہی کسی کی تان رام کلی کی تیار ہی کسی کی
آواز مین سوہا سوگری کی للکار ہی کوئی رنگین نیا سارنگ گاتا ہی کل چڑا ساتھ
مین سارنگ بجاتا ہی کوئی کسی درخت کے سایہ مین ساتہ الاپ رہا ہی
کہین سے آواز دیس کار کی آتی ہی کسی کو صدا ملار کی بھاتی ہی کوئی سرمست شاخون کا
ہنڈولا بناتا ہی اور اپنے خیال مین ہنڈول گاتا ہی کوئی جانور ایسا رنگین آواز ہی

جسکے سننے سے مستمعین کا دل گداز ہی کسی نے ملتانی رنگ جمایا ہی کسی کو جوگیا
خوش آیا ہی کوئی ایک سمت بیٹھا اوداس ہی لیکن گلے مین راگ بھیاس ہی کسیکا
شاہانہ گانا کافی ہی کوئی سینہ ور اگاتا باواز صافی ہی اس گونڈ والے کے مزع
گونڈ کی تانین لیتے ہین اور یہان کے لوگ یون بھی کہتے ہین کہ یہان کا ملہار
رنگ دار ہی یہ سب پر آشکار ہی کوئی کسی درخت پر الگ اپنی دھنا سری سناتا ہی
کسی کو بول جنگلے کا خوش آتا ہی کوئی سوہنے سرون مین سوہنی کی جمپ کی بچیدہ تانین لگاتا ہی
کوئی سرگم ٹھادون کرکے اپنی صدا سناتا ہی کوئی پہاڑی گانے مین ہوشیار ہی
کسی کو فقط زلیف ہی سے سروکار ہی کوئی بہاگ کی مانجھ بہت دھیمی آواز سے
سناتا ہی کسی کو دھن بہار کا جھلا سر بجاتا ہی شعر اسقدر ساز طرب ساز کی آواز بلند
چھیڑے گر تار کج کا تو ہو پیدا دھیوت + ان نغمہ سرایون کے غضب کے سر ہین
کیا کہون کسیکے ہاتھ مین ستار ہی کسیکی پنچ سر سنگار ہی کوئی قانون کا قانون دان
ہی کسی کا ہاتھ پنچم پر روان ہی کوئی مورچنگ بجاتا ہی کسی کو پکھاوج بجانا آتا ہی
کوئی رباب کا استاد ہی کسی کا دل سرود سے شاد ہی کسیکو سرمنڈل کا بجانا بھاتا ہی
معشوق پر غش ہوا جاتا ہی کسی کا ہاتھ ایکتارے پر تیار ہی کوئی آڑے چوتارے مین
ہوشیار ہی کوئی سواری سے کام رکھتا ہی کوئی مہا لچھمی پر نام رکھتا ہی کسی کا
ہاتھ مہر و پر بلند ہی کوئی پرندین پر ند ہی بلاول یہان آنکر بلبلاتی ہی گوری تان سے
سوجاتی ہی شام کلیان کا یہین مقام ہی مالکوس کو اذن عام ہی بھیرون بھرایا
پھرتا ہی میکھ راگ بھی یہین آکر گرتا ہی غوغائیان دھیڑپد و ترانہ سے ذوق رکھتی ہین
بن پھیرا ٹھمری سے شوق رکھتا ہی کوکلا مجیرہ کی جوڑی بجانے مین کمال رکھتی ہی

بیسرون تک کا نہایت خیال رکھتا ہی بدّا نیالات مین ایسا مشّاق ہی کہ ہر ایک
اُسکے سننے کا دل وجان سے مشتاق ہی بلکہ پیلو کے سُر اس انداز سے بھرتا ہی
کہ سامعین کے ہوش پرا گندہ کرتا ہی کسی کے گلے سے نکلتی گوجری ہی کسی کی الاپ
جونپوری ہی کوئی بھوپالی گاتا ہی کوئی اہیری سناتا ہی اگن دیپک کی تان مین
لگاکر آگ لگاتا ہی جنگلا تو ہر پرند کو یاد ہی کلچڑی کے بروے سے سب کا دل
شاد ہی پرندیہان پر یہ سمان جماتے ہین کہ درخت بھی ساتھ اُنکے مستی مین آتے ہین
ہر برگ درخت مصروف تال ہی ہر ایک شئی مین رقص کا حال ہی کوئی اس انداز سے
توڑا لیتا ہی کہ مذاق والون کو دنیا سے کھوتا ہی ہر جانور گانے کا ایسا بانی کا ہی
کہ جسکی خوبی سے زہرہ بھی چرخ پر حیران ہی جب کبھی اس کیفیت مین ابر شامل ہوجاتا ہی
تو بارش رحمت آلہی سے دُگنا لطف آتا ہی شعر ہوا پہ دوڑتا ہی اس طرح سے ابر سیاہ
کہ جیسے جائے کوئی پیل مست بے زنجیر + زاہد جب ہر چہار طرف ابر کو پاتے ہین
بے اختیار زبان پہ لاتے ہین شعر اے ظفر آمدہ بہار بجوش + موسم توبہ نیست بادہ بنوش + می پینے مین کیا دیر ہی اسوقت بھی دُور نہو تو اندھیرا ہی
دیکھو باران کا زور ہی گھٹا ہر سمت گھنگھور ہی واہ کیا رم جھم پانی برستا ہی
کسی آدم صنم کے دیکھنے کو دل ترستا ہی کہین ایسی بجلی چمکتی ہی کہ جس سے
مجنون کی آنکھ جھپکتی ہی اور ہوا اے سرد سے وہ فرحت حاصل ہوتی ہی کہ
مُردہ دلون کی مُردگی کھوتی ہی سچ ہی جب ایسی معقول آب وہوا ہو پھر کیون
نہ عرض موذی کا نام حدود کانکڑے سے ہوا ہو عقل فلاطون یہان بیکار ہی
جالینوس کو قبض کا آزار ہی بوعلی قانون پھاڑنے پر طیار ہی بقراط اور ابن اعتدال کے

حیرت سے دوچار اپنے اپنے مجربات کو سب لیے بیٹھے ہین مرض ہو نو علاج کہ
دو نہرین قدرتی جاری ہین اپنی اپنی وضع مین کیسی پیاری ہین ایک مشرق کو دوسری
مغرب کو روان ہی عَیْنَانِ نَضَّاخَتَانِ کا مضمون عیان ہی اَنْهَارُ الْمُصَفَّا
اُنکی شان مین آیا ہی یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ کا نشان پایا ہی موتی سے
زیادہ اِس آب مین آب ہی اور آب حیوان اِسکے روبرو خراب ہی غور سے جو
اِن چشمون کا خواص دیکھا تو حضرت خضر علیہ السلام کو یہ مضمون سنایا کہ خاص یہ
وہ چشمے ہین جنکا جواب نہین اُنکی صفت سنکر کوثر اور سلسبیل مین آب نہین شعر
فردوس مین اِن چشمون کا چرچا جو ہین جابجا پانی دہن چشمۂ کوثر مین بھر آتے ہ
آبحیوان نے فقط آب حیات نام پایا ہی صرف ایک خضر کے ہی ہاتھ آیا ہی یہ چشمے
فیض عام ہین اُنکے آگے اُنکے ذائقے ناکام ہین یہان کے ساکنون کی زبانی
یون سنا ہی کہ حضرت الیاس علیہ السلام نے یہان پانی پیا اور غسل کیا ہی
اسی سبب سے اُنکی روح حیات ابدی پاگئی ہی اور طہارت اُنکی ذات مین سما
گئی ہی شعر سراپا پاک ہین دھوئے جنھون نے ہاتھ یان آکر نہین حاجت کہ وہ
پانی بہائین سر سے پاؤن تک، یا روجس جگہ یہ ہوا اور پانی ہو پھر تباؤ کون سا باغ
دنیا مین اِسکا ثانی ہو اسی سبب سے یہ جگہ پر فضا کمال ہی جنت الفردوس اِسکے
آگے کیا مال ہی رضوان نے جب سے یہان کا تماشا دیکھا ہی دل بہشت سے
ازخود پھر گیا ہی حضرت اِدریس علیہ السلام کو یہان نہونیکا ملال ہی جنت
مین رہنا اُنپر وبال ہی حورون کے دلون مین یہان کی خوبی سمائی ہی حتے کہ
قدسیون کو بھی یہ سرزمین خوش آئی ہی یہان کے محافظان بے پروا نجد الانسان

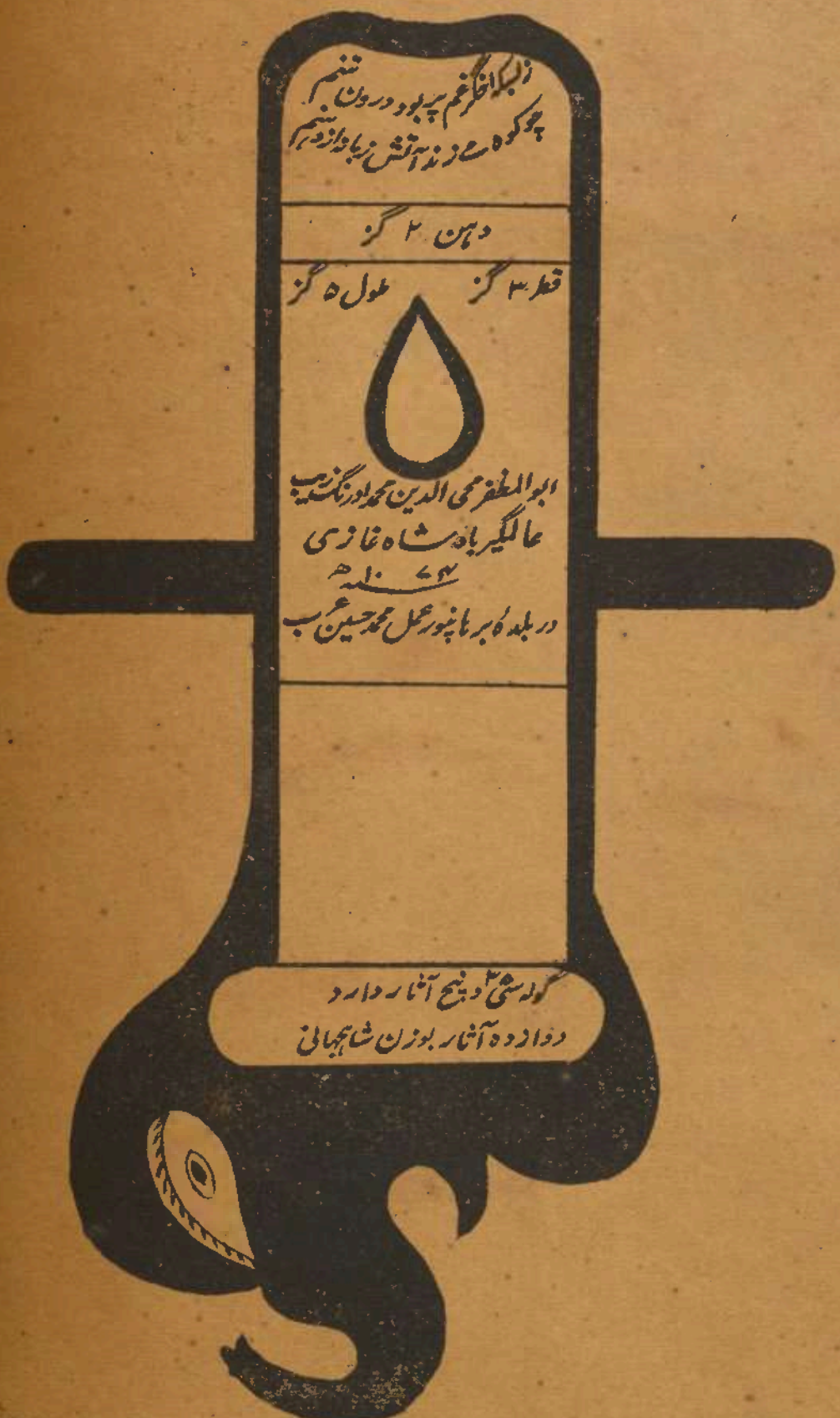
کیا فرشتہ کو بھی بار نہین لگاؤ کی کچھ گفتار نہین لوگ دور ہی سے یہان کی
لطافت وخوش اسلوبی سنتے ہین دیکھنے کو سر دھنتے ہین اس میدان پر فضا
روبرو جو کوہ باوقار نمایان ہی اُسکے دیکھنے سے بھی قدرت حق عیان ہی خوبی
مین یہ پہاڑ ایسا ہی کہ ہندو اسی کے پتھرون سے بُت بناتے ہین اُسپر ہزارون ایمان لاکر
کافر ہوجاتے ہین کوئی سجدہ کرتا ہی کوئی سر کو ٹکرا کر مرتا ہی للہ اللہ کیسے کیسے بت بنتے ہین
جنکے لیے لاکھون انسان سر دیتے ہین بلندی مین فلک زیر پا ہوجاتا ہی اگر کوئی
سوال کرے تو اُلٹا کر جواب پاتا ہی سبحان اللہ کیا قدرت ہی کہ بے جان سے
آواز آتی ہی عجیب دلچسپ تماشے کی جا ہی جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھو جلوۂ خدا ہی
کہین چشمے جاری ہورہے ہین کہین طرح طرح کے جانور اپنا جسم دھو رہے ہین
کہین مثل فوارے کے آب اُچھلتا ہی کہین درزون سے پانی اُبلتا ہی شکار کی
یہ کثرت ہی کہ دیکھنے والون کو حیرت ہی تمام غول کے غول پھرتے ہین ہزارون
اُرنے آپسمین مین لڑتے ہین ارنون کا غول چرنے آتا ہی ابر سیاہ کا گمان ہوجاتا ہی
جب شکار انکا کیا جاتا ہی تو رضوان اندر کا سامان لیکر آتا ہی حورین ہانکا کرتی ہین
پریشان جانورون کو گھیر گھیر لاتی ہین جب شیر دلیر نظر آتا ہی تو رستم واسفندیار کا
ہوش اُڑ جاتا ہی اُسکا شکار ہوجاتا ہی جسکا اللہ مددگار ہوتا ہی وہی لطف اُٹھاتا ہی کہانتک
اُسکی ثنا بیان کرون یکم ربیع الثانی ۱۲۵۲ھ کو سوار ہوکر موضع سمری مین آیا اس جگہ
اسٹیشن ریلوے ہی خدمتگارون اور سواری کو حکم دیا کہ تم منزل بمنزل بمقام
کھنڈوا حاضر ہو مین سوار ریل ہوکر روانہ ہوا چونکہ گرمی کی شدت بدرجہ ہا تھی کھنڈوے
مین آکر چند روز رہا پھر طرف برہان پور کے روانہ ہوا یہ راستہ بہت خراب ہی

اور باعث کسلمندی طبیعت کے کیفیت راہ قلمی نہوسکی ساتوین تاریخ کو رات کے
وقت برہان پور مین پہونچا رات بھر مہمان سرائے مین ٹھہرا صبح کو مولوی سید
نصیر الدین صاحب عرف شاہ عبداللہ صاحب درویش سے ملاقات ہوئی کمال
الطاف بزرگانہ سے پیش آئے اور دوسرے روز میرے واسطے ایک مکان
علیحدہ خالی کرادیا اُسی روز قاضی حبیب الرحمن عرف غلام مصطفےٰ صاحب
تشریف لائے اور گوبند راؤ بھگتی آنریری مجسٹریٹ صاحب سے بھی ملاقات ہوئی
بہت خلیق ہین پھر منشی فدا علی صاحب المتخلص بفارغ مرادآبادی سے شناسائی
ہوئی اُنھون نے سب عمدہ مکانات اور مزارات مثل گنبد فاروقیا و مقبرہ
شاہ نواز خان و حضرت شاہ بھکاری و حضرت باجنجی و حضرت برہان الدین رازاللہ
و شاہ عبداللطیف صاحب وغیرہ کی بخوبی سیر کرائی بلکہ میری خاطر سے قلعہ سیر گڈھ
تک جانے کی تکلیف اُٹھائی ڈپٹی سلطان خان سے ملا برہانپور کی تعریف کتابون
مین بہت لکھی ہی اکثر مکان ٹوٹے پھوٹے نظر آتے بہت باشندون کے
شہرون سے شکستہ حالی ظاہر ہوتی ہی عند الدریافت معلوم ہوا کہ کپڑے
بنتے ہین اور تارکشی کا کام ہوتا ہی اُسمین اسقدر آمدنی نہین ہی کہ جس سے خورونوش
سوا پس انداز ہو کہ رونق بڑھے اور جب تک وسائل تجارت اور صنعت کو ترقی
نہوگی یہی کیفیت رہیگی ۱۲۱۱ھ مین آصف جاہ نے اسکی فصیل سنگین بنوائی
یہان تار کا کام بہدا اور موٹا ہوتا ہی الامال مین کھوٹ نہین ہوتی یہان کے
پان اور ارہر کی دال مشہور ہی ہر دو چیزین اچھی ہوتی ہین پانی کی اس جگہ
افراط ہی یعنی جانب شمال او تالی ندی اور شرق مین تاپتی ندی اور انکے قریب

شہر سے متصل غرب رویہ چشمے ہین ان سب سے فی الجملہ ایک بہار معلوم ہوتی ہی
ان چشمون مین حضرت خلد مکانی محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر
بادشاہ غازی نے کلی نل لگوا دیے تھے اُنکے چشمہ فیض سے اس شہر مین
پانی کی بہت کثرت ہی اور موجب آرام کا ہی اب جس جگہ سے بعض نل بوجہ
کہنگی کے شکستہ ہو گئے ہین اُنکو ہمارے صاحبان ذیشان حاکم دوران نے
نکلوا کر لوہے کے نل اُنکی جگہ پر نصب کرا دیے ہین اُنکا پانی ندیون اور کنوون سے
بہت شیرین و سبک ہی اس ضلع نماڑ مین اس شہر سے بہتر اب کسی جگہ کی
آب و ہوا نہین ہی ندی تاپتی کے پار ایک آہو خانہ ہی کہ جسکو میرے حضرت
خلد مکانی نے بنوایا تھا علاوہ اسکے باغات اور مکانات بھی جناب مغفور الیہ نے
بنوائے مگر اب صرف ایک حوض اور ایک لدا ؤ کا مکان باقی ہی برہان پور کی جانب
شمال روشات کوس کے فاصلہ پر بالاے کوہ یہ قلعۂ اسیر گڈھ بنا ہی پہلے مکانات
بالکل منہدم ہو گئے ہین اس قلعہ مین تین تالاب ہین اور ایک چشمہ قلعہ کے
نیچے تہ خانہ ہی اور تہ خانہ کے نیچے دو تالاب ہین اُنکا نام گنگا جمنا ہی وہ ہمیشہ
لبریز رہتے ہین شہر خجستہ آئین بمبئی اور جو شہر کہ اسکے جوار مین شمار کیے جاتے ہین
مثل گوالیار وغیرہ کے ان سب مقامون مین کوئی عمارت اس قلعہ کے لگ بھگ کی
نہین ہی بلکہ نزدیک مبصرین کے اس قلعہ کا ثانی دور دور نایاب ہی فی الحال
کل مکانات قدیم سے ایک مسجد باقی رہگئی ہی سنا ہی کہ حضرت جلال الدین
محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی لوہے کی میخین گاڑ کر تن تنہا شب کو اس
اسیر گڈھ پر چڑھے اور کواڑ کھولکر فوج کو بلا لیا اس فتح کی یہ عبارت مع اس

تاریخ کے دوسرے دروازے کے برابر کے پتھر پر کندہ ہی + از زمان بنا تا امروز
دست تصرف ازان کوتاہ بود + تاریخ ۱۰۴۵ھ جلوس موافق ۱۰۹۵ھ بروست
شہنشاہ ظل اللہ جلال الدین محمد اکبر شاہ مفتوح شد نظم کرد از تائید
لطف ایزدی فتح اسیر + شاہ ہفت اقلیم عالمگیر اکبر بادشاہ + نام بداد
الٰہی دادش این فتح عظیم + سال تاریخ الٰہی خواہ از داد الٰہ + کاتب محمد معصوم بکبری
اور جب دوبارہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر نے اس اسیر گڈھ کو فتح کیا اسوقت یہ ابیات
کندہ ہوئے ابیات چو شاہزادۂ اورنگ زیب دین پرور + آمد بادولایم از کردگار فیض پذیر + جلوس کرد بہ تخت
خلافت اکبر گرفت جاہ پدر + بقوت شمشیر بہ سنگ تیسہ کلک من از پی تاریخ + بہ بیت کرد رقم بادشاہ
عالمگیر + ملک ہیبت نام ایک توپ یہان ہی جسکا نقشہ مع اسکی عبارت کے درج ہی

نقشهٔ توپ ملک ہیبت نام



عمارت وغیرہ کو دیکھکر طبیعت بہت خوش ہوئی یہان سے فقط منشی جی و امیر
خدمتگار کو ہمراہ لیکر ریل پر سوار ہوکر روانہ طرف بمبی کے ہوا بارھوین تاریخ کو
بارہ بجے شب کے ریل سے اوترکر مسافرخانہ سٹیشن اسمعیل مین آیا اللہ اکبر
اس نصف شب مین اسقدر تکلیف اٹھائی کہ اپنی مدت العمر مین کبھی نہین اٹھائی تھی
بوے نجاست سے بہت پراگندہ خاطر تھا اپنی خطا پر خود مقر تھا وہ بھپکا لگاتا
جب آتا تھا روح بے چین ہوجاتی تھی خیر خدا خدا کرکے وہ رات مع مکافات
بسر ہوئی سحر ہوئی ایک مکان بھنڈی بازار مین کرایہ کا لیکر اُس مکان نجاست
نشان سے نکلکر شکر اپنے خالق کا بجالایا تاریخ ۱۹ جمادی الاول ۱۲۹۲ ہجری
قدسی کو واسطے سیر کے گیارہ بجے دن کے سوار جہاز ہوکر جزیرۂ جبسان کو
روانہ ہوا بخوف راستہ بڑا ہوا مجکو کبھی جہاز پر بیٹھنے کا اتفاق نہین ہوا تھا
تھوڑی دور جہاز پر چلا تھا کہ ہوا نے زور کیا اور پانی نے بھی شور کیا جہاز
مثل شبدیز شایستہ لنگوری بھرتا چلا اور مین عنان توکل کو مضبوط پکڑ کر
بیٹھا اسی چال ڈھال سے دو گھنٹہ بعد قصبۂ موری مین لنگر ہوا سب
اوترے حواس درست ہوئے روانہ علی بانغ ہوتے یہان دو قلعہ ہین
ایک سے دوسرے کا فاصلہ دو میل کا ہی عند الدریافت معلوم ہوا کہ ان
قلعون مین کوئی نہین رہتا خالی پڑے ہین عجب خوش فضا جگہ ہی کہ انکے گرداگرد
سمندر طائف ہی یہان جو کلکٹر صاحب ہین اُنکا نام کرافٹ صاحب ہی
تعریف انکی سنی گئی الا لبیب عجلت کے ملاقات سے محروم رہا یہ ملک کوکن
مشہور ہی جسکو کوکنی کہتے ہین دوسرے روز مقام ریوڈنڈا مین مقام ہوا

یہ جگہ اچھی ہی ستائیس تاریخ کو موضع راج پور جزیرۂ جھان مین داخل ہوا یہان
سید عبدالرحمن صاحب سجادہ نشین عید روسی کی خانقاہ مین فروکش ہوا
تھوڑے دیر بعد نواب سیدی محمد ابراہیم خان صاحب سے ملاقات ہوئی
آدمی خلیق ہین پانچوین تاریخ جمادی الثانی کو مرزا محمد عباس بیگ فوجدار کی
معرفت اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ صاحب جزیرۂ جھان ضلع علی باغ کو
اطلاع کرائی صاحب ممدوح نے باشتیاق تمام بلایا وقت ملاقات از حد شفقت
وعنایت سے پیش آئے نام ان صاحب کا جارج لارکم بہادر ہی نصف
گھنٹہ تک بات چیت رہی پھر رخصت ہو کر مراجعت خانقاہ کی طرف کی
چودھوین تاریخ کو واسطے میری ملاقات کے نور العارفین عاشق صادق
میان تاج الدین عرف سید محمد خان صاحب بخشی ریاست خلف اول
جناب نواب صاحب کے آئے مین انکی ملاقات سے بہت خوش ہوا آدمی
اہل دل ہین عمر انکی تیس برس کی ہی ذکر فقرا و طریق فقرا سے بہت ذوق ہی
دوسرے روز شیخ منصور نے مجھسے عرض کی کہ کل صاحب زادہ صاحب کی
دعوت قبول ہو مین نے منظور کی کیفیت یہان کی اسطرح ہی کہ بعد حضرت
محی الدین سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر کے یہ جگہ آباد ہوئی
اور سید سردل بزرگان نواب صاحب کو سند عطا ہو کر نواب اور شاہ بندر کا
خطاب مرحمت ہوا حضرت سلطان ممدوح کے وقت مین اکثر لوگ بزیارت کعبۂ
منورہ اسی بندر سے جہاز پر سوار ہوا کرتے تھے ایک مسجد یہان نہایت خوبصورت
سنگ خارہ کی نواب سید سردل کی بنوائی ہوئی ابتک موجود ہی طول مین پچاس

قدم عرض مین جو الیس قدم اور ایک حوض بھی مختصر سا درمیان مین ہی مگر دیگر
مکانات منہدم ہوگئے ہین سوائے آثار کے اور کچھ باقی نہین ہی اور جو کہ
محل بحکم حضرت شاہ عالمگیر تیار ہوا تھا فقط ایک دروازہ اُسکا باقی ہی
سمندر نے بالکل بنیاد محل کی توڑدی ہی جب سرکار والا تبار بلند وقار نے
وسعت زمین بمبئی کو دی تو پانی کا اسطرف زور ہوا موضع راج پور اور قلعہ کے
درمیان دریا ہی بغیر کشتی کے آمد رفت ممکن نہین ہی اور ایک قلعہ محاذی
راج پور کے اور ہی وہ بھی درمیان پانی کے ہی اسمین آمد رفت کے واسطے
جہاز مقرر ہی وقت روانگی صاحب ممدوح سے ملاقات کرتا ہوا موضع سلاون
مین آکر قیام کیا ستر ھوین تاریخ کو کشتی پر سوار ہوکر ریو ڈنڈا مین وارد ہوا
یہان ندی ہی اُسکو یہان کے لوگ کھاڑی کہتے ہین سنا ہی کہ جب سمندر گردش
کرتا ہی تو اُسکا پانی اسمین آجاتا ہی یہان ایک قلعہ تکیز کے وقت کا بنا ہوا ہی
جسکو عرصہ دو ہزار برس کا ہوا اور دوسرا اسکے برابر مین ہی وہ نواب تاج الدین علی
خان صاحب متوسل خاندان حضرت بابر شاہ بزرگان راقم کا ہی مگر مفصل
معلوم نہوا کہ کس بادشاہ کے عہد مین طیار ہوا اسوھوین تاریخ رجب المرجب
سنہ ۱۲۹۲ھ قدسی کو ریو ڈنڈا سے چلا چونکہ موسم برسات کا تھا ندی نالے
کبیر زور موج خیز تھے اسوجہ سے راہ مین بہت تکلیف اٹھائی پانچ کوس پر
ایک گانون ملا نام اُسکا گھر دہی زیر پہاڑ آباد ہی جاے اندیشہ ناک ہی زراین
لوہان مورکہ مکھی کا نام ہی اُسکے مکان پر اوترا منشی علیم اللہ لبیب بھوک کے
بہت گھبرایا ہوا تھا اِدھر اُدھر ٹٹولا کہین کھانا نہ ملا غلبۂ اشتہا سے پریشان تھا

مکھی کی گھر والی سے کہا کہ مجکو اسوقت بھوک کی نہایت خواہش ہی اگر کچھ
اسوقت بہم پہونچا سکے تو جو مانگے سو دون منشی جی کی گھبراہٹ پر مین بہت
افسوس کرتا تھا مگر کچھ بن نہ آتا تھا اُس نیک نیت نے کہا کہ جبتک میرا مہوراند
آئیگا تب تک مین کچھ نہین کر سکتی میری پالکی کے جو کہار تھے اُنھون نے اپنے
واسطے خوب تدبیر کی کہ پتھر سے جھٹ پٹ مچھلیان پکڑ کر بھون بھانکر چٹ
کرنے لگے اُسوقت منشی جی اُنکا کھانا دیکھکر دل ہی دلمین کباب ہوتے تھے
اور کبھی بیٹھتے اور کبھی لیٹتے تھے بعد شام کے مسمی نراین آیا علیم اللہ نے
آکے ہی اُس سے واسطے تیار کرنے کھانے کے کہا اُس بامروت نے تڑاق
پڑاق تیار کر کے کیلون کے تپون پر رکھکر حاضر کیا خدا کی قدرت کہ ایک شخص
عبدالقادر بمبئی سے ریوڈنڈا جاتے تھے شب کو اُس گانون مین ٹھہر گئے اور
مع ماحضر خود شریک دسترخوان ہوے چانول اور بومل مچھلی کے کباب اور
گوشت بھونا ہوا اور کلیجے شیرین اور اچار وغیرہ سب نے برغبت کھایا
اور شکر رزاق مطلق کا بجالائے سچ ہی کہ وہ ذات عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہی
خداوند عالم پتھر کے کیڑے کو پتھر کے اندر رزق پہونچاتا ہی اُس جنگل بیابان ہی
جگہ مین اُسنے ہمکو رزق پہونچایا جو لوگ حکم خداوند تعالے قُلْ سِیْرُوْا
بجالاتے ہین اور سیر جہان کی کرتے ہین تو اُنکے دل فیض منزل عیش و عشرت
درد و کلفت دیکھتے دیکھتے مظہر انوار حق ہو جاتے ہین بعد کھانا کھانے کے
مائل خواب ہوا یہ مکھی نہایت بامروت شخص ہی اُسنے بہت عجز و نیاز کے
ساتھ کھانا تیار کیا سچ ہی اگرچہ روپیہ حاجت روے انسان ہی الا ہر جگہ

کام نہین آتا باوجودیکہ ہمارے پاس روپیہ تھا لیکن اُسوقت نہ ملنے اسباب
خورش سے متفکر تھے صبح کو وقت روانگی مکمی مذکور کو کچھ بطور انعام کے دیکر
روانہ ہوا تاریخ اٹھارہوین کو موضع دھرم تلہ کے بندر پر آیا منتظر جہاز کا رہا
تمام دن بے حلاوت گذرا چار بجے جہاز کی آمد ہوئی ٹکٹ تقسیم ہوئے پانچ بجے
سوار ہوا علی باغ کے قریب جب جہاز پہونچا تو باد تند سے جہاز کی کچھ وہ ہی
کیفیت ہوئی الامان پانی سمندر کا اُوڑا اوڑ کر جہاز مین گرتا تھا سر جہاز کا دو دو گز
اونچا ہوتا تھا اور کبھی بادبان کے جھوکے سے خمیدہ کمر اسقدر ہوتا تھا کہ لوگ
مثل پوستے کے گر پڑتے تھے راقم کی طبیعت جہاز کی ایسی کلیل کرنے سے
گھبرائی کہ واسطے تسلی دل کے اپنی جگہہ سے آہستہ اُٹھکر ناؤ خدا کے پاس
جا بیٹھا اسی قدمون نو بجے شب کے چراغان بمبئی مانند کرم شب تاب کے
چمکتے نظر آئے روشنی دیکھکر دل پُر اضطراب کو صبر آیا کثرت سے جہاز پانی
مین کھڑے ہوتے دیکھکر دوسری بمبئی پانی مین آباد معلوم ہوتی تھی جہاز سے
اوترکر بھنڈی بازار مقام فرودگاہ سابق پر آیا بائیسوین تاریخ کو سیر ارادہ
سیر کرنے کا ہوا کہ ہر ایک جگہہ کی سیر کر کے اسکو قلمبند کرون چنانچہ پہلے
بندرون کو دیکھا بندر اسکو کہتے ہین کہ جہان جہاز اطراف کے آکر کھڑے
ہوتے ہین قصد تھا کہ نام بندرون کے مع کیفیت تحریر کرون مگر بوجہ عدیم الفرصتی کے
چند نامون پر اکتفا کیا۔

بلوا بندر　　داری بندر　　پوری بندر　　ٹانک بندر
بھائی رسول کا دھکا　　چھ بندر　　مچھ بندر　　نرکریا کا بندر

یہ بندر شہر سے جانب جنوب کے واقع ہین اکثر بندرون پر جہاز ہر ایک ولایت کے
کھڑے ہوتے ہین بازار اس شہر کے بہت بڑے بڑے بارونق ہین الا سوائے
بھنڈی بازار کے کہ اسکی رونق اور آبادی کو دوسرا بازار نہین پہونچتا
مارکیٹ بازار بھی بہت عمدہ ہی کہ ہر ولایت کی چیز دستیاب ہوسکتی ہی چار
گھڑی دن رہے نہایت لطف ہوتا ہی جو باغیچہ کہ اسکے قریب ہی لوگ
وہان آکر بیٹھتے ہین اور ہر طرح سے دل کو خوش کرتے ہین دنگل کرسیان
جابجا بچھی ہین عمارت ایک منزل سے ہفت منزل تک ہوتی ہی کاریگری
وہ صنعت کی ہی کہ باوجود کمی آثار اور چوبی کام کے سات سات آٹھ آٹھ منزل
مکانون کو لے گیا ہی بطور کلکتہ سب مکانون مین آب نل لگا ہی یہان
ایک قلعہ پرتگیزی ہی جسکی عمارت نہایت سنگین ہی یہودنین اور خوجنین اور مینیان
بگھیون مین بیٹھ بیٹھکر ہوا خوری کو نکلتی ہین غمزدون کے غم دلون سے
دھوتی ہین گویا تخت پریون کے ہوا پر اوڑتے معلوم ہوتے ہین بازار
کمائی پورہ و بازار ڈنکی ڈول مین پیشہ ور عورتین ہر ملک کی رہتی ہین
شب کو سنگار کرکے بیٹھتی ہین یوسف ثانی ماہ کنعانی کی شبیہین نظر آتی ہین
یہ جگہہ بھی قابل دید ہی بلکہ نہ دید ہی نہ شنید ہی قدرت خدا نظر آتی ہی عقل کھوئی
جاتی ہی دوسرے روز قلابے کی سیر کو گیا یہ مقام شہر سے جانب شمال
واقع ہی سمندر مین پہاڑ پر ایک مینار بہت بلند بنا ہی اسپر ایک لالٹین کسی
دانائے فرنگ نے لگائی ہی شب کو وہ روشن ہوتی ہی ہوا سے گردش
کرتی ہی جو جہاز شب کو آتا ہی وہ اسکی روشنی پر سیدھا چلا آتا ہی اکثر

شب کو جہاز لنگر انداز ہوتے تھے بہار سے ٹکراتے تھے مگر جب سے یہ
لالٹین لگائی گئی ہی اُسوقت سے جہازون کو امن ہوگیا ہی پانچوین تاریخ
شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۲ ہجری قدسی کو بارہ بجے وارد ریاست بروڈہ گجرات
ہوکر باڑہ مین نواب محمد کمال الدین صاحب کے آکر اونسے ملاقات
ہوئی دیکھا کہ جوان نونہال ہین خلق و مروت مین باکمال ہین یکم رمضان المبارک
سنہ ۱۲۹۲ ہجری کو وسیلے سیر کے سوار ہوا سبحان اللہ یہ شہر بہت آباد ہی ہر وقت
ہر ایک بازار مین کھا کھی رہتی ہی چھٹی تاریخ کو موتی باغ دیکھا باغ بہت
خوب ہی درمیان مین ایک کوٹھی اسباب انگریزی سے آراستہ ہی گھنٹے انگریزی
یہان اچھے اچھے دیکھے شاید کسی ریاست مین ہونگے اور ایک درخت
اس باغ مین عجیب دیکھا آم کا درخت بیلدار مثل انگوری بیل کے ہی
فی الحال مہاراجہ سیاجی گدی نشین ہین بطور کورٹ بندوبست سرکاری ہی
اور حسن گجرات کا تو مشہور ہی ہر روز میرا معمول تھا کہ برآمدہ نواب صاحب
مین بیٹھکر سیر بازار کیا کرتا تھا ایک روز دیکھا کہ ایک عورت مرہٹنی زرد
ساری باندھے ہوئے سر پر سہرا پھولون کا اور گجرے ہاتھون مین اور طرے
پھولون کے ہر دو کان مین اور قرنا آگے بجتا ہوا آتی ہی اور ایک تھان اُسکی
پاانداز مین بچھتا ہوا چلا آتا ہی مجکو یہ کیفیت دیکھکر ایک حیرت ہوئی نواب
صاحب سے استفسار کیا اُنھون نے بیان کیا کہ جب کوئی عورت بالغ
ہوتی ہی تو بعد غسل کے ایک طرح کی خوشی کرتی ہین اور مندر مین اس حالت کے
ساتھ جاتی ہین اور وہان جاکر ناریل چڑھاتی ہین بعدہ سیر کرکے ملک

گجرات سے وداع ہوکر دارالغسم یعنی دہلی مین آیا اور چند مہینے رہکر پھر
پانچوین تاریخ ماہ محرم الحرام ۱۲۹۵ھ ہجری مقدسہ کو سوار ریل ہوکر کویل مین
آکر چند روز واسطے تفریح کے رہا بعد ازان سیر کرتا ہوا مقام بھاگلپور
آیا دو مہینے رہکر اکثر لوگون سے ملاقاتین ہوئین اور باقی ذکر
ہو چکا ہی پھر بفضل تعالے تنک ساعت مین بکش آب و دانہ ۱۷
تاریخ ماہ مارچ ۱۸۷۸ع ریاست دربھنگہ مین آکر محلۂ روہلہ گنج
مین ناظر نوازش علی مرحوم کے مکان مین فرود ہوا بعد چند روز کے
چٹھی عطیہ جناب مہاراجہ کنور صاحب ممدوح اور کاغذات دیگر بدست
منتخب العصر بابو مصر بلبدر جی صاحب مصاحب خاص
جناب موصوف الیہ کے جناب معلے القاب والا عصر جناب مہاراج
لچھمیشر سنگھ بہادر دام اقبالہم وافضالہم کی محبت بلند درجت
مین پہنچے آسکے تھوڑے روز بعد شب کے آٹھ بجے جناب ستودہ
صفات والاحسنات مہاراج محتشم الیہ نے گاڈی بھیجکر طلب فرمایا
اور مین ملاقات عالی سے مستفیض ہوا باقی کیفیت اپنی جزدکل
وسکونت بالکل کی قلمبند کر چکا ہون ۔

پندرھوین ۱۵ ماہ جولائی ۱۸۸۲ع کو مجمع خوبیہاے بیکران منبع اخلاق فراوان
عالی قدر نیک نظر خورشید منزلت نوشیروان خصلت حاکم نیکنام والا احتشام
کلکٹر صاحب بہادر دربھنگہ سے ملاقات حاصل ہوئی وقت حصول نیاز
نہایت خلق والطاف سے پیش آئے یہ صاحب بڑے عالی خاندان مین

ہر وضیع و شریف پر مہربان ہین اور خاص کر اس بیچمدان پر کمال شفقت کی نظر
فرماتے ہین ایک روز مین نے جناب موصوف سے درخواست کی کہ کرسی نامہ
جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا عنایت ہو تو تمنائے دلی اس خاکسار کی
بر آئے کہ زیب کتاب موج سلطانی ہو الحمد للہ کہ درخواست منظور فرما کر
کرسی نامہ جنابہ موصوفہ بدست خاص تحریر کر کے عنایت کیا اس احسان سے
مین بہت ممنون و مشکور ہوا خداوند کریم اُنکے مطالب دلی بر لائے۔

تصویر جناب جے بکسویل اسکوائر صاحب بہادر کلکٹر دربھنگہ



J. Boxwell

Collector of Darbhanga

اِس نقشہ مین اُن راجاؤن کا ذکر ہی جو مقام دہلی مین گدّی نشین ہوے

راجہ جدھشتر ولد راجہ پانڈو گدّی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایکہزار چارسو برس پہلے مقام ریاست ہستناپور چھتیس ۳۶ برس راج کیا۔

راجہ پرچھت ولد راجہ ابھمن بن راجہ ارجن گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک ہزار چارسو چودہ برس پہلے مقام اندرپت بتیس ۳۲ برس راج کیا

راجہ جمجہ ولد راجہ پرچھت گدی نشینی حضرت عیسے علیہ السلام سے ایک ہزار تین سو بیاسی برس پہلے مقام اندرپت چوبیس برس راج کیا

راجہ شتانیک ولد راجہ جمجہ گدی نشینی حضرت عیسے علیہ السلام سے ایک ہزار تین سو اڑتالیس برس پہلے مقام اندرپت تینتیس ۳۳ برس راج کیا۔

راجہ سہسرانیک ولد راجہ اسمید گدی نشینی حضرت عیسے علیہ السلام سے ایک ہزار تین سو پندرہ برس پہلے مقام اندرپت تیئیس ۲۳ برس راج کیا۔

راجہ اشومی دھج مہاجی ولد راجہ وہتمن گدّی نشینی حضرت عیسیٰ سے ایک ہزار دوسو تراسی برس پہلے مقام اندرپت پنتیس ۳۵ برس راج کیا۔

راجہ آسین کرشن ولد راجہ مہاجی گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے بارہ سو سینتالیس برس پہلے مقام اندرپت پنتیس ۳۵ برس راج کیا۔

راجہ نمی ولد راجہ آسین کرشن گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے بارہ سو بارہ برس پہلے مقام اندرپت پنتیس ۳۵ برس راج کیا۔

راجہ چکر یعنی اوگرسین ولد راجہ نمی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گیارہ سو ستتر برس پہلے مقام اندرپت چھتیس ۳۶ برس راج کیا۔

راجہ چھترر تھ سورسین ولد راجہ چکر گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گیارہ سو اکتالیس برس پہلے مقام اندرپت چھتیس ۳۶ برس راج کیا۔

راجہ سنونت ولد راجہ سورسین گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گیارہ سو پانچ برس پہلے مقام اندرپت تینتیس ۳۳ برس راج کیا۔

راجہ برشت مان بجے ولد راجہ سنونت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار بہتر برس پہلے مقام اندرپت اکتیس ۳۱ برس راج کیا۔

راجہ سورسین برج پال ولد راجہ رسی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار بیالیس برس پہلے مقام اندرپت ستائیس ۲۷ برس راج کیا۔

راجہ سکھ پال ولد راجہ برج پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار پندرہ برس پہلے مقام اندرپت اٹھائیس ۲۸ برس راج کیا۔

راجہ ترچک شو ولد راجہ سکھ پال گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے نو سو ستاسی برس پہلے مقام اندرپت تینتیس ۳۳ برس راج کیا۔

راجہ سکھے سوچرت ولد نہر دیو گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
نوسو چوسٹھ ۹۶۴ برس پہلے مقام اندرپت اٹھارہ برس راج کیا۔
راجہ پرتلو بھوپت ولد راجہ سوچرت گدی نشینی حضرت عیسےٰ
نوسو چھیالیس ۹۴۶ برس پہلے مقام اندرپت چھبیس ۲۶ برس راج کیا۔
راجہ سوہن ولد راجہ بھوپت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
نوسو بیس ۹۲۰ برس پہلے مقام اندرپت پینتیس ۳۵ برس راج کیا۔
راجہ میدھا ولد راجہ سوہن گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
آٹھ سو پچانوے ۸۹۵ برس پہلے مقام اندرپت بارہ ۱۲ برس راج کیا
راجہ سرون چہ ولد راجہ میدھا گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
آٹھ سو بہتر ۸۷۲ برس پہلے مقام اندرپت پچیس ۲۵ برس راج کیا۔
راجہ دورتہ بھیکم ولد راجہ سرون گدی نشینی حضرت عیسےٰ
علیہ السلام سے آٹھ سو سینتالیس ۸۴۷ برس پہلے مقام اندرپت انیس ۱۹ برس
راج کیا۔
راجہ برہورتھ ولد راجہ بھیکم گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
آٹھ سو اٹھائیس ۸۲۸ برس پہلے مقام اندرپت اکیس ۲۱ برس راج کیا
راجہ اسونی ولد پارتھ گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے
آٹھ سو سات ۸۰۷ برس پہلے مقام اندرپت بیس ۲۰ برس راج کیا۔
راجہ شیوداس ولد راجہ دسوان گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
سات سو ستاسی ۷۸۷ برس پہلے مقام اندرپت بیس ۲۰ برس راج کیا۔

راجہ دھنی ولد راجہ اونی پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو ستر ۷۶۰ برس پہلے مقام اندرپت تینتیس ۳۳ برس راج کیا۔

راجہ دردمن ولد راجہ ابھی دھر گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو چوالیس ۷۴۴ برس پہلے مقام اندرپت اٹھارہ ۱۸ برس راج کیا

راجہ بھی زھر ولد راجہ ڈنڈپال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو چھبیس ۷۲۶ برس پہلے مقام اندرپت انیس ۱۹ برس راج کیا۔

راجہ ڈنڈپال ولد راجہ دریل راے گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو سات ۷۰۷ برس پہلے مقام اندرپت سولہ ۱۶ برس راج کیا۔

راجہ کھیم ولد راجہ دشت پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو اکانوے ۶۹۱ برس پہلے مقام اندرپت چھبیس ۲۶ برس راج کیا

راجہ کشی مک ولد راجہ کھیم پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو پینسٹھ ۶۶۵ برس پہلے مقام اندرپت بائیس ۲۲ برس راج کیا۔

خاندان دیگر راجگان

راجہ لسبراؤ یہ وزیر تھے انکے باپ کا نام معلوم نہین اپنے ولی نعمت کو مار کر حکومت اختیار کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو پینتالیس ۶۴۵ برس پہلے بمقام ریاست اندرپت گدی نشین ہوے انکے خاندان سے

چودہ راجہ ہوے راجہ مدمل سین تک اور اُنھوں نے کل سات برس راج کیا۔

راجہ بیرسین ولد راجہ بسرا گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو چھتیس برس پہلے مقام اندرپت نو برس راج کیا۔

راجہ بیرساہ ولد راجہ بیرسین گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے چھ سو سترہ برس پہلے مقام اندرپت بائیس برس راج کیا۔

راجہ اسیک ساہ ولد راجہ بیرساہ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچسو ترانوے برس پہلے مقام اندرپت تینتیس برس راج کیا۔

راجہ ہرجیت ولد راجہ اسیک ساہ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچسو اکہتر برس پہلے مقام اندرپت سولہ برس راج کیا۔

راجہ دریپہ ولد راجہ ہرجیت گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پانچ سو پچپن برس پہلے مقام اندرپت بیس برس راج کیا۔

راجہ سودھرپال ولد راجہ دریپہ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچسو پینتیس برس پہلے مقام اندرپت تیرہ برس راج کیا۔

راجہ پورمت ولد راجہ سودھرپال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانسو چوبیس برس پہلے مقام اندرپت سولہ برس راج کیا۔

راجہ سمی چند ولد راجہ پورمت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچسو تین برس پہلے مقام اندرپت سولہ برس راج کیا۔

راجہ امرجودھ ولد راجہ سمی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو ستانوے برس پہلے مقام اندرپت تیرہ برس راج کیا۔

راجہ امی پال ولد راجہ امرجودھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو چھیانوے برس پہلے مقام اندرپت بارہ برس راج کیا۔

راجہ سرون بی ولد راجہ امی پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو بانوے برس پہلے مقام اندرپت بائیس برس راج کیا۔

راجہ پدارتھ ولد راجہ سروسی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو چالیس برس پہلے مقام اندرپت بارہ برس راج کیا۔

راجہ بدھ مل ولد راجہ پدارتھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو اٹھائیس برس پہلے مقام اندرپت پندرہ برس راج کیا۔

خاندان سوم راجگان

راجہ بیر ماہ۔ انکے باپ کا نام معلوم نہین گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو تیرہ برس پہلے انکے خاندان مین راجہ دہشٹ تک سولہ راجہ ہوے۔

راجہ جگات سنگھ ولد راجہ بیر ماہ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چھیانوے برس پہلے مقام اندرپت چودہ برس راج کیا۔

راجہ شترگن ولد راجہ سباب سنگھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ

علیہ السلام سے تین سو بیاسی برس پہلے مقام اندرپت گیارہ برس راج کیا۔

راجہ مہی پت ولد راجہ ستر کن گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو اکہتر برس پہلے مقام اندرپت بارہ برس راج کیا۔

راجہ مہابل ولد راجہ مہی پت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو انسٹھ برس پہلے مقام اندرپت انیس برس راج کیا۔

راجہ سروپ دت ولد راجہ مہابل گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چالیس برس پہلے مقام اندرپت چودہ برس راج کیا

راجہ مہرسین ولد راجہ سروپ دت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چھبیس برس پہلے مقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ سکھدان ولد راجہ مہرسین گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلے مقام دہلی آٹھ برس راج کیا

راجہ جیت مل ولد راجہ سکھدان گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چھتیس برس پہلے مقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ کلنک ولد راجہ جیت مل گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو بانوے برس پہلے مقام دہلی انیس برس راج کیا

راجہ کلکی ولد راجہ کلنک گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اکہتر برس پہلے مقام دہلی چھ برس راج کیا۔

راجہ شرمردن ولد راجہ کلمنی گدی نشینی حضرت عیسے علیہ السلام سے چون ۵۴ برس پہلے مقام دہلی چھ ۶ برس راج کیا۔

راجہ جیون جاٹ ولد راجہ شرمردن گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے دوسو اڑتالیس ۲۴۸ برس پہلے مقام دہلی تیرہ ۱۳ برس راج کیا۔

راجہ مری چک ولد راجہ جیون جاٹ گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو پینتیس ۳۳۵ برس پہلے مقام دہلی آٹھ برس راج کیا۔

راجہ بیرسین ولد راجہ مری چک گدی نشینی حضرت عیسے علیہ السلام سے دوسو ستائیس ۲۲۷ برس پہلے مقام دہلی سترہ ۱۷ برس راج کیا۔

راجہ ادھشٹ ولد راجہ بیرسین گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے دوسو دس ۲۱۰ برس پہلے مقام دہلی تیرہ ۱۳ برس راج کیا۔

خاندان چہارم راجگان

راجہ دھرنے عرف راجہ دندھر دھر۔ انکے باپ کا نام معلوم نہین یہ راجہ ادھشت کو مار کر گدی پہ بیٹھے راجہ بکرماجیت تک انکے نسل مین گیارہ راجہ ہوے گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو ستانوے ۱۹۷ برس پہلے مقام دہلی اکتیس ۳۱ برس راج کیا۔

راجہ سین دھوج ولد راجہ دندھر گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو اٹھتر ۱۷۸ برس پہلے مقام دہلی پچیس ۲۵ برس راج کیا۔

راجہ مہی کٹک ولد راجہ سین دھوج گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے

ایک سو تریپن ۱۵۳ برس پہلے مقام دہلی انیس ۱۹ برس راج کیا۔

راجہ مہاجودھ ولد راجہ مہی کتک گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ایک چونتیس ۳۴ برس پہلے مقام دہلی تیرہ ۱۳ برس راج کیا۔

راجہ بیرماد ثانی ولد راجہ مہاجودھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اکیسو ۲۱ بارہ ۱۲ برس پہلے مقام دہلی تیرہ ۱۳ برس راج کیا۔

راجہ جیون راج ولد راجہ بیرناتھ گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ننانوے ۹۹ برس پہلے مقام دہلی اکیس ۲۱ برس راج کیا۔

راجہ اودے پال ولد راجہ جیون گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اٹھتر ۷۸ برس پہلے مقام دہلی سترہ ۱۷ برس راج کیا۔

راجہ آنند پال ولد راجہ اودے سین گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اکسٹھ ۶۱ برس پہلے مقام دہلی پچیس ۲۵ برس راج کیا۔

راجہ راج پال ولد راجہ انند پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھتیس ۳۶ برس پہلے مقام دہلی بارہ ۱۲ برس راج کیا۔

راجہ بھگونت کوہی باپ کا نام معلوم نہیں گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے چوبیس ۲۴ برس پہلے مقام دہلی چودہ ۱۴ برس راج کیا۔

راجہ بکرماجیت۔ ولد راجہ گندھرپ سین گدی نشینی کے سمت چار ہزار دو سو گیارہ ۴۲۱۱ یہ راجہ بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پہلے ہوے مقام ریاست اجین تریانوے ۹۳ برس راج کیا۔

خاندان پنجبہ راجگان

راجہ جوگی سمندر پال - انکے باپ کا نام معلوم نہین راجہ بکرماجیت کو قتل کرکے آپ گدی پہ بیٹھے انکے خاندان مین راجہ بکرم پال تک تیرہ راجہ ہوے گدی نشینی کے سمت ایک سو پچیس مطابق سنہ ۱۰۰ عیسوی مقام دہلی چوبیس برس راج کیا۔

راجہ چندر پال ولد راجہ سمندر پال گدی نشینی کے سمت ایک سو انسٹھ مطابق سنہ ۱۰۲ عیسوی مقام دہلی ستائیس برس راج کیا۔

راجہ نیپال ولد راجہ چندر پال گدی نشینی کے سمت ایکسو چھیاسی مطابق سنہ ۱۲۹ عیسوی مقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ نرویسی پال ولد راجہ نیپال گدی نشینی کے سمت دوسو سات مطابق سنہ ۱۵۰ عیسوی مقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ نرسنگھ پال ولد راجہ ویسی پال گدی نشینی کے سمت دوسو اکیس مطابق سنہ ۱۶۴ عیسوی مقام دہلی انیس برس راج کیا۔

راجہ گوبند پال ولد راجہ سنگھپال گدی نشینی کے سمت دوسو چالیس مطابق سنہ ۱۸۳ ع مقام دہلی اٹھارہ برس راج کیا۔

راجہ مکھپال ولد راجہ گوبند پال گدی نشینی کے سمت دوسو اٹھاون مطابق سنہ ۲۰۱ ع مقام دہلی بائیس برس راج کیا۔

راجہ امرت یال ولد راجہ مکھپال گدی نشینی کے سمت دوسو اسی مطابق سنہ ۲۳۰ ع مقام دہلی تیرہ برس راج کیا۔

راجہ مہی پال ثانی ولد راجہ امرت پال گدّی نشینی کے سمت تین سو ترانوے ۳۹۳ مطابق سنہ ۲۳۶ع مقام دہلی پندرہ ۱۵ برس راج کیا۔

راجہ ہر پال ولد راجہ مہی پال گدّی نشینی کے سمت تین سو آٹھ ۳۰۸ مطابق سنہ ۲۵۱ع مقام دہلی چودہ ۱۴ برس راج کیا۔

راجہ مدن پال ولد راجہ ہر پال گدّی نشینی کے سمت تین سو چوبیس ۳۲۴ مطابق سنہ ۲۶۵ع مقام دہلی اٹھارہ ۱۸ برس راج کیا

راجہ کرم پال ولد راجہ مدن پال گدّی نشینی کے سمت تین سو چالیس ۳۴۰ مطابق سنہ ۲۸۱ع مقام دہلی پندرہ ۱۵ برس راج کیا

راجہ بکرم پال ولد راجہ کرم پال گدّی نشینی کے سمت تین سو پچپن ۳۵۵ مطابق سنہ ۲۹۸ع مقام دہلی بارہ ۱۲ برس راج کیا۔

خاندان ششم راجگان

راجہ تلوک چند۔ انکے باپ کا نام معلوم نہیں انسے اور راجہ بکرم پال سے جنگ عظیم ہوئی بعد فتح کے راجہ بکرم پال کو قتل کیا اور انکے خاندان کے دس صاحب صاحب حکومت ہوے رانی بیم دیبی تک گدّی نشینی کے سمت تین سو ۳۰۰ ستانوے ۹۷ مطابق تین سو دس ۳۱۰ع مقام دہلی دو ۲ برس راج کیا۔

راجہ کرم چند ولد راجہ تلوک چند گدّی نشینی کے سمت دو سو انھتر ۲۶۹ مطابق سنہ ۳۱۱ع مقام دہلی تیرہ ۱۳ برس راج کیا۔

راجہ کان چند ولد راجہ بکرم چند گدّی نشینی کے سمت تین سو بیاسی ۳۸۲ مطابق سنہ ۳۵۵ع

مقام دہلی دس برس راج کیا۔

راجہ رام چند ولد راجہ کان چند گدی نشینی کے سمت تین سو تراسی ۳۸۳ مطابق سنہ ۳۲۶ع مقام دہلی چودہ ۱۴ برس راج کیا۔

راجہ ادھر چند ولد راجہ رام چند گدی نشینی کے سمت تین سو چورانوے ۳۹۴ مطابق سنہ ۳۳۷ع مقام دہلی ایک برس راج کیا۔

راجہ کلیان چند ولد راجہ ادھر چند گدی نشینی کے سمت چار سو نو ۴۰۹ مطابق سنہ ۳۵۲ع مقام دہلی پندرہ ۱۵ برس راج کیا۔

راجہ بھیم چند ولد راجہ کلیان چند گدی نشینی کے سمت چار سو پچیس ۴۲۵ مطابق سنہ ۳۶۸ع مقام دہلی بارہ ۱۲ برس راج کیا۔

راجہ گوبند چند ولد راجہ بھیم چند گدی نشینی کے سمت چار سو سینتیس ۴۳۷ مطابق سنہ ۳۸۰ع مقام دہلی ایک سال راج کیا۔

راجہ گوپال چند ولد راجہ ہرچند گدی نشینی کے سمت چار سو اڑتیس ۴۳۸ مطابق سنہ ۳۸۱ع مقام دہلی ایک برس راج کیا۔

رانی پریم دیتی بنت راجہ گوپال چند گدی نشینی کے سمت چار سو اکاون ۴۵۱ مطابق سنہ ۳۹۴ع مقام دہلی ایک برس راج کیا۔

خاندان ہفتم راجگان

راجہ پریم۔ انکے باپ کا نام معلوم نہین یہ صاحب پہلے فقیر تھے جب رانی پریم دیتی کا انتقال ہوا اور ریاست بے سر ہوئی سب کو تردد ہوا اگر چند مصاحبون نے سوچکر انکے پاس جاکر اور انکے مقام سے لاکر راجہ کیا انکے بنس سے چار راجہ ہوئے

گدّی نشینی کے سمت چار سو باون مطابق ۹۵۳ء مقام دہلی آٹھ برس راج کیا

راجہ گوبند پریم ولد راجہ پریم گدّی نشینی کے سمت چار سو ساٹھ مطابق ۱۰۰۳ء مقام دہلی بیس برس راج کیا۔

راجہ گوپال پریم ولد راجہ گوبند پال گدّی نشینی کے سمت چار سو اسی مطابق ۱۰۲۳ء مقام دہلی سولہ برس راج کیا۔

راجہ مہا پریم ولد راجہ گوبند پریم گدّی نشینی کے سمت چار سو چھیانوے مطابق ۱۰۳۹ء مقام دہلی چھ برس راج کیا۔

خاندان ہشتم راجگان

راجہ دیبی سین۔ اِنکے باپ کا نام معلوم نہین سمت پانچسو تین مطابق ۴۶ء مین راجہ مہا پریم نے راج ریاست کو چھوڑکر صحرا نوردی بطور آبائی اختیار کی فرمودۂ جناب مجتبیٰ صادق صادق ست کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ اُسوقت راجہ دیبی سین جو کہ ملک بنگالہ کے راجہ تھے اِس خبر کے سننے کے بعد اپنی فوج ہمراہ لیکر دہلی مین داخل ہوے اور گدّی نشین ہوتے اِنکے خاندان کے بارہ راجہ ہوتے اٹھارہ برس مقام دہلی راج کیا۔

راجہ بلاول سین ولد راجہ دیبی سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو اکیس مطابق ۶۴ء مقام دہلی بارہ برس راج کیا

راجہ کنور سین ولد راجہ بلاول سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو تینتیس مطابق ۷۶ء مقام دہلی پندرہ برس راج کیا۔

راجہ مادھو سین ولد راجہ کیشو یعنی کنور سین مذکور گدّی نشینی کے سمت پانچسو

اڑتالیس مطابق سنہ ۴۹۱ء مقام دہلی پندرہ برس راج کیا۔

راجہ سورسین ولد راجہ مادھوسین گدّی نشینی کے سمت پانچسو ترسٹھ مطابق سنہ ۵۱۶ء مقام دہلی چھ برس راج کیا۔

راجہ بھیم سین ولد راجہ سورسین گدّی نشینی کے سمت پانچسو انہتر مطابق سنہ ۵۱۲ء مقام دہلی پانچ برس راج کیا۔

راجہ کانک سین عرف کان سین ولد راجہ بھیم سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو چوہتر مطابق سنہ ۵۱۷ء مقام دہلی پانچ برس راج کیا۔

راجہ ہرسین

راجہ لکھمن سین عرف ہری سین ولد راجہ کان سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو اناسی مطابق سنہ ۵۲۲ء مقام دہلی نو برس راج کیا۔

راجہ لکھمی سین عرف کہن سین ولد راجہ ہرسین گدّی نشینی کے سمت پانچسو اٹھاسی مطابق سنہ ۵۳۱ء مقام دہلی دو برس راج کیا۔

راجہ نرائن سین ولد راجہ لکھمی سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو ننوے مطابق سنہ ۵۳۳ء مقام دہلی دو برس راج کیا۔

راجہ لکھمی سین ثانی ولد راجہ نرائن سین گدّی نشینی کے سمت و سنہ عیسوی معلوم نہین مقام دہلی سولہ برس راج کیا۔

راجہ دمودر سین ولد راجہ نرائن سین گدّی نشینی کے سمت چھ سو سترہ مطابق سنہ ۵۶۰ء مقام دہلی گیا رہ برس راج کیا۔

خاندان نہم راجگان

راجہ دیپ سنگھ کوہی۔ انکے باپ کا نام معلوم نہیں جب راجہ دامودر سین نے اپنے ملک میں سخت نظام دراز کیا خلق اللہ کو بہت تکلیف ہونے لگی اور ارکین سلطنت بھی ناخوش ہوئے آخر یہ تجویز ٹھہرائی کہ دیپ سنگھ کو لانا چاہیے اور کچھ لوگ دیپ سنگھ کوہی کے پاس گئے اور اپنا حال بیان کر کے انکو اپنے ہمراہ لائے اسوقت راجہ دامودر سین کو فی النار کر کے انکو نذر رین گذرانین انکے نسب مین تیتیس ۳۳ راجہ ہوے راجہ ناک دیوی تک گدی نشینی کے سمت ۶۲۰ مطابق ۵۷۱ء بمقام دہلی سترہ برس راج کیا۔

راجہ ران سنگھ ولد راجہ دیپ سنگھ گدی نشینی کے سمت ۶۳۷ مطابق ۵۸۸ء بمقام دہلی چودہ برس راج کیا

راجہ راج سنگھ ولد راجہ ران سنگھ گدی نشینی کے سمت ۶۵۱ مطابق ۶۰۲ء بمقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ شیر سنگھ المعروف ہر سنگھ یا بیر سنگھ ولد راجہ راج سنگھ گدی نشینی کے سمت ۶۶۵ مطابق سنہ ۶۱۱ء بمقام دہلی پینتالیس ۴۵ برس راج کیا۔

راجہ ہر سنگھ عرف نر سنگھ ولد راجہ شیر سنگھ گدی نشینی کے سمت ۷۱۳ مطابق سنہ ۶۵۶ء بمقام دہلی تیرہ برس راج کیا

راجہ جیون سنگھ ولد راجہ ہر سنگھ گدی نشینی کے سمت ۷۲۶ مطابق سنہ ۶۶۹ء اور سنہ ۵۰ بمقام دہلی سات برس راج کیا۔

راجہ آنیکھپال تونور ولد راجہ اوگرسین گدی نشینی کے سمت ۷۳۳ مطابق سنہ ۶۷۶ء و سنہ ستاون ۵۷ ہجری مقدسہ بمقام دہلی اٹھارہ ۱۸ برس راج کیا۔

راجہ باسدیو ولد راجہ آنیکھپال گدی نشینی کے سمت ۷۵۱ مطابق سنہ ۶۹۴ء و سنہ ۷۵ ہجری مقدسہ بمقام دہلی سات برس راج کیا۔

راجہ گنگ پال ولد راجہ باسدیو گدی نشینی کے سمت ۷۷۱ مطابق سنہ ۷۱۳ء و سنہ ۹۵ ہجری مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ پرتھی پال ولد راجہ گنگ پال گدی نشینی کے سمت ۹۲ مطابق سنہ ۳۵ ع وسنہ ۱۱ ھ مقدسہ بمقام دہلی انیس برس راج کیا۔

راجہ جی دیو ولد راجہ پرتھی پال گدی نشینی کے سمت ۱۱ مطابق سنہ ۱۴ ع وسنہ ۱۷۳ ھ مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ ہرپال ولد راجہ جی دیو گدی نشینی کے سمت ۳۵ مطابق سنہ ۷۵ ع وسنہ ۱۵۹ ھ مقدسہ بمقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ اودے راج ولد راجہ ہرپال گدی نشینی کے سمت ۴۶ مطابق سنہ ۸۹ ع وسنہ ۱۷۳ ھ مقدسہ بمقام دہلی چھتیس برس راج کیا۔

راجہ بچھراج ولد راجہ اودے راج گدی نشینی کے سمت ۸۲ مطابق سنہ ۱۶ ع وسنہ ۲۰۱ ھ مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ آنکھپال ولد راجہ بچھراج گدی نشینی کے سمت ۹۴ مطابق سنہ ۳۷ ع وسنہ ۲۲۳ ھ مقدسہ بمقام دہلی بائیس برس راج کیا۔

راجہ رکھپال ولد راجہ آنکھپال گدی نشینی کے سمت ۹۱۶ مطابق سنہ ۲۵۹ ع وسنہ ۲۴۵ ھ مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ آنکھپال ولد راجہ رکھپال گدی نشینی کے سمت ۹۳۸ مطابق سنہ ۲۶۸ ھ مقدسہ بمقام دہلی دو برس راج کیا۔

راجہ گوپال ولد راجہ نیکپال گدی نشینی کے سمت ۹۴۰ مطابق سنہ ۸۳ ع وسنہ ۲۷۰ ھ بمقام دہلی اٹھارہ برس راج کیا۔

راجہ سلکھن ولد راجہ گوپال گدی نشینی کے سمت ۹۵۸ مطابق سنہ ۹۰۱ ع وسنہ ۲۸۹ ھ

مقدسہ بمقام دہلی پچیس برس راج کیا۔

راجہ جی پال ولد راجہ سلکھن گدی نشینی کے سمت ۹۸۳ مطابق سنہ ۹۲۶ع و سنہ ۳۱۴ھ مقدسہ بمقام دہلی سولھ برس راج کیا۔

راجہ کنور پال ولد راجہ جی پال گدی نشینی کے سمت ۱۰۰۰ مطابق سنہ ۹۴۳ع و سنہ ۳۳۲ھ مقدسہ بمقام دہلی اونچاس برس راج کیا۔

راجہ انیکھپال ثانی ولد راجہ کنور پال گدی نشینی کے سمت ۱۰۲۹ مطابق سنہ ۹۷۲ع و سنہ ۳۶۴ھ مقدسہ بمقام دہلی اونتیس برس راج کیا۔

راجہ بجے پال ثانی ولد راجہ انیکھپال گدی نشینی کے سمت ۱۰۵۹ مطابق سنہ ۱۰۰۲ع و سنہ ۳۹۳ھ مقدسہ بمقام دہلی چوبیس برس راج کیا۔

راجہ مہپال ثانی ولد راجہ بجے پال گدی نشینی کے سمت ۱۰۸۳ مطابق سنہ ۱۰۲۶ع و سنہ ۴۱۷ھ مقدسہ بمقام دہلی پچیس برس راج کیا۔

راجہ اگر پال ولد راجہ مہپال گدی نشینی کے سمت ۱۱۰۸ مطابق سنہ ۱۰۵۱ع و سنہ ۴۴۳ھ مقدسہ بمقام دہلی اکتیس برس راج کیا۔

راجہ پرتھی راج ولد راجہ اگر پال گدی نشینی کے سمت ۱۱۳۹ مطابق سنہ ۱۰۸۲ع و سنہ ۴۷۵ھ مقدسہ بمقام دہلی بائیس برس راج کیا۔

راجہ بلدیو چوہان ولد راجہ بلدیوی گدی نشینی کے سمت ۱۱۵۲ مطابق سنہ ۱۰۹۵ھ مقدسہ بمقام دہلی چھ برس راج کیا۔

راجہ امر گنگو ولد راجہ بلدیوی گدی نشینی کے سمت ۱۱۵۸ مطابق سنہ ۱۱۰۱ع و سنہ ۴۹۹ھ مقدسہ بمقام دہلی پانچ برس راج کیا۔

راجہ کھر پال ولد راجہ امر گنگو گدی نشینی کے سمت ۱۱۶۳ مطابق سنہ ۱۱۶ ع و سنہ ۵۰۰ ہجری مقدسہ بمقام دہلی بیس ۲۰ برس راج کیا۔

راجہ سمیر ولد راجہ کھر پال گدی نشینی کے سمت ۱۱۹۳ مطابق سنہ ۱۱۲۶ ع و سنہ ۵۲۰ ھ مقدسہ بمقام دہلی سات برس راج کیا۔

راجہ جاہر اولد راجہ سمیر گدی نشینی کے سمت ۱۱۹۰ مطابق سنہ ۱۱۰۶ ع و سنہ ۵۲۸ ھ مقدسہ بمقام دہلی چار برس راج کیا۔

راجہ ناکدیو ولد راجہ جاہر اگدی نشینی کے سمت ۱۱۹۵ مطابق سنہ ۱۱۳۸ ع و سنہ ۵۳۳ ھ مقدسہ بمقام دہلی تین ۳ برس راج کیا۔

راجہ پرتھی راج المعروف راجہ رائے تھورا ولد راجہ ناکدیو گدی نشینی کے سمت ۱۱۹۸ مطابق سنہ ۱۱۴۱ ع و سنہ ۵۳۶ ھ مقدسہ مقام اجمیر شریف اُنتالیس ۳۹ برس راج کیا۔

اس فہرست میں اُن حضرات کا ذکر ہے جو بعد انقضاے زمانہ راجاؤں کے گروہ اسلام سے دہلی کی سلطنت پر رونق افروز ہوے

سلطان شہاب غوری عرف معز الدین ابن بہاء الدین سام قوم غوری دار السلطنت غزنین راے تھورا کو مار کر دہلی کے بادشاہ ہوے پینتیس ۳۵ برس سلطنت کی۔

سلطان قطب الدین قوم نامعلوم ابن غلام شہاب الدین ترک دار السلطنت دہلی قلعہ راے تھورا یہ عیاش مزاج اور آرام طلب تھے چار برس چند مہینے سلطنت کی

سلطان آرام شاہ قوم ترک ابن قطب الدین ترک دار السلطنت لاہور باعث غفلت کے ارکینون نے انکو تخت سے اوتار دیا چند مہینے سلطنت کی۔

سلطان شمس الدین التمش قوم نامعلوم ابن غلام داماد قطب الدین ایبک ترک دار السلطنت قصر سفید قلعہ رائے تھیورا انکے بہت راجہ باج گزار تھے مثل گوالیار و مالدہ و اوجین وغیرہ چھتیس برس سلطنت کی۔

رکن الدین فیروز شاہ قوم ترک ابن شمس الدین التمش ترک دار السلطنت دہلی انکو سوائے شراب خواری کے دوسرا کام نہ تھا کل کام سلطنت کا انکی بی بی اور والدہ صاحبہ ملکر کرتی تھین ایک برس چند مہینے سلطنت کی۔

رضیہ سلطان بیگم بنت شمس الدین التمش ترک دار السلطنت دہلی یہ بیگم صاحبہ جب تخت نشین ہوئین ساتھ بیدار مغزی کے حکومت کی اور رعایا پروری کا بہت خیال رکھتی تھین لباس مردانہ پہن کر دربار کرتی تھین تین برس سلطنت کی۔

سلطان معز الدین بہرام شاہ قوم ترک ابن شمس الدین التمش ترک دار السلطنت دہلی انکے زمانے مین اکثر فساد رہا کیا یہانتک کہ نظام الملک کے ہاتھ سے مارے گئے دو برس سلطنت کی۔

سلطان علاء الدین مسعود شاہ قوم ترک ابن فیروز شاہ ترک دار السلطنت دہلی وزیرون نے انکو چار برس ڈیڑھ مہینے کے بعد تخت سے برخاست کیا۔

سلطان ناصر الدین محمود شاہ قوم ترک ابن شمس الدین ترک دار السلطنت دہلی انھون نے ساتھ دانائی کے اُنیس برس دو مہینے سولہ روز اچھے طور سے

سلطنت کی۔

الغ خان عرف غیاث الدین بلبن قوم نامعلوم ابن غلام سلطان شمس الدین التمش ترک دار السلطنت دہلی یہ شخص بڑے متقی اور پرہیزگار تھے حضرت امیر خسرو اور حضرت امیر حسن اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اجمعین انھین کے وقت مین تھے جسکو عرصہ چھ سو ساٹھ برس ہجری کا ہوا پینتیس برس نو مہینے سلطنت کی۔

شاہزادہ کیخسرو قوم نامعلوم ابن ناصر الدین لبغرا خان بالغین العجمہ بن غیاث الدین بلبن دار السلطنت قصر کیلوکھڑی واقع دہلی یہ صاحب بھی بڑھکر عیاش تھے تین برس تین مہینے سلطنت کی۔

جلال الدین فیروز شاہ خلجی قوم ترک ابن قایم خان لبغرش ترک دار السلطنت دہلی یہ بادشاہ کیلوکھڑی مین رہتے تھے اور ایک شہر اور قلعہ سنگین بھی انھون نے بنوایا حضرت امیر خسرو صاحب انکے پاس ہر روز تشریف لیجاتے اور پارۂ قرآن مجید کی تلاوت کرآتے ہر روز انعام پاکر مساکینون کو تقسیم کرتے تھے چھ برس نو مہینے سلطنت کی۔

رکن الدین ابراہیم شاہ خلجی ابن جلال الدین فیروز شاہ خلجی دار السلطنت دہلی الف خان اور ظفر خان دونون سردارون نے انکو گرفتار کرکے انکی آنکھین نکالین چار ماہ سلطنت کی۔

سلطان علاء الدین خلجی ابن مسعود شاہ خلجی دار السلطنت دہلی قلعہ سیری حضرت شیخ نظام الدین اولیا اور حضرت شیخ قطب الدین اور حضرت شیخ صدر الدین اور حضرت شیخ رکن الدین ملتانی اولیا اللہ انھین کے عہد باسعادت مین تھے

بسبب بدانتظامی کے حضرت امیر خسرو دہلوی بہزار خرابی تنخواہ پاتے تھے کہتے ہین کہ ان بادشاہ کو حاسدون نے زہر دیکر مارڈالا تین برس سلطنت کی۔

سلطان شہاب الدین قوم خلجی ابن سلطان علاء الدین خلجی دارالسلطنت دہلی انکو وزیرون نے قلعہ گوالیار مین قید کیا بعدہٗ سر بید کیا اور انکی اولاد کو بھی زیر تیغ کیا تین مہینے چند روز سلطنت کی۔

سلطان قطب الدین مبارک شاہ قوم خلجی ابن سلطان علاء الدین خلجی دارالسلطنت دہلی خرد خان نے انکو پکڑا اور جائز خان نے پشت پر سے خنجر مارکر کام تمام کیا دو برس چار مہینے سلطنت کی۔

حسن خان المقلب بسلطان ناصر الدین خرد خان قوم نامعلوم یہ معشوق قطب الدین مبارک شاہ کے تھے دارالسلطنت دہلی خرد خان بدذات نے بادشاہی حرمات کو اپنے بھائیون کو نام بنام تقسیم کر دیا اور خاص محل مبارک شاہ کو اپنے نکاح مین لایا کہتے ہین کہ یہ شخص صاحب جمال تھا اسکا یہ حال دیکھکر غازی الملک اپنے بھائی کے پاس بھاگ گئے اور بہرام حاکم ملتان سے مدد لیکر دہلی مین آئے اور اُس حرام زادہ خرد خان کا قلع قمع کیا اس بدمعاش نے کُل چار مہینے سلطنت کی۔

غازی الملک سلطان غیاث الدین تغلق شاہ قوم ترک دارالسلطنت قلعہ تغلق آباد واقع دہلی رونق سلطنت انکے عہد مین بخوبی رہی ایک روز شاہزادہ الغ خان عرف فخر الدین نے بخوشی اعتقادی ایک مکان طیار کرا کے بادشاہ کی دعوت کی جب کھانے سے فارغ ہوکر ہاتھ دھونے بیٹھے مشیت ایزدی سے

چھت اُس مکان کی گر پڑی بادشاہ اور چند حواشیان بادشاہی دبکر مر گئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت نظام الدین اولیا اور حضرت امیر خسرو نے
اِن بادشاہ کے زمانہ مین تہخانہ عدم مین سکونت اختیار کی اور ان بادشاہ کا ماہ
ربیع الاول ۷۲۵ھ مین انتقال ہوا چار برس دو مہینے سلطنت کی۔
الغ خان محمد عادل تغلق شاہ ابن غیاث الدین تغلق شاہ قوم ترک دار السلطنت
معلوم نہین سخاوت انکی مشہور ہی بہرام خان کو ایک روز سو ہاتھی اور ہزار
گھوڑے اور ایک کرور زر سرخ عنایت کیے اور ایک روز ملک سنجر حبشی کو
اسی لاکھ روپیہ انعام دیے اور ایک روز ملک الملوک کو ستر لاکھ زر سفید بخشا اور
ایک روز صدر الدین کو چالیس لاکھ روپیے مرحمت کیے ہیچ ہی مرزبون کا آسمان کے
تلے نام رہگیا۔ چھبیس برس سلطنت کی افسوس کہ بے چراغ اولاد چراغ انکا گل ہوا
فیروز شاہ تغلق قوم ترک یہ بادشاہ بہت صاحب دل اور عالی ہمت تھے
بعد تخت نشینی کے بہت شہر اور مکان بنوائے۔ تیس شہر۔ چالیس مسجدین مع مدرسہ
بیس خانقاہ دو سو سرائین۔ ایک ہزار نہرین۔ ایک کوشک۔ ایک سو چون حمام
پچاس دار الشفائین۔ اور باغات متعدد بنوائے اور جو کہ دہلی دروازہ کے
متصل کوٹلہ اور پہاڑ پر جو کرنڈ کی لاٹ ہی انھین کی بنوائی ہوئی ہی جلال الدین
جامی رحمۃ اللہ علیہ نے انکی مدح مین ایک قصیدہ لکھا اور جسوقت انکے روبرو
پڑھا چند شعر سنکر کے ہزار روپیہ مرحمت فرماکر فرمایا کہ اب خاموش ہو کہ اسکے
صلہ کی عہدہ برآئی ہمسے پوری نہین ہو سکتی ہی جزاہُ اللہُ لکھا ہی کہ یہ
فی الجملہ ظالم بھی تھے تھوڑی تقصیر پر بہت سزا دیتے تھے اور یہ بھی مشہور ہی

لاکھون آدمی اِنکے ہاتھ سے ہلاک ہوے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ الاباث
سخاوت وقدردانی کے چندان لوگ شاکی نہ تھے اور تیس برس سلطنت کی۔
شاہزادہ فتح خان ناصرالدین محمد شاہ قوم ترک ابن فیروز شاہ ترک انکے
وقت مین بہت جھگڑا ہوا کیا خلاصہ تحریر مین بھی چند صفحے کی ضرورت تھی لہذا
اختصار پر نظر کی۔
سلطان غیاث الدین تغلق شاہ ثانی قوم ترک ابن شاہزادہ فتح خان ترک
دارالسلطنت فیروزآباد واقع دہلی باعث زناکاری کے کل حاشیہ نشینان
سلطنت ناخوش تھے اسی وجہ سے اُنکو تخت سے اُتار کر شاہزادہ محمد ابوبکر کو
تخت پر بٹھایا اور اُنکو قید کیا بعدہٗ قتل کیا پانچ مہینے کی سلطنت مین
اُنھون نے یہ گل کھلایا۔
سلطان ابوبکر شاہ قوم ترک ابن ظفرخان بن فیروز شاہ ترک دارالسلطنت
فیروزآباد جن لوگون سے اُنکو کھٹکا تھا اول سال جلوس مین اُن سب کو
زیر تیغ بیدریغ کیا ڈیڑھ برس سلطنت کی۔
شاہزادہ خان جہان قوم ترک ابن فیروز شاہ دارالسلطنت فیروزآباد واقع
دہلی جب اقبال خان نے گجرات سے آکر اپنے والد کے مال اور اسباب اور کل ریاست
پر قبضہ کیا بعدہٗ دہلی کی طرف مراجعت کی اُنکی بدنیتی کی بدولت ہندوستان مین
خرابی شروع ہوئی اور رعایا بھی برباد ہونے لگی اُدھر شاہزادہ مرزا پیر محمدؒ
حضرت امیر تیمور صاحبقران کے پوتے سند سے اُترے اور اُوچ اور ملتان
اور حصار کو اپنے قبضے مین لاتے بعد تھوڑے عرصے کے حضرت محتشم الیہ یعنی صاحبقران نے

کابل سے قدم بڑھاکر ہندوستان مین رونق بخشی اور ممدوح الیہ نے سن آٹھ سو ایک ہجری مین مقام ٹھٹہ پر حملہ کیا اور ملتان مین ٹھہر کر جو کہ قیدی شاہزادہ پیر محمد کے تھے اُنکو قتل کیا جب یہ خبر دہلی مین پہونچی تو اقبال خان نے خوفناک ہوکر سپاہ جمع کرنی شروع کی المختصر اُسوقت حضرت ظل سبحانی کے ہمرکاب اسقدر فوج تھی کہ چھ کوس کے طول مین پڑتی تھی وہان سے پھر قصد دہلی کا کیا راستے مین بہت سرکشون کو مارا اور بہتون کو پابہ زنجیر کیا جسوقت دہلی مین نزول اجلال ہوا تھا اُسوقت بحاش ۵۰۰۰۰ ہزار فوج ہمراہ تھی مختصر بیان ہی کہ اقبال خان کی ہمت مین کچھ تسک سہن ہی کہ اسقدر فوج کثیر سے مقابلہ کیا الا ناسازگی اقبال سے شکست کھاکر فراری ہوے بعدہ حضرت تیمور نے دہلی مین دخل کیا اور رعایا پراگندہ کو تسلی دیکر امیدوار مجسس عنایات کا کیا پھر تھوڑے آدمی واسطے لینے خراج کے مقرر فرماتے الا ہندوستانیون نے درباب خراج کے انکار کیا اور آمادۂ فساد ہوے اور چند مغلون کو مار ڈالا جب یہ خبر حضرت علیین مکانی کو ہوئی اُسوقت پُرغضب ہوکر حکم قتل عام کا دیا شمشیر بیدریغ نے خوب کام غازی کیا فی الجملہ جناب کیوان بارگاہ قتل عام کرتے ہوے اور جیون ذخیرہ فتح کرتے ہوے اپنے دارالسلطنت سمرقند مین جلوہ افروز ہوے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

نصرت شاہ قوم لودی ابن برومند خان گیارہ مہینے سلطنت کی۔

اقبال خان قوم لودی۔ ابن ظفر خان تیئس برس دو ماہ تھوڑے روز سلطنت کی۔

دولت خان عرف اختیار خان قوم لودی ابن محمود خان تیس برس سلطنت کی۔

سلطان محمود خان قوم لودی اِنکے باپ کا نام معلوم نہین سات برس پانچ مہینے سات روز سلطنت کی۔

دولت خان قوم لودی ابن محمود خان ایک برس تین مہینے سلطنت کی

خضر خان عرف ملک سلمان قوم سید ولد نامعلوم سات برس دو مہینے دو دن سلطنت کی۔

معزالدین ابوالفتح مبارک شاہ قوم سید ابن خضر خان تیرہ برس تین مہینے تیرہ روز سلطنت کی۔

محمد شاہ قوم سید ابن فرید خان بارہ برس دو مہینے سترہ روز سلطنت کی۔

سلطان علاء الدین قوم سید ابن محمد شاہ سات برس دو مہینے تین روز سلطنت کی۔

سلطان بہلول قوم لودی ابن کالا بہادر چونسٹھ برس دو مہینے چودہ روز سلطنت کی۔

نظام خان عرف علاءالدین سکندر شاہ قوم لودی ابن سلطان بہلول اکیس برس تین مہینے ایک روز سلطنت کی۔

سلطان ابراہیم قوم لودی ابن سکندر شاہ چھتیس برس سات مہینے پندرہ روز سلطنت کی۔

تشریف لانا اُسی زمانہ مین ہندوستان مین حضرت بابر بادشاہ جد سلاطین اجداد راقم کا اور ایک لڑائی عظیم ہونا مقام پانی پت کے میدان مین شیر شاہ عرف فرید خان قوم افغان ابن حسن خان بن ابراہیم خان سُور اٹھارہ برس چار مہینے پندرہ روز نظم ونسق الکا جو کہ ہندوستان مین ہوا تھا سب جانتے ہین چودہ برس دہلی مین مستقل حکومت کی اور چار برس چار مہینے پندرہ روز انقلاب رہا۔

شیر شاہ عرف فرید خان قوم افغان



Shair Shah Afghan

سلیم شاہ عرف جلال خان قوم افغان ابن شیر شاہ آٹھ برس دو مہینے سلطنت کی حضرت سلطان ہمایون سے اکثر لڑائیان رہین اور انھین سے شکست کھاکر حضرت ہمایون ایران گئے اور وہان سے مدد لاکر پھر ہندوستان قبضہ کیا۔

سلیم شاہ عرف جلال خان قوم افغان



Salim Khan Afghan

اس نقشہ مین ذکر از حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام تا بنام جد بزرگوار حضرت تیمور ہی

۱ حضرت صفی اللہ علے نبینا و علیہ السلام	۲ حضرت شیث علیہ السلام	۳ حضرت قینان علیہ السلام	۴ حضرت مہلائیل علیہ السلام
۵ حضرت بیارد علیہ السلام	۶ حضرت اخنوخ علیہ السلام	۷ حضرت متوشلخ علیہ السلام	۸ حضرت لامک علیہ السلام
۹ حضرت نوح علیہ السلام	۱۰ حضرت یافث علیہ السلام	۱۱ حضرت ترک خان	۱۲ الجہ خان
۱۳ دیت ناقوی خان	۱۴ کنوک خان	۱۵ الچہ خان	۱۶ مغل خان
بسکون القاف	۱۷ قرا خان	۱۸ آغور خان	۱۹ کین خان
۲۰ آئے خان	۲۱ یلدوز خان	۲۲ منگلے خان	

سلطان چنگیز خان بہادر ولد بسوکے خان ۵۹۹ھ ہجری جلوس مدت سلطنت پچیس ۲۵ برس سال وفات چھ سو چوبیس ۶۲۴ یہ بادشاہ طالع میزان مین پیدا ہوئے تھے مشہور بات ہی کہ انھون نے اپنی حکومت مین ایک جہان زیر و زبر کیا اور خلقت کو تکلیفین بھی دین ایک دفعہ حاکم ارنائیس بارہ لاکھ فوج سے مقابل ہوا نہ ٹھہر سکا شکست کھائی لکھا ہی کہ ایک لاکھ آدمی قلمبند اس لڑائی مین انھون نے ہلاک کیے اسی سبب سے انکا لقب ہلاکو مشہور ہوا۔

سلطان اوکتائی خان بہادر ولد چنگیز خان ہلاکو ۶۲۶ھ جلوس مدت سلطنت چودہ ۱۴ برس سال وفات چھ سو پنچاس یہ بادشاہ بہت سخی تھے اور اپنے باپ کے بدرجا مطیع و فرمان بردار تھے۔

سلطان ہلاکو خان بہادر ثانی برادر مشکو خان ولد تولے خان سنہ ۶۵۸ھ مدت سلطنت آٹھ برس سال وفات چھ سو ترسٹھ اِن بادشاہ نے مملکت ایران وغیرہ کو اپنی حیات مین اپنے بیٹون پر تقسیم کیا اور اِس جہان فانی سے طرف ملک جاوید آنی کے منہ کیا نصیر الدین طوسی جنھون نے اخلاق ناصری تصنیف کی ہے وہ انھین کے عہد دولت مین تھے۔

سلطان آیاقان بہادر ولد ہلاکو خان یہ بادشاہ ملک تبریز مین تخت نشین ہوے بہت عادل تھے اور رعایا پرور بھی تھے سنہ ۶۸۰ھ مین رحلت کی۔

سلطان نکو دار خان بہادر ولد ہلاکو خان اِنکا اِنتقال دغا کے ساتھ ہوا یہ کل دو برس تخت نشین رہے۔

سلطان آغور خان بہادر ولد آیاقان بہادر ان بادشاہ نے سنہ ۶۸۰ھ مین اِنتقال فرمایا اور سات برس تخت نشینی کی۔

سلطان تویلا خان بہادر ولد تولے خان سنہ ۶۸۷ھ مین سفری ہوے دو برس تخت نشین رہے۔

سلطان کیخاتو خان بہادر ولد تولے خان یہ بادشاہ امرا بایدو خان کے ہاتھون قتل ہوے

سلطان بایدو خان بہادر عرف امیر طراغای بہادر ولد ہلاکو خان بہادر اور کیفیت معلوم نہین

سلطان غازان خان بہادر ولد ارغو خان اِن بادشاہ کا پہلے عقیدہ درست نہین تھا وقت تخت نشینی کے عقائد درست کر لیے آٹھ برس نو ۹ مہینے تخت نشین رہے۔

سلطان الیجایتو خان بہادر ولد ارغو خان اِنکا لقب سلطان خدابندہ تھا کہتے ہین

کہ بڑے داوگستر تھے بارہ برس تخت نشین رہے۔

سلطان ابوسعید بہادر ولد محمد سلطان انکا انتقال عین جوانی مین ہوا انکے عہد مین بد انتظامی کے سبب بہت کشت وخون ہوا کرتا تھا بعد انکے چند صاحبون نے اور بھی تھوڑے عرصہ تک حکمرانی کی۔

اب یہان سے سلسلہ وار سلطنتون کا بیان ہی حضرت سلطان امیر تیمور صاحب سے حضرت سلطان محمد بہادر شاہ ظفر تک۔

ذکر حضرت سلطان امیر تیمور صاحب قران گورگان مع مرقع



Sultan Amir Taimur Gorgan

اُنکا لقب بعد مردن علیین مکانی ہوا - اور جاے مدفن سمرقند - سکہ مین ایک طرف
کلمہ شریف دوسری طرف نام مبارک - شمار اولاد + محمد ابو المکارم جلال الدین
میران شاہ + سلطان قراخان - سلطان ابراہیم + سلطان خلیل + میرزا شاہرخ +
میرزا الغ بیگ + سلطان بالقو بہادر + میرزا شاہجہان + سلطان سغو غمش -
میرزا تنگر علے بہادر + میرزا خولے بہادر + معنی لفظ گورگان کے یہ کہ گورگان
ترکی زبان مین بمعنی عروس ہی اور یہ لفظ بولا جاتا ہی اوپر زوج بنت یعنی داماد کے
اور یہ لقب حضرت امیر طرا غا جد امجد سلطان امیر تیمور کا تھا کیونکہ اُنکی شادی
سلطان امیر حسین کی صاحبزادی سے ہوئی تھی ایسا ہی لکھا ہی عجائب المقدور فی
اخبار التیمور مین اور یہی مولانا معصوم بکھری نے بھی شرح مخلص کے حاشیہ
پر لکھا ہی اور ارباب تاریخ سے بھی تحقیق سُنا ہی اور میرے بھائی صاحب مرحوم
مغفور میرزا محمد کریم شجاع بہادر بھی اکثر فرماتے تھے کہ معنی گورگان کے ترکی
زبان مین یہ ہین کہ جس شخص کی امارت اور سلطنت بی بی کی طرف سے ہو اُسکو
گورگان کہتے ہین -

تزک تیموریہ مین حضرت تیمور مرقوم فرماتے ہین کہ جب مین کسی لڑائی پر تاخت کرتا تھا
تو میری مدد کو فوج غیبی آجاتی تھی وہ کام مجھسے ہوتے تھے جو کہ قوت بشر سے
باہر ہین اور مین نے اپنی زندگانی مین اپنی شجاعت کے موافق ڈھائی بہادری
کی ہی ایک بہادری تو یہ کہ ایک مرتبہ میرا کسی جنگل مین جانے کا اتفاق ہوا دوپہر کا
وقت تھا باعث غلبہ نیند کے گھوڑے کو درخت سے باندھکر غاشیہ بچھاکر سو رہا
جب نیند بخوبی آلی اُسوقت سینہ پر ایک بوجھ سا معلوم ہوا آنکھ کھل گئی دیکھا

کہ ایک مار سیاہ سینہ پر بیٹھا ہی اور پھن اُسکا میرے منھ کی طرف ہی سوچا کہ اس بلا کو کیونکر دفع کرون اگر ذرا بھی جنبش کی تو یہ موذی پھن مار لیگا فوراً آنکھین بند کرکین تجویز کامل سوچکر عمل کیا خدا پر یقین کرکے منھ کھولا اور زبان درمیان دہن کے ہلائی اُسنے موافق اپنی عادت کے پھن مارا جسوقت اُسکا پھن میرے منھ مین آیا مین نے منھ بند کرکے دانتون سے دبالیا اور پھر ہاتھ سے پھن کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اُسکی کمر پکڑی اور سر اُسکا زمین مین گھسکر جہنم واصل کیا۔ دوسری بہادری یہ کہ گیارہ مہینے دربار مین بیٹھکر بدن کو کھجلایا نہین اور اس عرصہ مین امراض بھی ہوے مگر ضبط کیا اور نصف بہادری یہ کہ ایک قلعہ کا محاصرہ کئے میرا لشکر پڑا تھا اور وہ قلعہ پہاڑ پر تھا تنہا ایک شب مین خدا پر نظر کرکے گھوڑے پر سوار ہوا اور چلا اُس شب بارش بھی تھی اور اندھیری بھی تھی جسوقت بجلی چمکتی تھی اُسوقت راستہ معلوم کرکے قدم گھوڑے کا آگے بڑھاتا تھا ورنہ چپکا کھڑا ہو رہتا تھا باوجود اس ظلمت کے راستہ بھی بہت تنگ تھا اور یہ بھی خیال تھا کہ کہین مع مرکب کے گر نہ پڑون اسی سبب سے جب بجلی چمکتی تھی تو اُسکی روشنی مین چلتا تھا عنایت الٰہی شامل حال تھی بفضل ایزدی دربانون کو مار کر فوج کو طلب کیا اندر قلعہ کے داخل ہوا۔

شب سہ شنبہ ستائیسوین تاریخ ماہ شعبان ۸۲۶ھ مین پیدا ہوا اور ملک بلخ مین روز چہارشنبہ بارھوین رمضان المبارک کو قبضہ شمشیر پکڑا اور روز جمعہ ماہ محرم ۸۵۱ھ دہلی مین قدم رنجہ فرمایا عمر شریف ستر سال گیارہ مہینے مدت سلطنت چھتیس برس ساکل وفات شب چہارشنبہ ساتوین شعبان ۸۷۴ھ جاے مدفن سمرقند۔

ذکر حضرت ابو المکارم جلال الدین محمد میران شاه بادشاه مع مرقع



Sultan Miran Shah Gorgan

انکی نیک نیتی مشہور ہی + شمار اولاد + سلطان محمد میرزا + سلطان جہان شاہ - سلطان غیاث الدین - میرزا جہانگیر بہادر + چودھوین ماہ ربیع الثانی سنہ ۷۶۰ھ کو شہر سمرقند مین تولد ہوے اور سترھوین ماہ شعبان سنہ ۷۷۰ھ مضافات ایران مین تخت پر جلوہ گر ہوئے دو برس چند مہینے سلطنت کی چوتھی ماہ ذیقعدہ سنہ ۸۰۷ھ مین ملک عدم کو سدھارے عمر انکی چالیس برس کی کچھ مہینے اوپر تھی یہ بادشاہ بہت عاقل تھے۔

ذکر حضرت ابو المظفر سلطان محمد میرزا بادشاه مع مرقع



Sultan Muhammad Mirza Gorgan

بہت خصلتین ان مین اچھی تھین - شمار اولاد - سلطان ابو سعید میرزا سلطان ابا بکر
میرزا محمد عمر - میرزا محمد قاسم - سلطان سنغر خمش بہادر - سلطان محمد خلیل - سہ دلقعدہ
۸۱۰ھ کو سمرقند مین تخت نشین ہوے پچیس برس سلطنت کی ۸۵۵ھ مین انتقال
ہوا پچپن برس کی عمر تھی تبریز مین دفن ہوے -

ذکر حضرت کمال الدین سلطان ابوسعید میرزا مع مرقع



Sultan Abou Sayid Mirza Gorgan

بجز اسکے انکا حال معلوم نہین ہوا۔ شمار اولاد۔ سلطان عمر شیخ۔ میرزا منوچہر
۸۳۰ھ ذی الحجہ کے مہینے مین سمرقند مین یا بخارا مین پیدا ہوے اور ۸۵۵ھ مین
ملک غزنین مین تخت نشین ہوکر انتظام سلطنت کیا اٹھارہ برس بخوبی حکمرانی کی
بامیسوین رجب کو وفات پائی سمرقند مین دفن ہوے تینتالیس برس زندہ رہے

ذکر حضرت سلطان ابوالنصر عمر شیخ بهادر مع مرقع



Sultan Umar Shaikh Gorgan

انکے مزاج مین شر بہت تھا لوگ بھی انسے برداشتہ خاطر تھے شمار اولاد سلطان
حضرت بابر شاہ خطۂ سمرقند مین سنہ ۸۶۰ھ مین پیدا ہوے اور سنہ ۸۹۳ھ مین شہر سمرقند مین
تخت سلطنت پر بیٹھے چھبیس ۲۶ برس حکمرانی فرماکر ۱۴ رمضان المبارک یوم دوشنبہ
سنہ ۹۳۷ھ مین قضا کی عمر انکی انتالیس ۳۹ برس کی تھی۔

ذکر حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ مع مرقع



Sultan Babur Gorgan

ہندوستان مین انکا آنا پانچوین ماہ رمضان المبارک سنہ ۹۳۲ھ مین تخت نشین ہوے
اول تخت نشینی انکی اندجان سمرقند اور وقت تخت نشینی عمر انکی بارہ برس کی تھی
اور جب ہندوستان مین تشریف لاتے تو عمر چوبیس برس کی تھی تینتالیس برس سلطنت کی
بعد انتقال کے لقب انکا فردوس آرامگاہ ہوا جاے مدفن باغ نور افشان
نواح کابل -

ذکر حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ مع مرقع



Sultan Humaun Gorgan

لقب انکا بعد مرون جنت آشیانی ہوا۔ جاے مدفن دہلی۔ سکہ مین ایک طرف نام
دوسری جانب کلمۂ شریف۔ شمار اولاد۔ سلطان اکبر۔ سلطان محمد حکیم۔ سلطان
دانیال۔ نواب نجیب النسا بیگم صاحبہ انکو علم نجوم سے بہت شوق تھا ۹۶۲ھ
مین انتقال ہوا مدت سلطنت پہلی مرتبہ دس برس دوسری مرتبہ دس مہینے
عمر انکی انچاس برس چار مہینے کی تھی۔

ذکر حضرت ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ مع مرقع



Sultan Akbar Gorgan

اتفاق انکا بعد مردن عرش آسیانی ہوا - جاے مدفن جنت الماوا المعروف سکندرہ
سکہ مین اول ایک طرف نام دوسری طرف کلمہ آخر سلطنت مین سکہ مین فقط اللہ اکبر
شمار اولاد + سلطان جہانگیر - سلطان محمد ابراہیم — ربیع الثانی کی تیسری تاریخ
سنہ ۹۶۳ھ مین تیرہ برس آٹھ مہینے اٹھائیس دن کی عمر مین تخت سلطنت پر جلوس
کیا ابوالفضل شیخ مبارک کے بیٹے نے ایک کتاب منقسم تین دفتر کی ان بادشاہ کے
حال مین لکھکر اسکا نام اکبر نامہ رکھا اول دفتر مین حضرت اکبر کے بزرگون کا حال
اور کیفیت تخت نشینی کی اور لڑائیان نوکرون کی - دوسرے دفتر مین تسخیر ملک مالوہ
اور ملک گجرات اور پٹنہ اور ملک بنگالہ اور اڑیسہ اور ملک کشمیر اور بھکر اور ملک
ٹھٹھہ اور ملک قندھار اور برہانپور اور ملک خاندیس وغیرہ تیسرے دفتر
مین بندوبست اور بادشاہی قاعدے اور صوبون اور ہندوستان کے شہرون کی
حقیقت مع حدود اراضی اور جمع بندی کا حال سنہ ۱۴ھ مین باون سال جلوس
مین اکبر آباد مین پینسٹھ برس کی عمر مین وفات پائی اکاون برس دو مہینے
نو دن سلطنت کی -

ذکر حضرت ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ مع مرقع



Sultan Jahangir Gorgan

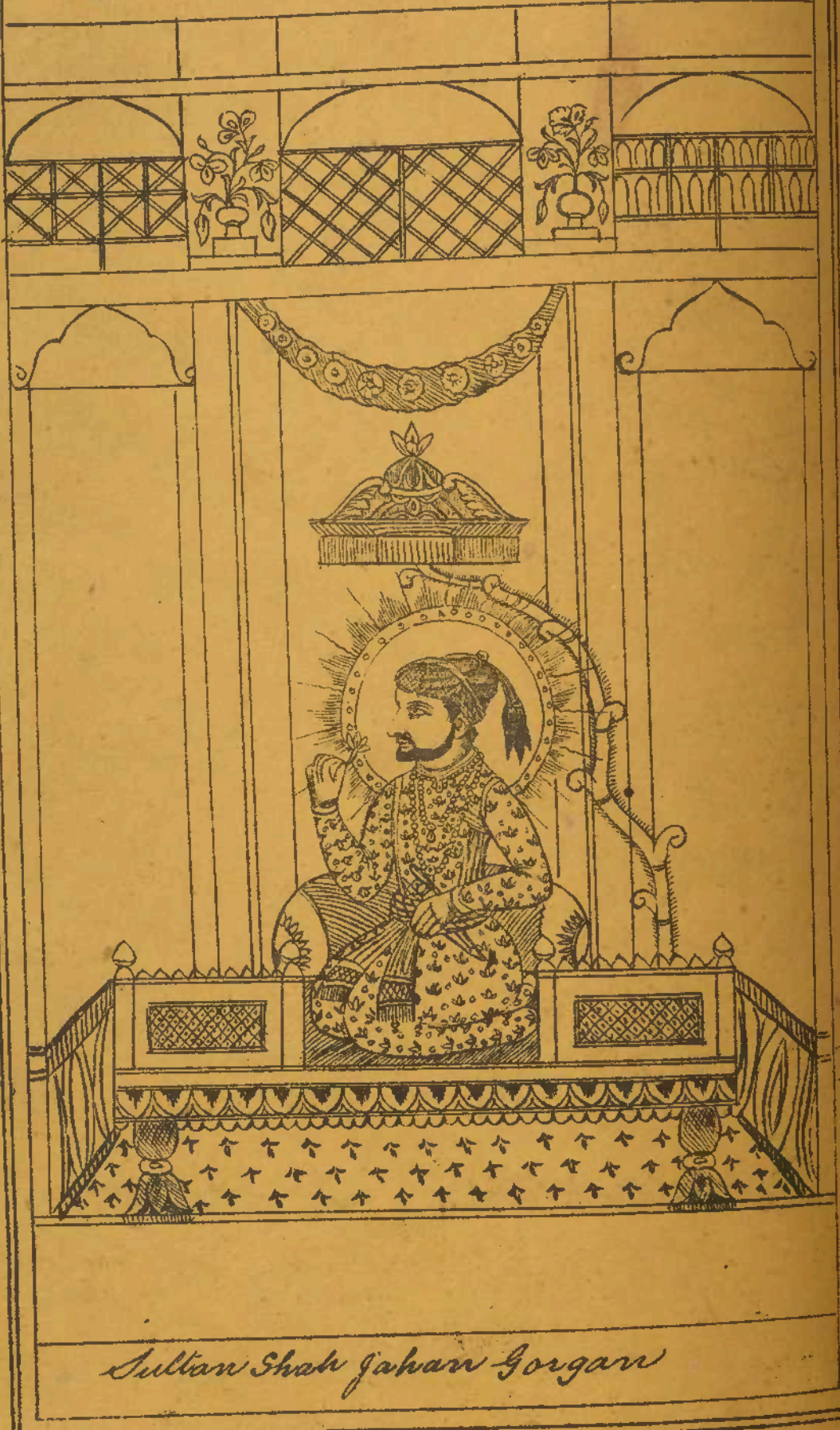
بعد انتقال لقب انکا جنت مکانی ہوا۔ جاے مدفن شاہدرہ واقع لاہور باغ
بنا کردہ نور جہان بیگم صاحبہ۔ شمار اولاد۔ سلطان خسرو یعنی شاہجہان۔ سلطان
پرویز۔ سلطان شہریار۔ میرزا جہان دار۔ ہمارے خاندان مین یہ بادشاہ
بہت رحیم دل اور رعایا پرور ہوے ہین اور انھون نے اپنی سلطنت مین اکثر
احکامات ایسے جاری کیے کہ جس سے خلق اللہ کو بہت آرام رہا چنانچہ وہ احکام
جو کہ اول سال جلوس مین جاری کیے گئے وہ یہ تھے کہ لنگانا زنجیر عدالت کا
باین نظر کہ مظلوم لوگ اُس زنجیر کو ہلا کر بادشاہ کو مطلع کرین اور اپنی داد کو
پہونچین زنجیر معلے تیس گز لانبی تھی اور ساٹھ گھنٹے اُسمین آویزان تھے
زنجیر معدلت چار من سونے سے بحساب ہندی تیار ہوئی تھی ایک سرا اُسکا
کنگورہ قلعہ شاہ بُرج سے باندھا گیا تھا اور دوسرا سرا اُسکا دریا کے کنارے ایک
ستون پتھر کا کھڑا کر کے باندھا گیا۔ پہلا حکم مین نے ممانعت کی کہ محصول
راہون کا دریاؤن پر کسی چیز کا نہ لیا جاے اور چنگی جو کہ جاگیر دارون نے اپنے
علاقون مین مقرر کر رکھی ہے ترک کرین۔ دوسرا حکم جن راہون مین ہرنی ہوتی ہے
اور وہ جگہ بستی سے دور ہے تو اُسکی حفاظت کے واسطے جاگیر دار سرائین اور
مسجدین اور کنوئین بنوا کر کچھ آدمی رکھین اور اگر ایسا مقام پرگنہ خالصہ مین ہو
تو عامل وہان کا بھی یہی کام کرے اور راستون مین سوداگرون کا مال بے رضامندی
اُنکی نہ کھولا جاوے تیسرا حکم تمام ممالک محروسہ مین مسلمان یا ہندو یا کوئی مذہب
والا مر جاے تو مال و اسباب اُسکا اُسکے وارثون کو دیدین کوئی سرکاری
آدمی دخل نہ دیوے اگر اُس متوفی کا کوئی وارث نہو تو اُسکے واسطے ایک عامل

مشرف اور تحویلدار علیحدہ کیا جاے کہ حفاظت مال کرے اور کار خیر مین
خرچ کرین مثل مسجد و تالاب و سرا اُس مال سے نہین چوتھا حکم شراب اور
دل بہلوا اور تمام نشہ کی چیزین جو کہ شریعت مین منع ہین کوئی بناوے اور نہ کوئی
بیچنے پاوے۔ پانچوان حکم کسی شخص کے گھر کو نزولی نکرین اگرچہ جرم سرکاری
ہو کیونکہ مخلوق کو بے گھر اور بے در کرنا اچھا نہین ہی۔ چھٹا حکم کوئی شخص کسی کے
ناک اور کان کسی گناہ مین نہ کاٹے اور مین نے بھی اللہ تعالے سے نذر کی ہی کہ
ایسی سیاست نکرونگا بلکہ تعزیر اسپر شریعت کے موافق کرونگا۔ ساتوان حکم عامل
خالصہ یا جاگیردار زمین رعایا کی جبر سے نہ لین اور اپنے تصرف مین نہ لاوین آٹھوان
حکم عامل خالصہ اور جاگیردار جہان کہین ہون بے اجازت بادشاہی نسبت آپسمین
نہ کیا کرین نوان حکم یہ کہ بڑے بڑے شہرون مین شفاخانہ بنوائے جاوین اور طبیب
نوکر رکھکر بیمارون کا علاج کما حقہ کیا کرین اور خرچ دوا وغیرہ کا حاصلات سرکار سے
ملا کرے۔ دسوان حکم ماہ ربیع الاول کی اٹھارہوین تاریخ کو کہ میری ولادت کا
دن ہی بعد ہر سال کے اور ہر جمعرات کو کہ روز میری تخت نشینی کا ہی اور ہر سال مین
ایک اتوار کو کہ پیدائش کا دن میرے باپ کا ہی تمام عملداری محروسہ مین اندرون
مین جانور ذبح نہوا کرین گیارھوان حکم عموماً حکم دیا کہ عہدہ دار اور جاگیردار اور
میرے باپ کے وقت کے عطایا جو ہین وہ سب برقرار رہین بلکہ بقدر حال و موافق رتبہ
منصب اور جاگیرین زیادہ کین اور اضافے دس بارہ ہزاری سے لیکر تیس چالیس
ہزاری تک عنایت کیے اور واسطے بیگمات اور حرمات والد بزرگوار کے موافق
اُنکے حال کے رکھے اور علما اور فضلا و فقرا کی مدد بحال رکھی اور اہل حاجات کی بخشش

میر صدر جہان کو تفویض کی کہ جسپر کچھ تکلیف ہو اُسکی مدد بادشاہی مال سے کیجاوے
بارھوان حکم جو کہ قیدی بہت دنون کے ہین اُنکو رہا کرو اور سکہ میرے نام کا ساعت
نیک مین جاری ہو پہلے اشرفی پر سکہ جاری کیا سنو تولہ کی مہر کا نام نور شاہی
پچاس تولہ والی کا نام نور سلطانی بیس تولہ والی کا نام نور دولت دس
تولہ والی کا نام نور کرم پانچ تولہ والی کا نام نور مہر ایک تولہ والی کا
نام نور جہان چھ ماشہ والی کا نام نورانی تین ماشہ والی کا نام رواجی۔
بعد اسکے اقسام روپیہ کے اِس طرح مقرر ہوے یعنے
سنو تولہ والے کا نام کوکب طالع پچاس تولہ والے کا نام کوکب اقبال
بیس تولہ والے کا نام کوکب مراد دس تولہ والے کا نام کوکب بخت پانچ
تولہ والے کا نام کوکب سعد ایک تولہ والے کا نام جہان گیری چھ ماشہ
والے کا نام سلطانی تین ماشہ والے کا نام نثاری تولہ کے دسوین حصہ کا خیر
قبول نام رکھا اور پیسے بھی تانبے کے اسی حساب سے سکہ لگا کر نئے نئے نام سے
مشہور کیے سنو تولہ و پچاس تولہ اور بیس تولہ اور دس تولے تک اشرفی پر یہ
ابیات آصف خان سے فرمایا کہ کندہ کراوے اور دوسری طرف یہ بیت کہ
جس سے تاریخ سکہ کی نکلتی ہے۔ بخط نور بر زر کلک تقدیر ؎ رقم زد
شاہ نورالدین جہانگیر + اور درمیان اِن دونون مصرعون کے کلمہ تحریر کیا دوسری
طرف یہ شعر تاریخی رشد چو خورزین سکہ نورانی جہان ؎ آفتاب مملکت
تاریخ آن بود اور درمیان اِن دونون مصرعون کے ضرب مقام اور سنہ اور
سنہ جلوس لکھوایا اور سکہ نور جہانی کا کہ بجاے اشرفی معمولی کے مروج ہی

اُسپر امیرالامرا کا یہ شعر لکھوایا۔ بروے زر ساخت نورانی برنگ مہر و ماہ
شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ ۔ بعد انتقال حضرت جہانگیر کے آصف خان نے
ارادت خان سے مشورت کی کہ میرزا داور بخش فرزند سلطان خسرو کو قید سے نکالکر بھوتے
دونوں کے واسطے بادشاہ کیا جاوے اور بنارسی نام ہندو کے ہاتھ ایک عرضی
مع حالات خدمت مین حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی شہاب الدین محمد شاہجہان کے
بھیجی مقام خیبر مین چودھوین سنہ جلوس نو سو تھتر ہجری مین راجہ پہاڑمل کی بیٹی کے پیٹ سے
یہ پیدا ہوئے اور شاہزادگی مین انکا نام سلطان سلیم تھا اول شادی انکی راجہ
بھگونت کچھواہی کی لڑکی سے ہوئی دوسری دفعہ راجہ مالدیو کی لڑکی نکاح مین
آئی یہ راجہ جودھپور کے مقام میرٹھ مین رہتے تھے اِن راجہ نے اپنی آبرو زیادہ
کرنے کے لیے بادشاہ کو اپنے یہان بُلایا اور بہت سا دان دہیز دیکر رخصت کیا
اِن راجہ مونہ والی جودھپور کی لڑکی کے پیٹ سے سلطان خسرو یعنی شاہجہان
پیدا ہوئے پینتیس ۳۵ برس کی عمر مین چودھوین جمادی الاخری روز پنجشنبہ سنہ ۱۴ الف
ایکہزار چودہ ہجری مین اکبرآباد کے قلعہ مین تخت نشین ۲۰ ہوے اٹھائیس تاریخ ماہ صفر
سنہ ۶۶ الف ایکہزار چیاسٹھ ہجری مین باسٹھ برس کی عمر مین اِس دنیا سے کوچ کیا
بائیس ۲۲ برس کچھ روز سلطنت کی۔

ذکر حضرت ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ مع مرقع



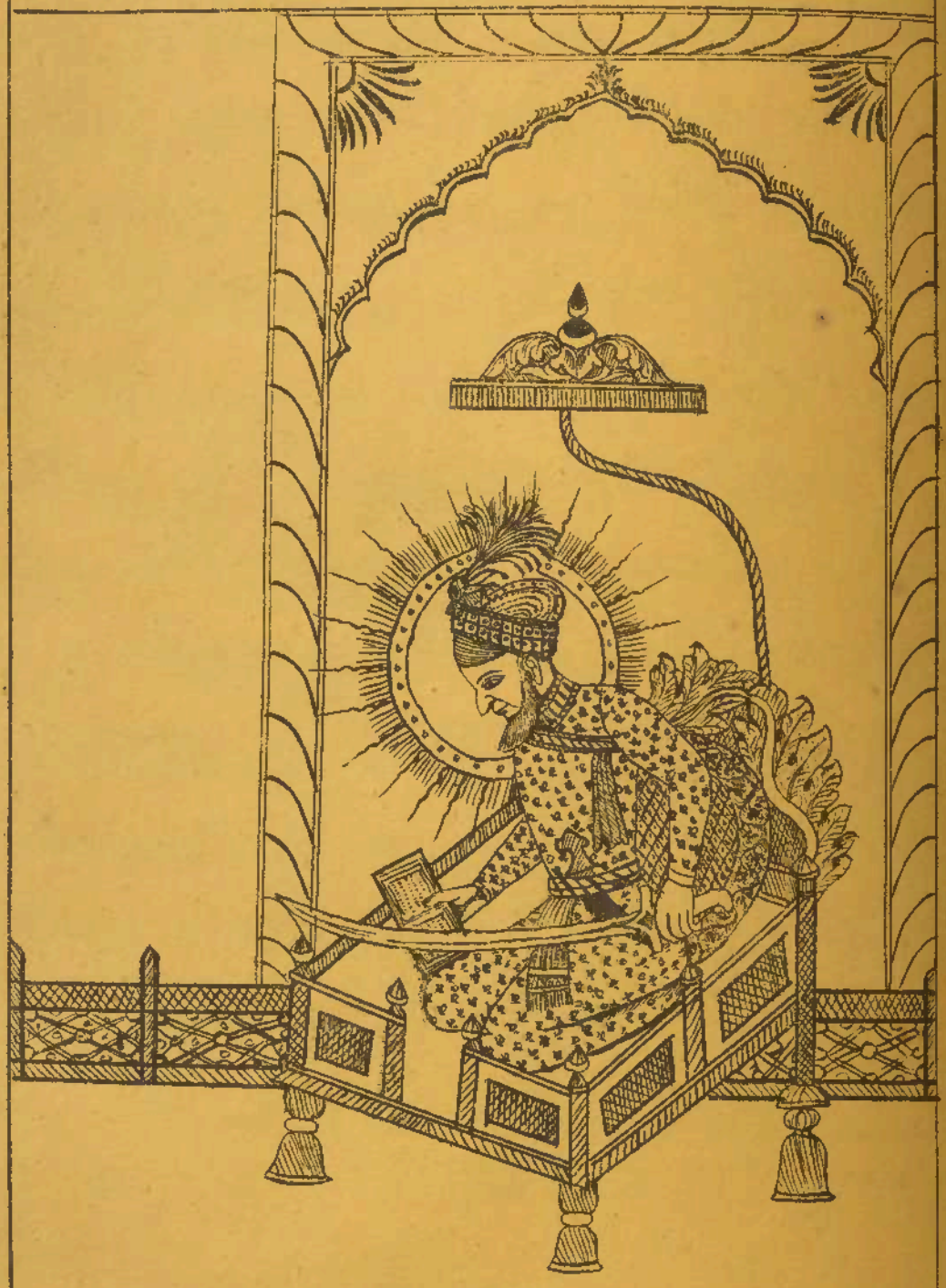
Sultan Shah Jahan Gorgan

لقب انکا بعد مُردن فردوس آشیانی ہوا - جاے مدفن روضۂ تاج گنج بمقام آگرہ
متصل قبر جنابہ نواب ممتاز محل صاحبہ المعروف ممتاز الزمانی بیگم - سکہ مین ایک
طرف نام دوسری طرف کلمہ - شمار اولاد + محمد دارا شکوہ - میرزا مراد بخش
شاہ شجاع - سلطان عالمگیر - رحیمی و کریمی انکی مشہور ہی اور یہ مقلد اوقات
بہت تھے معمول اپنا مقرر کیا تھا کہ چار گھڑی رات پچھلی سے خواب سے بیدار
ہوکر وضو کرتے اور صبح صادق تک وِرد و وظیفہ مین مصروف رہتے اذان کے
بعد فاضلون کی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے پھر جھروکون مین یعنی ثمن برج
مین تشریف لاتے اور اپنے دیدار فیض آثار سے سب کو مشرف فرماتے
چار گھڑی دن چڑھے دیوان عام مین رونق افروز ہوکر دربار عام فرماتے اور
اس مجلس مین جزو کل خدمات کی تجویز اور ناظمون اور فوجدارون اور امینون اور
کروریان صوبجات کے حسن تردد اور جانفشانی کی حقیقت سُنکر دامن امید حصول
مقصد سے پُر کرتے اور ہر ایک کا دل بڑھاتے بعدہٗ خاصہ گھوڑون اور ہاتھیونکا
راتب ملاحظہ کرکے سوا پہر دن چڑھے دیوان خاص مین جلوہ گر ہوتے وہان بختیان
عظام نئے منصب دارون کا حال عرض کرکے حکم دوبارہ حاضر لانے اور
نظر ثانی کا حاصل کرتے تھے اور ہر صوبہ کے اخبارات و حالات کا خلاصہ عرض
کرتے اور ہر مقدمہ کے لائق حکم اور فرمان صادر کرنیکا ناطق حکم لیتے تھے -
دو پہر تک یہی معاملات درپیش رہتے تھے بعدہٗ خاصہ جو کہ وجہ حلال سے طیار
ہوتا تھا برائے نام تقویت تن و قوت عبادت و داد گستری کے لیے بقدر سد رمق نوش فرماتے
اور وظیفہ خوار و رابطہ دار کہ انمین اکثر علما اور فضلا اور طالب علم اور مساکین

ومسافر وتیمیم وبیکس اور بیمار رہتے تھے اُنمین سے بہتون کو نظر کیمیا اثر سے
پہچانتے تھے وران سے کے کھانے اور پینے کی خبر پوچھکر خواب گاہ مین تشریف لیجاکر
ایک ساعت بادل بیدار استراحت کرکے ڈیڑھ پہرون رہے بیدار ہوکر وضو کرتے
اوتسبیح خانہ کے اندر تلاوت قرآن مجید مین مشغول ہوتے اور نماز ظہر کے بعد وظیفہ
پڑھتے ہوئے تسبیح دست مبارک مین لیے ہوئے اسد برج مین آنکر تشریف
رکھتے تھے یہ اسد برج وہ ہی کہ جہان میرے چچا صاحب میرزا محمد فتح الملک
بہادر عرف میرزا فخرالدین مرحوم ومغفور رہا کرتے تھے الحمد عاکہ وہان دیوان
اعلی حاضر ہوکر مالی وملکی مطالب عرض کرکے اکثر کاغذون پہ دستخط کرایا کرتے تھے
بعدہٗ چار گھڑی دن رہے پھر دیوان عام مین تشریف ارزانی فرماتے اُسوقت
بخشی اور تنخواہ کا دیوان نئے نئے منصب دارون اور جاگیر کے طالبون کو پیش کرتے
حضرت ظل سبحانی بغور تمام ہر ایک کو ملاحظہ فرماکر حسب ونسب اور جوہر ذاتی اور
کارگذاری کا حال پوچھکر منصب وجاگیر تجویز کرنیکا حکم دیتے تھے وقت شام دربار
برخاست کرکے اور نماز مغرب پڑھکر خاص خلوتخانہ مین تشریف لیجاتے وہان اچھے
اچھے تاریخ دان اور شیرین بیان وقصہ گو وخوش آواز کلانوت اور جہان دیدہ
مسافر حاضر ہوتے پردہ کے اندر عورتین اور باہر مرد ہر ایک آدمی مزاج والا کی
رغبت کے موافق اگلے بزرگون اور بادشاہون کا حال اور ملک ملک کے
عجائب وغرائب عرض کرتے تھے آدھی رات تک یہی صحبت رہتی تھی اور جو کہ
عمارتین انکی بنوائی ہوئی ہین وہ بہترین عمارات دنیا ہین انکے عہد دولت مین کسی طرح کا
جھگڑا درپیش نہین آیا سخاوت انکی مشہور ہی خبر پانے کے بعد حضرت جہانگیر کے سلطان

شاہجہان نے آصف خان کو لاہور مین ایک فرمان بھیجا مع خدمت پرست خان کے
اس مضمون کا کہ میرزا داور بخش سلطان خسرو کے بیٹے اور شہریار میرے چچازاد بھائی
اور شاہزادہ دانیال کے دونون بیٹے طہمورث اور ہوشنگ جو ہین انکو مار ڈالو
اور ایسا ہی ہوا حضرت شاہجہان نے سپہ سالار مہابت خان کو اپنے ہمراہ لیکر اجمیر کے
راستہ سے جلدی منزلین طے کرکے اکبرآباد مین پہونچکر نور باغ مین ٹھہرے بعدہٗ
اکبرآباد کے قلعہ مین تخت نشین ہوئے اول حکم یہ جاری کیا کہ ہمکو کوئی سجدہ نکرے
کیونکہ اسطرح کی تعظیم لائق رب العزت ہی مہابت خان نے عرض کی کہ زمین بوسی
جاری کیجاے تو البتہ خادم اور مخدوم کی شناخت ہو عرض قبول ہوئی مگر سید
اور عالم اور بزرگ اور فقرا کو اس سے بھی امتناع کیا ملاقات کے وقت سلام رخصت کے
وقت فاتحہ تھوڑے روز کے بعد زمین بوسی بھی موقوف ہوکر اسکی جگہ لفظ تسلیم
مقرر ہوا چھٹے سال جلوس مین شاہزادہ اورنگ زیب بہادر پندرہ برس کی عمر مین
ہاتھی سے لڑے اور پانچہزار اشرفی بادشاہ نے اُنپر سے تصدق کین اس حال کو
مرزا ابوطالب کلیم نے بڑی خوش بیانی سے نظم کیا ہی انکو فقرا سے ملنے کا بہت شوق
تھا آخر سلطنت مین حضرت عالمگیر نے انکو نظر بند کیا اور خود تخت نشین ہوئے آٹھوین
تاریخ جمادی الاخری کو پیر کے دن سنہ ۱۰۳۷ھ ایک ہزار سینتیس ہجری مین کہ بادشاہ کی عمر
شریف پینتیس برس دو مہینے کی تھی اکبرآباد کے قلعہ مین تخت اکبر پر جلوس فرمایا
سنہ ۱۰۶۷ھ ایکہزار سرسٹھ ہجری مین انتقال ہوا اکتیس برس سلطنت کی اور اسی
سال مین شاہزادہ دارا شکوہ اور حضرت عالمگیر سے فساد ہوا اور آٹھ برس حضرت
شاہجہان سلطان عالمگیر کی قید مین رہے۔

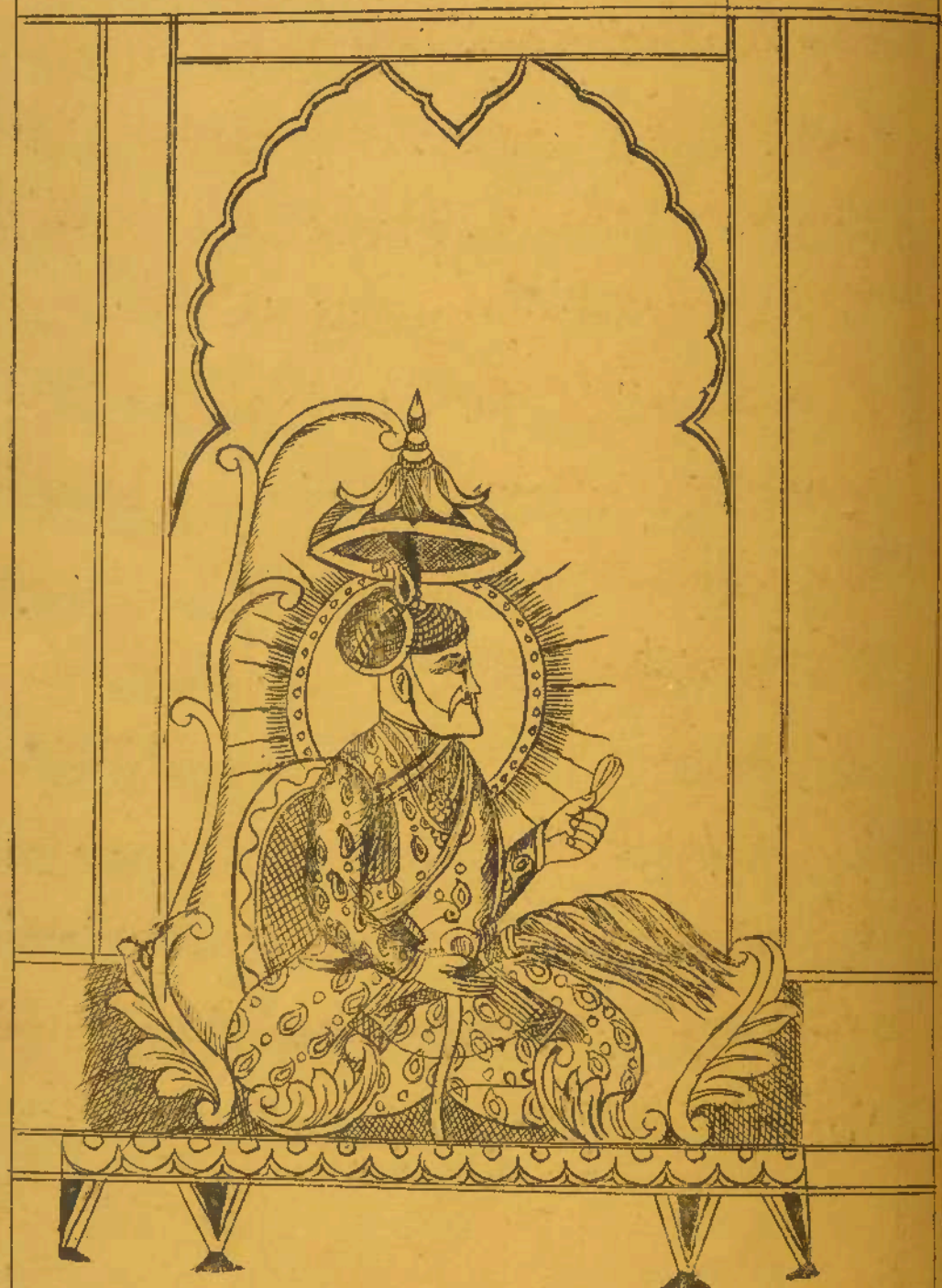
ذکر حضرت محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ مع مرقع



Sultan Aurangzeb Alamgir Gorgan

انکا لقب بعد انتقال خلد مکانی ہوا - جاے مدفن اورنگ آباد یہ شہر دکن مین ہی
اور انکا آباد کیا ہوا ہی - سکہ - سکہ زد در جہان چو مہر منیر + شاہ اورنگ زیب
عالمگیر ؒ اور اشرفی مین لفظ ماہ منیر کی ضرب ہوئی - شمار اولاد - سلطان محمد معظم
بہادر - میرزا محمد عظیم الشان - محمد اکبر سلطان - میرزا کام بخش - یہ بادشاہ پابند
شریعت اور مستعد کار سلطنت مین بہت اچھے تھے اور حرص دنیا کی بہت رکھتے تھے
اور تعصب مذہب بھی تھا قید کرنا باپ کا اور قتل کرنا بھائیون کا مشہور ہی
جمعہ کے دن پہلی تاریخ ماہ ذیقعدہ ۱۰۶۸ھ سنہ ایک ہزار اڑسٹھ ہجری مین اعز آباد
مین بہت عالی جشن ترتیب دیکر تخت سلطنت پر جلوہ گر ہوے شاہزادہ دارا شکوہ
و شاہزادہ محمد شجاع سے خوف تھا بعد مٹجانے اس خوف کے ماہ رمضان کی
چوبیسوین تاریخ اتوار کے دن ۱۰۶۹ھ سنہ ایک ہزار اونھتر ہجری مین بار دیگر باطمینان
تخت سلطنت پر جلوس کیا اور لقب اپنا عالمگیر مقرر کیا اسوقت انکی عمر اکتالیس برس
دو مہینے دس دن کی تھی انکا دن برس سلطنت کی ۲۸ تاریخ ماہ ذیقعدہ
جمعہ کے دن ایک پہر دن چڑھے اس دنیا سے ۱۱۱۸ھ مین سدھارے -

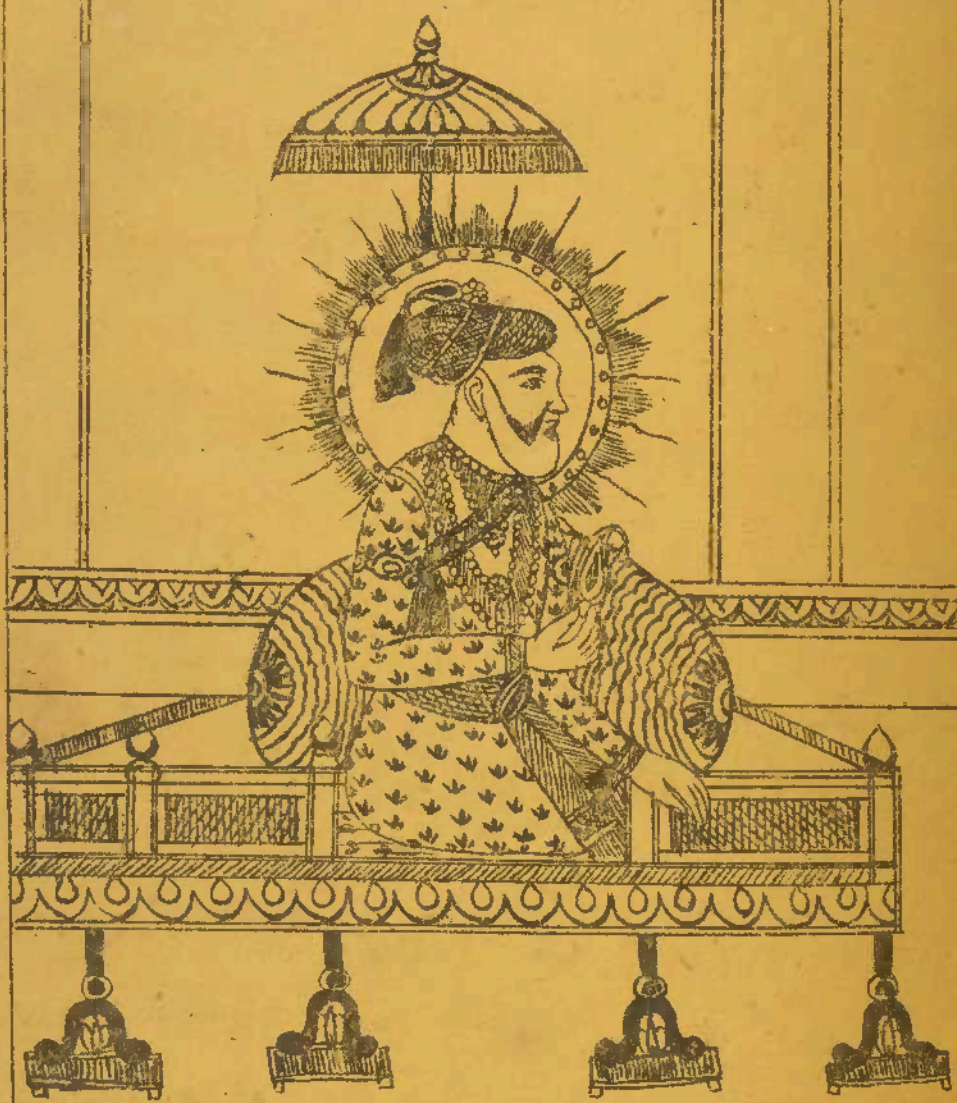
ذکر حضرت ابو المظفر قطب الدین محمد معظم الملقب به شاه عالم بهادر شاه بادشاه مع مرقع



Sultan Muazzam Bahadoor Shah
Gorgeous

انکا لقب بعد مردن خلد منزل ہوا۔ جاے مدفن موضع مہرولی درگاہ خواجہ قطب صاحب واقع دہلی سکہ مین انکیطرف کلمہ شریف دوسری طرف نام شمار اولاد۔ میرزا جہاندار شاہ نجبتہ اختر۔ میرزا خیر الدین۔ میرزا رفیع الشان سلک اوڑیسہ اور عظیم آباد کے صوبہ سوے بنگالہ کے شاہزادہ عظیم الشان کے سپرد ہوے باعث نا اتفاقی نا لحمان سلطنت کے بعد انکے انکے تین پوتے تخت نشین ہوے ذکر انکا آئیگا بعد رحلت حضرت عالمگیر کے کابل سے دوادوی کر کے اکبر آباد مین پہونچے منگل کے روز پہلی تاریخ محرم الحرام ۱۱۱۹ھ کو دوپہر کے وقت تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوے یہ بادشاہ بڑے فاضل اور حدیث دان تھے اور فاضلون کی صحبت سے شوق تھا اور خاندان تیمور کے سب سلاطینان مین انکو علم فقہ مین بہت دخل تھا بعد مین اہل تشیع کی صحبت سے تبدیل مذہب کا خیال کرتے تھے جب لاہور مین پہونچے تو قصد کیا کہ خطبہ مین یہ کلمہ۔ علے ولی اللہ وصی رسول اللہ جاری کرین اور ایک دفعہ خطیب نے بہ اجازت بادشاہ کے یہ کلمہ پڑھا اور شاہزادہ جہاندار شاہ نجبتہ اختر کے ہاتھ سے قتل ہوا پھر بادشاہ کا منصوبہ بر نہ آیا چونکہ یہ بات حنفی مذہب کے خلاف اور سلاطین سنہ خصوصاً خاندان تیمور کے طریقہ کے منافی تھی پانچ برس سلطنت کی۔

ذکر حضرت ابوالفتح معزالدین محمد جهاندارشاه بادشاه مع مرقع



Sultan Jahandar Shah Gorgan

لقب الکانا معلوم - جاے مدفن مقبرہ حضرت ہمایون بادشاہ - سکہ - بزد
سکہ در ملک چون مہر و ماہ ۔ شہنشاہ غازی جہاندار شاہ ۔ شمار اولاد
میرزا عزیز الدین سنہ ۱۱۲۴ ہجری مین شاہزادہ محمد فرخ سیر وقت مقابلہ عظیم الشان کے
سے اول شکست کھائی بعدہ مدد سے حسین علی خان کی جو ارکین سلطنت سے تھے
تھے شکست دیکر تخت نشین ہوے باقی حال بہت ہی نجشبنہ کے دن جمادی الاولے
۱۸ تاریخ سنہ ۱۱۲۴ھ مین دوپہر سے پہلے قلعہ شاہجہان آباد مین تخت نشین ہوے
اور تخت نشینی کے کئی مہینے کے بعد چودھوین تاریخ ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۴ھ مین شاہزادہ
فرخ سیر سے لڑائی شروع ہوئی۔

ذکر حضرت ابو المعظم عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی مع مسدس



Sultan Alamgir Second Gorgan

بعد انتقال کے لقب اکبر عرش آشیانی ہوا - بجاے مدفن مقبرہ حضرت ہمایون -
سکہ مین ایک طرف نام ایک طرف کلمہ کلیہ - شمار اولاد - سلطان عالی گوہر بہادر -
میرزا معزالدین - عالیجاہ صاحب - میرزا احسن الدین بہادر - نواب منجھلی بیگم صاحبہ
یہ عماد الملک روسیاہ کے ہاتھون بسبب دھوکا دینے مہدی علی خان کے فیروزشاہ کے
کوٹلہ مین قتل ہوے روز سہ شنبہ دسوین تاریخ ماہ شعبان ۱۱۷۵ھ مین تخت نشین
ہوے پانچ برس سلطنت کی -

ذکر حضرت ابوالمظفر جلال الدین سلطان عالی گوهر محمد شاه عالم بادشاه مع مرقع



Sultan Aligouhar Shah Alam Gorgan

لقب انکا بعد مردن فردوس آشیانی ہوا - جاے مدفن درگاہ قطب صاحب واقع دہلی - سکہ انکا مشہور ہی سکہ زر و بر ہفت کشور سایۂ فضل الہٰ حامی دین محمدؐ شاہ عالم بادشاہ ۔ شمار اولاد ، شاہزادۂ معین الدین اکبر ، میرزا سکندر بخت - میرزا سلیمان شکوہ - میرزا مراد بخش - میرزا حسن بخت - میرزا فیروز بخت - میرزا نجستہ بخت - شاہزادۂ بہرام شاہ - سلطان فرخندہ بخت - میرزا کوچک سلطان میرزا جوان بخت - انکی اولاد مین سے آج تک بنارس مین شہزادگان سے اب تک موجود ہین اور سرکار گورنمنٹ سے پنشن پاتے ہین - میرزا اطلع مراد شاہ - میرزا جمعیت شاہ میرزا محمدؐ فرخ بخت - میرزا ہمت شاہ - سلطان قیام الدین - میرزا شمس الدین میرزا فرخ مراد بہادر - میرزا منصور بخت - محمدؐ معز الدین - میرزا فریدون بخت - میرزا بیدار بخت - میرزا معظم بخت - میرزا منعم بخت - میرزا لطیف بخت - میرزا ذاکر الدین - میرزا اقتدار بخت - میرزا زاہد الدین - میرزا خورشید بخت - میرزا ایزد بخت عرف میرزا نیلے صاحب - نواب حیات النسا بیگم صاحبہ - نواب اکبر آبادی بیگم صاحبہ - نواب دل افروز بانو بیگم صاحبہ - یہ جنابہ میری زوجہ کی خاص دادی صاحبہ تھین - نواب مداری بیگم صاحبہ -

حضرت عالمگیر ثانی نے باعث تخلل ارکین سلطنت کے حضرت شاہ عالم کو اجازت ملک گیری کی دی موافق ارشاد کے حضرت شاہ عالم نے باغ تالکٹورے مین خیمہ زن ہوکر فوج جمع کرنی شروع کی اعظم علیخان اور امیر الامرا حسین علی خان کو ساتھ لیکر ہانسی کیطرف روانہ ہوے بعد روانگی کے اعتماد الملک روسیاہ نے بادشاہ سے ایک شقہ لکھوا کر مع دس ہزار سوار کے بطلب شاہزادۂ والا تبار بھیجا

اٹیل راؤ نے خلاصہ اس طلب کا دریافت کرکے بادشاہ سے راستہ مین حاضر ہو کر
عرض کی کہ اسوقت فدوی دہلی جانا آپکا مناسب نہین جانتا اس عرض کو سُنکر
حضرت بادشاہ بھی فکر مین گئے عماد الملک بدبخت نے جھٹ پٹ اٹیل راؤ کو کچھ لالچ
دیکر بادشاہ کی رفاقت سے برگشتہ کیا مجبوراً بادشاہ دہلی مین داخل ہوئے اور
علی مردان خان کی حویلی مین اوترے اور بعض معتمدون کو شہر مین رکھا اور
باقیون کو اُنکی جاگیرون پر روانہ کیا اعتماد الملک تو اسی کمینگاہ مین لگا ہوا تھا ایکروز
غافل پاکر اپنا جانا درگاہ نظام الدین اولیا مین واسطے زیارت کے مشہور کرکے بارہ
ہزار سوار سے علی مردان خان کی حویلی کو جاکر گھیر لیا کچھ لڑائی بھی ہوئی بادشاہ نظر بند
ہوئے بفضل ایزدی جس مکان مین بادشاہ نظر بند تھے باتفاق میر جعفر علیخان
اور اعظم علی خان کے دریا کی طرف کی دیوار توڑ کر باہر نکلے اور جو کہ فوج بادشاہی
پراگندہ ہوگئی رہتی اُن مین سے جو نظر پڑا بادشاہ نے اپنے ساتھ لیکر دشمنون سے
لڑکر بہتون کو جہنم واصل کیا ہر چند کہ دشمن اکٹھے ہو ہو کر آتے تھے اور مقابلہ کرتے تھے
مگر شاہ عالم داد شجاعت دیکر اُن روباہ دلون مین مثل شیر غران کو دکر دنش دنش
بیس بیس آدمیون کو گرا کر باقیون کا مُنہ پھیر دیتے تھے اور ادھر اٹیل راؤ بھی
اعتماد الملک کی بدوضعی دیکھکر منتظر شکار بادشاہی کا تھا بادشاہ کے بسبب کم توجی کے
پیر اُکھڑ جاتے تھے بجسن تدبیر ہٹتے ہٹتے اٹیل راو مرہٹہ کے لشکر تک پہونچے اُسوقت
اٹیل راؤ کا لشکر مجنون کے ٹیلہ پر پڑا تھا اٹیل راو نے بادشاہ کا استقبال کرکے
خیمہ مین اوترواکر بہت دلداری کی باتین کہین اور تسلی دی اور رفیقون مین سے
جو زخمی تھے اُنکے علاج کا حکم دیا اعظم علیخان نے بادشاہ سے عرض کی کہ آپ

یہان سے چلے جائیے مبادا پھر دغا نہو مین اس جگہ موجود ہون آخر کار وقت جنگ
مارا گیا بادشاہ گنج پورہ ہوکر سہارنپور مین نجیب الدولہ کے پاس گئے اور آٹھ مہینے
رہکر کچھ فوج لیکر مراد آباد اور بریلی ہوتے ہوے صوبۂ اودھ کو چلے لکھنؤ سے ساٹھ
کوس قصبہ نہان پور مین ۱۱۷۱ھ مین پہونچے نوین جمادی الاولی کو شجاع الدولہ نے
استقبال کرکے ایکسو ایک اشرفی لاکھ روپیہ نقد دو ہاتھی مع عماری ساٹھ گھوڑے
چند کشتیان جواہر و کپڑے کی اور ہتھیار و خیمے و برتن اور باربرداری یہ سب سامان
نذر کیا اور بادشاہ سے پانچ چھ گھڑی تک ہم کلام رہے بعد ازان بادشاہ نے
پالکی خاص سواری کی کہ خس کی بنی ہوئی تھی مع سرپیچ کے عنایت کی اور الہ آباد کو
روانہ ہوے عماد الملک نے کہ نجیب الدولہ سے عداوت قلبی رکھتا تھا مرہٹون کو
سمجھاکر اسکے تباہ کرنے کا ارادہ کیا مگر نجیب الدولہ نے لڑائی کی تاب نہ لاکر سکرتال
مین جاکر مورچے لگائے شجاع الدولہ بھی لکھنؤ سے نکلکر شاہجہان آباد مین آکر چند
مہینے ٹھہرے کیونکہ موسم برسات تھا سکرتال تک پہونچنا دشوار تھا مرہٹے نے
ایک اپنے سردارون مین سے گوبند پنڈت کو مع بیس ہزار سوار کے گنگا سے پار
اوتار کے روہیلہ کے ملک مین فساد مچانے کے واسطے بھیجا الغرض گوبند پنڈت کو
شکست ہوئی اور شجاع الدولہ نے فتح پائی اور انھین دنون مین احمد شاہ درانی کے
آنے کی خبر گرما گرم ہو رہی تھی ۱۱۷۰ھ ہجری مین احمد شاہ ابدالی نے دہلی مین آکر
لوٹ کی اور اپنے بیٹے تیمور شاہ کو لاہور مین چھوڑکر آپ کابل کو چلے گئے بعد
مرہٹون کا عمل ملتان اور ڈیرہ غازی خان تک ہو گیا ۱۱۷۳ھ کے شروع مین
احمد شاہ ابدالی پھر اٹک دریا سے پار ہوکر تھوڑی فوج ہمراہ لیے ہوئے جمون کے

راجہ سے نذرانہ لیتے ہوے شاہجہان آباد کی جانب متوجہ ہوے اور راجہ سورج مل
جاٹ ہلکر ملہار راؤ کے ذریعہ سے بھاؤ کی ملاقات کو آتے اُسوقت اعتماد الملک
روسیاہ بھی متھرا کے جوار مین آکر بھاؤ سے ملا جو کہ ایک مدت سے شاہجہان آباد کے
لینے کی فکر مین تھا الغرض داخل شہر ہوکر متصل حویلی اسد اللہ خان کے ٹھہرا
یعقوب علی خان احمد شاہ ابدالی کا وزیر تھوڑی فوج اُسکی مدافعت کو لایا مرہٹہ کی فوج نے
حملہ کیا اور سلیم گڈھی سے جو توپ چل رہی تھی اُسکا گولہ کام نکرتا تھا باغی لوگ
بڑھتے بڑھتے بادشاہی محل تک پہونچے اور لوٹ کرنے لگے اتفاقاً بیس مغلون نے
سلیم گڈھ کی طرف سے آکر بندوقون سے مار کر مرہٹون کی فوج کے لوگون کو
منتشر کیا مرہٹون کے دلون مین ایسی ہیبت سمائی کہ قلعہ کے فصیل پر سے زمین پر کود
کود پڑے اور مرہٹون کے سردارون نے سعد اللہ خان کی حویلی مین جمع ہوکر مورچے
باندھے سورج مل جاٹ و اعتماد الملک بدبخت بھی تماشا دیکھ رہے تھے ابراہیم
کاردی ایک شخص نے قلعہ کے نیچے تین توپین لگاکر اسد برج اور ثمن برج پر گولے
مثل اولے کے برسانے شروع کیے دیوان خاص اور رنگ محل اور موتی محل اور شاہ برج کی
عمارتین اس ہنگامہ سے شکست ہوئین ۱۱۷۴ھ مین شجاع الدولہ نے بادشاہ کی ملازمت
حاصل کی اور مرہٹون سے لڑ بھڑکر دہلی سے اُنکا عمل دخل اوٹھا دیا اور ہر جگہ بادشاہی
عامل مقرر ہوے بعدہٗ جھانسی کو بھی مرہٹون سے لیا ۱۱۷۵ھ مین بادشاہ نے
سات پارچے کا خلعت مع چار قب اور موتی کا مالا اور قلمدان جڑاؤ عنایت کرکے
وزارت کے عہدے پر سرفراز کیا بعد چند روز کے شجاع الدولہ نے مرزا امانی اپنے بیٹے کو
دیوان خاصگی اور داروغگی مقرر کرائی اور آپ کبھی کبھی دربار مین حاضر ہوا کرتے پرانی

کتابون سے مرہٹون کا حال اس طرح معلوم ہوا ہی کہ اگلے بادشاہ ہند کے دکھنون پر
غالب رہے مگر بعد حضرت محمد شاہ کے امیرون کی برائیون سے مرہٹون نے اکثر
شہر اور صوبے دبا لیے آخر سلطنت حضرت سلطان عالمگیر ثانی مین یہ بات ٹھہری کہ
مرہٹون سے صلح اسطور کیجاوے کہ محصول سے کچھ حصہ مقرر کر کے حلقہ بگوشی مین
رہین اور صوبہ داری دکھن کی امیر الامرا نواب ذوالفقار خان بہادر کو ملی پھر کچھ
امن ہوا شجاع الدولہ مع بادشاہ کے جھانسی کو فتح کر کے صوبۂ الہ آباد مین آئے
اور اس فکر مین تھے کہ بندیلکھنڈ کا بخوبی بندوبست کردین ۱۱۷۰ھ مین
میر محمد قاسم علی خان نے سرکار انگریزی سے شکست کھائی اور بھاگ کر شجاع الدولہ کے
پاس آیا شجاع الدولہ بادشاہ کو لیکر انگریزون سے لڑنے چلے آخر مغلوب ہوے
صلح کی ٹھہرائی صوبۂ اودھ شجاع الدولہ کو اور الہ آباد بادشاہ کے متعلق ہوا سوا اسکے
انگریزی فوج بھی بادشاہ کی مدد کے واسطے حاضر رہتی تھی انگریزون نے ازراہ
مہربانی لاکھ روپیے میرزا نجف خان کے مقرر کیے اور بنگالے کے معاملہ مین انگریز بہادر نے
چوبیس لاکھ روپیے کی مالگذاری بادشاہ کے حضور مین دینی قبول کی نجف خان بادشاہ کی
رفاقت مین رہا کرتے تھے اور کوڑہ جہان آباد کی حکومت بھی مقرر ہوئی اور مہینہ الدولہ کو
خانسامانی کی خدمت سرکار بادشاہی مین مقرر ہوئی اور عام الانعام اور سرگروہ کی روقمی
اور بحالی کا اختیار بھی ہوا اور جو کہ جواب و سوال انگریزون اور بادشاہ مین ہوا کرتے تھے
وہ بھی انجام کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی بطور ایلچی کے کلکتہ بھی جاتے شجاع الدولہ
اپنے بیٹے میرزا سعادت علی خان کو صوبہ لکھنؤ کی وزارت کا نائب کرا کر آپ بیٹھے
اور یہان نجیب الدولہ نے میرزا محمد جان تجت بہادر کو تخت دہلی پر بٹھا کر منصب امیر الامرا کا

حاصل کیا اور کام ریاست مین مشغول ہوے جواہر مل جاٹ سورج مل کے بڑے
بیٹے نے گدی پر بیٹھتے ہی مغروری اختیار کی اور کچھ مرہٹون کو جمع کر کے شاہجہان آباد پر
تاخت کر کے قلعہ کا محاصرہ کیا نجیب الدولہ ڈیڑھ مہینے تک تو اس سے لڑا کیے آخر
راجہ دلبر سنگھ مرہٹہ نے فیصلہ کرا دیا نجیب الدولہ گرچہ روہیلے تھے مگر منصف مزاج تھے
اُنکے ساتھیون نے شاہجہان آباد کی رعایا اور امراؤن کو بہت تکلیف دے رکھی تھی
اور حضرت شاہ عالم کو شاہجہان آباد مین آنے کی بہت خوشی تھی نجیب الدولہ کے مرتے ہی
اس فکر مین تھے کہ ایسی تدبیر کیجاے کہ دہلی تک پہونچون اور یہان افغانون کے
غلبہ سے شہر کے لوگ بھی عاجز ہو رہے تھے اور بادشاہ کے آنے کی اپنے دلون مین آرزو
رکھتے تھے باعث وفور شوق بادشاہ نے الہ آباد سے کوچ کیا ہر چند منیر الدولہ اور
انگریزون نے اور شجاع الدولہ نے منع کیا اور نقصانون کو جتا کر بہت افسوس کیا مگر
بادشاہ نے نہانا پھر اُن لوگون نے ہمراہی بادشاہ کی کرنا مناسب نجانا الا میرزا نجف نے
بادشاہ کی رفاقت ترک نکی بادشاہ فرخ آباد کے قریب پہونچکر اور چند روز ٹھہر کر دہلی
روانہ ہوے اور ضابطہ خان باعث عداوت مرہٹون کے شاہجہان پور کو چھوڑ کر نجیب گڈھ
مین جا رہا اور قوم مرہٹے نے شاہجہان آباد کے اطراف مین دستاندازی کرنی شروع کی
اور بادشاہ قلعہ کے اندر داخل ہو گئے میرزا نجف خان کہ جوان مرد تھے اچھے لوگ
جمع کر کے مرہٹون کے خواہان ہوے اور بروقت آنے مرہٹون کے میرزا نجف خان نے
دہلی مین آکر لشکر آراستہ کر کے مقابلہ کیا اور مرہٹون پر غالب آئے عبد الحق خان اور
حسام الدین خان اور بہادر علی خان بسبب جزولی کے میرزا نجف خان سے خوف کھا کر
مرہٹے سے مل گئے اور بادشاہ کو بھی بھگا دیا اور بادشاہی دروازہ کھولکر مرہٹون کو

شہر کے اندر لے لیا نجف خان یہ حال سنکر بہت پریشان ہوے اور وہ روپیہ
کہ جو بادشاہ نے مرہٹون کو دینا کہا تھا مصلحت حسام الدین خان کے حکم کیا
کہ نجف خان سے تم لے لو نجف خان تو اپنی زندگی سے برداشتہ خاطر ہو ہی رہے تھے
اور چپ چاپ اپنی حویلی مین بیٹھے ہوے تھے آخر کار بہت تکرار بڑھی پھر مرہٹون نے
نجف خان سے ملاقات کرنی چاہی جب نجف خان اپنے رفیقون سمیت ہتھیار بند
مرہٹے کے لشکر مین گئے تو ٹکوجی سردار اپنے خیمہ سے باہر نکلکر استقبال کر کے
خیمہ مین لیگئے اور بہت اعزاز کے ساتھ پیش آئے اور میر محمد قاسم علی خان نے
روہیلے اور افغانون کے پاس جاکر اپنی زندگی بسر کرنی شروع کی مگر ایذا رسانی جو
اُنکی عادت جبلّی تھی اُس سے باز نہ آئے جب میرزا نجف خان اور مرہٹہ مین باہم
آشتی ہوگئی تو بحکم بادشاہ میرزا نجف خان اور مرہٹہ نے ضابطہ خان پر لشکر کشی
کی بادشاہ کو دو منزل پیچھے چھوڑ کر آپ آگے بڑھے ضابطہ خان کہ سکرتال مین
رہتے تھے اُنکو گھیر لیا اور لڑائی شروع ہوئی پہلے ہی وار مین تین سردار افغانونکے
مارے گئے اور روہیلے بھی بھاگ نکلے بعد اس فتنہ و فساد کے مرہٹے لشکر مین نا اتفاقی پڑی
میرزا نجف خان نے دہلی مین آکر اپنا اقتدار زیادہ کرنے کے لیے جوار آگرہ کی
اور اکثر جنگلون کی سندین بادشاہ سے حاصل کین اور سورج مل جاٹ پر بھی
اسی زمانہ مین فتح پائی اور حسب الطلب میرزا نجف خان کئی فرمان بادشاہ نے
صوبہ داریکے مرحمت کیے جب شجاع الدولہ کا انگریزی سردارون سے خلط ملط
زیادہ ہوگیا تو اُسوقت یہ عہد و پیمان ٹھہرا کہ ایک دوسرے کا مددگار رہے فلاطون
زمان حاکم دوران گورنر ہسٹنگ صاحب بہادر سے کہا کہ میرا ارادہ

افغانون پر تاخت کرنیکا ہی کیا حکم ہوتا ہی اور گورنر بہادر ممدوح کو کمپنی کی طرف سے
یہ حکم نہین تھا کہ انگریزی فوج کرنا تھ اور صوبۂ اودھ اور آلہ آباد کی حدون
مین بضرورت کسی کا ملک لینے کے واسطے بھیجی جاے اگر شجاع الدولہ کے ملک پر
کوئی چڑھ آوے تو اسکی اعانت کیجاوے الا گورنر صاحب نے بعض فائدے
مدنظر کرکے حکم دیا اور کچھ فوج بھی مدد کو دی حافظ رحمت خان کہ بڑے عقلمند اور
دوراندیش تھے فیض اللہ خان اور علی محمد خان روہیلہ کے بیٹون کو جمع کرکے
کہا کہ شجاع الدولہ نے انگریزون کی مدد سے ہمارے ملک چھیننے کا ارادہ کیا ہی اور
ادھر شجاع الدولہ نے دوندے خان کو یہ دم دیا کہ مجھے تمھارے ملک سے کچھ
سروکار نہین ہی تم کبھی انگریزی فوج سے مقابلہ کا ارادہ نکرنا کیونکہ انکے مقابلے کی
تاب نہ لاؤگے اور عہدہ برآ نہو سکوگے مفت میدان مین آبرو برباد ہوگی جسوقت
افغانون سے لڑائی ہوئی تو افغان مع حافظ رحمت خان کے بھاگے اور حافظ رحمت خان
مارے گیے فوج کے پانون نہ جمے شجاع الدولہ کی فتح ہوئی بعد فتح کے شجاع الدولہ نے
حکم دیا کہ جو تابعداری اختیار کرے اُسے حاضر کرو اور جو خودسری کرے اُسکو
قتل کرکے پیش کرو آخرکار جتنے مفسد تھے وہ تنگ ہوہو کر حاضر ہوے
بعد اس فتح کے ولایت کے کونسل والون کی گورنر **سٹنگ صاحب** پر ایک
عرصہ تک خفگی رہی صاحب ممدوح نے بحسن تدبیر کچھ ایسا لکھا کہ رفع خیال
کونسلین ہوا اور اعزاز زیادہ ہوا جب شجاع الدولہ کا ۱۱۷۷ھ مین انتقال ہوا
جنازہ کو بڑی دھوم دھام سے اُٹھایا اور گلابی باغ مین دفن کرایا میرزا
امانی آصف الدولہ بن شجاع الدولہ نے چند اندیشے دل مین رکھکر میرزا علی خان

وسپہ سالار جنگ خان کو کہ انکے خالو تھے بتاکید ہمراہ جنازہ سے بلوایا اور کرنیل کلس
صاحب بہادر اور انگریزان کو بھی بلواکر کہا کہ باپ کی جگہ میری ہی کیا رائے
عالی ہی سبھون نے بہت تسلی دیکر کہا کہ جلدی مناسب نہین مگر انکو بیتابی تھی
گھبراہٹ سے کچھ اقرار روپیہ دینے کا کیا ان لوگون نے بھی جانا کہ حق دارگدی کا
تو یہی ہی اسوقت روپیہ ملتا ہی مفت راچہ گفت کیون چھوڑ دو آخر الامر باپ کی پگڑی
انکے سر پر باندھی اور مسند وزارت پر بیٹھے ایرج خان تو رخصت لیکر بادشاہ کے
حضور مین حاضر ہوے اور آصف الدولہ فیض آباد سے جانب لکھنو چلے گئے
غرضکہ انکے عہد مین بہت خرابیان رہین جہانتک انکے رفقا اور مصاحب تھے
سب کمینے اور اجلاف تھے حضرت شاہ عالم نے بار دیگر عظیم آباد کا قصد کیا
اور وقت پار اُترنے کرم ناتھ ندی کے خبر آئی کہ حضرت عالمگیر اعتماد الملک روسیاہ کے
فریب سے قتل ہوے اور محی الدین میرزا کام بخش کے بیٹے کو تخت پر بٹھاکر لقب
شاہجہان سے مشہور کیا اُسوقت حضرت شاہ عالم نے اپنے دولت خواہون کی
صلاح سے ۱۱۷۳ھ مین موضع کھولی مین تخت سلطنت پر جلوہ گری فرمائی اور
منیر الدولہ کو سفیر کرکے احمد شاہ ابدالی کے پاس بھیجا دلیر خان افغان مع اصالت خان کے
اس خبر کے سنتے ہی اپنی فوج لیکر بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوے خادم حسینخان
بادشاہ کی امداد کے واسطے اور نکال دینے میرن اور جعفر علی خان کے لیے چھ ہزار
سوار سے نکلے اور حاجی پور کے قریب پہونچے مگر امین صاحب نے تھوڑی فوج سے
اُنکو شکست دی پھر بردوان سے رام نراین بھی بہر امداد شاہی مع کانگار خان کے
ٹکاری کے نواح مین ٹھہرا میرن نے امینہ بیگم اور گھسیٹی بیگم مہابت جنگ کی

بیٹیون کو دغا سے بلوا کر دریا بُرد کرنیکا حکم دیا کہتے ہین کہ اُس شب اُسپر بجلی گری
اور وہ نیک بختین تو از خود دریا مین کود پڑین بعد ازان راج محل مین اُنکو لاکر دفن کیا
میرن پر غضب آلہی نازل ہونے سے پہلے بادشاہ داؤد نگر سے جوار بہار کی
سیر کر رہے تھے اب کلکتہ مین کلیف صاحب کے بعد ہلہل صاحب کلکتہ کے
بڑے صاحب ہوے اور مسٹر ونسٹر صاحب گورنر ہوے اور امیٹ صاحب
اور کرنیل کلیوسیف صاحب مع میجر کرنک صاحب اور لسنیٹن صاحب
و بعض سرداران کے عظیم آباد کی جانب واسطے مقابلہ بادشاہ کے گئے وقت
رزم تاب نہ لاکر مع بادشاہ فرار ہوے الا موشیر لاش زندگی سے مرنا بہتر جانکر
ایک توپ پہ ہو بیٹھے میجر صاحب اُنکی جوانمردی دیکھکر بہت خوش ہو گئے
انگریزون نے بادشاہ کے پاس صلح کا پیغام بھیجا آخر دولت خواہون کی
مصلحت سے بادشاہ نے صلح کی میجر کرنک صاحب نے مع سرداران دیگر سرداران
انگریزان کے موضع پچاین مین آکر بادشاہ کی ملازمت حاصل کی قاسم علی خان
یہ خبر سُنکر بیربھوم اور کھڑک پور سے دوا دوی کر کے آئے اور سرداران انگریزی
وساطت سے بادشاہ کی ملازمت سے مشرف ہوے اور ایکہزار اشرفی نذر گذرانی
بادشاہ کی طرف سے چھ پارچہ کا خلعت اور موتی مالا اور سرپیچ عنایت ہوا
اور کلغی لگانیکا بھی حکم ہوا آنمختصر بہت سے جھگڑے اِس عرصہ مین ایسے ایسے
ہوے کہ اگر اُنکا من وعن حال لکھا جاے تو کتاب طول پکڑ جاے اسلیے مختصر
مضمون پہ اختصار کیا۔

ذکر حضرت معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ ثانی مع مرقع



Sultan Mohommad Akbar Second Gorgan

لقب اِلکا بعد وفات عرش آشیانی ہوا۔ جاے مدفن قطب الاقطاب واقع دہلی۔

سکہ۔ سکہ مبارک صاحب قران ثانی ؛ شاہی محمد اکبر نسل چنگیز خانی ؛

شمار اولاد۔ سلطان ابو ظفر۔ سلطان بابر۔ میرزا سلیم بہادر۔ میرزا جہان شاہ

میرزا بلند بخت۔ میرزا جہان خسرو۔ شاہزادہ محمد جہانگیر۔ حافظ شجاعت شاہ۔ میرزا

کیقباد بہادر۔ میرزا محمد نظام شاہ۔ نواب موتی بیگم صاحبہ۔ نواب قمر النسا بیگم صاحبہ

نواب حسینی بیگم صاحبہ۔ یہ بادشاہ کم گو بڑے عابد غربا پرور فقیر دوست تھے روز

چہار شنبہ وقت صبح ماہ رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ مین شاہجہان آباد یعنی دہلی مین تخت نشین

ہوے کچھ کم تیس برس سلطنت کی عمر انکی اُناسی برس کی تھی اور تخت نشینی کے وقت

عمر اڑتالیس برس کی تھی۔

ذکر حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی مع مرقع



Sultan Mohemmad Bahadoor Shah 2d. Gorgian

جائے مدفن جزیرہ رنگون ملک برھما۔ سکہ۔ بزر زد سکہ صاحبقرانی و
سراج الدین بہادر شاہ ثانی و شمار اولاد۔ حضرت میران شاہ محمد دارا بخت
ولیعہد بہادر۔ حضرت میرزا شاہرخ بہادر۔ حضرت میرزا فتح الملک عرف
سلطان فخر الدین بہادر۔ حضرت میرزا محمد قریش۔ حضرت میرزا عبد اللہ۔ حضرت
میرزا محمد ظہیر الدین عرف میرزا مغل صاحب۔ حضرت سہراب ہندی عرف
میرزا امیڈھو۔ حضرت میرزا محمد ابو النصر۔ حضرت میرزا بختاور شاہ۔ حضرت محمد خجستہ شاہ
حضرت میرزا سلطان کیومرث۔ حضرت میرزا محمد خضر سلطان۔ حضرت میرزا محمد
جوان بخت بہادر۔ حضرت میرزا کوچک سلطان۔ حضرت میرزا شاہ عباس صاحب
جنابہ کاشفہ سلطان الزمانی بیگم صاحبہ وغیرہ۔ ان بادشاہ کو علم شاعری میں کمال
تھا اور خط عربی اور خط طغرائی میں لاثانی تھے اور زیارات مزارات اولیا اللہ سے
رغبت بہت تھی اور عمارات کے بنوانیکا نہایت شوق تھا شب جمعہ بست و ہشتم
ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ھ عمر ترسٹھ سال گیارہ ماہ میں تخت نشین ہوے اور
بائیس برس آٹھ مہینے سلطنت کی اور سنہ ۱۲۷۹ھ سہ شنبہ تاریخ ۱۷ جمادی الاول
مقام جزیرہ رنگون میں پانچ برس ہکر گیارہ تاریخ ستمبر سنہ ۱۸۶۲ء میں اس دنیاء
ناپایدار سے منھ موڑا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس نقشے مین میرے بھائی اور چچازاد بھائی اور پھوپھی
زاد بھائیون کے نام مع ولدیت اور مادریت کے
ذکر ہین

حضرت - میرزا محمد دارا بخت میران شاہ ولیعہد بہادر - شمار
اولاد - محمد عدو افگن بخت عرف میرزا ابو صاحب مرحوم - شاہزادہ محمد کریم شجاع
صاحب عرف میرزا ابو مرحوم - محمد عمر شیخ بہادر عرف میرزا جبو صاحب مرحوم
محمد رئیس بخت عرف میرزا زبیر الدین گورگان در بھنگہ - میرزا احمد اختر صاحب
میرزا گوہر سلطان مرحوم - محمد سکندر بخت عرف میرزا نصیر الملک معدوم الخبر
میرزا محمد فیروز شاہ دہلی مین ہین - میرزا ضیاء الملک دہلی مین - میرزا اعظم شاہ
دہلی مین - میرزا محمود اختر مرحوم -

شبیہ مبارک حضرت میران شاہ محمد دارا بخت ولیعہد بہادر۔
انکا انتقال غدر سے آٹھ برس پہلے ہوا۔



Prince Miran Shah Mohammad Darabakht Gorgan
Eldest son of Mohammad Bahadoor Shah Second.—

شبیه مبارک حضرت میرزا محمد شاهرخ بهادر



Prince Muhammad Shahrukh Gorgan 2nd. son of Mohammad Bahadoor Khan Seconds—

حضرت میرزا محمد شاہرخ بہادر۔ میرے حقیقی چچا تھے۔ شمار اولاد۔ میرزا محمد عبداللہ مرحوم۔ میرزا منظفر مرحوم۔ میرزا محمد سکندر شاہ۔ محمد جوان اختر مرحوم۔ انکو شکار افگنی سے بہت شوق تھا اور شکار شیر کی طرف طبیعت بہت مالوف تھی اور حالت شیر افگنی ہین قبل از غدر انتقال ہوا یعنی نو برس پہلے غدر سے۔

حضرت میرزا فتح الملک بہادر عرف سلطان مخر الدین ولیعہد دوم شمار اولاد۔ میرزا محمد نصرت الملک عرف میرزا ابو بکر مرحوم۔ میرزا محمد خورشید عالم دہلی مین ہین۔ میرزا محمد فرخندہ جمال دہلی مین۔

حضرت میرزا محمد قویش۔ شمار اولاد۔ میرزا نصیر الدین۔ میرزا ذاکر الدین۔

حضرت میرزا محمد عبداللہ۔ شمار اولاد۔ میرزا محمد سلیمان۔

حضرت میرزا محمد ظہیر الدین۔ عرف میرزا مغل۔ شمار اولاد میرزا قادر الدین۔ میرزا مجاہد الدین عرف میرزا اکلن۔

حضرت میرزا محمد خضر سلطان۔ شمار اولاد۔ میرزا محمد عثمان۔

حضرت میرزا محمد بختاور شاہ۔ شمار اولاد۔ میرزا مبارک شاہ مرحوم۔

حضرت میرزا محمدی۔ شمار اولاد۔ میرزا محمد سلیمان اختہ

حضرت میرزا محمد جوان بخت صاحب۔ شمار اولاد۔ میرزا ہمایون بخت۔ رنگون ہین۔

جنابہ کاشفہ سلطان الزمانی بیگم صاحبہ۔ نام اولاد۔ بڑے میرزا مرحوم میرزا منجھلے مرحوم۔ میرزا قادر بخش۔ دہلی مین۔

جنابہ آغا بیگم صاحبہ۔ نام اولاد۔ میرزا محمد ضیاء الدین میرزا نصیر الدین

میرزا ممتاز الدین۔

جنابہ ننھی بیگم صاحبہ۔ نام اولاد۔ میرزا محمد یعقوب۔ میرزا محمد قائم الملک۔

جنابہ پیاری بیگم صاحبہ۔ نام اولاد میرزا داؤد شاہ مرحوم۔

جنابہ قدسیہ سلطان بیگم صاحبہ۔ نام اولاد۔ میرزا ابلاقی۔ میرزا منور بخت میرزا مغل۔

جنابہ صالح سلطان الزمانی بیگم صاحبہ۔ نام اولاد۔ میرزا محمد امین الدین مرحوم۔ میرزا خادم حسین۔

جنابہ حمید النسا بیگم۔ نام اولاد۔ میرزا کبیر الدین۔

جنابہ سلطانی بیگم۔ نام اولاد۔ میرزا قادر سلطان۔ میرزا ذاکر الدین۔

جنابہ رابعہ بیگم۔ نام اولاد۔ میرزا ابراہیم۔ میرزا اسحاق۔

جنابہ مریم زمانی بیگم۔ نام اولاد۔ میرزا انتظام الدین۔

جنابہ قطب الزمانی بیگم۔ نام اولاد۔ میرزا محمد شاہ۔ میرزا اعظم شاہ۔

جنابہ دبیر الزمانی بیگم۔ نام اولاد۔ میرزا مصلح الدین در رنگون۔

جنابہ تنیت آرا بیگم۔ نام اولاد۔ شادان بخت۔ میرزا مغل۔

جنابہ حسن الزمانی بیگم۔ نام اولاد۔ میرزا محمد عثمان شاہ۔ میرزا مغل۔

جنابہ خیر النسا بیگم۔ نام اولاد۔ میرزا محمد حاجی۔

جنابہ ننھی بیگم خرد۔ نام اولاد۔ میرزا محمود شاہ۔

اس نقشہ میں اُن لوگوں کا ذکر ہی جو کہ ہمارے خاندان سے باعث انقلاب و سازش ارا کین سلطنت و اُمرا کے تخت نشین ہوے۔

ذکر حضرت سُلطان داور بخش مع مرقع



Sultan Dáwar Bakah Gorgán

عرف اِنکا میرزا بلاقی تھا یہ بیٹے شاہزادہ سلطان خسرو ابن حضرت جہانگیر بادشاہ کے تھے جب حضرت جہانگیر کا انتقال ہوا تو آصف جاہ نے مصلحت وقت جانکر انکو قید سے نکالکر تخت نشین کیا ایک برس دو مہینے تھوڑے روز تخت نشین رہے۔

ذکر حضرت جلال الدین محمد فرخ سیر بادشاہ مع مرقع



Sultan Farrukhsiyar Gorgan

ابن عظیم الشان بن حضرت محمد بہادر شاہ تھوڑا سا حال انکے زمانہ کا لکھتا ہون جب
فرخ نے ذوالفقار خان کو یہ پیغام بھیجا کہ جو دعویدار سلطنت کے تھے وہ تو بھاگ گئے
اب تم کیا چاہتے ہو اگر سلطنت کا حوصلہ ہی تو یہ امر آخر ہی اور اگر نسل عالمگیری چاہتے ہو
تو معزالدین نہ ہوے ہم ہوے ذوالفقار خان ناچار ہوے لڑائی سے ہاتھ اٹھایا اور
دہلی کی راہ لی جب فرخ سیر اپنی آرزو کو پہونچے تو ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۴ھ مین پندرہ
تاریخ روز پنجشنبہ کو دربار عام کرکے سردارون پر بہت سرفرازیان کرکے عہدے
تقسیم کئے اور بعد اطمینان کے معزالدین اور ذوالفقار خان کو کہ ہردم انکا دھڑکا تھا مار ڈالا اور تمام شہر
مین تشہیر کرایا پھر امیرون پر جھوٹی جھوٹی تہمتین لگا لگا کر تسمے کھچوا کھچوا کر مار ڈالتے تھے
علاوہ اسکے اور بھی ظلم شروع کیے کل لوگ متفق ہوے اور انسے جھگڑا شروع ہوا
اور تجویزین کرنے لگے کہ انکو قید کیا چاہیے اور ایسا ہی ہوا سردارون نے انکو بہت
بے عزت کیا یہ بہت عیاش مزاج تھے ۶ تاریخ ماہ ذی الحجہ کو بادشاہ کی شادی راجہ
اجیت سنگھ کی لڑکی سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوئی انکی والدہ بہت
عقیل تھین اور یہ کمال بے وقوف تھے مدت سلطنت انکی چھ برس تین مہینے
تھوڑے روز ۔

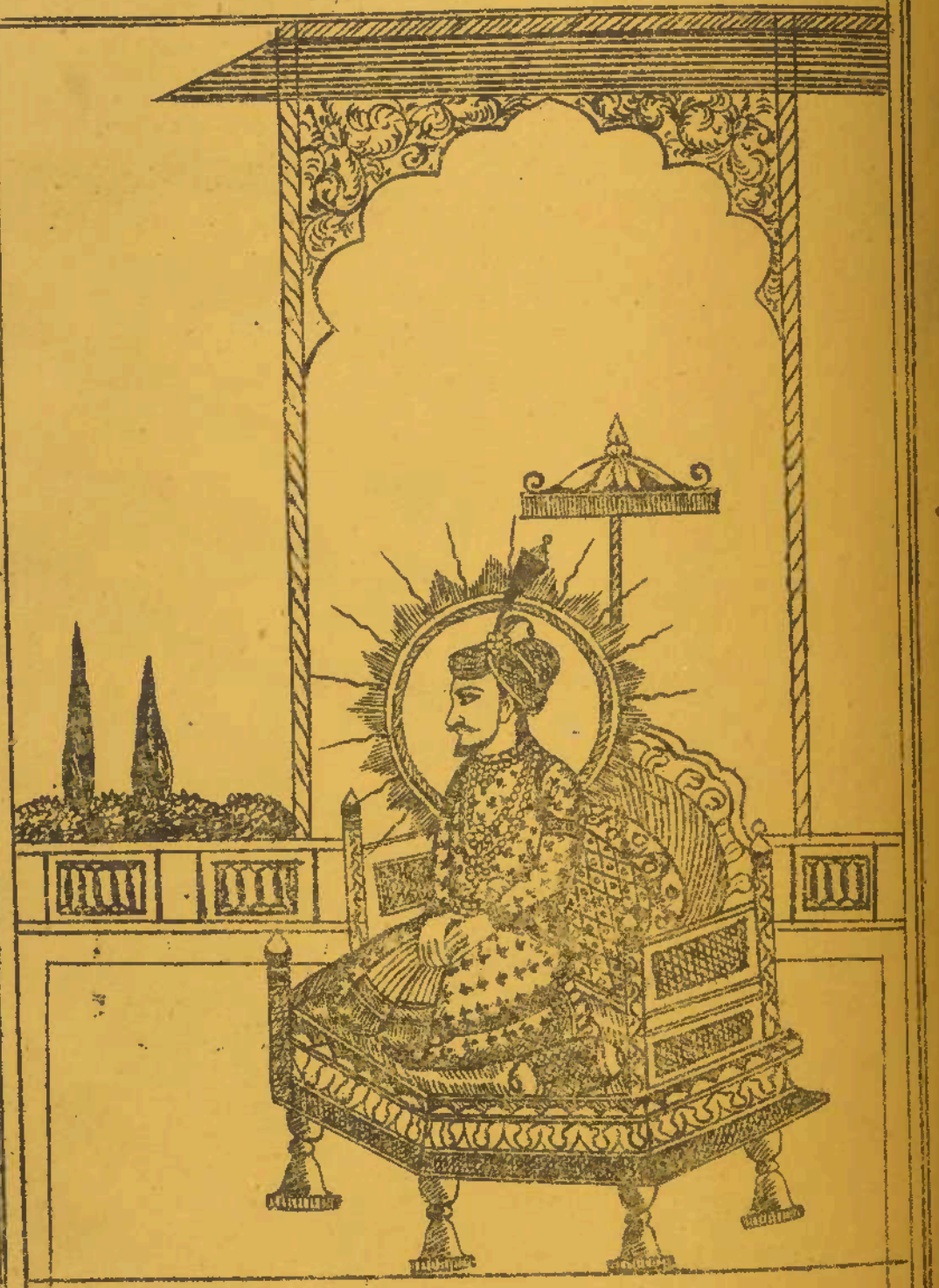
ذکر حضرت شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات مع مرقع



Sultan Rafiuddarjat Gorgan

بعد فرخ سیر کی گرفتاری کے تو تاریخ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ مین رفیع الدرجات یعنی
رفیع القدر کے چھوٹے بیٹے اور بہادر شاہ کے پوتے کو قید سے نکالکر جھگڑے فساد
دبنے کے لیے جو کپڑے وہ پہنے ہوے تھے اُسی ہیئت سے فقط ایک مالا سے مروارید
گلے مین ڈالکر تخت پر بٹھایا اور نقارۂ بادشاہی پہ چوب پڑنے لگی اور قطب الملک و
حسین علی خان دونون بھائی ملکر بندوبست کرنے لگے انکو عارضہ سل کا تھا اکیسوین تاریخ
رجب المرجب ہفتہ کے دن مر گئے۔

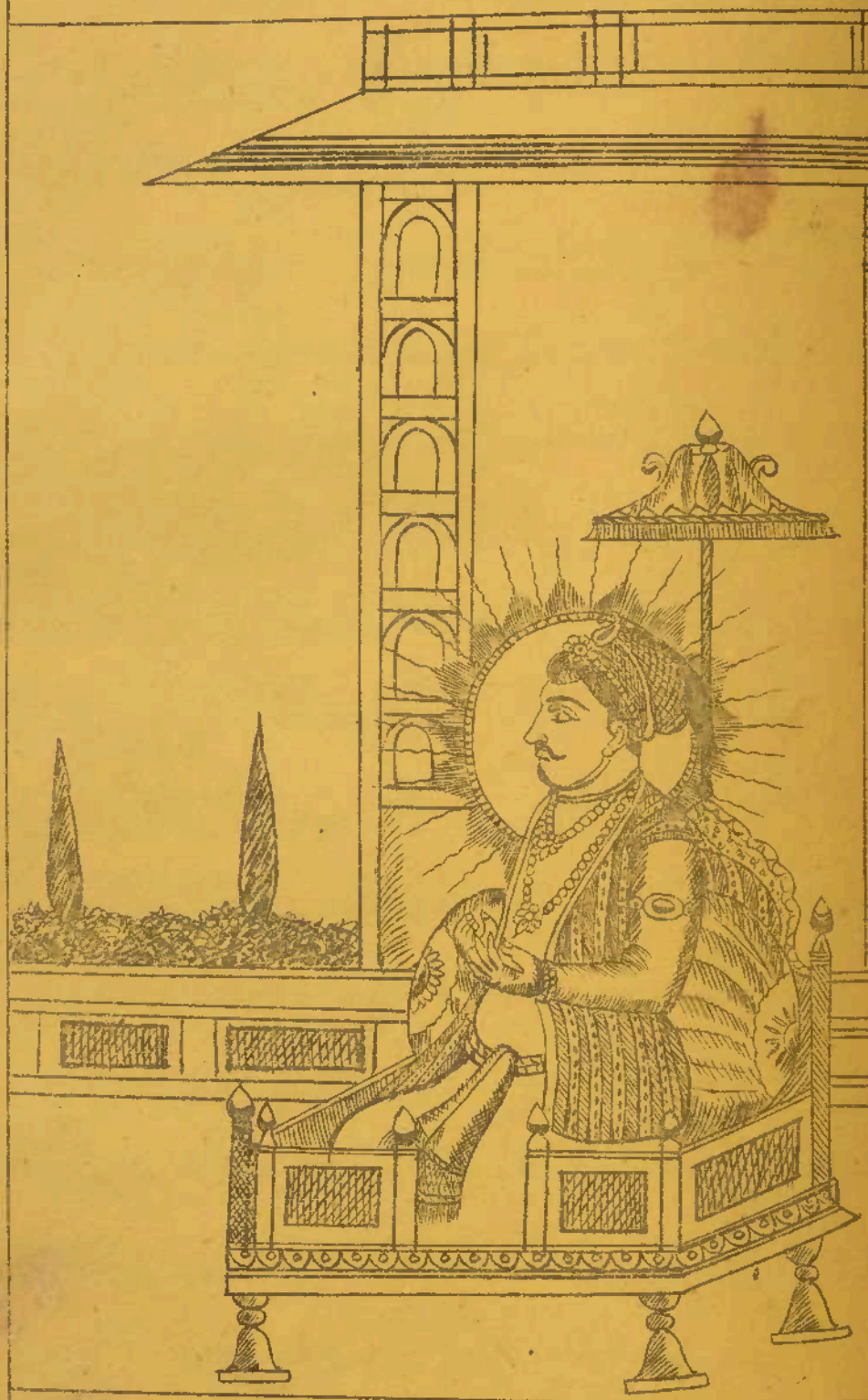
ذکر حضرت رفیع الدوله ابن رفیع القدر خلف چهارم محمد معظم بهادر شاه مع مرقع



Sultan Rafuddoulah Gorgan

بعد انتقال رفیع الدرجات کے قطب الملک اور حسین علی خان نے جھٹ پٹ انکو
تخت پر بٹھا کر آپ کار وزارت مین مشغول ہوے اور آخر شوال یا ذیقعدہ کی اول
تاریخون مین انتقال ہوا۔

ذکر الجا فتح ناصر الدین محمد شاہ مع مرقع



Sultan Muhammad Shah Gorgan

قطب الملک اور امیر الامرا نے نجم الدین علی خان اور غلام علی خان اور سید خان
جہان خان کو وسطے نکال لانے والدہ محمد شاہ اور محمد شاہ کے قید خانہ مین بھیجا اسوقت انکی
عمر اٹھارہ برس کی تھی پندرھوین تاریخ ماہ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ مین تخت پر بٹھایا اور
قطب الملک و حسن علی خان انتظام ملکی و مالی کرنے لگے انکی مان بہت صاحب
شعور تھین ان دونون وزرا کی بہت خاطر کرتی تھین ہمت خان بادشاہ کی اتالیقی کو
مقرر ہوے اور رتن چند قطب الملک کی طرف سے کام وزارت کا کرنے لگے اور
بادشاہ بھی ساتھ ہوشیاری کے کارروائی کرتے تھے یعنی کوئی کام بغیر صلاح ان
دونون بھائیون کے نہ کرتے تھے بعد تھوڑے زمانہ کے بادشاہ اور اُمرا مین فساد
ہونے شروع ہوے اور جو کہ بارہہ کے سیدون سے نظام الملک اور حسین علی خان کے
بعض معاملون مین نامناسب گفتگو ہونے لگی تھی اور سیدون کی طرف سے بادشاہ کا بھی
دل پھر گیا تھا نظام الملک یہ حال دیکھکر دکھن کی جانب چلے اور اکثر قلعون کو بھی
دخل مین لائے اور چند صوبون کو بھی قبضہ مین کیا آخر صلاح کارون نے یہ صلاح
ٹھہرائی کہ قطب الملک تو بادشاہی نائب مقرر ہوکر شاہجہان آباد مین رہین اور
حسن علی خان مع بادشاہ کے واسطے تادیب فساد نظام الملک کے مع چند امرا کے
فوج و توپخانہ سے لشکر کشی کرین آخر الامر لوازمہ جنگ سمیت اکبر آباد سے کوچ کرکے
روانہ دکن کو ہوے بادشاہ نے اعتماد الدولہ محمد امین خان کو اصل اضافہ اور سیصد
ہزار سے آٹھ ہزار سوار دو اسپہ ایک اسپہ مقرر کرکے ایک کرور پانچ لاکھ روپیے
انعام دیے اور خدمت وزارت سے سرفراز کیا اور بخشی گری کی خدمت صمصام الدولہ
خان دوران خان بہادر منصور جنگ کو مرحمت ہوکر منصب آٹھ ہزاری ذات مع

خطاب امیر الامرا کے سرفراز کیا اور قمر الدین خان محمد امین کے بیٹے کو داروغہ غسل خانہ کا
دوسرا بخشی کیا اور حیدر قلی خان سات ہزاری کا منصب پاکر مخاطب بہ ناصر جنگ ہوئے
اور سعادت خان کو بہادری کا خطاب حاصل ہوا مع نقارہ کے اسی طرح ظفر خان اور
دولت خواہان سلطانی کو جو کہ نئے پرانے نوکر تھے ہر ایک کی حیثیت کے لائق خدمات
مرحمت ہوئیں جب اس عنایات بادشاہی کی خبریں مشہور ہوئیں اور رتن چند نے
عرضی خفیہ عبد اللہ خان کو بھیجی کہ امیر الامر نظام الملک مارے گئے عبد اللہ خان الٹے
پھرے مگر بادشاہ سے مقابلہ کرنا مناسب نہ جانا تجویز کی کہ اورنگ زیب کی اولاد سے
ایک شاہزادہ کو ہمراہ لیکر بادشاہ سے مقابلہ کیا جائے چنانچہ شجاعت خان اور میر
قلی خان کو نجم الدین علی خان صوبہ کے پاس بھیجا مع اپنے خط کے کہ بمجرد پڑھنے خط کے
شاہزادہ ظہیر الدین سلطان بہ اہسیم کو روانہ کرو۔ تعداد سلطنت اٹھائیس برس
تین مہینے چودہ روز۔

ذکر حضرت ابوالفتح شاہزادہ ظہیر الدین محمد سلطان ابراہیم مع مرقع



Sultan Ibrahim Gougan

سنہ ۱۱۳۲ھ مین شاہزادہ ابراہیم بن رفیع القدر خلف حضرت محمد بہادر شاہ کو تخت پر
بٹھایا اور عبداللہ خان نے دربار مین حاضر رہکر بادشاہی خدمتین تقسیم کرکے سرداروں کو
اپنے موافق کیا اور تاریخ ۱۷ ماہ ذی الحجہ کو قطب الملک شاہزادہ سلطان
ابراہیم کو ساتھ لیکر بادشاہون کی طرح بڑی دھوم سے شہر سے باہر نکلکر
عیدگاہ پر خیمہ زن ہوے اور بارھوین محرم سنہ ۱۱۳۳ھ کو موضع شاہدہور کے متصل
دونون طرف کے لشکر آراستہ ہوے اور مقابلہ شروع ہوا طرفین کے جو افرد
سپاہیون نے بہادریان دکھلائین وقت ہنگامۂ عظیم کے قطب الملک اپنے ہاتھی سے
کود کر دست بقبضہ ہوے جب سیف الدین علی خان وغیرہ سرداروں نے قطب الملک کا
ہاتھی خالی دیکھا گمان کیا کہ قطب الملک شاید مارے گئے فوج کے پاؤن اکھڑ گئے
قطب الملک حیران ہوکر ہر سو تکنے لگے اور قبل اس معاملے کے قطب الملک ایک
تیر پیشانی پر اور ایک زخم تلوار کا ہاتھ پر کھا چکے تھے حیدر قلی خان قطب الملک
اور نجم الدین خان کو جھٹ پٹ گرفتار کرکے بادشاہ یعنی محمد شاہ کے حضور مین لائے
چونکہ محمد شاہ بہت رحم دل تھے عنایت کی نظر سے انکی طرف دیکھا اور حیدر قلیخان کے
سپرد کرکے فتح کے شادیانے بجنے کا حکم دیا اور شاہزادہ ابراہیم کو قید کیا
بائیسوین تاریخ سنہ ۱۱۳۳ھ منگل کے دن اجمیری دروازے سے محمد شاہ بڑے تجمل سے
قلعہ شاہجہان آباد مین داخل ہوے باقی تذکرات اور ایسے انکے وقت کے ہین کہ وہ
من و عن اسمین تحریر نہین ہوسکتے کہ مدنظر اختصار ہی شاہزادہ مذکور نے کل پندرہ
روز سلطنت کی۔

باعث عیاشی اور غفلت اور صحبت اجانان سے اقبال تیموریہ کا انکے عہد مین ختم ہوا۔

ذکر حضرت مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بادشاہ مع مرقع



Sultan Ahmud Shah Goorgan

جاوید خان اور اسحق خان نے بعد انتقال محمد شاہ کے انکے بیٹے احمد شاہ کو بصلاح
صفدر جنگ ماہ جمادی الاولی کی پہلی تاریخ ۱۱۶۱ھ کو نیک ساعت مین تخت پر
شالہ مار باغ مین بٹھایا اور کل امرا نے نذرین گذرانین اور بادشاہ قلعہ شاہجہان آباد
مین داخل ہوے اور صفدر جنگ کو وزارت ملی بعد انتقال صفدر جنگ کے آصف جاہ
بے فکر ہوے بادشاہ نے جملۃ الملک کو مدار المہام اور وزیر الملک اور برہان الملک
اور ابو المنصور خان بہادر کو مختلف عہدے بخش کر صفدر جنگ کو سپہ سالاری کا خطاب دیا

ذکر حضرت محی السنّة میرزا کام بخش معروف شاهجهان ثانی مع مرقع



Sultan Shahjehan II Gorgan

جب عماد الملک روسیاہ نے حضرت عالمگیر ثانی کو قتل کیا تو اُسی روز اُنکو تخت پر بٹھایا تھا یہ صاحب سلطان اورنگ بہادر کے پوتون مین سے تھے کُل آٹھ مہینے تخت نشین رہے بعد مین قید ہوے۔

ذکر حضرت شاہزادہ میرزا محمد جوان بخت بہادر ابن حضرت شاہ عالم مع مرقع



سنہ ۱۲۱۵ھ میں انکو شجاع الدولہ تخت پر بٹھا کر خود وزیر مقرر ہوے انکی اولاد کے لوگ بنارس میں موجود ہیں

Sultan Prince Jawan Bakht Gorgan

ذکر حضرت بیدار شاہ بادشاہ مع مرقع



انکا حال بسبب عدم دستیابی تاریخات کے کماینبغی قلمی نہو سکا

Sultan Baidar Shah Gorgan

ذکر نادرشاہ ایرانی



۱۱۵۱ھ کی آٹھوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو بعد جنگ و جدال کے نادرشاہ اور محمد شاہ قلعہ دہلی
مین داخل ہوے اور ماہ صفر المظفر کی ساتوین تاریخ ۱۱۵۲ھ مین براہ کابل ایران کو گئے

Sultan Naadir Shah

ذکر احمد شاہ درّانی کابلی مع مرقع



یہ ہندوستان مین سات مرتبہ آئے اول مرتبہ کے سنہ معلوم نہین دوسری دفعہ سنہ ۱۱۶۰ تیسری دفعہ سنہ ۱۱۶۱ چوتھی مرتبہ سنہ ۱۱۶۵ پانچوین مرتبہ سنہ ۱۱۷۰ چھٹی مرتبہ سنہ ۱۱۷۳ ساتوین مرتبہ سنہ ۱۱۷۶ مین آئے تھے

Ahmud Shah Durrani

اِس نقشہ مین شاہانِ انگلستان کی کیفیت مختصر کرکے لکھتا ہون

William First Norman King

سلطان ولیم بہادر اول۔ خاندان نارمن سنہ ۱۰۶۶ء مین ملک انگلستان پر حملہ کرکے قبضہ کیا اور اپنے نارمنی خاندان کے لوگون کو اِس شرط پر جاگیرین عطا فرمائین کہ وقت پر مدد کرین اور حضرت محمد اکبر شاہ کی طرح انگلستان کی پیمائش کرائی اور زمیندارون کی کل کیفیت معاش اور ہر ایک کی مالگزاری کی تعداد اپنے رجسٹر مین مندرج کی یہ بادشاہ بڑے بہادر اور اولوالعزم تھے مگر سیہ بیاہ دری کے سنگدل اور بہ غضب ہو گئے تھے سنہ ۱۰۶۶ء سے لیکر سنہ ۱۰۸۷ء تک حکمرانی کی۔

William II

سلطان ولیم بہادر ثانی انکو شکار کا بڑا شوق تھا چنانچہ ایک جنگل بھی واسطے شکار کے آراستہ کیا تھا اور اُسکا نام نیو فارسٹ رکھا تھا آخر کار جب جام عمر انکا لبریز ہوا تو شکار گاہ مین انتقال کیا سنہ ۱۰۸۷ء سے لیکر سنہ ۱۱۰۰ء تک حکمرانی کی۔

Henry I

سلطان ہنری بہادر یہ بڑے عالم و فاضل تھے اور رعایا کو انھون نے بہت اختیار دیے بہت انصاف مندی اور ایجاد ٹکس کا بھی انھین کے عہد دولت مین ہوا سنہ ۱۱۰۰ء سے لیکر سنہ ۱۱۳۵ء تک حکمرانی کی۔

Stephen

سلطان اسٹیفن بہادر۔ سلطان ہنری کے مرنے کے بعد بیٹے بیٹیلڈا اور بھانجے اسٹیفن سے باہم تخت کے لیے سخت لڑائی ہوئی اِس سبب سے ملک مین بہت دنون تک ہل چل رہی آخر کار دونون مین صلح ہوئی سنہ ۱۱۳۵ء سے لیکر سنہ ۱۱۵۴ء تک حکمرانی کی۔

House of Plantagenet Henry II

سلطان ہنری بہادر ثانی۔ نامدان پلین ٹیجینٹ۔ یہ بیٹے ٹیلڈا کے تھے انکو اپنی والدہ اور زوجہ کے حق مین سے کئی ملک ہاتھ لگے انھون نے پادریون کی حکومت کم کرنے کے لیے آئین مقام کلارنڈن جاری کیے کیونکہ انکے وقت مین ٹامس بیکٹ ایک بڑے ذی اختیار پادری تھے ان مین اور پادری صاحب مین پہلے بہت ملاپ تھا بعدہٗ دلون مین بگاڑ پڑا تھا کہ سلطان نے پادری صاحب کو مروا ڈالا ۱۱۷۰ء سے لیکر ۱۱۸۹ء تک حکم رانی کی اسوجہ سے انکا لقب پلین ٹیجینٹ ہوا کہ انکے باپ ایک قسم کے درخت کا پتہ اپنی ٹوپی مین رکھتے تھے۔

Richard Lion-Hearted

سلطان ریچرڈ بہادر عرف شیر دل۔ یہ بیت المقدس کے مسلمانون سے کئی بار لڑے کبھی فتح پائی اور کبھی شکست کھائی دلیر اور جنگ آزما تھے ۱۱۸۹ء سے لیکر ۱۱۹۹ء تک حکم رانی کی۔

John

سلطان جان بہادر۔ انکے وقت مین جو ملک فرانس کے انگلستان مین شامل تھے ہاتھ سے جاتے رہے اور شہر روم کے بڑے پادری سے مقام سٹفنلیٹن مین درباب جنگ بڑی تقریر کی علاوہ اسکے اپنے امرا اور روسا کے ساتھ ایسا ظلم کرنا شروع کیا کہ آخر کار ارکان دولت تبنگ آکر آمادہ جنگ ہوے اور بلبالف الجیل اپنے ارادہ کی سند جو مگنا کارٹا کر کے مشہور ہی بادشاہ سے لکھوالی اسی سند کی رو سے انگریزی رعیت کی آزادی کی بنیاد ہنوز ہی انکو مورخون نے کم حوصلہ اور

نُبرد لکھ کر کے لکھا ہی اور نیز انھین کی نسبت عیاش اور دغا باز بھی لقب کرتے ہین انکے
ہمعصر سلطان قطب الدین التمش دہلی مین بادشاہ تھے سنہ ۱۱۹۹ء سے لیکر سنہ ۱۲۱۶ء تک
حکمرانی کی۔

Henry II

دوم سلطان ہنری بہادر۔ جسوقت یہ تخت نشین ہوے سن شریف انکا
نوبرس کا تھا اور انھین کے زمانہ مین ایک ضلع سے ایک امیر نام سامنڈی
مانڈفرد کی کوشش سے دو وکیل واسطے بنانے آئین اور اُنکی آزادی اور حفاظت کے
لیے شہر لنڈن مین بھیجے گئے اور اسی جایسے پہلے پہل ہوس آف کامن کی بنیاد ہوئی
اور ان بادشاہ نے تین بار مگنا کاٹا کی سند کو تصدیق کیا اور شہر روکسفرڈ اور
شہر کیمبرج مین مدرسہ عالیہ کے بننے کا حکم دیا سنہ ۱۲۱۳ء سے لیکر سنہ ۱۲۷۲ء تک حکمرانی کی

Edward I

سلطان اڈورڈ بہادر اول انھون نے سنہ ۱۲۸۳ء مین ملک ویلس پر چڑھائی کی
اور وہان کے بادشاہ کو شکست دی اور ملک کو اپنے قبضہ مین لائے اور وہان کے
لوگون کو راضی رکھنے کے لیے اپنے بیٹے شاہزادہ کو ویلس کا لقب دیا بعد ازان
اسی نام سے ہر ایک انگلستان کے بادشاہ کے بڑے بیٹے کا لقب شاہزادہ ویلس
ہوتا آیا سنہ ۱۲۹۶ء مین سلطان جان بلیل اور سلطان البرٹ پروس کے درمیان
دربارہ اسکاٹ لینڈ کے تخت لینے کے تکرار ہوئی اِن دونون مین اڈورڈ کو اس بارہ مین
ثالث بالخیر مقرر کیا اور اُنھون نے بجانب بلیل کے فتوی دیا اور سنہ ۱۲۹۵ء مین بلیل نے
اپنے تئین اڈورڈ کا تابعدار ہونا پسند کیا اور اُسپر چڑھائی کی اور سنہ ۱۲۹۶ء مین

بمقام دنبار لڑائی ہوئی اور شکست دیکر اسکاٹ لینڈ کو اپنے قبضہ مین کر لیا چونکہ اڈورڈ نے اسکاٹ لینڈ کے لوگون پر بہت سے ایسے ٹکٹ جاری کیے کہ وہ لوگ اپنے بادشاہون کو دینے نہین آتے تھے اسوجہ سے وہ لوگ بادشاہ سے بگڑ گئے اور آمادہ بجنگ ہوے اور بہ ترغیب رابرٹ بروس والس کے فوج جمع کر کے اڈورڈ پر حملہ کیا مگر اس عرصہ مین سلطان اڈورڈ نے قضا کی یہ بادشاہ بڑے بہادر اور منصف مزاج تھے ۱۲۷۲ء سے لیکر ۱۳۰۷ء تک حکمرانی کی۔

Edward II

سلطان اڈورڈ بہادر دوم تخت نشین ہوتے ہی اپنے باپ کی لڑائی کی تیاری کی تکمیل اور ملک اسکاٹ لینڈ پر تاخت کی لیکن بمقام بانک برن ۱۳۱۴ء مین اسکاٹ لینڈ والون سے شکست کھائی اِن بادشاہ کے دو بیٹے بہت منھ چڑھے تھے الا لیاقت سے بے بہرہ تھے ایک کا نام پی لیر گوسٹن دوسرے کا نام ڈی اسپنسر تھا ان دونون نے انگلینڈ کے اُمرا کو اپنے عادات سے اتنا بیزار کیا کہ آخر دو ہوکے انھون نے ایک اپنے سرکش امیر تامس ارل آف لن کسٹر ہے کو شکست دی مگر ۱۳۲۵ء مین انکی بیگم ایزبیلا نے ملک فرانس مین ایک مفلوک امیر انگریزی سے جسکا نام راجر ماٹیمر تھا محبت پیدا کر کے اور اُنکی مدد سے ایک فوج انگلستان مین لاکر اپنے شوہر اڈورڈ کو قید کیا اور قلعہ برکلی مین ڈالدیا ۱۳۲۷ء سے لیکر ۱۳۲۷ء تک حکمرانی کی۔

Edward III

سلطان اڈورڈ بہادر سوم۔ یہ اڈورڈ ثانی کے بیٹے تھے باعث نابالغیت اڈورڈ کے ماٹیمر اور شہزادی ایزبیلا نے ملکر خوب سلطنت کی جب اڈورڈ سن شعور کو پہونچے اُنھون

مارٹیمر کو پہلے قید کیا بعدہٗ پھانسی دی اور اپنی والدہ ایزبیلا کو محل مین نظر بند کیا جسوقت چارلس چہارم فرانس کے بادشاہ کا انتقال ہوا اسوقت انھون نے اپنی مان کی جانب سے فرانس کے تخت کا دعوی کیا مگر فرانس والون نے اُنکے دعوے کو اسوجہ سے باطل کیا کہ وہان آئین سالک لا کی رو سے عورت تخت نشین ہونے کی مجاز نہین تھی یعنے نواسی کو تخت کی حقیت نہین پہونچتی مگر جبکہ ۱۳۴۰ء مین ملک فرانس کے بادشاہ فلپ نے فرانس کے صوبہ پر بمقام ایکوی مین جو کہ اُنکو اپنی والدہ کی طرف سے ہاتھ لگا تھا چڑھائی کی اور اسکاٹ لینڈ والون کو انگریزون سے لڑنے پر آمادہ کیا اڈورڈ نے فرانس پر چڑھائی کر کے ۱۳۴۶ء مین میدان کریسی مین فرانسیسیون کو پوری شکست دی اس لڑائی مین اُنکے بیٹے بلیک پرنس یعنی شاہزادہ سیاہ فام نے بڑی بڑی بہادریان دکھلائین اور ۱۳۴۷ء مین کیلے کا شہر ان بادشاہ کے ہاتھ آیا ۱۳۵۶ء مین پوتیرس کے مقام مین شہزادہ بلیک پرنس نے فرانسیسیون کو شکست دی کہ انکو پھر تاب مقابلہ کی نہوئی اور جان بادشاہ جو فرانس کے تھے وہ بھی قید ہوے اس صورت مین فرانس و انگلستان کے درمیان صلح ہوئی اور ۱۳۶۰ء مین انگریزون نے اسکاٹ لینڈ والون پر اور بادشاہ جون نے انگلستان پر چڑھائی کی اس لڑائی مین فرانس کے بادشاہ شکار کو گئے ہوے تھے اسوجہ سے مینوئس کر اس کے مقام مین اسکاٹ لینڈ والون کو انگریزون نے اچھی شکست دی اور بادشاہ کی بیگم صاحبہ فلیپا نے اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ ڈیوڈ بروس کو قید کر لیا اور چارلس چہارم اور فلپ ششم اور جون اور چارلس نجیم یکے بادیگرے فرانس کے تخت پر رونق افروز رہے ہمعصر اُنکے سلطان محمد تغلق اور فیروز تغلق ہندوستان مین تھے ۱۳۲۶ء سے لیکر ۱۳۵۸ء تک حکمرانی کی۔

Richard II

سلطان ریچرڈ دہاور ثانی - یہ بادشاہ بلیک پرنس کے بیٹے تھے انکے عہد دولت مین وات ٹیلر نامے نے بلوہ کیا مگر بادشاہی سپاہیون نے اُس بلوہ کو دبا دیا ایک امیر ہنری لن کسٹر جو کہ جان آف گارنٹ کے بیٹے تھے اپنے باپ کے مرنے کے بعد فوج لیکر انگلینڈ مین اُتر آئے چونکہ سلطان ریچرڈ کی سلطنت سے رعایا ناخوش تھی اس سبب سے پارلیمنٹ نے بادشاہ کو تخت سے اوتار کر ہنری کو بادشاہ کیا ۱۳۹۹ء سے لیکر ۱۴۱۳ء تک حکمرانی کی -

House of Lancaster.

خاندان سلطان لین کشٹر اگرچہ انکو برضامندی پارلیمنٹ تخت نصیب ہوا مگر فساد انکے عہد مین اکثر رہے ۱۳۹۹ء سے لیکر ۱۴۱۳ء تک حکمرانی کی -

Henry V

سلطان ہنری بہادر پنجم - انہون نے پھر فرانسیسون سے جنگ شروع کی اُس وقت ملک فرانس کی حالت بہت ابتر تھی ۱۴۱۵ء مین ارجن کوٹ کے مقام مین فرانسیسون کو ایسی شکست دی کہ اُنکا زور و حکومت بالکل جاتا رہا اِن بادشاہ مین بہت خوبیان تھین جیسے کہ زیرک تھے ویسے ہی جنگ آزما تھے اور بہادر علاوہ اسکے رحم دل و خوش اخلاق و صاحب الفت ۱۴۱۳ء سے لیکر ۱۴۲۲ء تک حکمرانی کی -

Henry VI

سلطان ہنری بہادر ششم - وقت تخت نشینی کے انکی عمر صرف نو مہینے کی تھی امیر جان ڈیوک آف بڈفرڈ سلطنت کے ولیعہد ہوے اور اسی ایام مین

بادشاہ ملک فرانس چارلس ششم نے قضا کی اور اُنکے بیٹے چارلس ہفتم نے اپنے
باپ کی سلطنت پر دعوی کیا باین وجہ لڑائی شروع ہوئی اور جان آف ارک دی میڈ
آف اورلی نس جو کہ ایک دہقانی کے لڑکے تھے انھون نے اس لڑائی مین بڑی بڑی
دلیریان دکھلائین یہانتک کہ ۱۴۱۵ء مین بالکل انگریزون کو فرانس سے نکالدیا اس
لڑائی کے بعد انگریزون مین اور فرانس مین پھر کوئی لڑائی نہین ہوئی اور بہت سی
لڑائیان اس عہد مین ہوئین کہ خلاصہ اسکا کتب تاریخ انگریزیہ سے بخوبی منکشف ہو
یہان پر بسبب تطویل کتاب اختصار مدنظر ہے ۱۴۲۲ء سے لیکر ۱۴۶۱ء تک حکمرانی کی

Henry VI

سلطان اڈورڈ بہادر چہارم خاندان یارکسٹ انکے عہد مین پہلی لڑائی
بمقام ٹوٹن ۱۴۶۱ء مین ہوئی اور مقام ہیجلے مور کی لڑائیان ۱۴۶۴ء مین شروع
ہوئین اور مقام بارنٹ کی لڑائی ۱۴۷۱ء مین فتح ہوئی مگر مقام باسورت کی لڑائی
مین جو کہ ۱۴۸۵ء مین ہوئی تھی اسمین لن کشٹر والون نے فتح پائی ۱۴۶۱ء سے لیکر
۱۴۸۳ء تک حکمرانی کی۔

Richard III

سلطان ریچرڈ بہادر سوم۔ یہ اڈورڈ چہارم کے بیٹے تھے پھولون کی لڑائی مین
مارے گئے نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ پھولون کی لڑائی مین انگریزی امرا بہت مٹ گئے تھے
اور امرا کا زور لوگون پر کم ہوگیا تھا اور رعیت کی آزادی بخوبی قائم ہوگئی تھی
۱۴۸۳ء سے لیکر ۱۴۸۵ء تک حکمرانی کی۔

Henry VII Teuder family

سلطان ہنری بہادر ہفتم۔ خاندان ٹیوڈر۔ اس خاندان کے دورہ مین انگلستان مین ایک نیا عیسائی مذہب قائم ہوا اور علم و ہنر و تجارت کی بھی ترقی ہوئی چونکہ یہ حق دار سلطنت کے نہ تھے باعث دور اندیشی انھون نے اپنی شادی شہزادی الزبتھ یا پلرہ سے کی کہ وہ سلطان اڈورڈ چہارم کی صاحبزادی تھین اس طور سفید و لعل گلاب کے جو دو فرقہ تھے انکے عہد مین ایک ہوگئے اور ایک شخص لیمبرٹ یا بڑو ۱۴۸۷ء اور دوسرے صاحب مسمی پرکن وارباک نے ۱۴۹۱ء مین مکر سے اپنے کو یارک خاندان سے قرار دیکر تخت کا دعوے کیا اور منسوبہ انکا پورا ہوا اور صاحب اختیار ہوے اور ۱۴۹۲ء مین کلمبس نے اور ۱۴۹۷ء مین کیبٹ نے یکے بادیگرے ملک امریکہ کا پتہ لگایا جسکو نئی دنیا کہتے ہین اور یہ بھی ایک مشہور بات ہو کہ سلطان ہنری ہفتم نے اپنی صاحبزادی مادرٹ یا مسماۃ مارگرٹ صاحبہ کی شادی ملک اسکالینڈ کے بادشاہ جمس چہارم کے ساتھ ۱۵۰۳ء مین ٹھہرائی اسی وجہ سے ملکہ الزبتھ کی وفات کے بعد جمس چہارم مذکور کے ۱۶۰۳ء مین جمس اول جو کہ اسکاتلنڈ کے ششم بادشاہ تھے انگلنڈ کے حق دار ہوے یہان اس نام سے اول بادشاہ یہی شمار کیے گئے ۱۴۸۵ء سے لیکر ۱۶۰۳ء تک حکمرانی کی۔

Henry VIII

سلطان ہنری بہادر ہشتم۔ ان بادشاہ کے عہد مین بھی فرانسیسون سے کئی بار جنگ ہوئی ۱۵۱۳ء مین ملک اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ جمس چہارم کو فلادل کے میدان مین کامل شکست دی ان حضرت کے چھ محل تھے محل اول جنابہ کھترن بیگم صاحبہ

جو کہ بڑے بھائی آنجہر مرحوم کی زوجہ تھین محل دوم جنابہ اِلتوٹن بیگم صاحبہ محل
سوم جنابہ آنجین سیمر بیگم صاحبہ محل چہارم جنابہ این سفر کلیر بیگم صاحبہ محل پنجم
جنابہ کھترن ہاڈرڈ بیگم صاحبہ محل ششم جنابہ کھترن پارگ صاحبہ اِن مین سے
محلات اول اور چہارم کو طلاق دی اور دوسرے اور پانچوین محل کو قتل کیا اور
تیسرے محل نے وقت تولد طفل کے انتقال کیا انکے عہد دولت مین پراٹسٹنٹ یعنی
عیسائی کا ایک مذہب جدید قایم ہوا اور اِس مذہب کے سرگروہ خود بادشاہ تھے
اُسوقت سے آج تک انگلستان مین اکثر لوگون کا یہی مذہب ہی یہ سلطان اگرچہ
جولانی طبیعت سے بہادر اور دور اندیش اور سخی تھے لیکن مغرور و زود رنج و سنگدل
و ضدی و ظالم و عیاش تھے ہنرانکے سلطان ابراہیم لودی اور سلطان بابر
اور سلطان ہمایون و شیر شاہ ہندوستان مین تھے ۱۵۰۹ء تک حکمرانی کی۔

	Edward VI	

سلطان اڈورڈ بہادر ششم۔ یہ ہنری ہشتم کے اِکلوتے بیٹے تھے بارعث
نابالغی امیر سامرسٹ اور بعد اُنکے امیر نارتھمبرلینڈ محافظ ملک ہوے اُنکے دورے مین نئے مذہب
انگلستان مین بڑی ترقی ہوئی ۱۵۴۷ء سے لیکر ۱۵۵۳ء تک حکمرانی کی۔

	Mary	

جنابہ ملکہ مری صاحبہ اول۔ انکا مقام خاص انگلستان تھا اِنھون نے اپنی شادی
شہزادہ فلپ ثانی سے جو شہنشاہ ملک جرمن کے لڑکے تھے کی اور پراٹسٹنٹ کے جدید مذہب
والون کو بہت ستایا اور اُنکے بڑے بڑے عالمون اور امامون کو یعنی۔ لیٹمر۔ وکرامر
و ہوپر۔ وردلی کو جو شہور تھے مثل ہیزم چتا کے آگ مین جلا دیا اور انھین کے

وقت مین قلعہ کا شہر جو کہ ملک فرانس مین باقی رہگیا تھا ہاتھ سے جاتا رہا اور ہمصر
اُنکے حضرت ہمایون بادشاہ اور حضرت جلال الدین محمد اکبر شاہ ہندوستان مین
تخت نشین تھے ۱۵۵۳ء سے لیکر ۱۵۵۸ء تک حکمرانی کی۔

	Elizabeth	

جنابہ ملکہ الزبتھ صاحبہ۔ اِن ملکہ صاحبہ کا زمانہ انگلستان کے لیے کئی وجہون سے
سود مند ہوا اور ملک کو بھی رونق ہوئی انھون نے اپنی پھوپھی زاد بہن اسکاٹ والی
شہزادی مری کو قتل کا حکم دیا اور جو کہ ملک اسپین والون نے ایک لشکر انگلستان
کی فتح کے لیے بھیجا تھا اُسکو انگریزون کی جہازی فوج نے پوری شکست دی
۱۵۸۸ء مین درمیان انگلستان کے بڑے بڑے جہازی مشہور ہوے یعنے
ہاورڈ۔ ڈرنک ہاکنس۔ وسر والیٹر رلی۔ یہ لوگ انگریزون کے نئے رشتہ دار تھے
اور ملک امریکہ مین یہ مقام درجہا انھون نے سکونت اختیار کی تھی اور علاوہ اِنکے
مشہور جہازی یہ لوگ بھی ہوے یعنے۔ امیر ٹسڈ۔ وامیر آئی سکس۔ وسیر فلپ
سڈلی۔ وسکس پیر۔ واِس ہنٹر۔ اور سب لوگ اپنے وقت کے مشہور شاعر تھے
اور انھین ملکہ صاحبہ کے وقت مین تاجران انگلستان مین سے چند صاحبون نے ۱۶۰۰ء
مشرقی ملکون مین واسطے تجارت کے اسٹنڈیا قائم کیے جنھون نے
آخر الامر ہندوستان پر حکومت جمائی ۱۵۵۸ء سے لیکر ۱۶۰۳ء تک حکمرانی کی۔

	James first of Stuart family	

سلطان جمیس بہادر اول خاندان اسٹورٹ۔ اس نام کے ملک سکاٹلنڈ
مین پانچ بادشاہ گذرے۔ الّا ملک انگلستان مین اس نام سے یہ پہلے بادشاہ ہے

اِنکے تخت نشین ہونے سے انگلستان اور اسکاٹ لینڈ دونون ملکون کی بادشاہت ایک ہوگئی اور اسکی تکمیل بادشاہزادی ایلین کے عہد مین سنہ ۱۸۰۱ء مین ہوئی تھی اِس زمانہ مین صورت انگلستان کی یہ رہی کہ شاہان طالب حکومت اور پارلیمنٹ یعنی لوگون کی مجلس وکلا نے بادشاہون کے ارادون کو باز رکھکر رعایا کی خود مختاری کی کوشش اور ترقی کی اور انھین کے وقت مین رومن کیتلک کے مذہب والون نے بہت کوششین کین کہ کسی طرح پارلیمنٹ کے مکان بذریعہ سُرنگ بارود بھر کر اوڑا دیے جاوین اور اسی زمانہ مین انگریزون نے بہت دریائی سفر کیے اور بہت سی نئی جگہین ملک امریکہ کے اضلاع مین حاصل کین اور بہت سے مقام آباد کیے اِنکے ہمعصر حضرت سلطان نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ دہلی کے تخت پر رونق افروز تھے سنہ ۱۶۰۳ء سے لیکر سنہ ۱۶۱۴ء تک حکمرانی کی۔

Charles first

سلطان چارلس بہادر اول۔ یہ اپنے والد جیمس اول کے مانند خودرای تھے باین وجہ پارلیمنٹ یعنی جماعت وکلا مین اور انمین برسون تک لڑائیان رہین یعنی سنہ ۱۶۲۴ء سے لیکر سنہ ۱۶۴۹ء تک یکے بادیگرے لڑتے رہے جسمین مشہور لڑائیان یہ ہوئین مقام اجھل کی لڑائی سنہ ۱۶۲۴ء مین اور مقام شیل گروب کی لڑائی سنہ ۱۶۳۴ء مین اور مقام نرٹن مور کی لڑائی سنہ ۱۶۳۴ء مین اور مقام نیوبری و مقام نٹنگھم کی لڑائی سنہ ۱۶۴۴ء مین اور مقام مارسٹن مُوریہ سنہ ۱۶۴۴ء مین مقام نین کی لڑائی سنہ ۱۶۵۴ء مین اور مقام پرسٹن کی لڑائی سنہ ۱۶۴۴ء مین اور مقام وارنگٹن کی لڑائی مین پارلیمنٹ کو فتح ہوئی اور بادشاہ کو قید کر کے قتل کیا سنہ ۱۶۳۵ء سے لیکر سنہ ۱۶۴۹ء

حکمرانی کی۔

Cromwell.

سلطان کرام ول بہادر۔ یہ لوگون کی راے سے محافظ اور ناظم ملک ہوے
چونکہ یہ وقت جنگ ہاے مذکورہ پارلیمنٹ کے نگہبان اور حامی رہے
کمال بیدار مغزی سے ملک کا انتظام کرتے رہے جو کہ ملک اسپین والون نے
ایک بلوہ اٹھایا تھا اسکو باشجاعت سر کیا اور ۱۶۵۵ء مین جمیکا ٹاپو کو قبضہ مین کیا
اِنکے وقت مین پراسٹنٹ مذہب کو بہت تقویت ہوئی اور انگلستان کو بھی بہت
فروغ ہوا کہ یورپ کے تمام بڑے بڑے ملکون مین بلکہ ملک امریکہ مین بھی انگلستان کی
دہشت غالب ہوئی افسوس کہ ۱۶۵۸ء مین اس بہادر جان بکف بادشاہ نے اس دنیاے
ناپائدار سے رحلت فرمائی بعدہ بصلاح نواب جنرل منک صاحب جو کہ انگریزی
فوج کے سپہ سالار اعظم تھے شہزادہ چارلس دوم کو جو کہ سلطان چارلس اول کے
صاحبزادہ تھے بُلاکر تخت نشین انگلستان کا کیا ۱۶۴۹ء سے لیکر ۱۶۶۰ء تک حکمرانی کی

Charles II

سلطان چارلس بہادر دوم اِنکی سلطنت مین بہت سے آئین جاری ہوے
منجملہ انکے تین آئین مشہور و معروف ہین جنکا ذکر ہوتا ہی کارتوس اکسٹ جسکے سبب
ملازمان سرکار کو پراسٹنٹ مذہب کا قبول کرنا ضرور ہوا دوم اکسٹ آف
یونیفارمٹی جس سے سب پادریون کو ضرور تھا کہ اِس نئے مذہب پراسٹنٹ پر یقین
لاوین۔ سوم سٹ اکسٹ جس سے ملازمان سرکار کو بادشاہ کی اطاعت کرنی اور
ملک کے مذہب کی پابندی اور رومن کتیلک کے مذہب سے منحرف ہونا لازم ہوا

اور تین بڑے بڑے واقعہ اس عہد مین اور ہوے پہلے تو ۱۶۶۵ء مین آفت وبائی آئی کہ ایک لاکھ سے زیادہ آدمی لندن مین صاف ہو گئے دوسرے ۱۶۶۶ء مین لندن مین ایسی آگ لگی کہ مشہور ہی تیسرے ولندیزیون نے انگریزی جہاز کو دریاے ٹمیس مین ڈبو دیا بعد اسکے معاملات تجارت مین ایسی لڑائی ہوئی کہ وہ لڑائی انگریزون کے لیے اچھی نہوئی اور ۱۶۶۷ء مین جنگ جانبین کا اختتام ہوا اور انھین کے وقت مین ۱۶۶۶ء مین شہر بمبئی سرکار کمپنی بہادر کے ہاتھ آیا ہم زمانہ اِنکے ہندوستان مین حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر اور ملک فرانس مین سلطان لوئی چہارم تھے ۱۰۶۰ھ سے لیکر ۱۶۸۵ء تک حکمرانی کی۔

	James II	

سلطان جمس بہادر دوم۔ انکا مذہب رومن کیتلک تھا اور اسی وجہ سے رومن کیتلک والون کی ترقی کا خیال دل مین رکھتے تھے حتی کہ پہلے تو اپنے مذہب والون کو فوج مین بھرتی کرنا شروع کیا بعدہ اکثر اپنے وزراؤن اور عہدہ دارون جلیل القدر کو برخاست کرکے کیتلک مذہب والون کو اُنکی جگہ پر متعین کیا پس اِن وجوہ سے رعایاے انگلستان کے دلون مین حسد پیدا ہوا نوبت بانجا رسید کہ ۱۶۸۸ء مین بادشاہ کو تخت سے اتار کر اور ملک ہالینڈ سے شاہزادہ ولیم کو طلب کرکے اورنگ زیب کیا اور یہ بھی اقرار کیا کہ برخلاف پارلیمنٹ کے کوئی کام مالی ملکی نکرین اور پراسٹینٹ مذہب کی سرپرستی کیا کرین ۱۶۸۵ء سے لیکر ۱۷۰۲ء تک حکمرانی کی۔

	William III	

سلطان ولیم بہادر سوم۔ یہ بادشاہ سلطان چارلس کے نواسے اور

سلطان جمس اول کے داماد تھے بانیوجہ انکو مالک تخت کیا انکے وقت مین ملک آئرلینڈ پر لڑائی ہوئی کیونکہ ایلیان کے لوگ جمس دوم کے طرف دار تھے پھر انگریزون کے ساتھ آمادہ بجنگ ہوے آخرکار انگریزون نے مقام چوانگ اور مقام اگرنگ کی لڑائی و محاصرہ شہر نیمرگ مین انکو ایسی شکست دی کہ اپنے منصوبہ سے درگذرے اور فرانسیسیون سے بھی جنگ رہی آخرکار ۱۶۹۷ء مین فرانسیسیون سے صلح ہوئی اور حقیت انگلستان کے تخت کی بادشاہ لوئس کے لیے سلطان ممدوح کو قبول کرنی پڑی انکے عہد دولت مین عمدہ عمدہ آئین جاری ہوے کہ جن مین یہ مشہور ہین - پل آف رائس جسکی رو سے بادشاہ سوائے پارلیمنٹ کے صلح کے وقت اپنی راے کو فوج مین قائم نرکھ سکتے تھے اور نہ لوگون کو سخت جرمانہ اور نہ سخت سزا دے سکتے تھے اور سوائے پراٹسٹنٹ مذہب کے دوسرا مذہب بدل نہین سکتے تھے تال رنیس اکسٹ کی رو سے ہر ایک کو اختیار حاصل تھا کہ جس مذہب کو اُنکا دل گوارا کرے اختیار کرین اکسٹ آف سٹل منٹ ۱۷۰۱ء مین یہ قرار ہوا کہ بعد بادشاہ کے سوفیا امیرزادی ملک ہنوور کی جو کہ پرپوتی سلطان جمس اول کی ہین تخت و تاج انگلستان کی مالک ہون اور ڈانیل اکسٹ کے آئین کی رو سے یہ قرار پایا کہ پارلیمنٹ کی حکومت تین برس سے زیادہ قائم نہ رہ سکیگی اور تین برس کے بعد نئے پارلیمنٹ کا تقرر ہوگا ۱۶۸۹ء سے لیکر ۱۷۱۴ء تک حکمرانی کی -

	Anne	

شاہزادی اینی - یہ مذہب پراسٹنٹ کی مقلد تھین اور جمس دوم کی صاحبزادی تھین انکے وقت مین ایک لڑائی بڑی بھاری ہوئی تھی اور سپہ سالار فوج اُس

لڑائی کے امیر مارل تھے بڑی بہادریان انہون نے کین اور انگلستان کا شہرہ
تمام یورپ و مشرق مین انکی قوت بازو کے سبب سے ہوا اور ۱۷۴۴ء مین فرانسیسیون کے
جنرٹلیر صاحب کو بھی شکست فاش دی علاوہ ازین اور بہت لڑائیون مین فتح مند ہوئے حتی کہ
انگلستان و اسکاٹ لینڈ کی ایک سلطنت ہوگئی ہمعصر انکے تخت ہندوستان پر حضرت
بہادر شاہ و حضرت جہاندار شاہ اور ملک فرانس مین سلطان لوی چہاردہم
جلوہ گر تھے ۱۷۰۲ء سے لیکر ۱۷۱۴ء تک حکمرانی کی۔

George I Hanover Dynasty.

سلطان جارج بہادر اول۔ از خاندان ہنوور خاندان شاہان ہنوور سے آج تک
چار بادشاہ ہوے جارج اول اور دوم اور سوم اور چہارم اور لیم چہارم
اور جنابہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ صاحبہ جو بالفعل تخت نشین ہین اس عہد مین جماعت وکلاے عام
یعنی پارلیمنٹ کا اختیار امورات سلطنت مین بیشتر سے زیادہ ہے یہ بادشاہ قوم جرمن سے
تھے جو کہ ملکہ انینی صاحبہ کے کوئی لڑکا نہ تھا اسلیے یہ انگلستان کے تاج و تخت کے
مالک ہوئے اور باقی حوادثات بہت سے درپیش رہے ہمعصر انکے حضرت فرخ سیر
اور حضرت محمد شاہ تخت دہلی پر تھے ۱۷۱۴ء سے لیکر ۱۷۲۷ء تک حکمرانی کی

George II

سلطان جارج بہادر دوم۔ انکے وزیر اعظم سر رابڈ وال پول تھے پہلی لڑائی
اسپین والون سے ۱۷۳۹ء مین ہوئی دوسری لڑائی قیصر آسٹریا سے ۱۷۴۰ء مین
ہوئی اور تیسری لڑائی خاندان اسٹوارٹ سے کئی ایک بار ہوئی انمین سے مقام
پرسٹن کی لڑائی ۱۷۴۵ء مین بڑی بھاری ہوئی اور چوتھی لڑائی بمقام کلوڈن

سنہ ۱۸۱۴ء مین ہوئی اور امیر کنبرلینڈ خاندان اسٹوارٹ کے طرف دارون کو بخوبی شکست دی
بعد اس لڑائی کے پھر کوئی لڑائی بھاری انگلستان کے میدان مین نہین ہوئی بعد انکے
جو لڑائیان درپیش ہوئین وہ سنہ ۱۷۵۶ء سے لغایت سنہ ۱۷۶۳ء مین ختم ہوگئین اور انگریزون نے
ہندوستان اور امریکہ اور فرانسیسیون کے مقام پر تسلط کیا اور مقام کنڈا بھی ہاتھ آیا
اور ہندوستان مین کرناٹک نے سنہ ۱۷۶۰ء سے لیکر سنہ ۱۸۱۸ء تک حکمرانی کی۔

George III

سلطان جارج بہادر سوم۔ کیفیات انکے زمانہ کے بہت ہین ایک تو لڑائی امریکہ
والون سے جو کہ سنہ ۱۷۷۵ء سے لیکر سنہ ۱۷۸۳ء تک رہی اور دوسری بار فرانسیسیون سے
سنہ ۱۷۹۳ء سے لیکر سنہ ۱۸۰۲ء تک رہی اور تیسری بار سنہ ۱۸۰۳ء سے لیکر سنہ ۱۸۱۵ء تک
اور چوتھی لڑائی سنہ ۱۸۱۵ء سے شروع ہوئی اور بہت سی لڑائیان اور بہت سے
واقعات ایسے ہوے کہ اس مختصر کتاب مین اتنی گنجائش نہین ہے کہ جو من وعن قلمبند
کیے جاوین سنہ ۱۷۶۰ء سے لیکر سنہ ۱۸۲۰ء تک حکمرانی کی۔

George IV

سلطان جارج بہادر چہارم۔ یہ بادشاہ سلطان جارج سوم کے بیٹے تھے
سنہ ۱۸۱۴ء مین جارج لنگ انکے وزیر اعظم ہوے اور انگلستان اور فرانس اور روس کے
درمیان ایک عہد و پیمان ہوا جسکے سبب سے ان بادشاہون نے باہم ملکر ترکی سے جنگ کی
اور نیب زینو کے جہاز کی لڑائی مین ایسی شکست دی کہ ان لوگون کو ملک یونان چھوڑنا
پڑا مگر رومن مذہب والون کو آزادی ہوگئی انکے عہد دولت مین نواب لارڈ امہرسٹ گورنر
جنرل تھے سنہ ۱۸۲۰ء سے لیکر سنہ ۱۸۳۰ء تک حکمرانی کی۔

William IV

سلطان ولیم بہادر چہارم۔ انکے وقت مین وکلاء عام کی مجلس کی تقرری کے کچھ طریقہ بدل گئے انکے زمانہ مین لارڈ ولیم بیک صاحب و سر جان مکنان صاحب گورنر جنرل تھے ۱۸۳۰ء سے لیکر ۱۸۳۷ء تک حکمرانی کی۔

Queen Victoria

جنابہ ملکہ معظمہ کوین وکٹوریہ قیصر ہند صاحبہ دام ملکہا و سلطنتہا یہ ممدوحہ قیصر انگلستان و ہندوستان ۱۸۳۷ء مین تخت موروثی پر ساعت سعید مین جلوہ گر ہوئین اور یہ برادر زادی سلطان ولیم چہارم کی ہین اور انکی شادی شاہزادہ جرمنی یعنے شاہزادۂ اسبرٹ صاحب بہادر بلند اقبال کے ساتھ ۱۸۴۰ء مین ایک کروفر کے ساتھ ہوئی اب کچھ کیفیت اقبال مندی جنابہ موصوفہ کی لکھتا ہون۔

ہندوستان افغانستان والون سے ۱۸۳۹ء سے لیکر ۱۸۴۲ء تک لڑ بھڑ کر لیا اور سندھ کی لڑائی ۱۸۴۳ء اور گوالیار کی لڑائی بھی سنہ ایضاً مین ہوئی پنجاب یعنی سکھون کی لڑائی ۱۸۴۵ء سے لیکر ۱۸۴۶ء مین اور دوسری لڑائی پنجاب کی ۱۸۴۹ء مین اور برہما کی لڑائی ۱۸۵۲ء مین اور سپاہیون کا بلوا یعنی غدر ۱۸۵۷ء مین اور افغانستان والون کی دوسری لڑائی ۱۸۷۸ء مین اور چین کی پہلی لڑائی ۱۸۴۰ء مین اور دوسری ۱۸۵۶ء مین اور تیسری لڑائی ۱۸۶۰ء مین اور ملک افریقہ جسکو کافری کہتے ہین وہانکی لڑائی ۱۸۵۰ء مین اور ملک حبش کی لڑائی ۱۸۶۳ء مین اور زولو کی لڑائی ۱۸۷۹ء مین ہوئی اور بحسن تدبیر و اقبالمندی فتحیابی حاصل ہوتی رہی اور ۱۸۵۴ء مین روسیون کے ساتھ قیصر نکلس کے عہد مین ایک بھاری لڑائی در میش آئی

کہ جس مین انگریز اور فرانس ملکایلی کے مقام مین الکرس - ویلیک لارڈ - وسی - وٹسی
پول کی لڑائیون مین اُنکی شکستین دے دیکر اپنی جوانمردی اور قابلیت جنگ بخوبی
ظاہر کی اور اس عہد مین کئی آئین واسطے تعلیم طفلان و سودمندی رعایا
جاری ہوے اور تار برقی و ڈاکخانہ و ریلوے کا خوب انتظام کیا کہ جسکے باعث
منفعت عام حاصل ہی تمام ہندوستان و انگلستان انکی سلطنت کی دعاگوئی مین
مصروف رہتے ہین اور باعیش و آرام از امیر تا فقیر اپنی اپنی حالت مین شاد
اور آباد ہین

شبیہ مبارک جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ملکہا واقبالہا



Her majesuty the Queen Victoria

اس نقشہ مین نواب گورنر جنرل جو کہ ہندوستان مین تشریف لائے اُنکا ذکر ہی

آغاز سلطنت انگلشیہ کا ہندوستان مین مورخون نے یون لکھا ہی۔ کہ ملکہ ایلزبتھ کے عہد مین تاجران لندن کو ۱۶۰۰ء مین سند واسطے تجارت ملک ہند اور ملک چین وغیرہ کے دی گئی تھی اور انھین تاجرون نے پہلے پہل تجارت کی غرض سے کوٹھیان جا بجا یعنی سورت — کھمات — بمبئی — مدراس — بلیسر — کلکتہ وغیرہ مین قائم کین بعدازان بمزید اختیارات وخود مختاری شاہان ہندوستان خصوصاً حضرت شاہجہان بادشاہ وحضرت اورنگ زیب عالمگیر وحضرت سلطان فرخ سیر وحضرت شاہ عالم بادشاہ سے بہت سے فرمان کرامت نشان حاصل کیے اور ۱۷۵۷ء مین پلاسی کے میدان مین نواب سراج الدولہ کو اچھی شکست دی۔

پھر ۱۷۶۴ء مین بعد بکسر کی لڑائی کے جناب نواب لارڈ کلانٹ بہادر نے جنکو سلطنت انگلشیہ کا موجد کہنا چاہیے بادشاہ دہلی حضرت سلطان شاہ عالم سے چھبیس لاکھ روپیہ سالانہ پر صوبہ بنگال وصوبہ بہار وصوبہ اڑیسہ کی دیوانی حاصل کی ادھر بنگالہ مین یہ کارروائی ہوئی اور ادھر دکھن کی طرف صوبہ کرناٹک مین سالہاسال یعنی ۱۷۴۶ء سے ۱۷۶۱ء تک کئی ایک معرکہ کی لڑائیون مین فرانسیسیون کو ہزیمت عظیم دیکر اُنکے دانت کھٹے کرکے اپنی حکومت کو خوب مستحکم کیا بعدان سب لڑائیون کے سرکار کمپنی بہادر نے جناب لارڈ کلانٹ بہادر کو گورنر بنایا اور انکا دورہ ۱۷۶۵ء سے لیکر ۱۷۶۷ء تک رہا بعدانکے دو ایک صاحبان چند دنون کے لیے گورنری کے عہدہ پر سرفراز ہوے۔

پھر ۱۷۷۳ء مین جناب نواب ہستنگز بہادر جنکا نام تاریخ ہند مین ترقی سلطنت انگلشیہ کے لیے یادگار ہے

بنگالہ مین گورنر ہوکر تشریف لائے انھون نے اپنی حسن تدبیر و چالاکی اور حسن کارروائی کے باعث
۱۷۸۶ء مین نواب گورنر جنرل کا عہدہ سرکار کمپنی بہادر سے حاصل کیا انکے عہد دولت مین
بندوبست مال گزاری کے لیے کچہری بورڈ آف قائم ہوئی وصدر دیوانی وعدالت واسطے
فیصلہ مقدمات دیوانی کے قائم ہوئی اور بلوہ راجہ بنارس چیت سنگھ اور روہیلون کی
لڑائی اور ملک میسور کی پہلی و دوسری لڑائی انھین کے وقت مین ہوئی ۱۷۸۵ء مین
جناب نواب وارن ہستنگز صاحب بہادر انگلستان مین تشریف فرما ہوے انکے بعد
جناب نواب لارڈ کارنوالس صاحب بہادر سات برس یعنی ۱۷۸۵ء سے ۱۷۹۳ عیسوی
تک گورنر جنرل کے عہدہ پر سرفراز وممتاز رہے انکے عہد مین میسور کی تیسری لڑائی ٹیپو
سلطان سے ہوئی اور ۱۷۹۳ء مین بندوبست استمراری جسکو انگریزی مین پرمنٹ سٹل منٹ
کہتے ہین اپنے زمینداروں کے ساتھ تجویز فرمایا یہی باعث انکی یادگار کا
ہندوستان مین ہے اور انکے انگلستان مین واپس جانے کے بعد سر جان سور صاحب
گورنر جنرل مقرر ہوے اور حسن انتظام کے ساتھ ۱۷۹۸ء تک ہندوستان مین سلطنت کی
انکے بعد جناب نواب مارکوئس آف ولزلی بہادر گورنر جنرل ہوکر ہندوستان
مین تشریف لاے ۱۷۹۸ء سے ۱۸۰۵ء تک جلوہ افروز رہے انھون نے بہت کچھ کارروائی
کی لیکن مختصر یہ ہے کہ نظام اور مرہٹون کے ساتھ ایک ایسا عہد وپیمان بغرض استحکام سلطنت
سرکار کمپنی بہادر وحفاظت طرفین کیا جس سے انکو بھی فوج اپنے ملک مین رکھنا
ضرور ہوا میسور کی چوتھی لڑائی بھی انھین کے وقت مین ہوئی اور انتظام ملکی اس ملک کا قبضہ
انگریزی مین آیا پھر مرہٹون سے بھی دو لڑائیان عظیم ہوین انگریزان عالیشان کو فتح کامل
حاصل ہوئی اور صوبہ اگرا وغیرہ اور نواب کرناٹک کے دارثان کے مرنے کے بعد یہ سب

مقام انتظام انگریزی مین آئے سلطنت انگلشیہ انکے عہد مین بوجہ کارروائی انکے المضاعف مستحکم ہوگئی جناب نواب لارڈ کارنوالس مارکیس بہادر دوم ۱۷۸۶ء مین نواب گورنر جنرل ہوکر ہندوستان مین تشریف لائے مگر باعث ناموافقت آب وہوا تھوڑے عرصہ مین علیل ہوکر جان بحق تسلیم ہوے بعد اُنکے ۱۷۹۳ء مین جناب نواب سر جارج بارلو صاحب بہادر نائب نواب لارڈ منٹو بہادر جو کہ سابق مین گورنر جنرل مدراس مین ہوچکے تھے نواب گورنر جنرل مقرر ہوے انھین کے وقت مین ملک فارس اور ملک کابل اور دریاے سیندھیا اور پنجاب کے راجہ رنجیت سنگھ سے صلحنامہ ہوا جسکے سبب سے ملک مین چین اور امان رہا اِنکے بعد جناب نواب مارکوئس ولسلے بہادر جو کہ ارل مارنگٹن کے مشہور تھے دس برس ۱۸۱۳ء سے لیکر ۱۸۲۳ء تک ہندوستان مین بعہدہ گورنر جنرل جلوہ افروز رہے نپالیون اور پنڈارون کی لڑائی انگریزون سے ہوئی مگر ہر دو معرکہ مین کامل فتح انگریزون کو حاصل ہوئی انھین کی چستی وچالاکی اور حسن انتظام کے باعث ملک ہند مین ہر فرد بشر کو راحت وفلاحیت ملی جناب لارڈ ایم ہرسٹ صاحب بہادر گورنر جنرل ہوے برھما کی پہلی لڑائی اور راج بھرت پور کی لڑائی کا ہونا اِنکے وقت کا یادگار ہے ۱۸۲۳ء مین تشریف لائے اور ۱۸۲۸ء مین تشریف لیگئے جناب لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر ۱۸۲۸ء کو ولایت سے ہندوستان مین تشریف لائے اور سات برس نہایت خوبی کے ساتھ ملک کا بندوبست کیا چنانچہ اُنکے وقت مین رسم ستی جو محض طریقہ بیرحمی وسنگدلی کا تھا اُٹھادیا گیا ستی وہ بات ہی جو راجستان مین سابق سے یہ دستور تھا کہ جو راجہ انتقال کرتے اُنکی رانیان ایک یا دو اور حرمین جنکو خواص کہتے ہین ساتھ راجہ کی لاش کے برضامندی اپنی طبیعت کے جلتی تھین اور وقت ستی ہونے کے کراماتین بھی ظاہر ہوتی تھین اکثر لوگون سے

یہ سننے مین آیا ہی کہ وقت انتقال راجہ کے جو عورتین بت پور گاتی تھین اُنکی آزمایش
پہلے یہ ہوتی تھی کہ کف دست پر کاجل پارتی تھی اور اُنکے پیرون کا چولھا بنا کر کوئی چیز
پکاتے تھے جب اسطرح ثابت قدم پاتے توست منظور کرکے سال آیندہ کا حال دریافت کرتے جو
اُنکی زبان سے نکلتا وہ پورا ہوتا واللہ اعلم بالصواب المختصر ٹھگون کی بیخ کنی اُنکے
وقت مین بالکلیہ ہوگئی اسی وجہ سے انکا نام ہندوستان مین آجتک ہی اور ہر خاص و عام
اِنکا ثنا خوان ہی بعد اِنکے جناب نواب لارڈ اکلنڈ صاحب بہادر ۱۸۳۵ء مین
تشریف لائے سات برس تک مسند حکومت پر رونق افروز رہے اِنکے اوصاف حمیدہ
و اخلاق پسندیدہ مشہور ہین یہ صاحب ہنر سلطنت سے معمور تھے مگر نحوست
بخت سے مجبور تھے ستارہ اقبال انکا اوج پر نہ آیا تقدیر نے عجب گل کھلایا کہ
افغانون کی لڑائی ۱۸۴۱ء سے لیکر ۱۸۴۲ء تک رہی اِس لڑائی مین اُنھون نے بہت
صدمہ اور ذلت افغانون کے ہاتھون سے اُٹھائی ناچار ۱۸۴۲ء مین ہندوستان سے
جانب انگلستان تشریف لیگئے بعدہٗ جناب نواب لارڈ المبرا صاحب بہادر کا
دور ہوا اُنھون نے جو افغانون کا جھگڑا تھا اور افغانون نے انگریزون کی شان
شوکت مین جسقدر دھبہ لگایا تھا اُسکو اپنے حسن انتظام سے ایسا دھویا کہ افغانون کے
دانت کھٹے کرکے یک لخت فساد مٹا دیا اِنکے عہد باسعادت مین انگریزون اور
سینڈیا اور گوالیار سے لڑائی ہوئی اور ۱۸۴۳ء مین جناب نواب لارڈ ہارڈنگ
صاحب بہادر گورنر جنرل ہوکر جلوہ گر ہندوستان ہوے اور ۱۸۴۸ء تک حکمران رہے
اِس عہد مین سکھون کا بڑا زور و شور رہا حتی کہ سرکار کمپنی بہادر کو اُنسے لڑنا ضرور
ہوا چنانچہ مقام مدکی اور شہر فیروز اور سبراؤن اور علی وال کے میدان مین سخت

لڑائیان ہوئین آخر سکھون نے شکست کھائی اور باعث عملداری سرکار کمپنی بہادر کے
امن وامان ہوا اور سنہ مذکور مین لاٹ صاحب ممدوح ہندوستان سے تشریف
لیگئے اور بجاے اُنکے جناب نواب لارڈ ڈلہوزی صاحب بہادر ۱۸۴۸ء مین
تشریف لائے اور ۱۸۵۶ء تک مسند حکومت پر رونق بخش رہے اُنکا اختر اقبال تاریخ
ہند مین ہمیشہ چمکتا رہیگا اُنھین کے دورہ مین پنجاب کی دوسری لڑائی اور برھما کی
دوسری لڑائی ہوئی اور ناگپور اور بیجے پور اور مقام ستارہ و جھانسی اور صوبہ اودھ کے
صوبجات عملداری سرکار کمپنی بہادر مین منضم ہوے ماسوا ان کارروائیون کے
اور بہت سے انتظام رفاہ خلائق کے لیے کیے گئے چنانچہ ریلوے و تار برقی اور
مدارس انگریزی و فارسی اور دیسی زبان کے طلبہ کے واسطے بھی از سر نو قائم کیے گئے
یہ صاحب نہایت ذی ہوش عاقل منتظم و جنگ آزما تھے جناب نواب لارڈ
کنگ صاحب بہادر ۱۸۵۶ء مین نواب گورنر جنرل ہوکر ہندوستان مین آئے اِنکے
عہد مین دو کام زیادہ مشہور ہوے غدر یعنی سپاہیون کا بلوہ اور ملک ہندوستان
سرکار کمپنی بہادر سے واپس لینا ۱۸۵۸ء تک اِنکا دماندرہا اِنکے بعد جناب
نواب لارڈ الگن صاحب بہادر ۱۸۶۲ء مین گورنر جنرل ہوے پھر جناب
نواب لارڈ لارنس صاحب بہادر گورنر جنرل ہوکر ۱۸۶۹ء تک حکمران رہے اِنکے
عہد مین ملک ہولش کی لڑائی ہوئی اور جنابہ ملکہ معظمہ کو فتح عظیم ہوئی پھر جناب
لارڈ میو صاحب بہادر کا دورہ ہوا اُسی وقت مین امیر کابل اور بادشاہ ملک
سیام ہندوستان مین واسطے سیر و ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر کے آتے تھے
وہابیون کا بلوہ بھی اسی عہد مین ہوا جب لارڈ میو صاحب گشت کے لیے جزیرہ انڈمن مین

تشریف لے گئے عبداللہ خان بے رحم قیدی کے ہاتھ سے ۱۸۸۰ء مین ہلاک ہوے انکے
بعد جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر بعہدۂ نواب گورنر جنرل مقرر ہوے
انکے وقت مین انکم ٹکس موقوف ہوا اور جناب والا احتشام شاہزادۂ
ویلس صاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ یعنی ولیعہد انگلستان دہندوستان
ہندوستان مین منظر سیر ۱۸۷۵ء مین تشریف لائے یہان کے نوابون راجاؤن کی تعظیم
وتکریم سے بہت محظوظ ومسرور ہوکر انگلستان کو مراجعت فرمائی ۱۸۷۶ء مین لاٹ صاحب
ممدوح اپنے عہدہ سے مستعفی ہوے انکی جگہ پر جناب نواب لارڈ لٹن
صاحب بہادر گورنر جنرل مقرر ہوے انکے عہد باقبال مین جنابہ ملکہ معظمہ کا
قیصر ہند لقب دربار دہلی مین سنایا گیا مدراس کا قحط اور افغانیون سے
لڑائی ہوئی انگریزون نے ملک کو سر کرکے امیر عبدالرحمن خان کو والی ملک بنایا
اب جناب نواب لارڈ رپن صاحب بہادر بعہدۂ نواب گورنر
جنرل سرفراز ہوکر نگہداشت ہندوستان کی فرماتے ہین - اس خاندان عالیشان کی
کیفیت مجکو مجمی مکرمی واٹ لنگ صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول جناب مہاراج
بہادر ورجھنگہ نے حسب درخواست میرے بمزید مہربانی وعنایت تحریر فرماکر
دی اسکو مین نے اپنے طور سے درست کرکے قلمبند کیا لہذا مترصد مبصرین تاریخ ہیں
سے علے الخصوص تاریخ دان انگریزی سے ہون کہ صحت الفاظ انگریزی سے اس
ہیچمدان کو بہرہ نہین ہے اگر کہین املا و انشا مین غلطی پاوین تو گرفت نکرین اور خدنگ
حقارت کو تودۂ تحسین پر نشانہ نفرماوین - ع بر کریمان کار ہا دشوار نیست ؛ —

نمبر ۱۔ نقشۂ کچہری خاص حضور مہاراج دربھنگہ



نمبر۲- نقشۂ کچہری انگریزی حضور مہاراج در بھنگہ



نمبر۳ نقشہ کچہری اردو حضور مہاراج دربھنگہ

نمبر ۴۰ - نقشہ کچہری سررشتہ آئین حضور مہاراجہ در بجنگہ

نمبرہ نقشہ کچہری خزانۂ حضور مہاراج در جنگہ

نمبر ۱ نقشہ کچہری توزیع حضور مہاراج در بھنگہ



نقشۂ نمبر ۱۔ کچہری انجنیری مہاراج دربھنگہ



نقشہ نمبر ۱ کچہری نظارت حضور مہاراج در بھنگہ

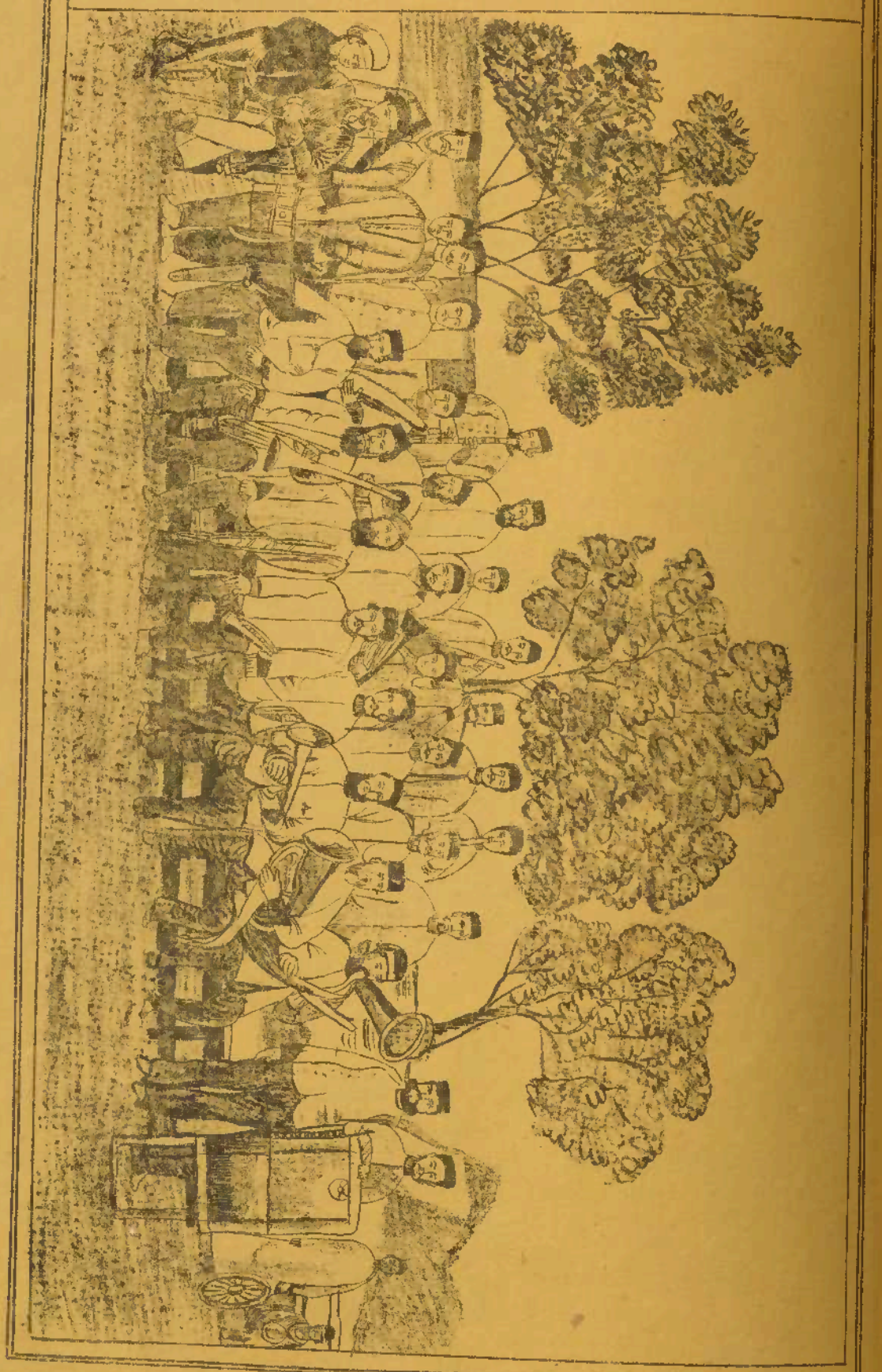


نقشہ نمبر ۱۹ اسکول عنایتی حضور مہاراج دربھنگہ

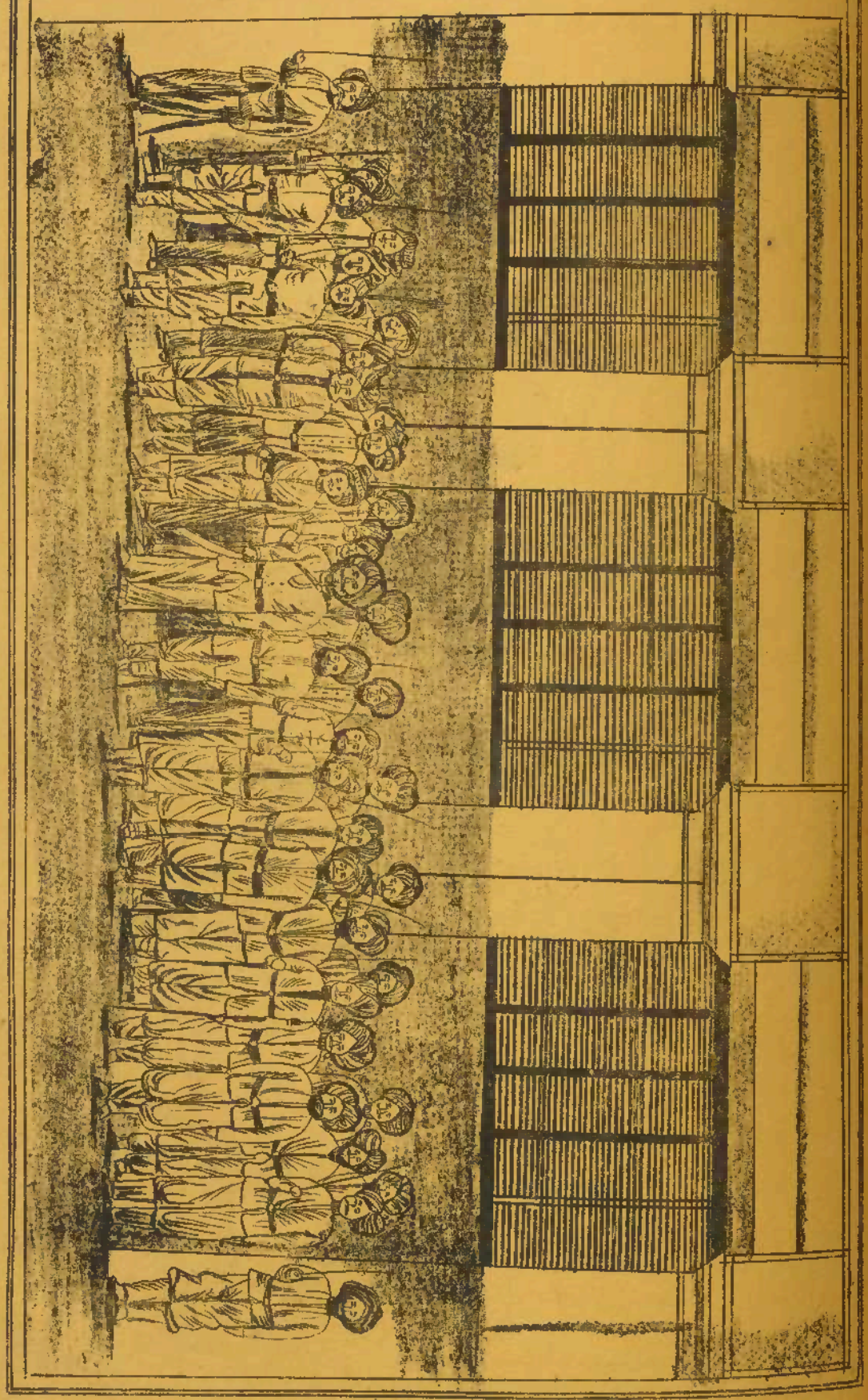


نمبر ۱ نقشہ خیراتی اسپتال حضور مہاراج دربھنگہ

نقشہ نمبر ۱۱- بینڈ باجہ راج دربھنگہ



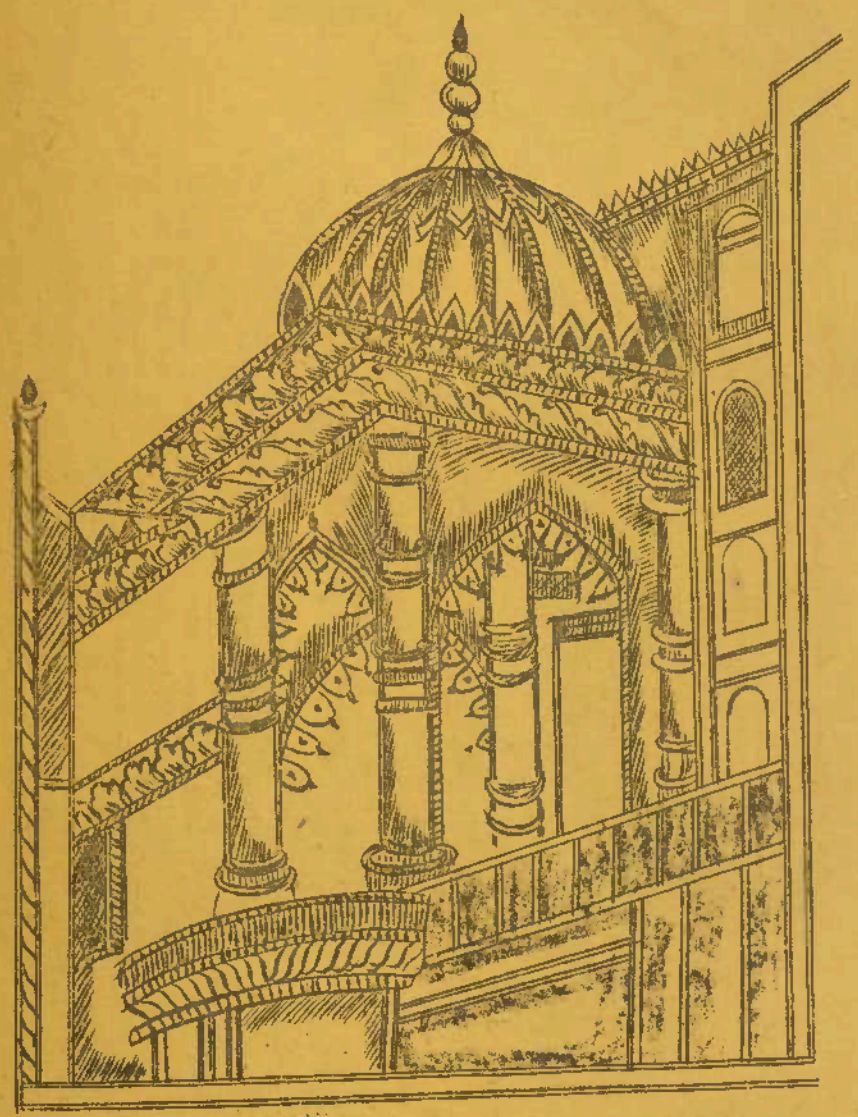
نقشۂ نمبر ۱۲ سپاہیان راج دربھنگہ



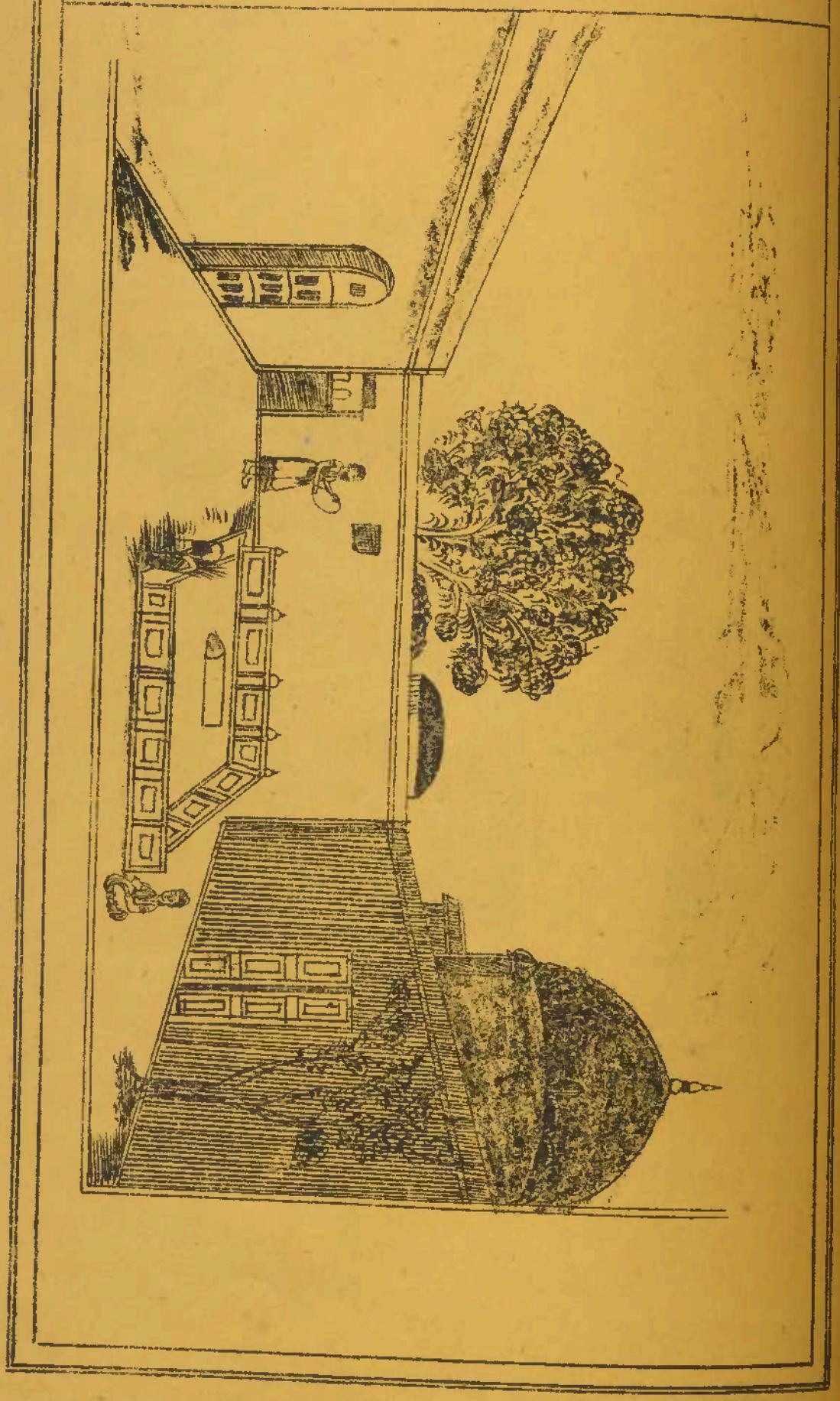
دروازہ مسجد اکبری اجمیر شریف میں



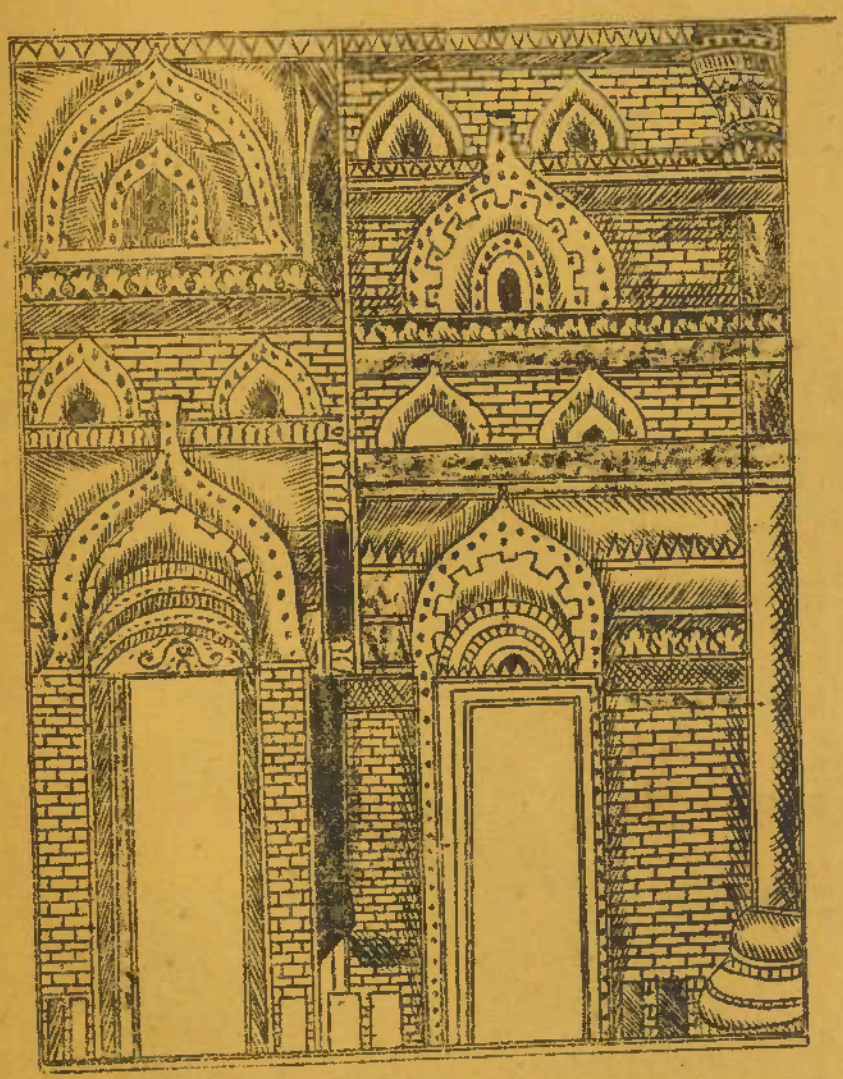
جنون کا مندر دہلی میں



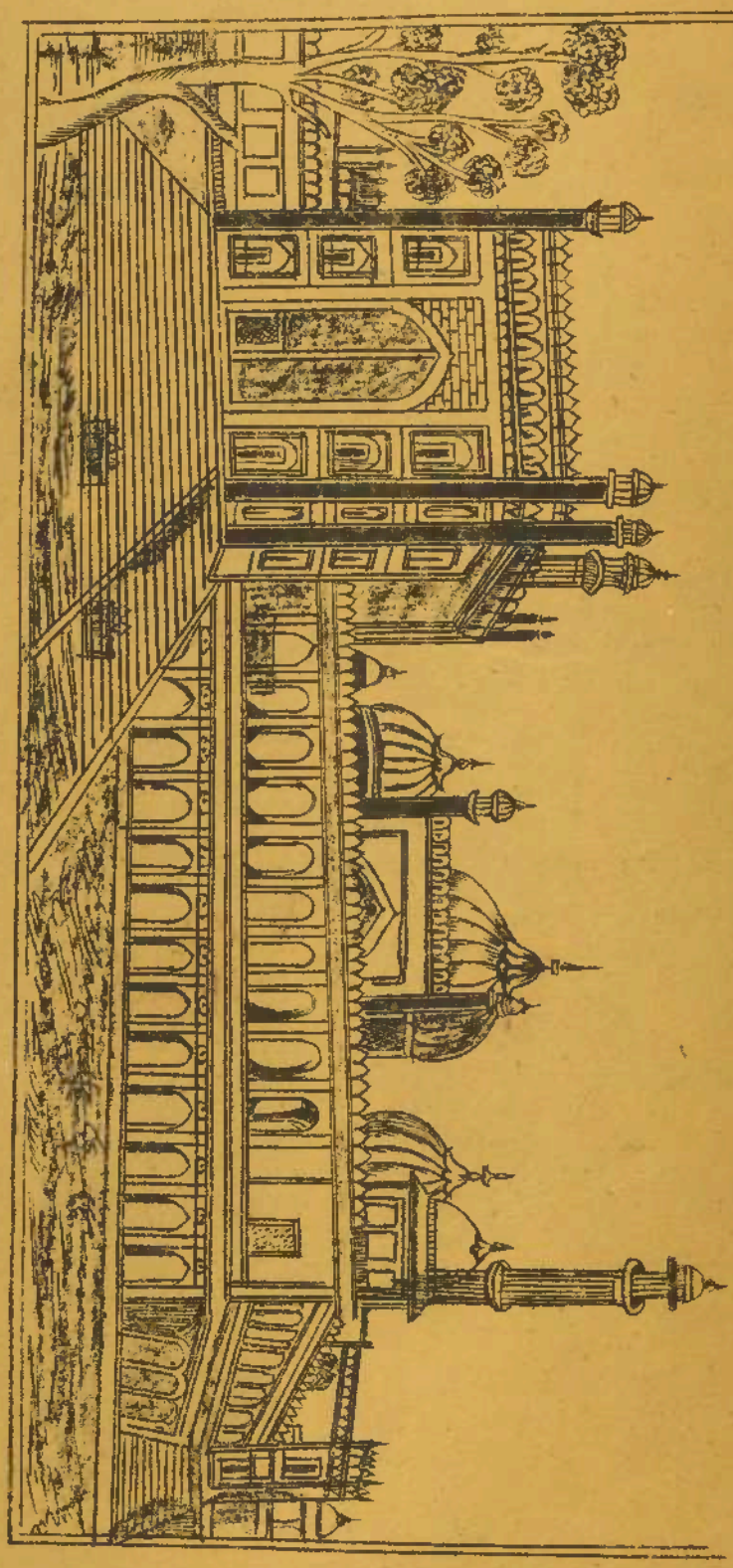
درگاہ حضرت سید محمود بہار متصل مہلی



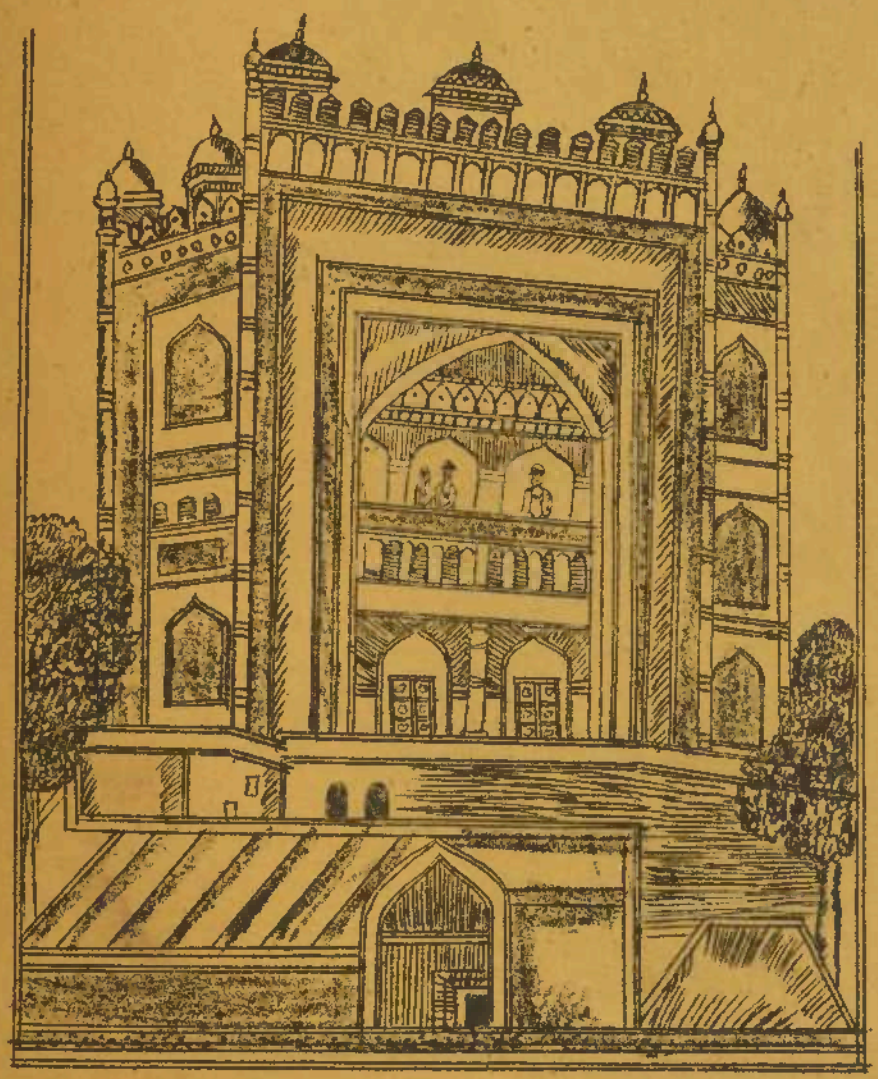
بیدسا کا برانڈا



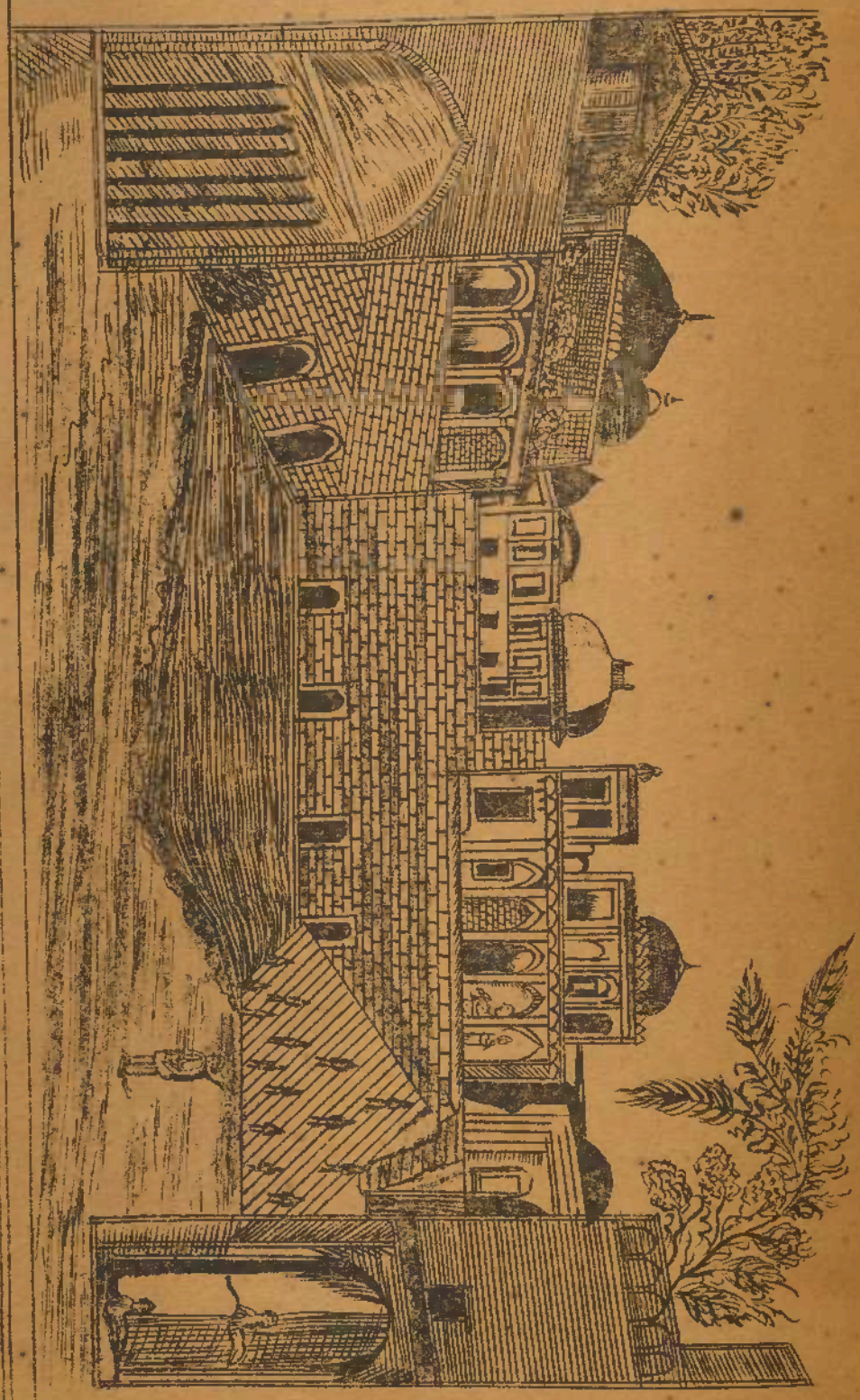
جامع مسجد شاہجہانی دہلی بیرون قلعہ کے سامنے ہے



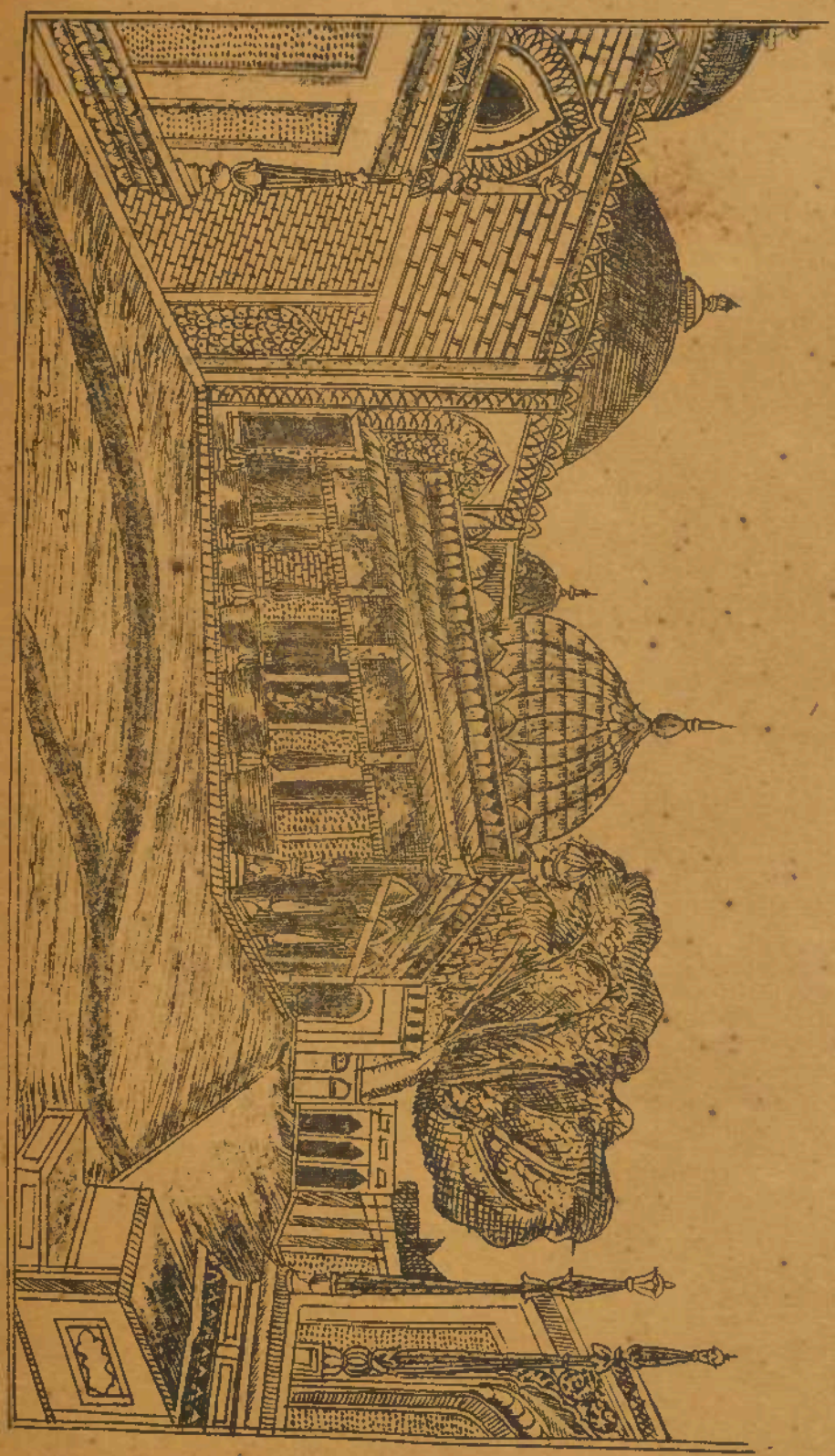
فتح پور سیکری کا دکھنی دروازہ



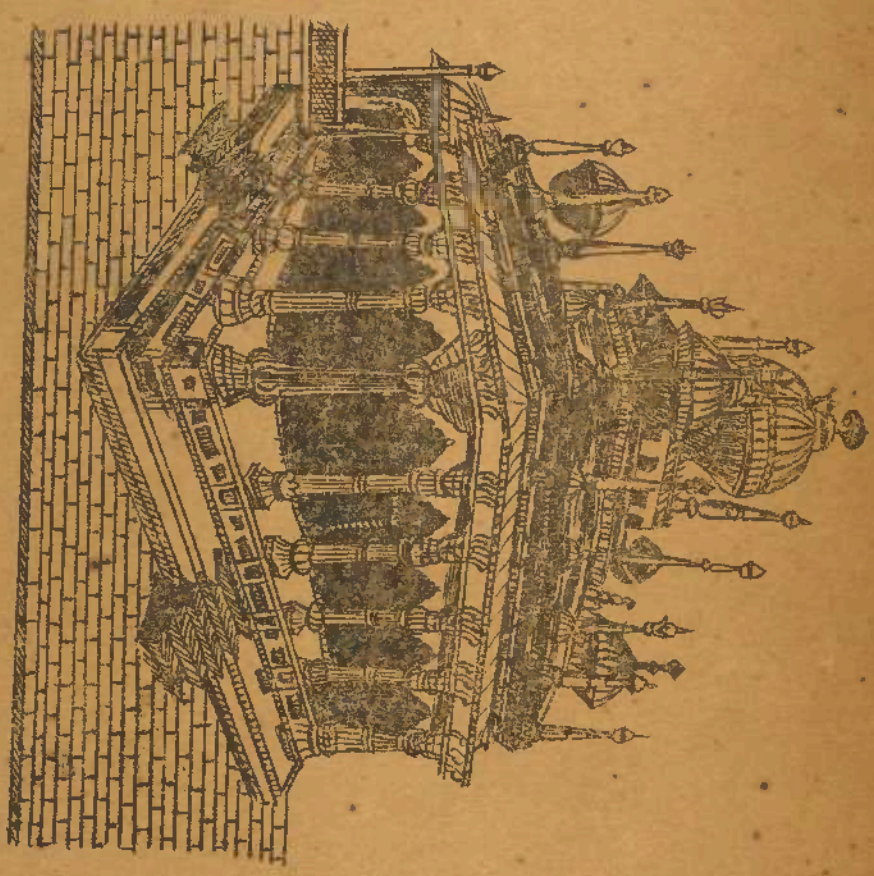
باولی درگاہ حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ واقع دہلی



درگاہ حضرت سلطان نظام الدین اولیا قریب دہلی



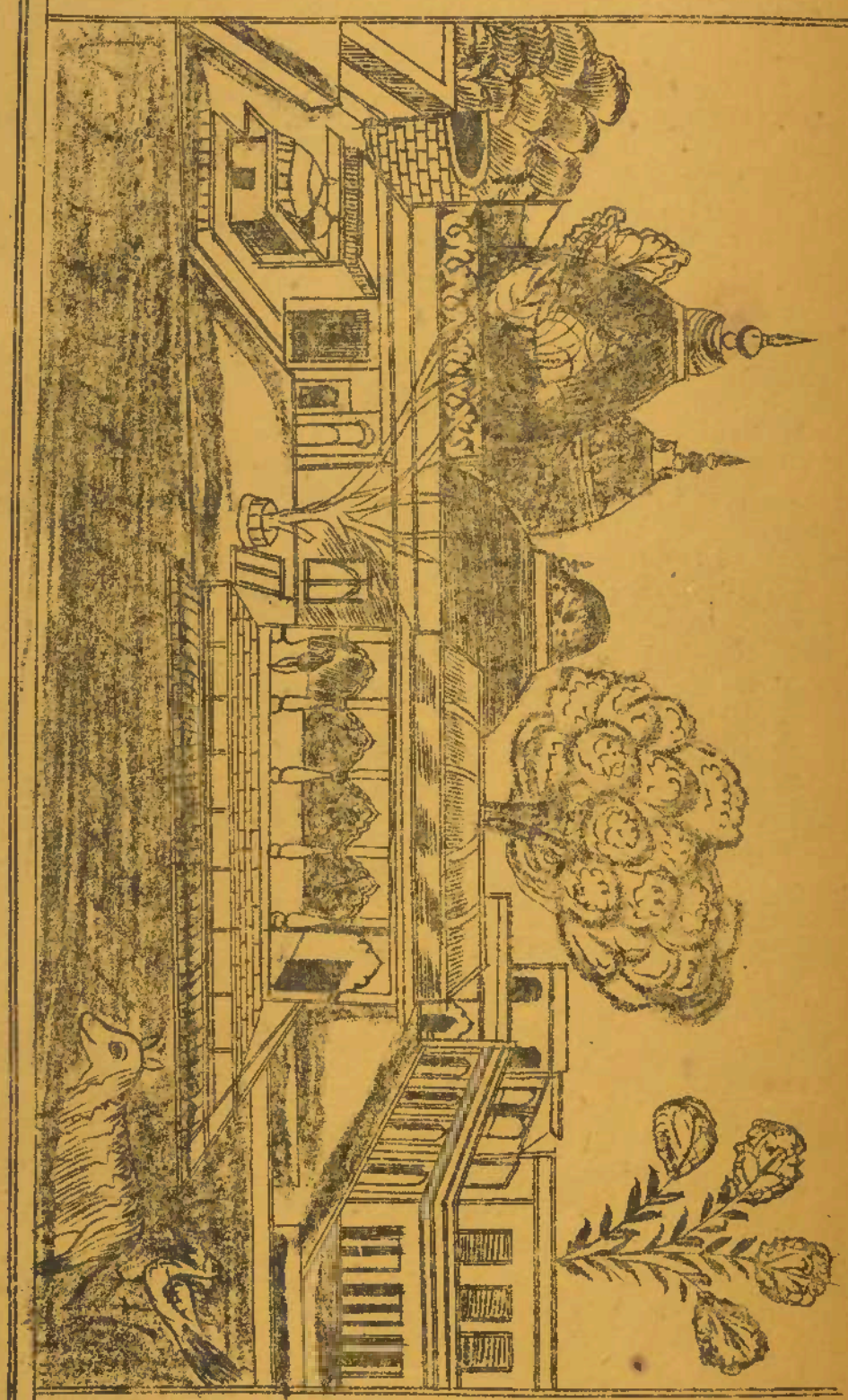
مقبرہ نواب جوناگڈھ



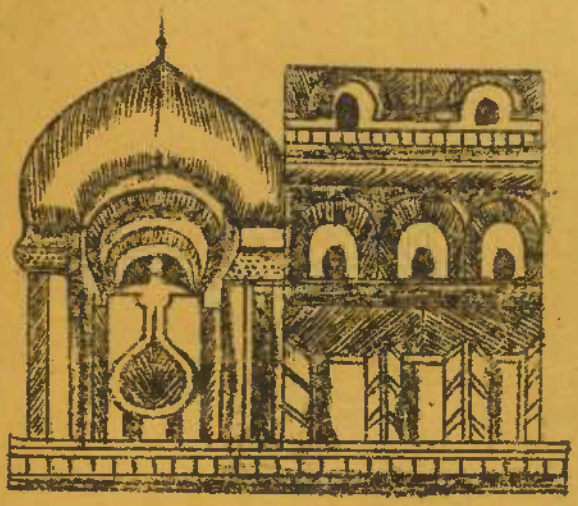
مسجد شاہ همدانی سری نگر میں



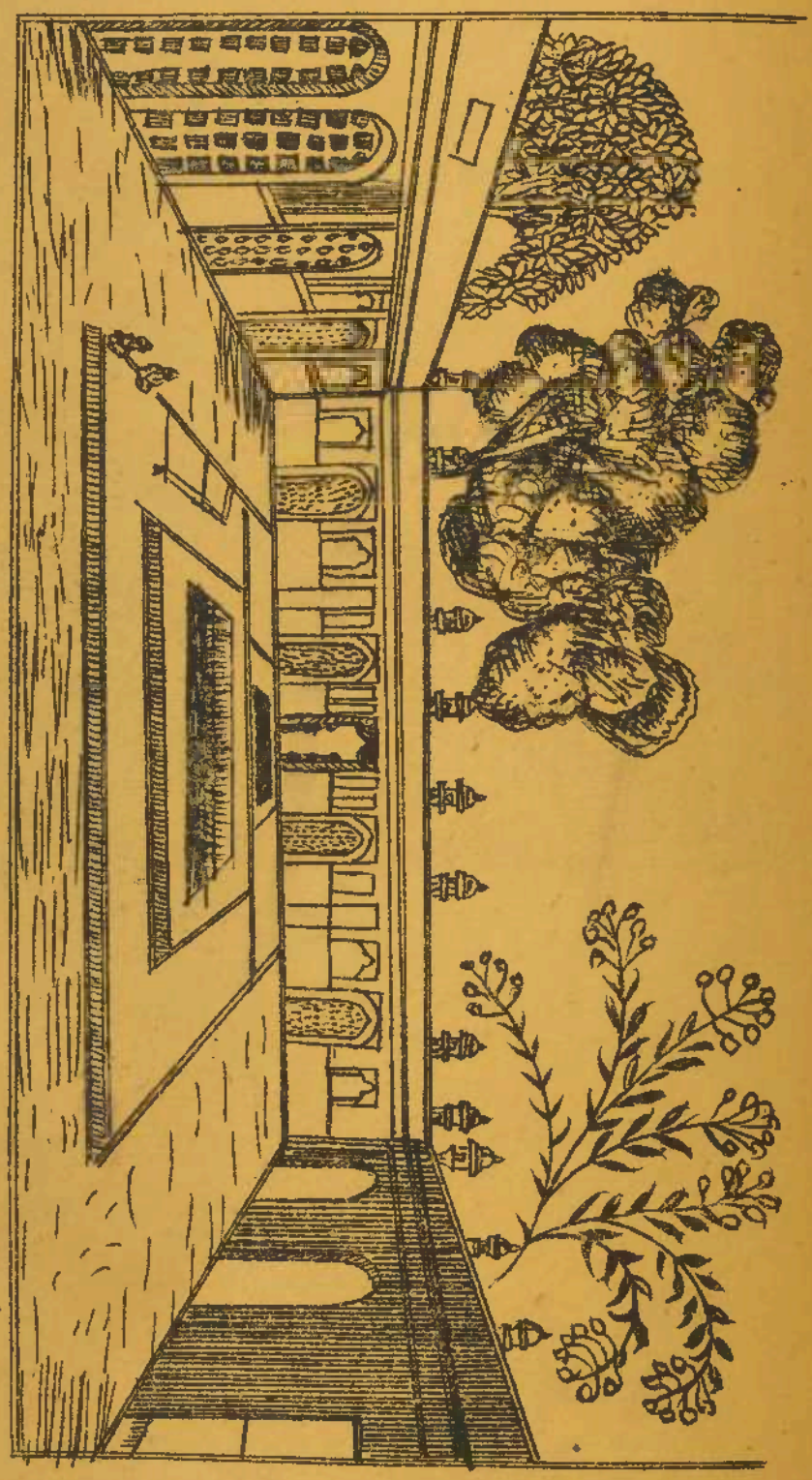
جوگ مایا متصل لاٹھ قطب صاحب کے ہے



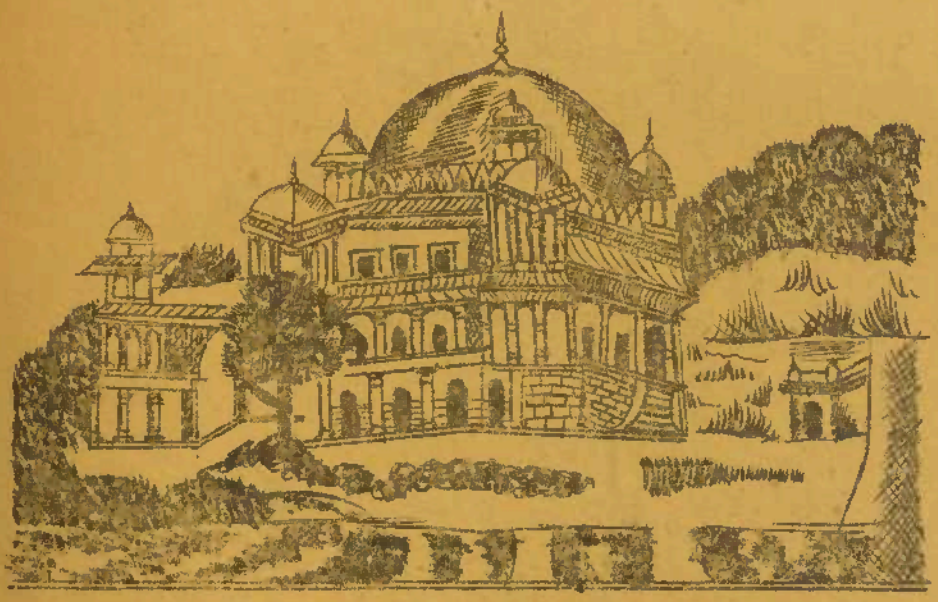
بھرتھ پور کا مندر



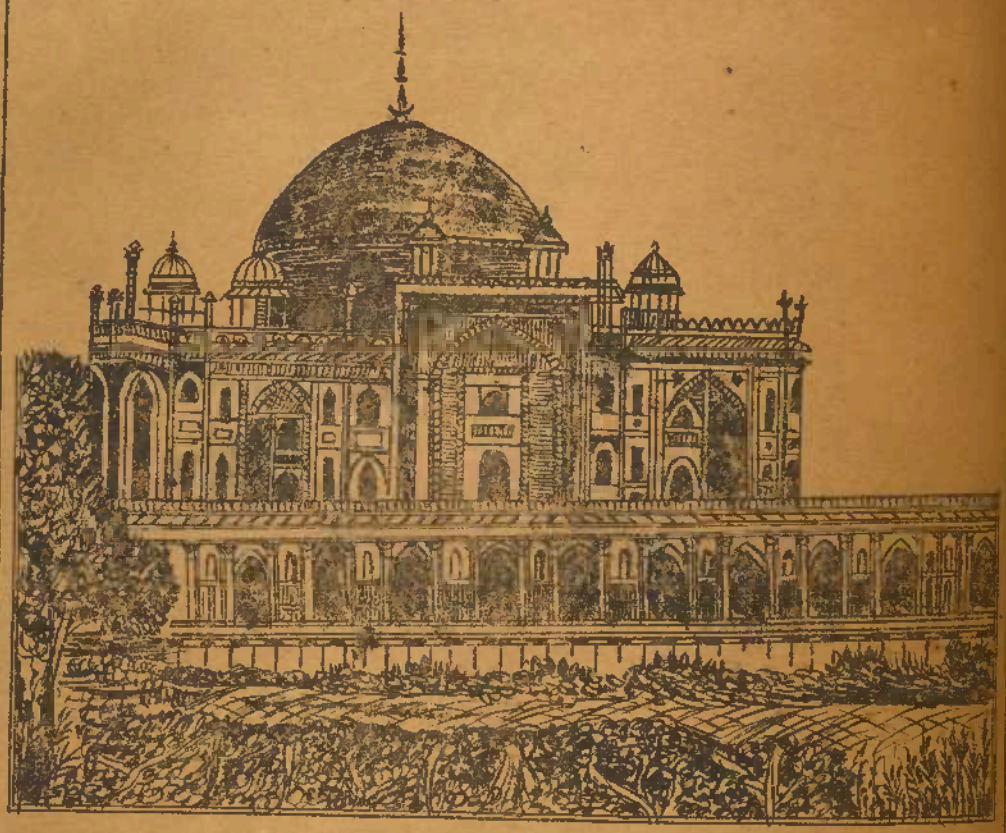
درگاہ حضرت سید حسین رسول نما دہلی مین ہی



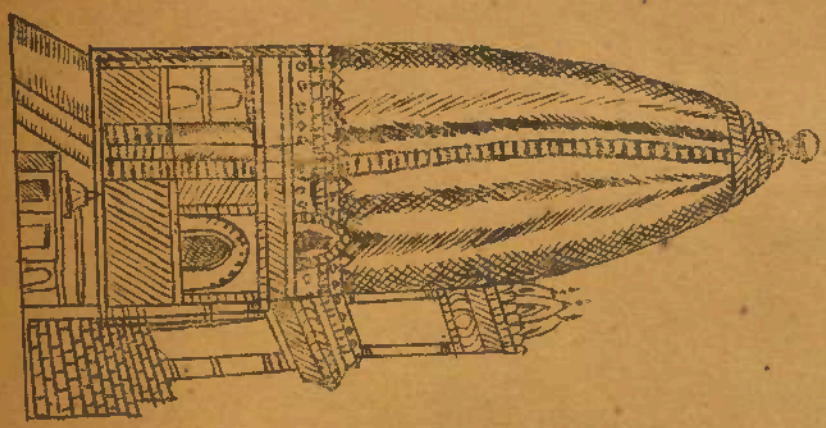
مقبرۂ حضرت محمد غوث گوالیری



مقبرۂ حضرت ہمایون بادشاہ

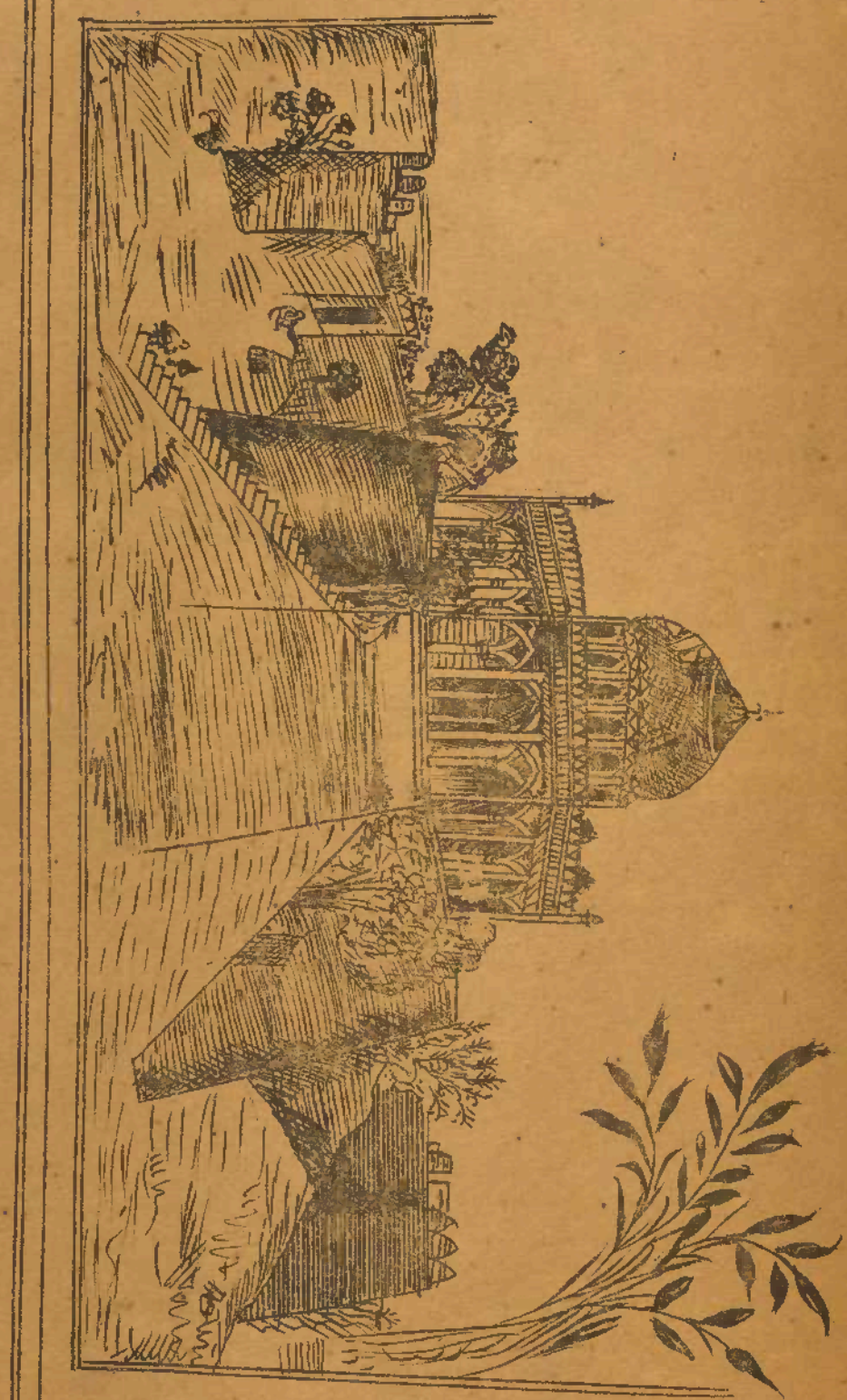


پرسوناتھ کا مندر کھجوا ہین ہی

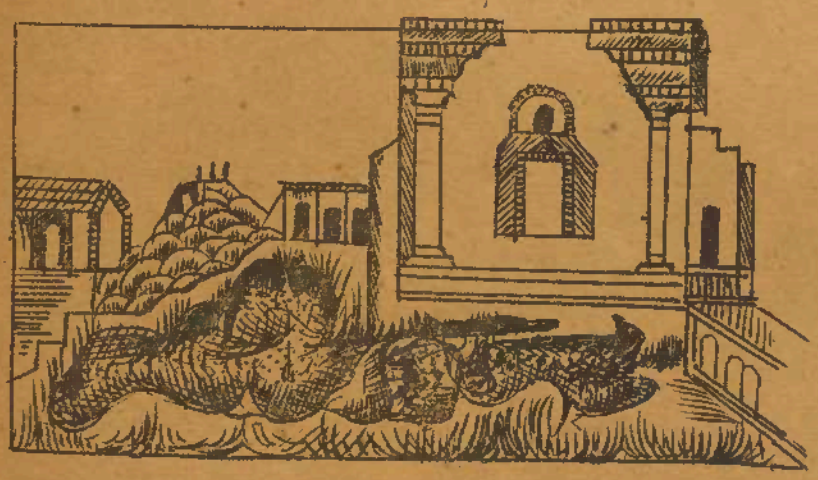




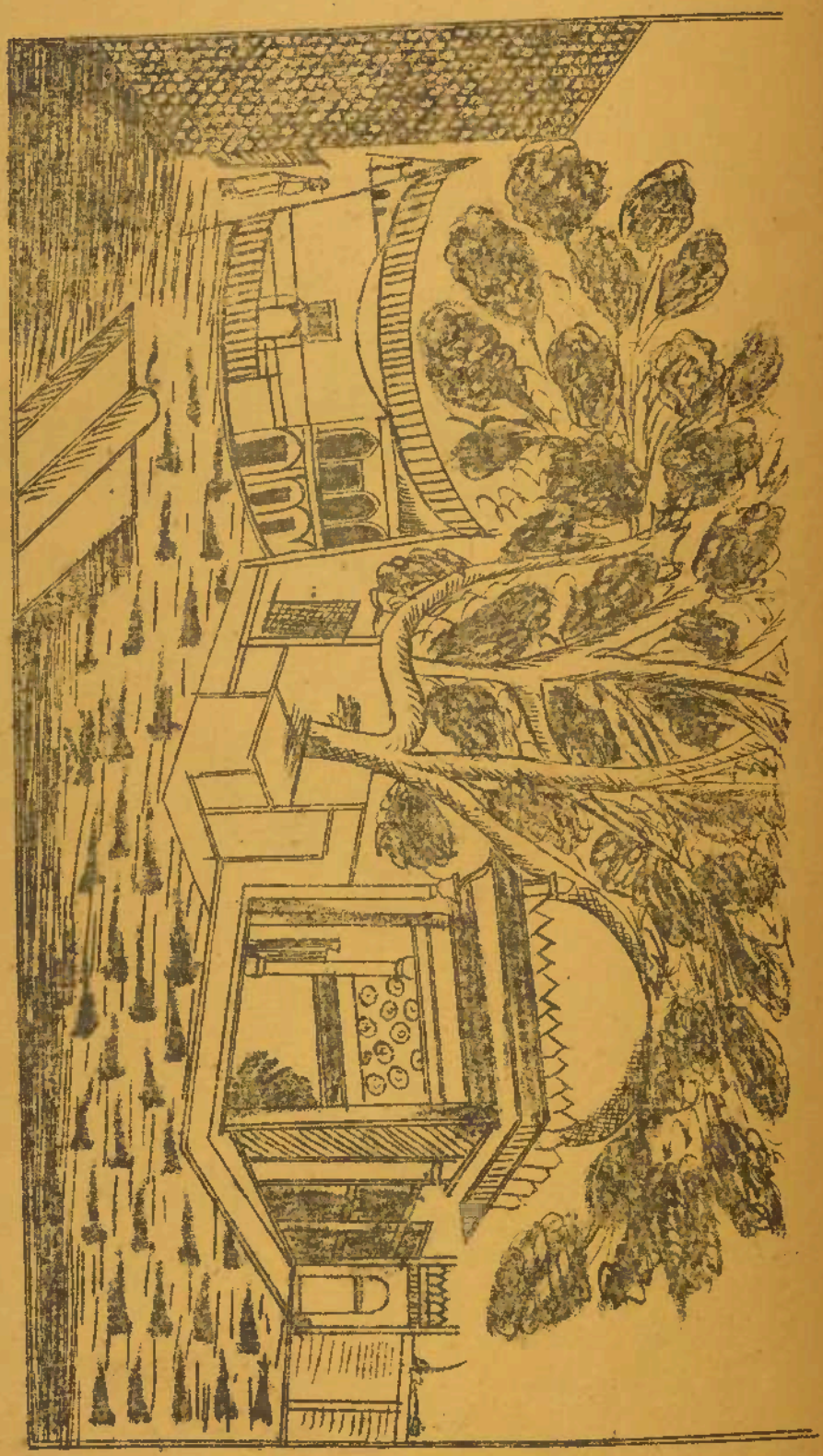
مقبرۂ ادہم خان بہلول قطب صاحبین



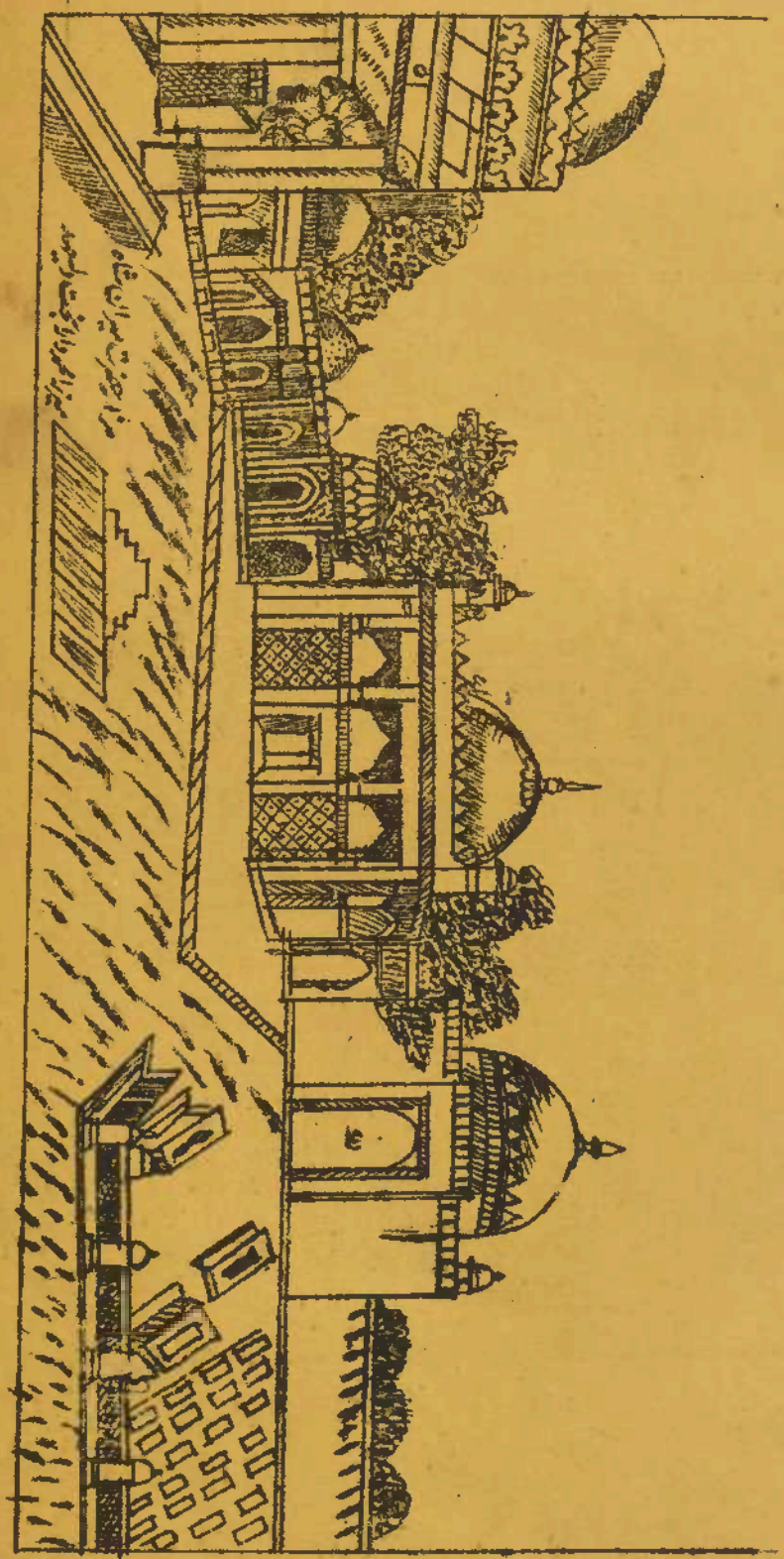
کوہ ہمالہ



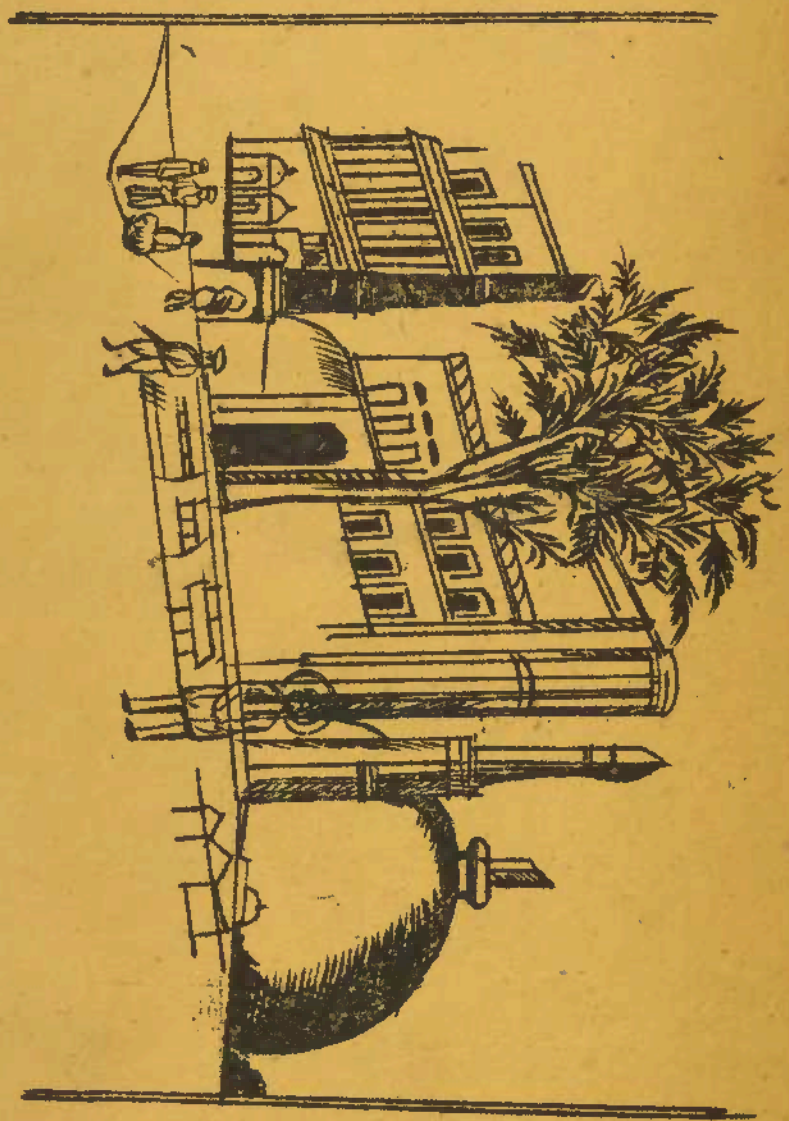
درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ بیرون دہلی



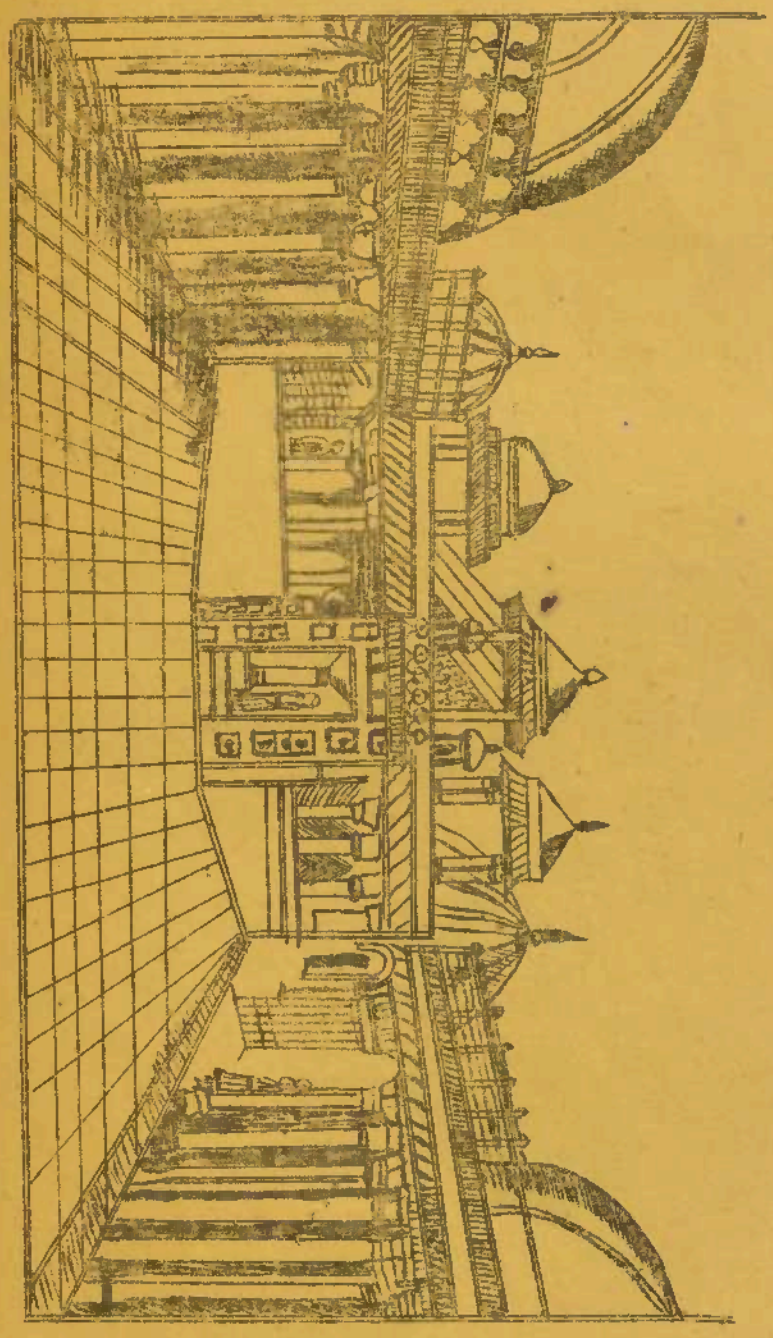
درگاہ حضرت روشن چراغ دہلی صاحب



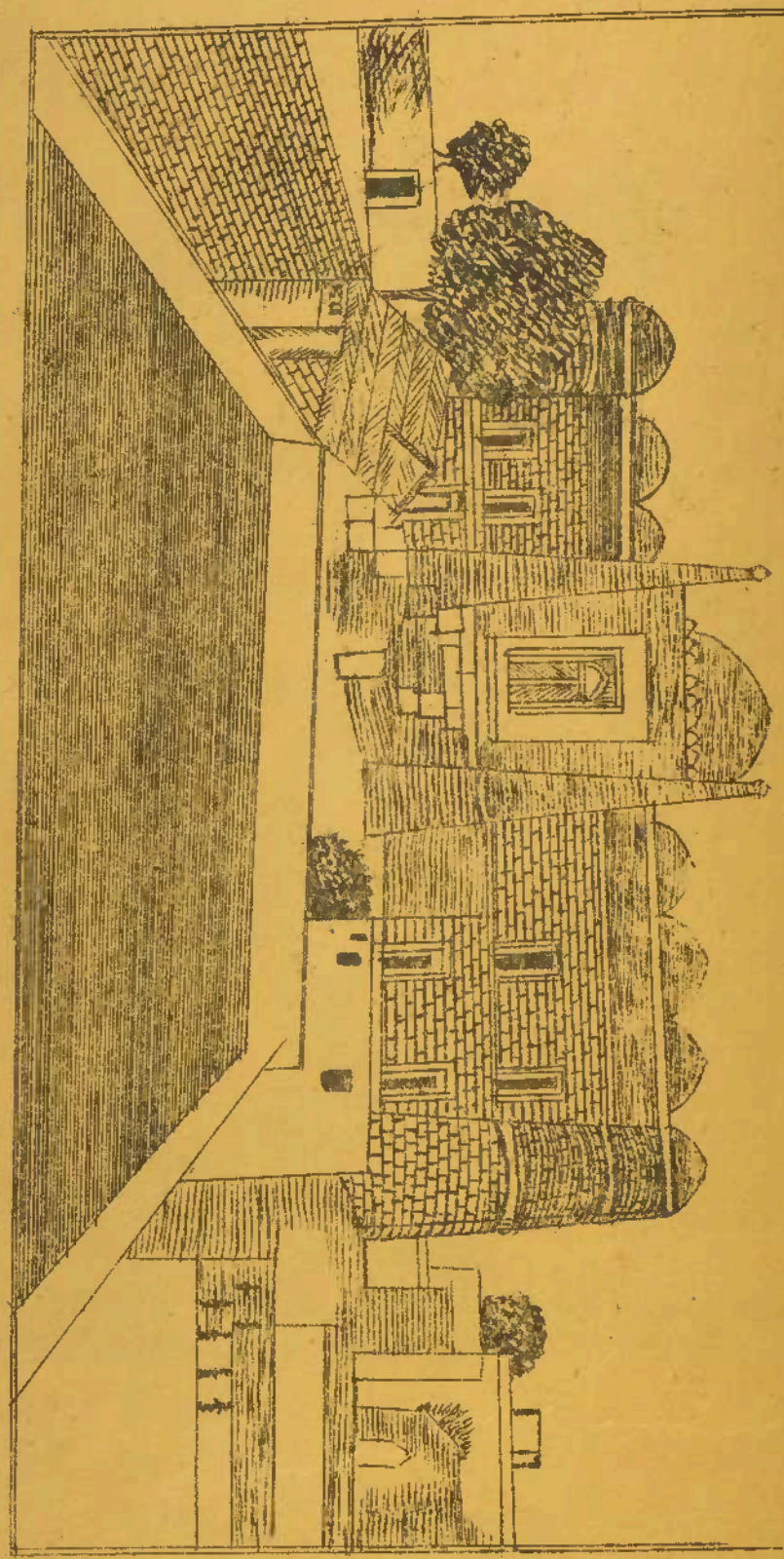
ضیاوان رام کا مندر پلونا روامین



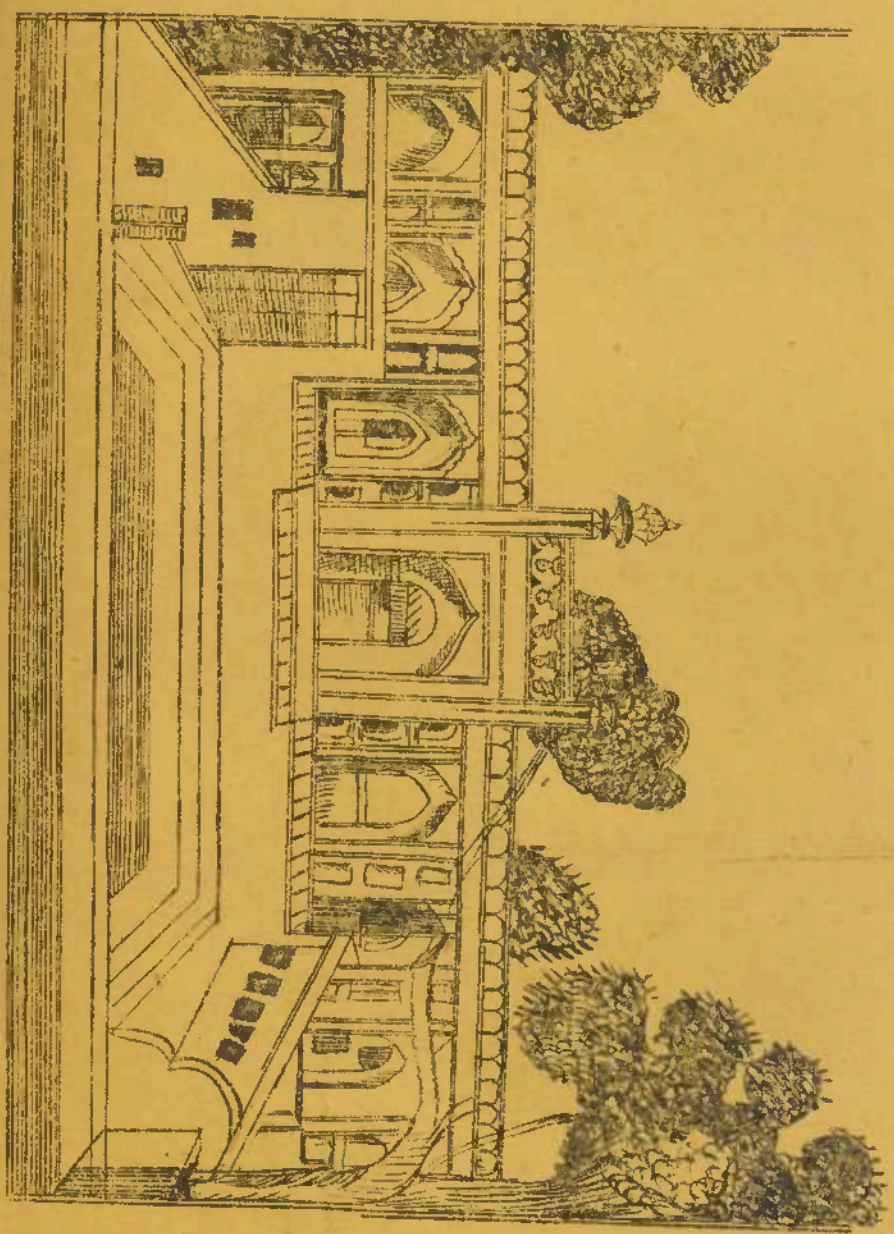
درگاہ قدم شریف دہلی کے باہر ہے



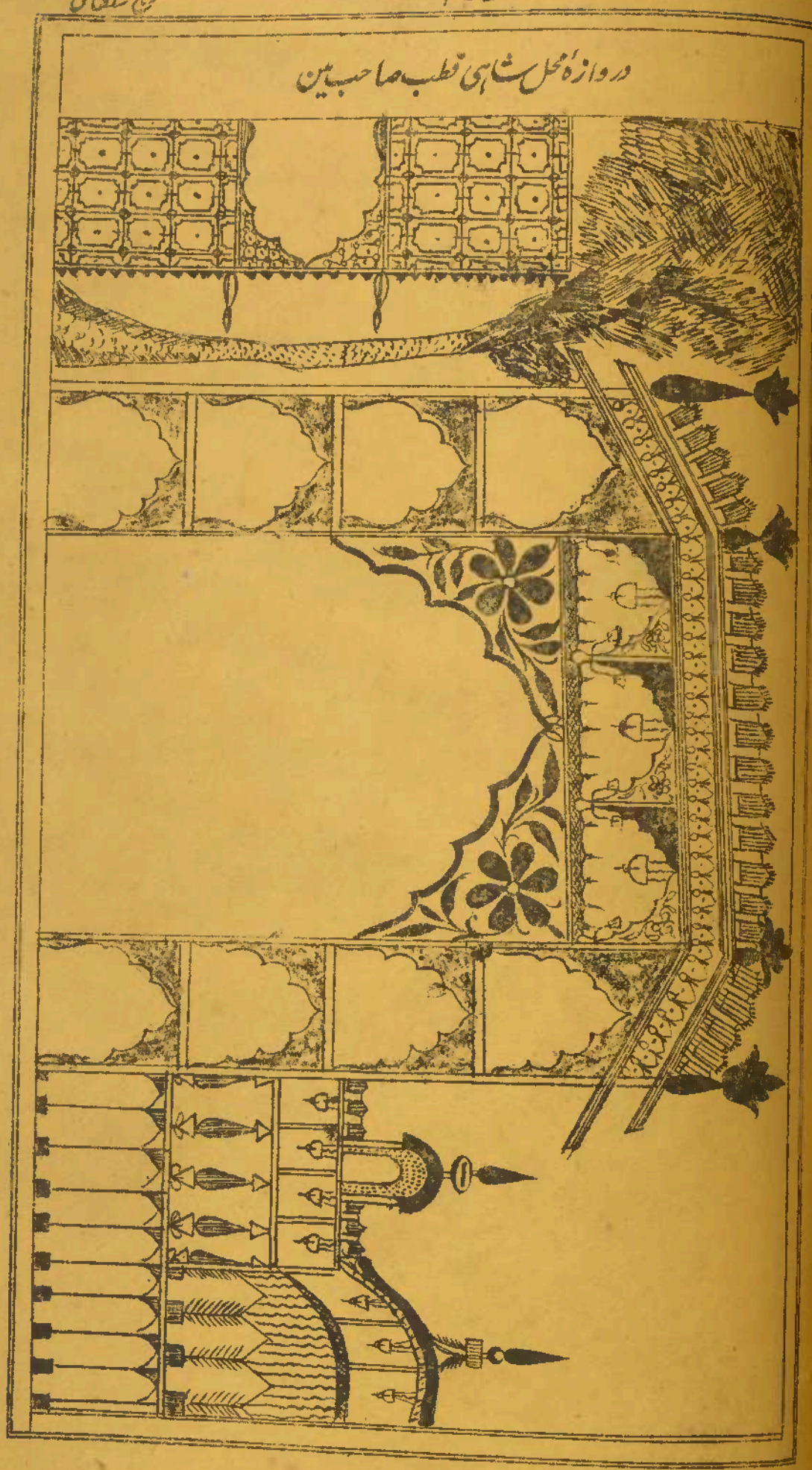
کالی مسجد دہلی کے اندر ہو



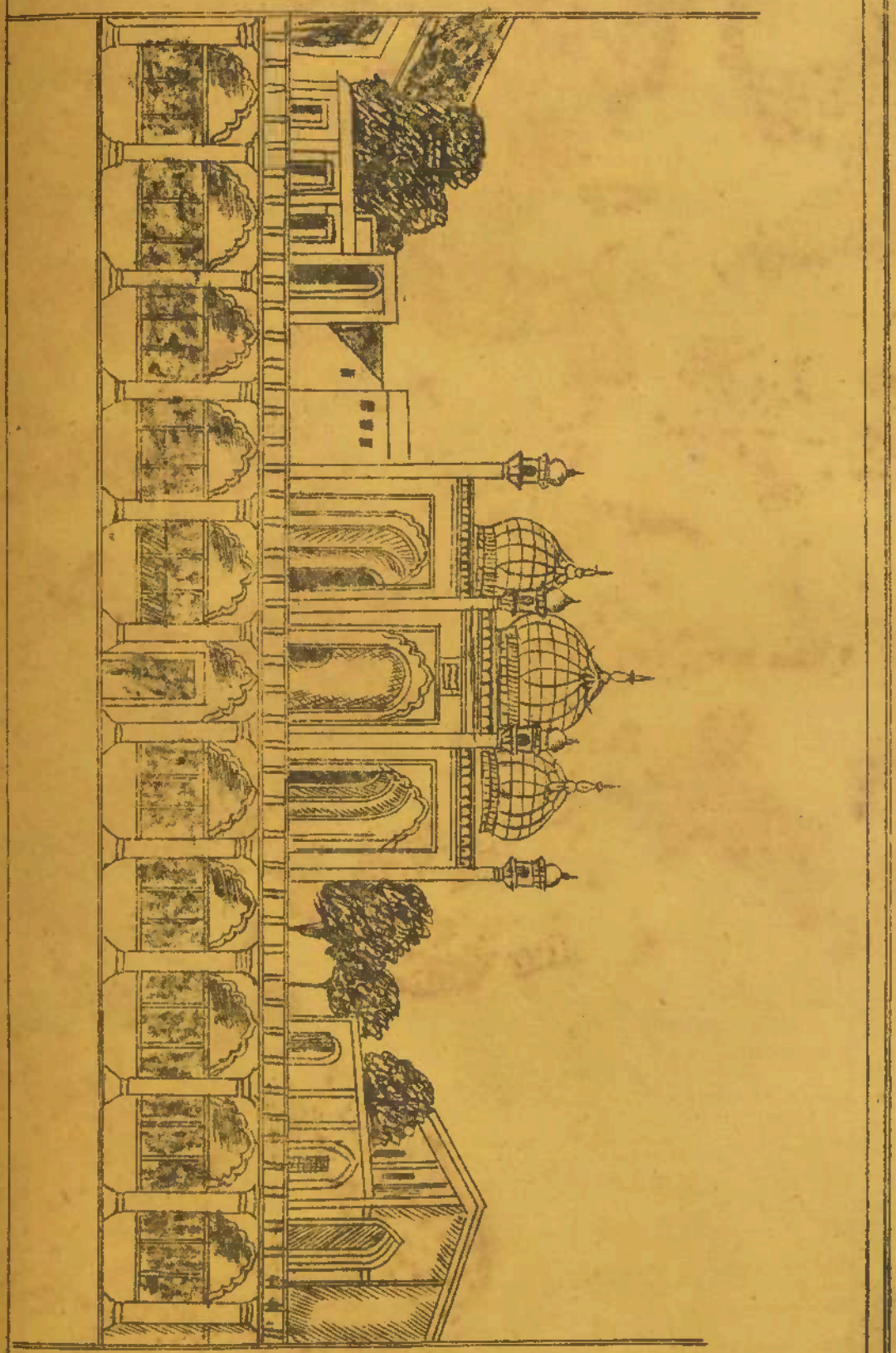
مسجد پنجابی کٹڑہ منہدم شدہ



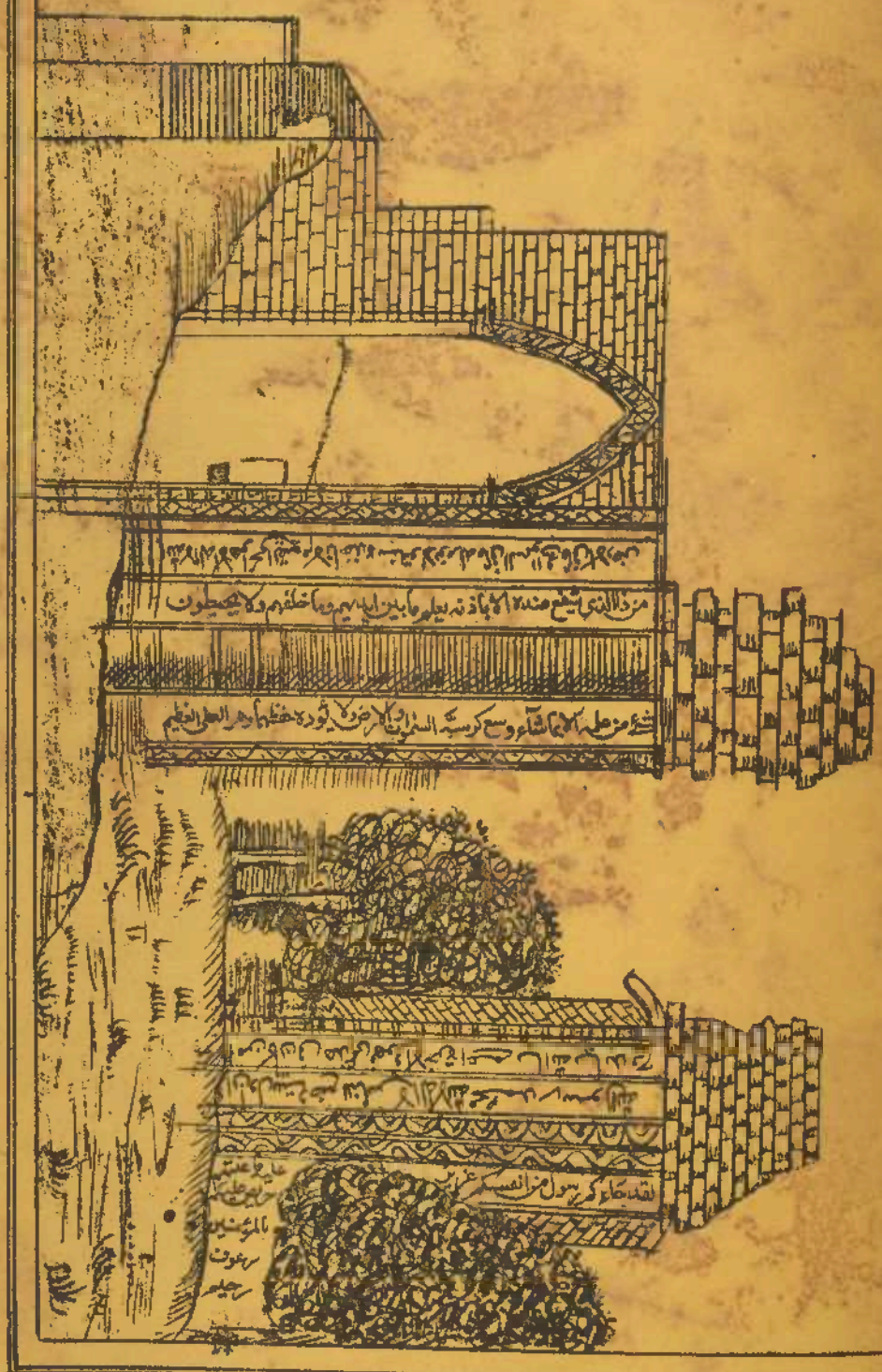
دروازۂ محل شاہی قطب صاحب میں



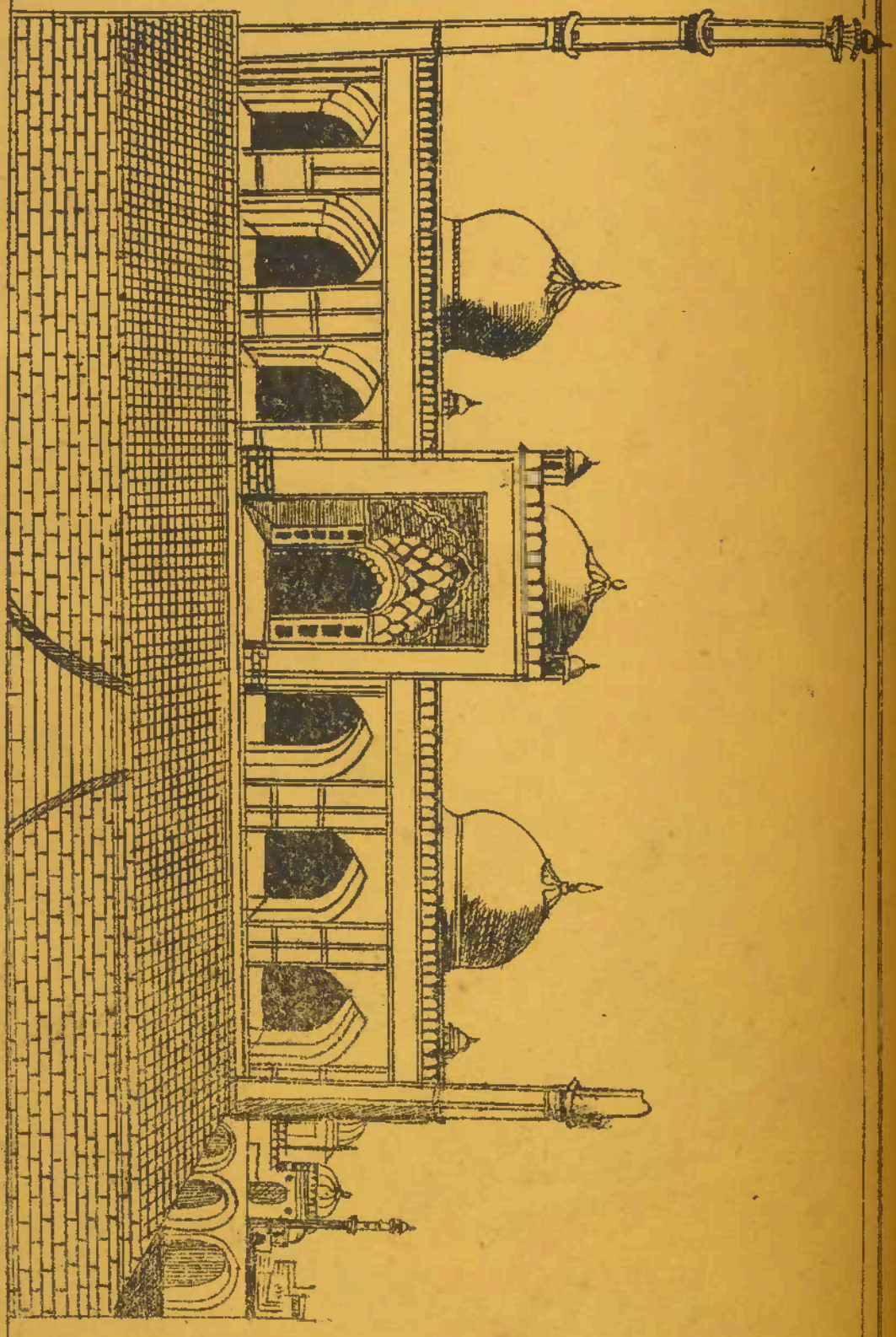
مسجد نواب شرف الدولہ اندرون دہلی



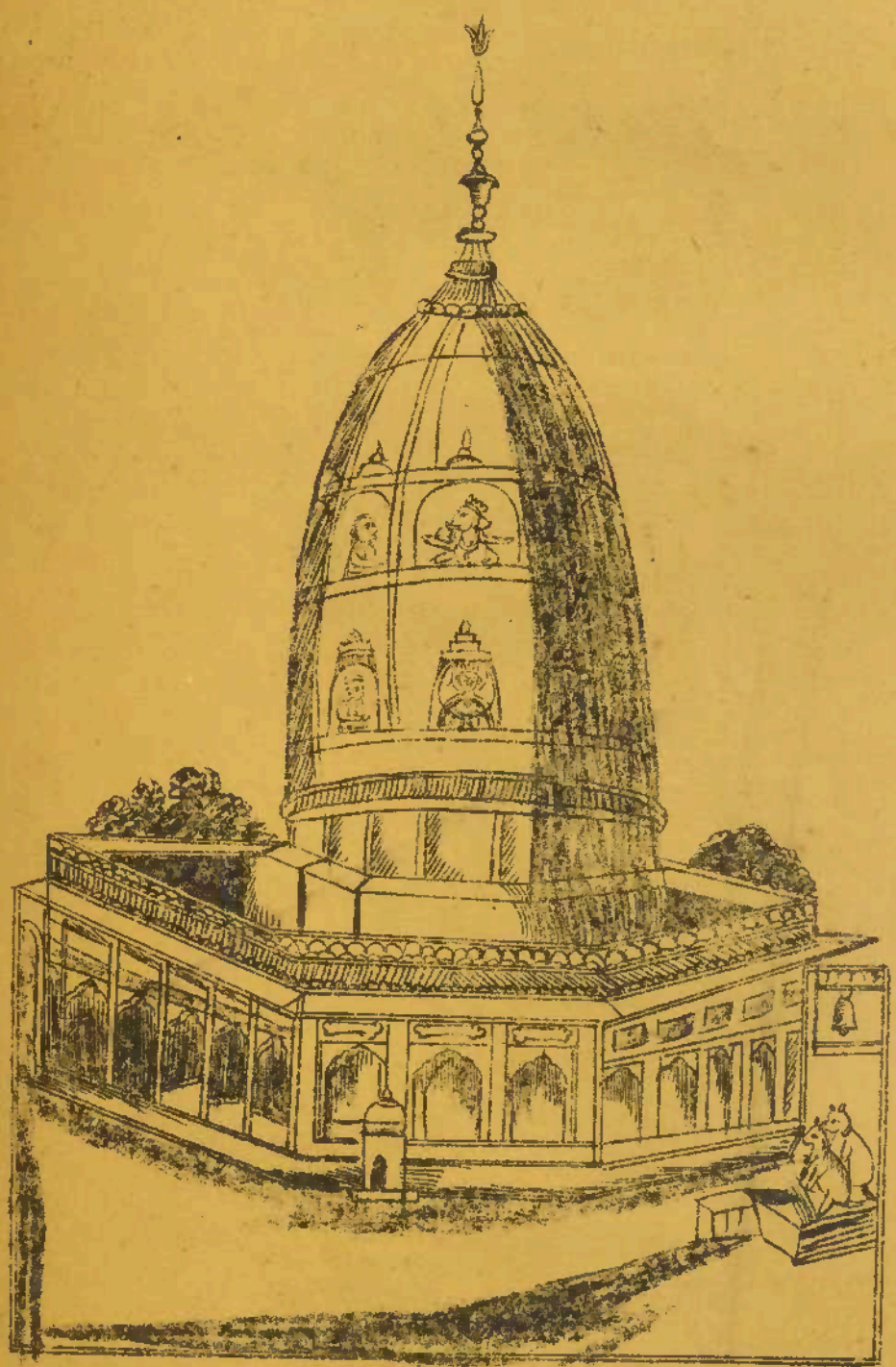
دروازہ مسجد شمس الدین التمش قطب صاحب سواد دکھن دہلی



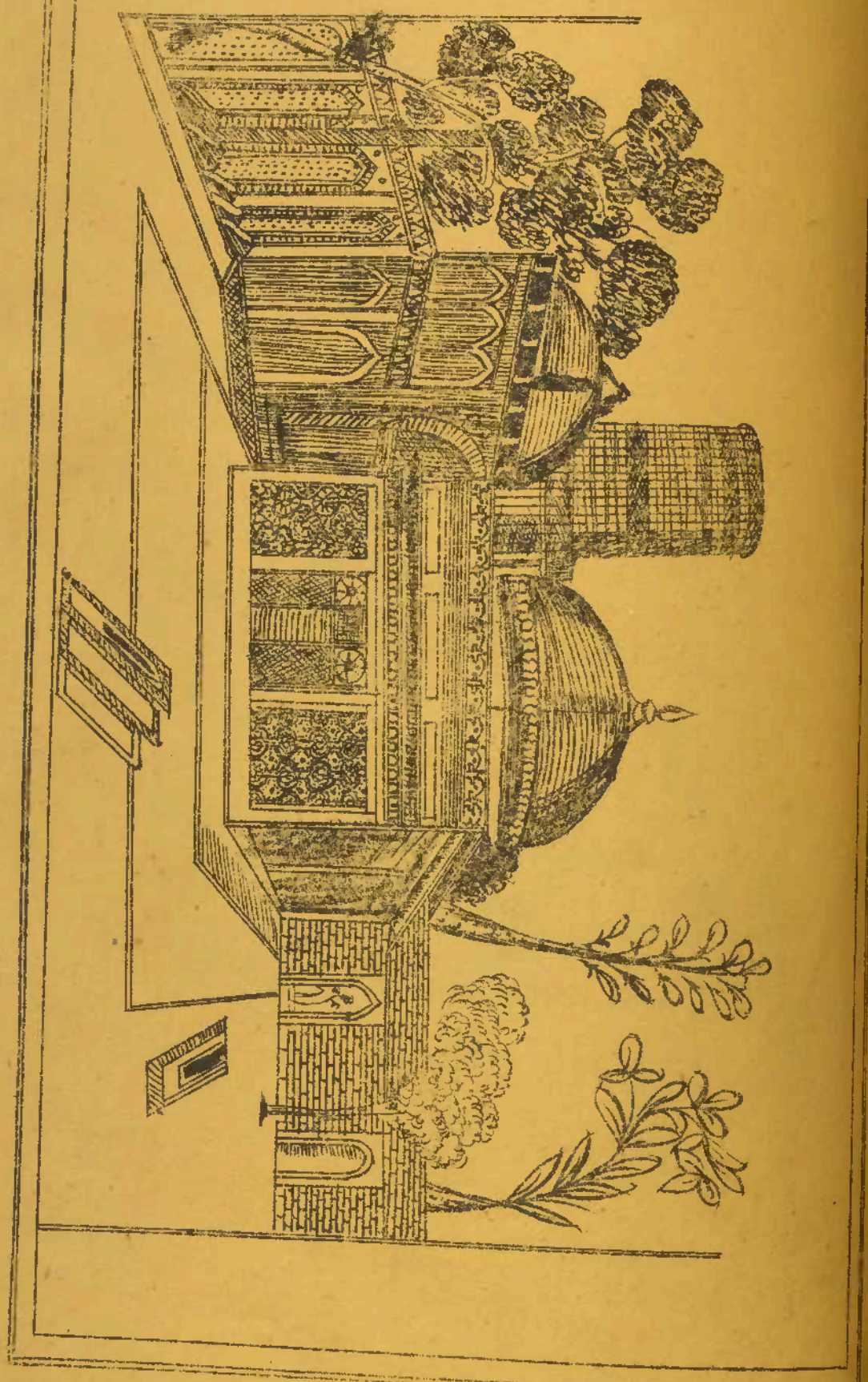
مسجد اکبر آبادی بیگم دہلی مین ہی



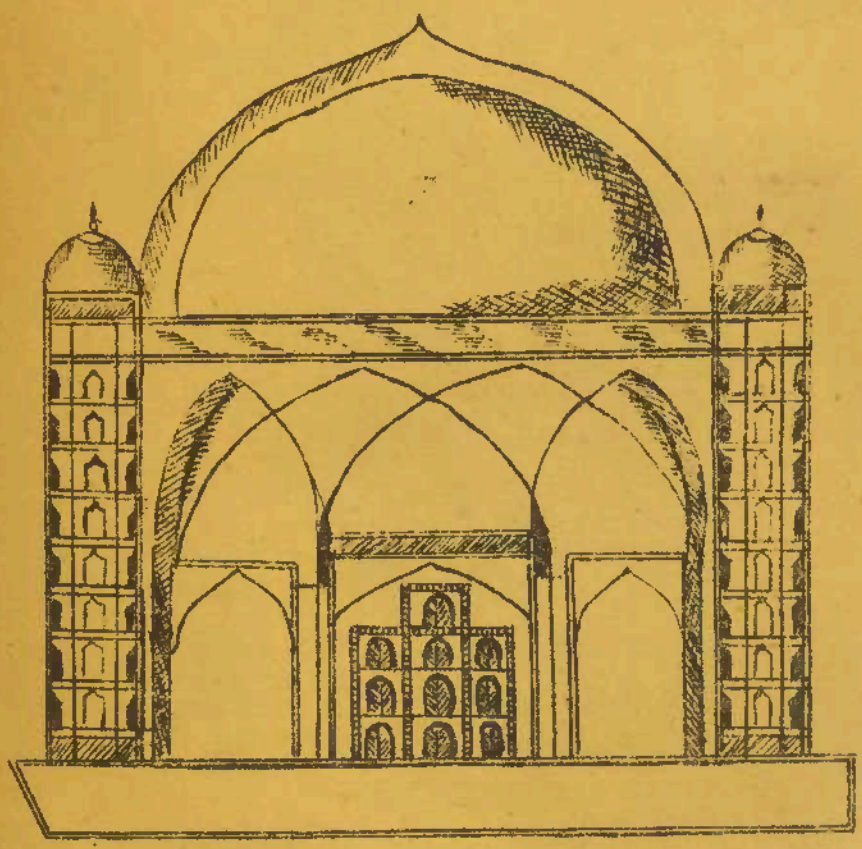
اکاس کا مندر لنکا میں



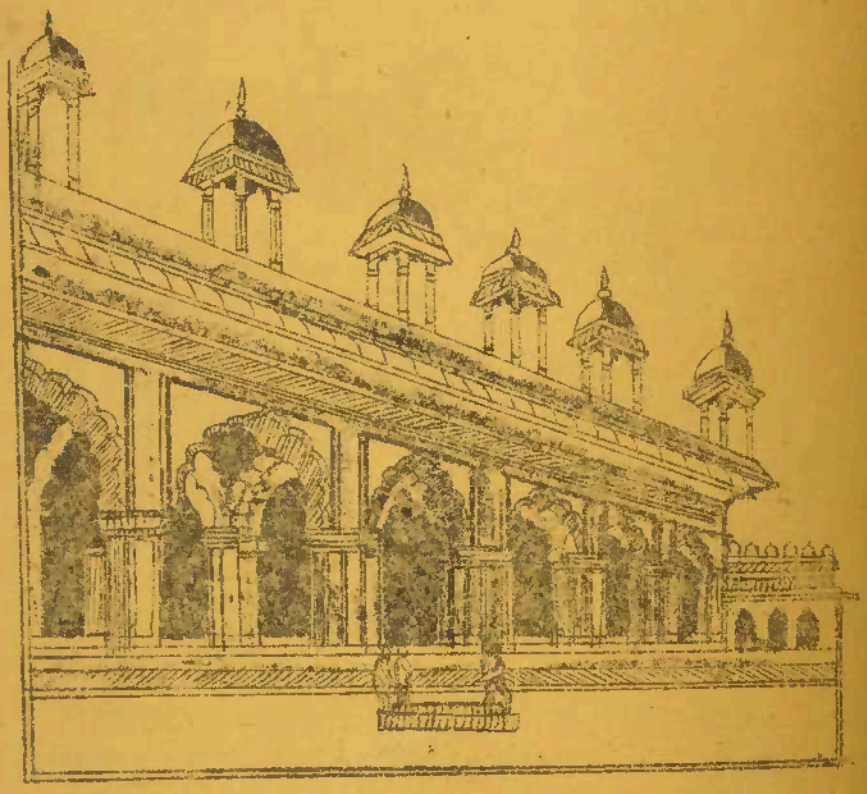
درگاہ امام ضامن قریب لاہور کے



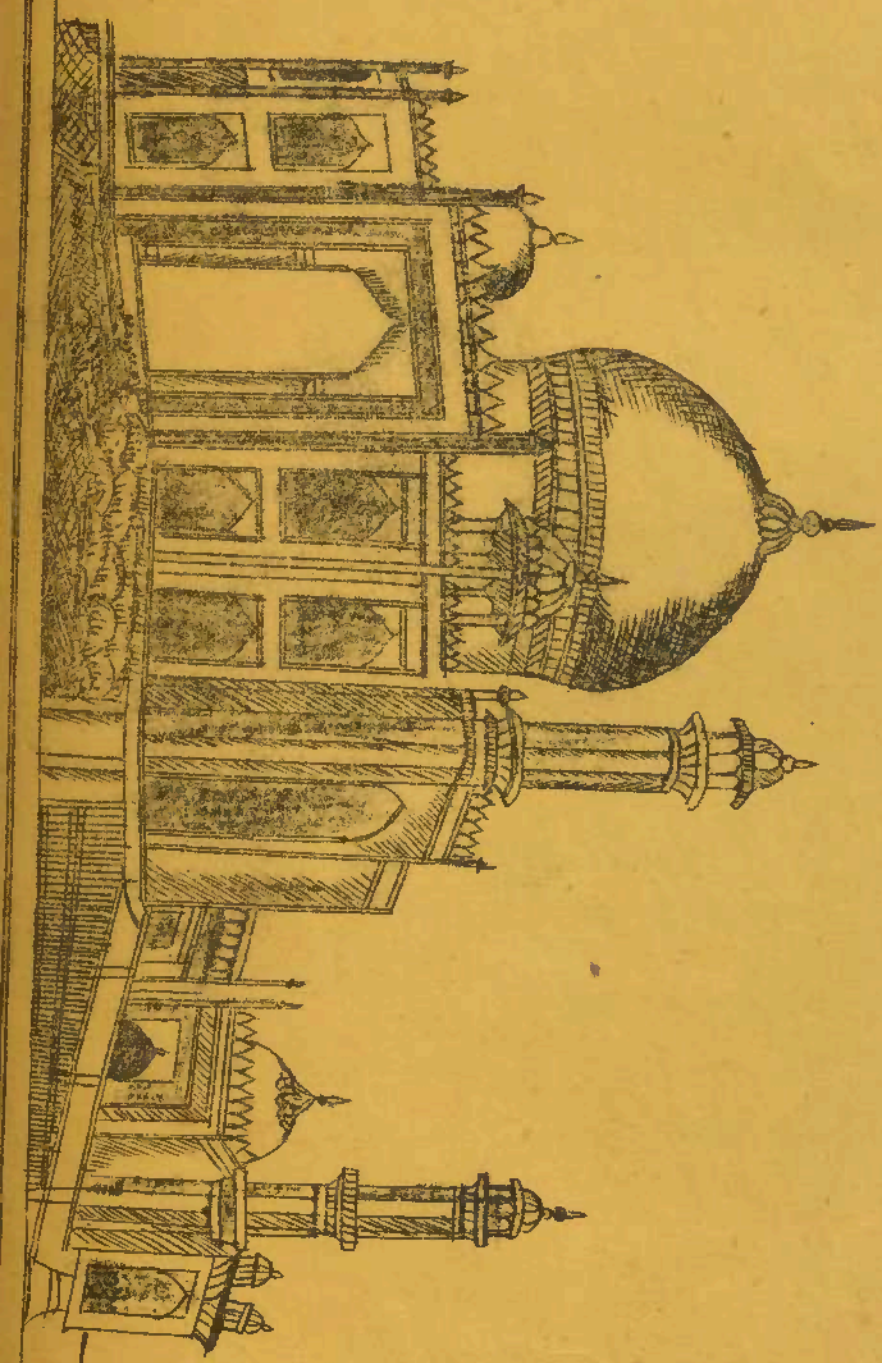
مقبرۂ محمود واقع بیجاپور



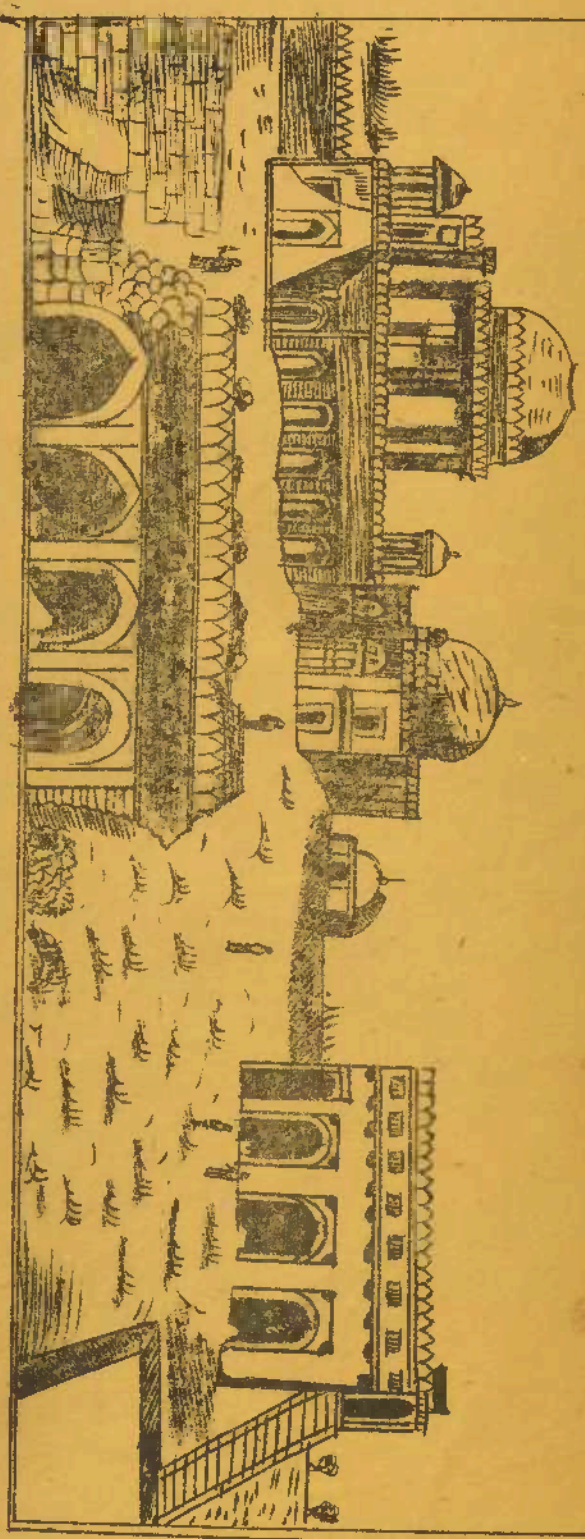
اکبر آباد کی موتی مسجد کا ایک رخ یہ ہے



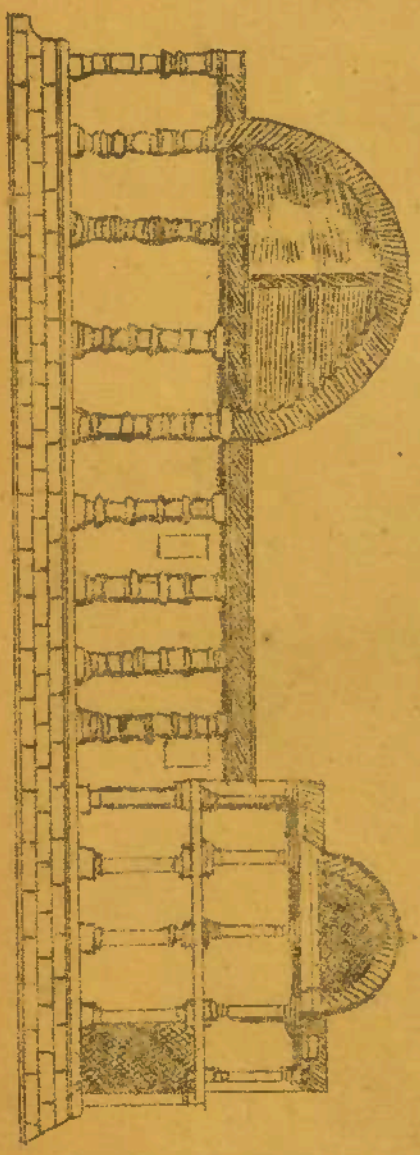
دوسرا رخ تاج گنج کا



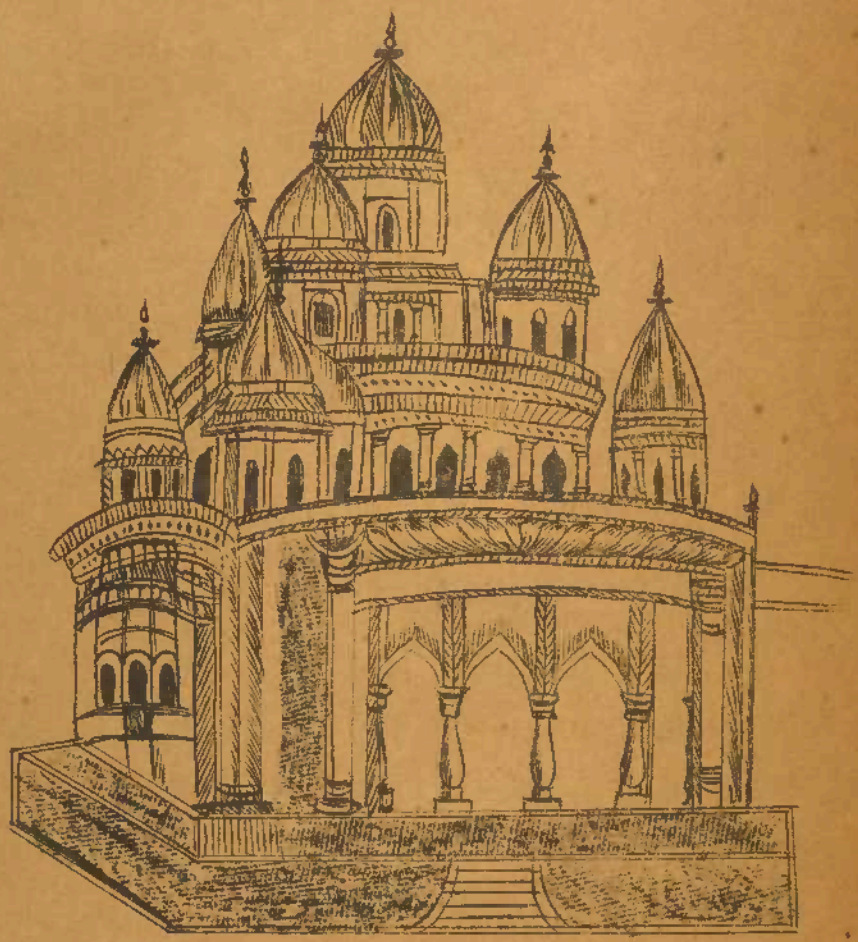
لسبتی باوڑی دہلی مین یہ ہی



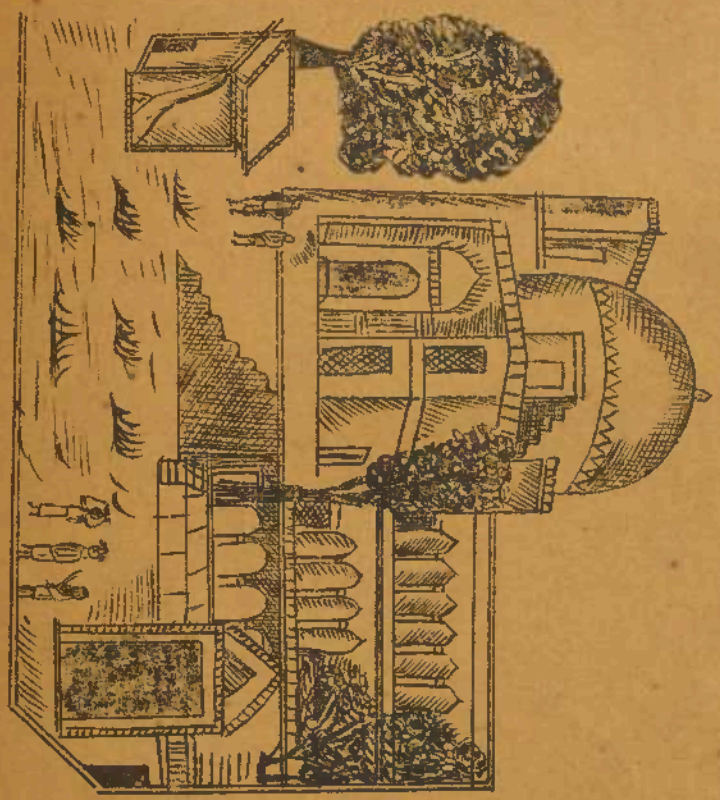
اچھا مکان مہرولی مین درگاہ قطب صاحب دہلی مین



مندر دیناج پور



صدر دروازہ جونپور کی مسجد کا



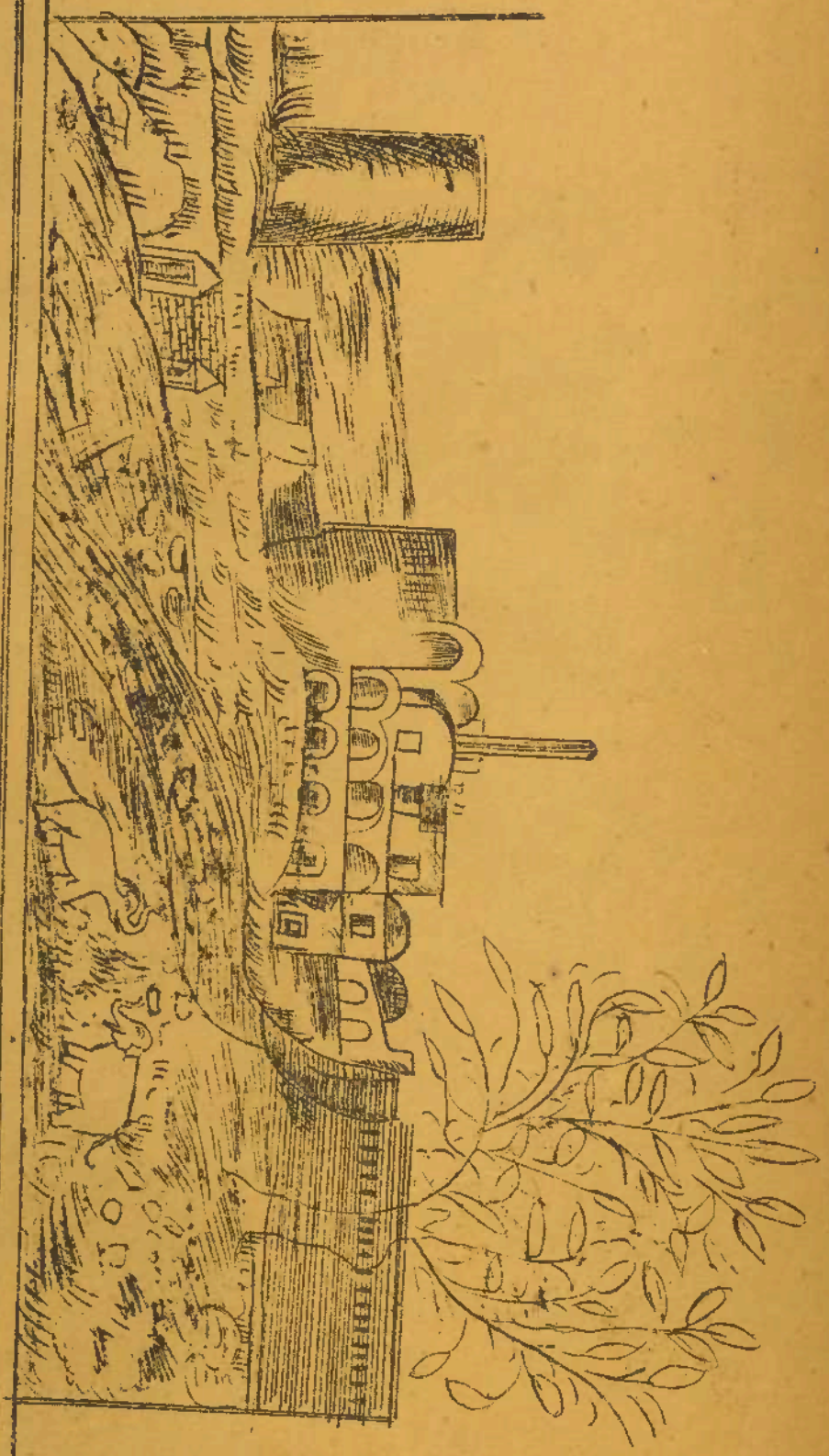
جامع مسجد بیجاپور



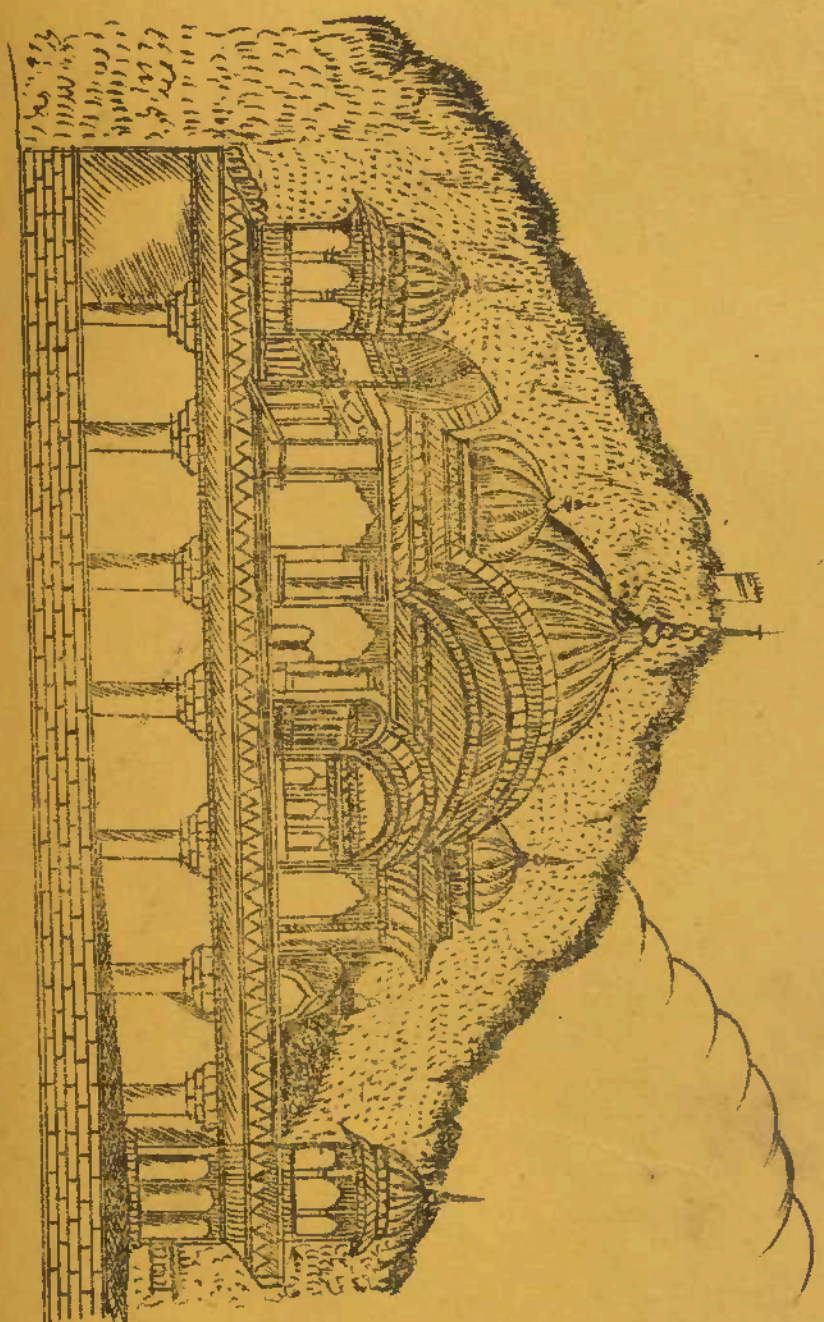
خضر کے گنبد دہلی کے باہر ہے



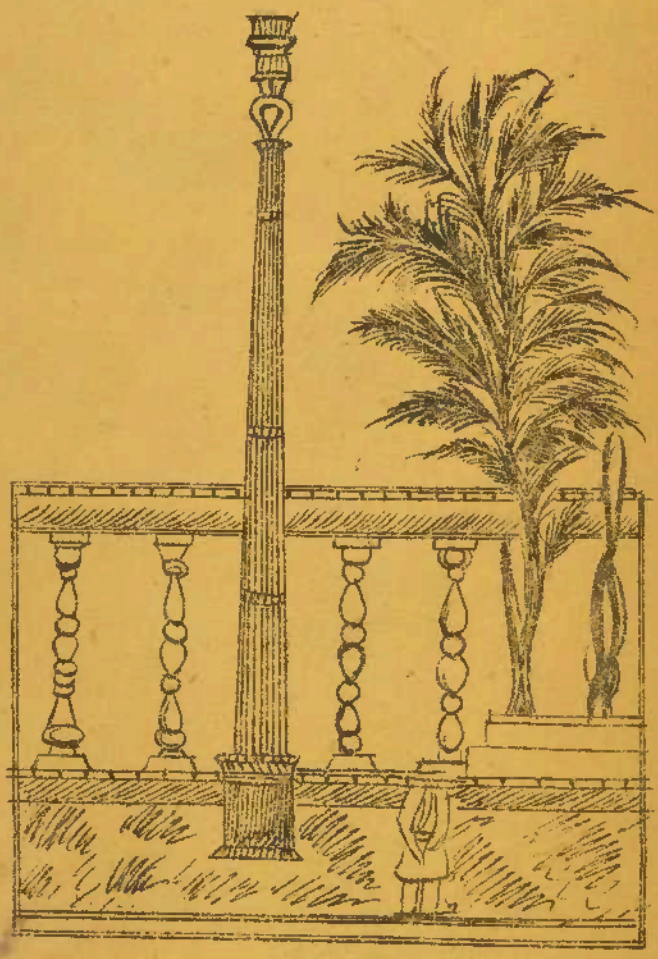
کوٹلۂ فیروز شاہ قریب دہلی کے ہے



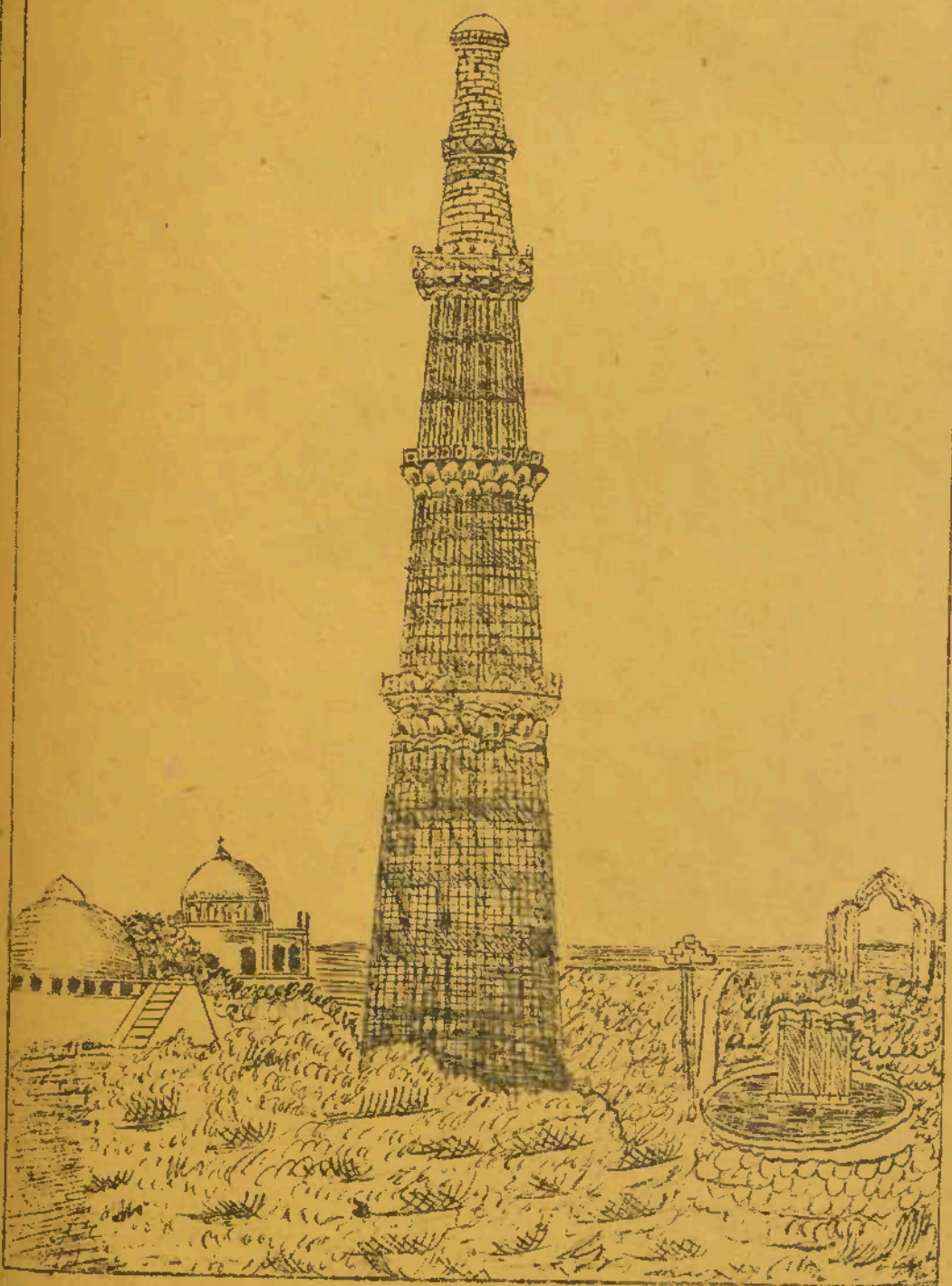
چھتری راجہ بختاور سنگھ الور میں



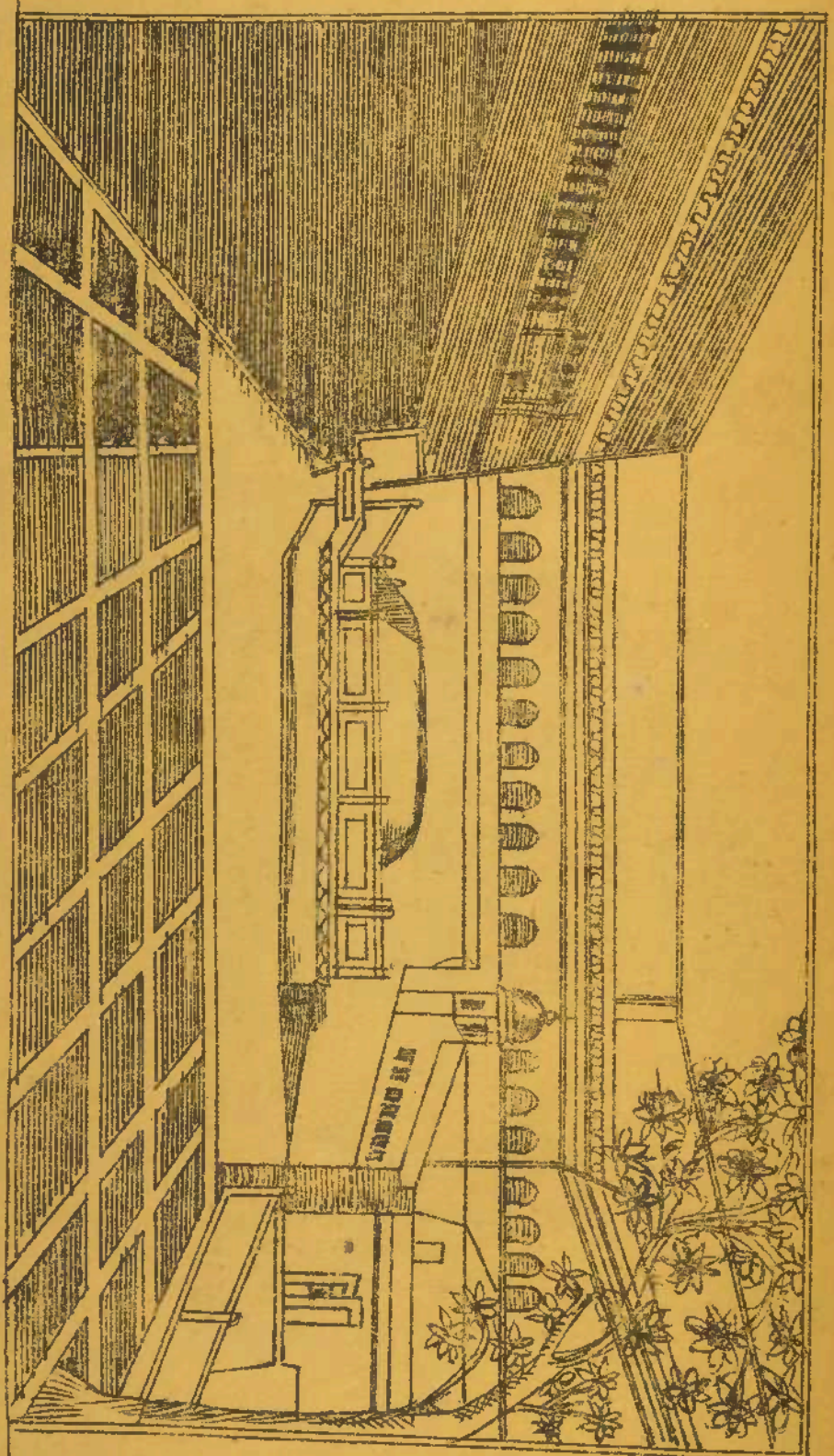
ستون آہنی قطب صاحب کے متصل



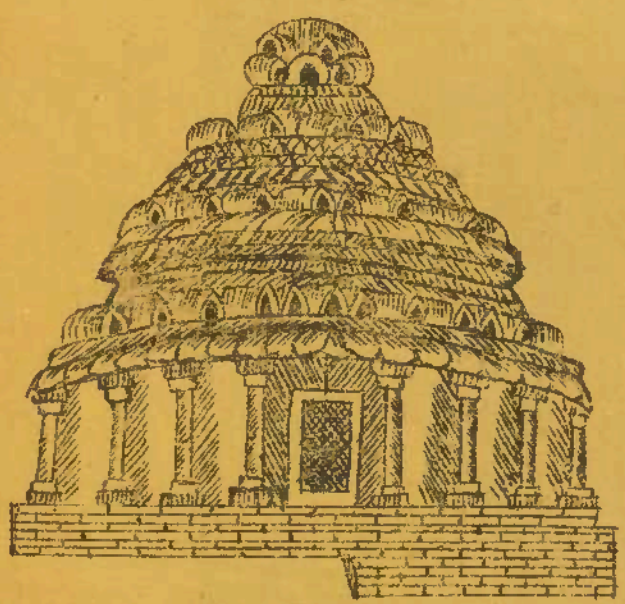
قطب صاحب کی لاٹ جو مشہور ہے



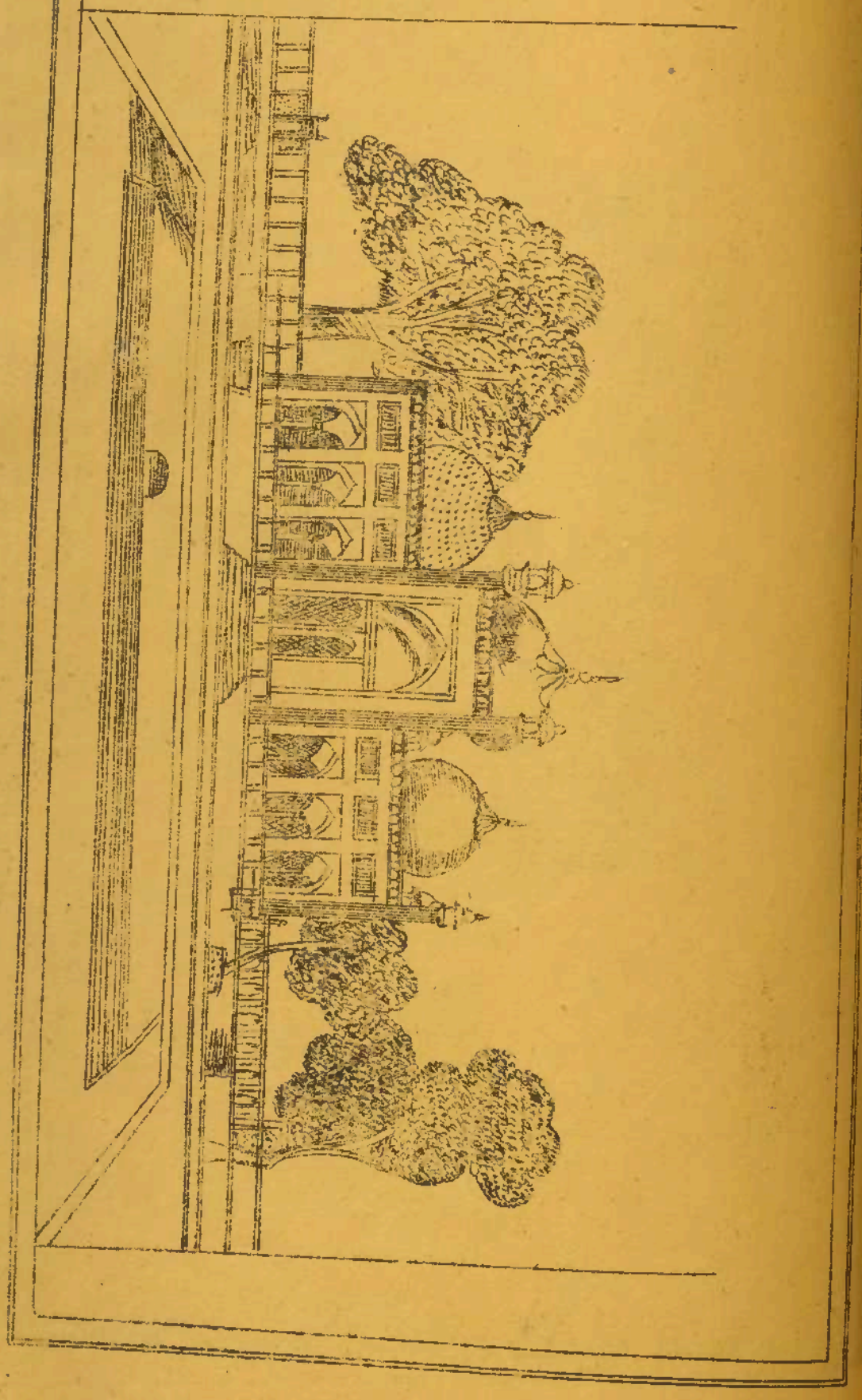
درگاہ شاہ ترکمان دہلی میں واقع ہی



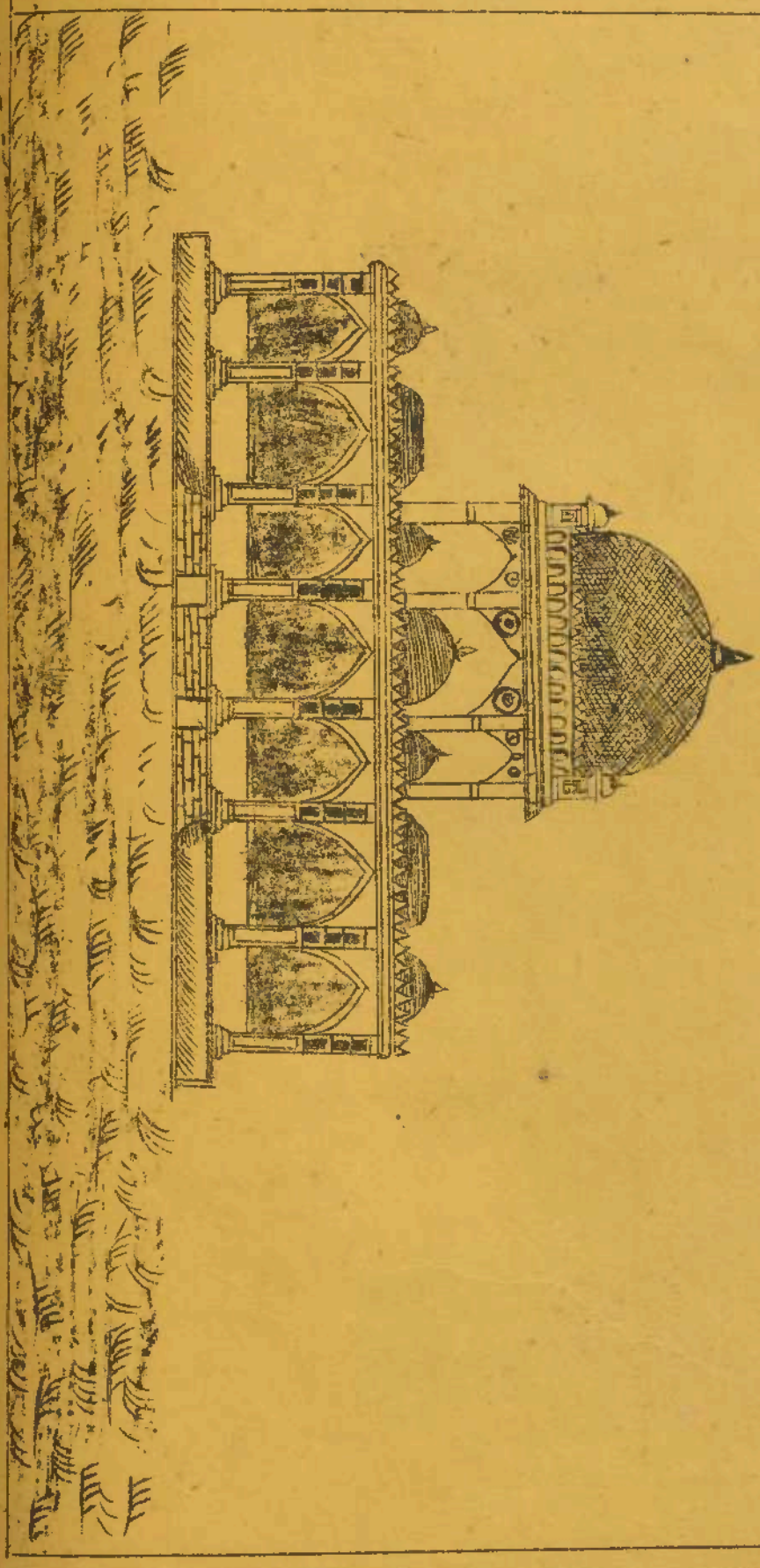
رہٹہ بہاول پور کا



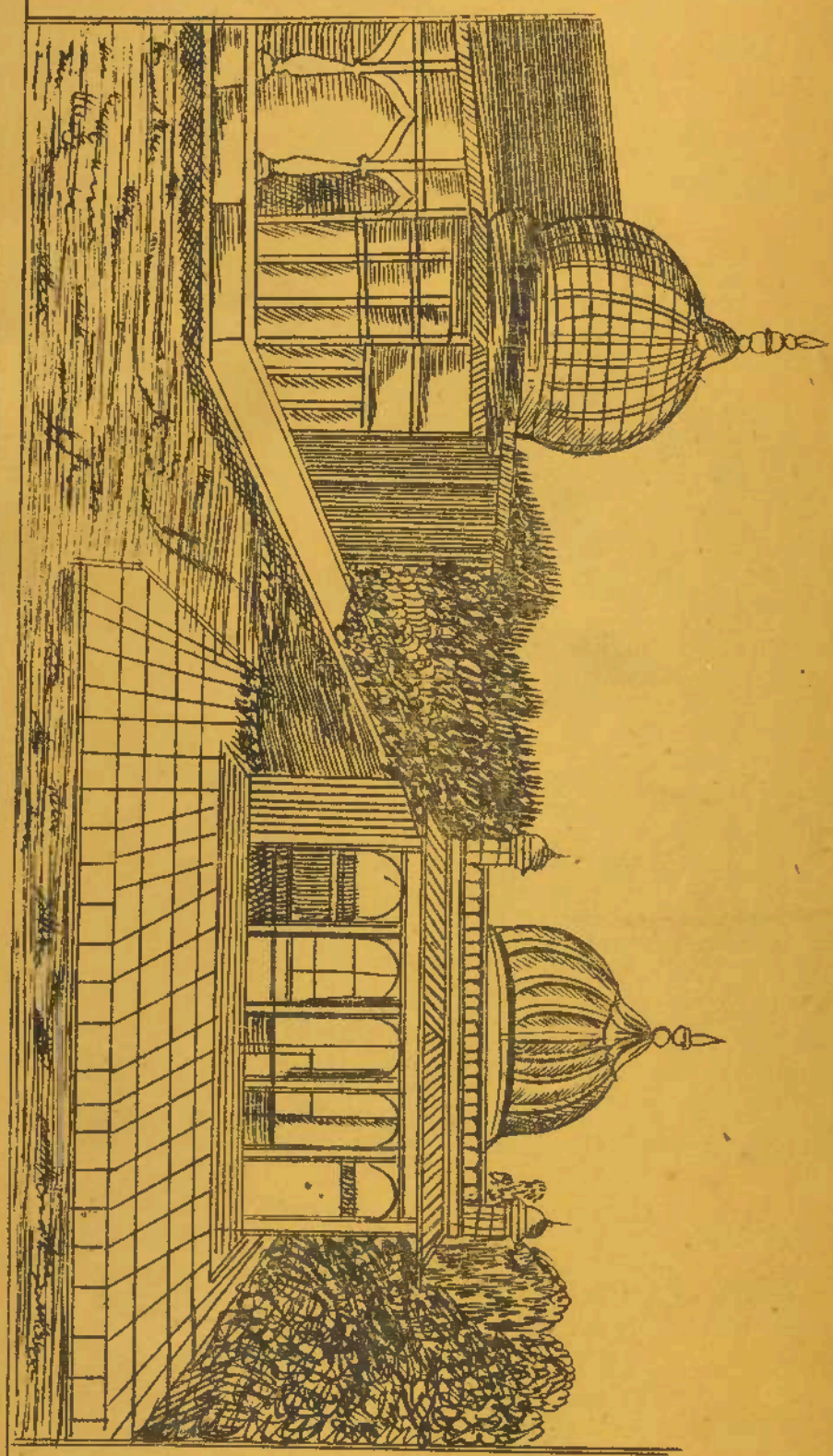
مسجد یعنی مدرسہ نواب غازی الدین دہلی میں ہے



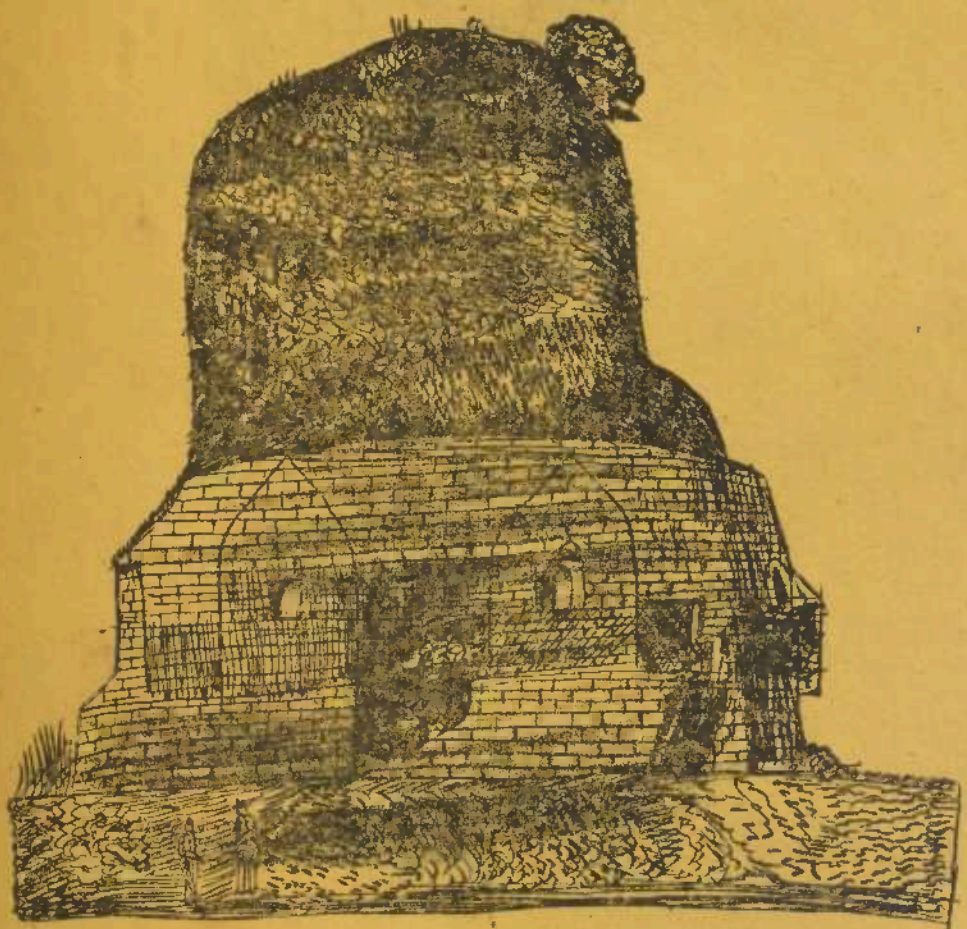
مقبرہ قطب العالم نئوا میں ہے



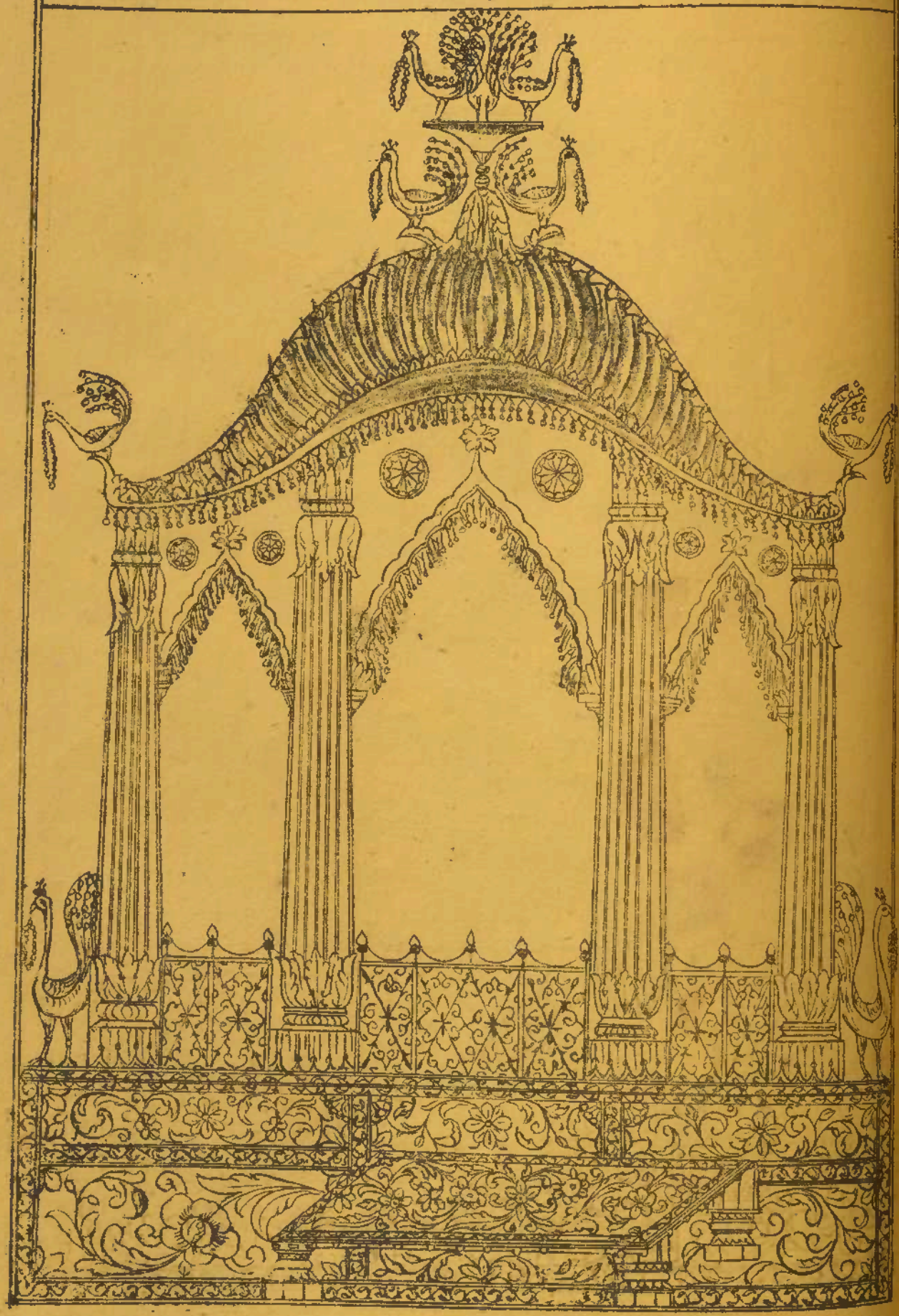
لال بنگلہ واقع دہلی



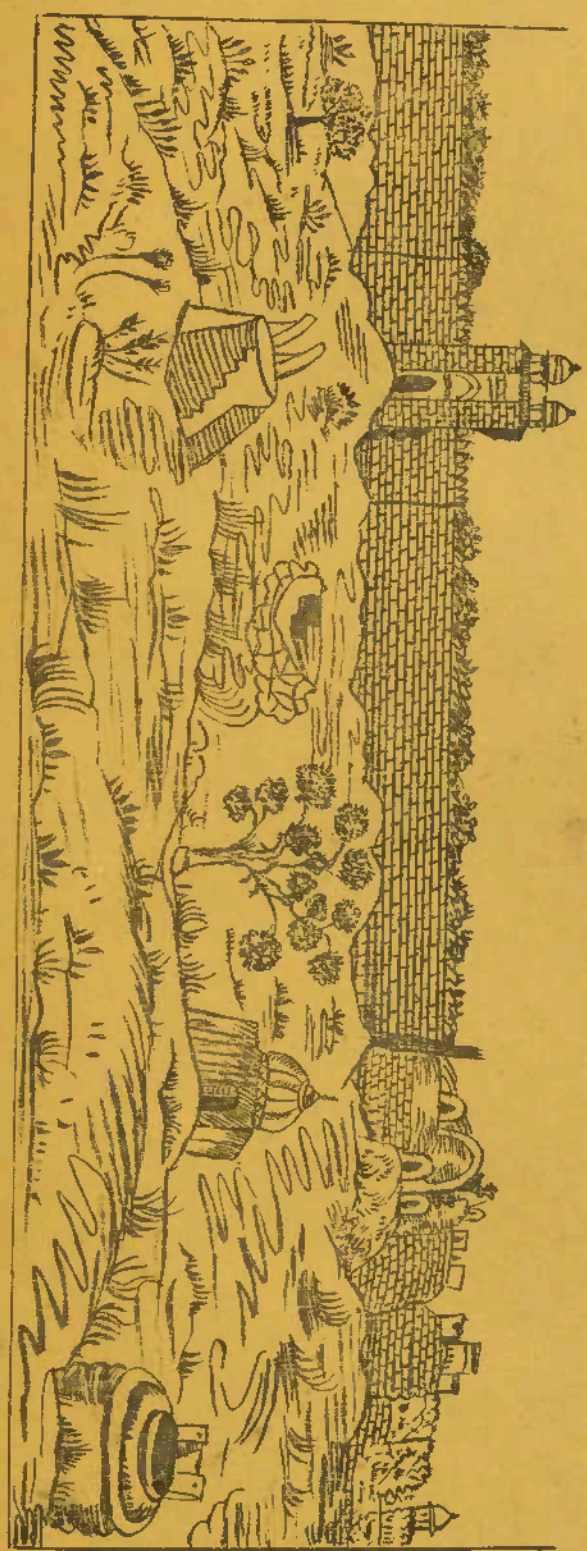
دھامک کا مندر



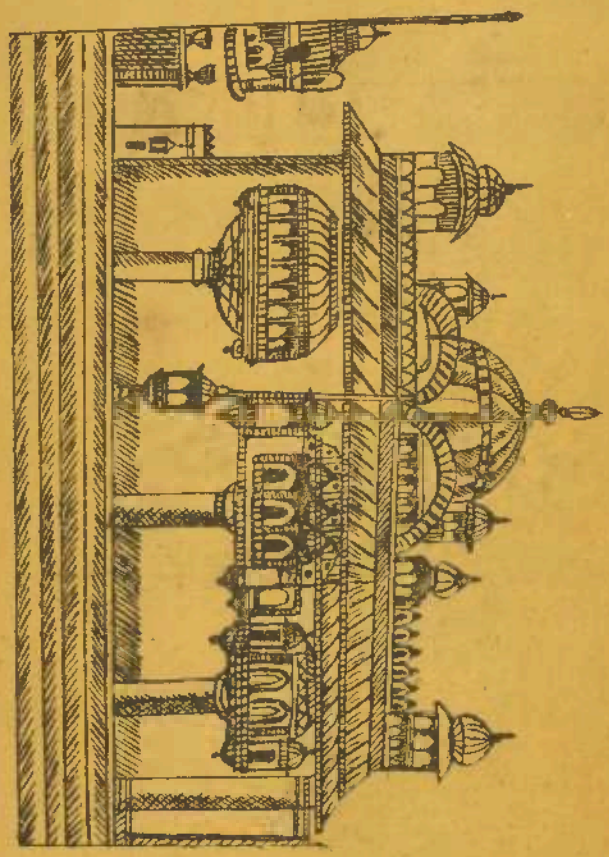
تخت طاؤس شاہجہان بادشاہ کا



پُرانا قلعہ پُرانی دہلی مین

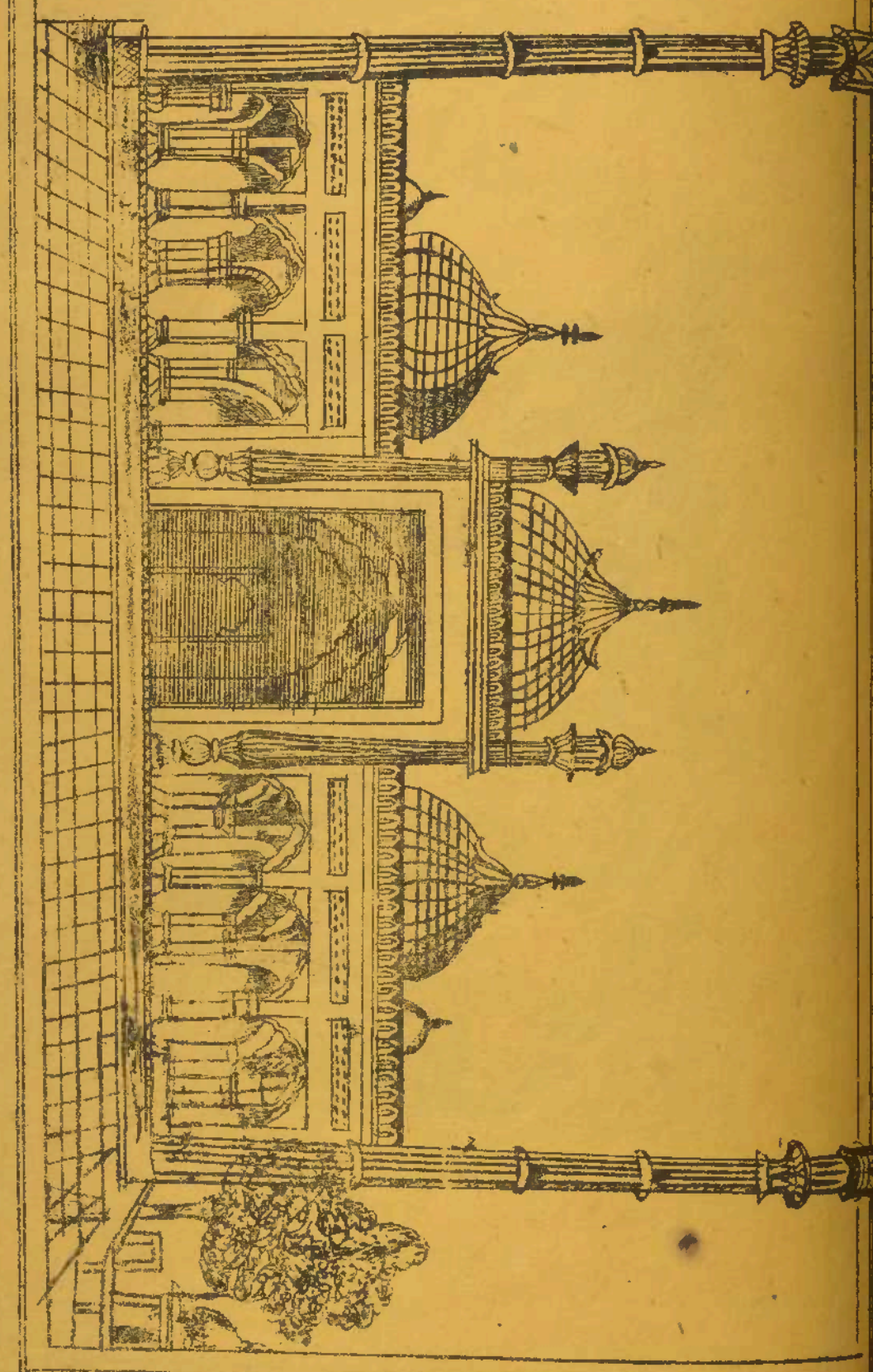


امبر سر کا مندر سنہری

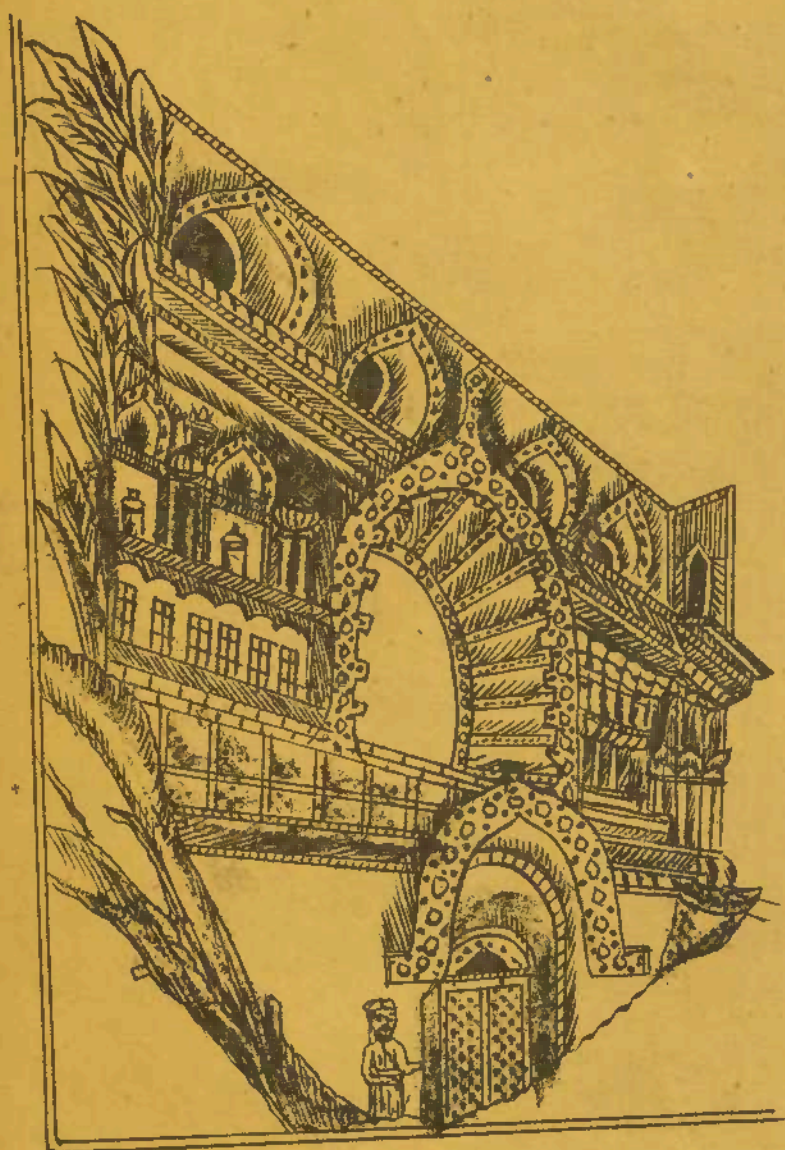


قلعہ تغلق آباد قریب دہلی

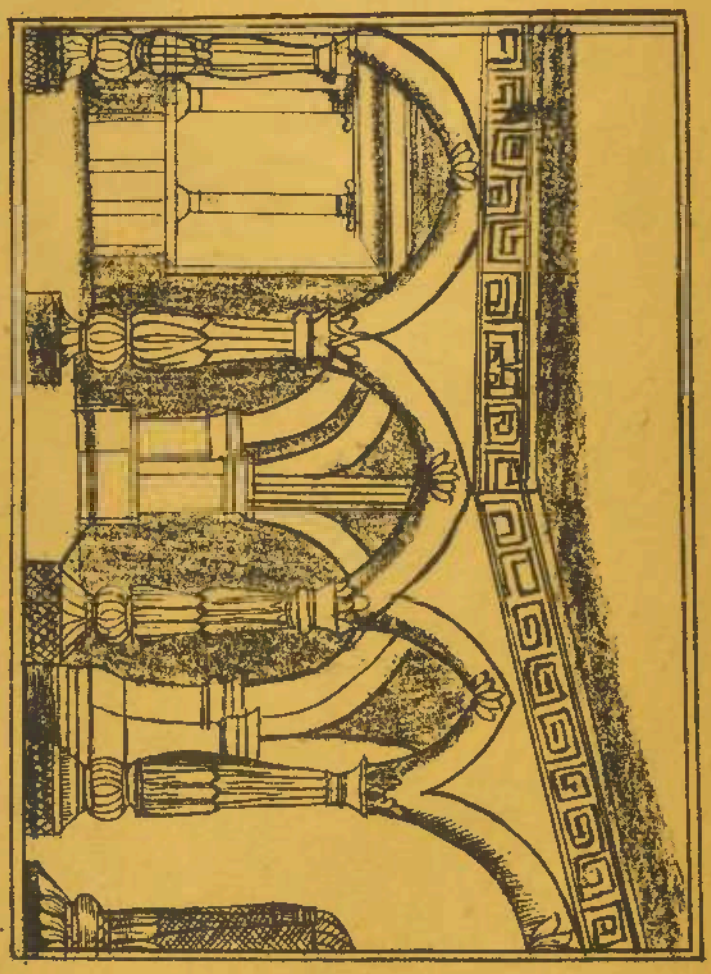




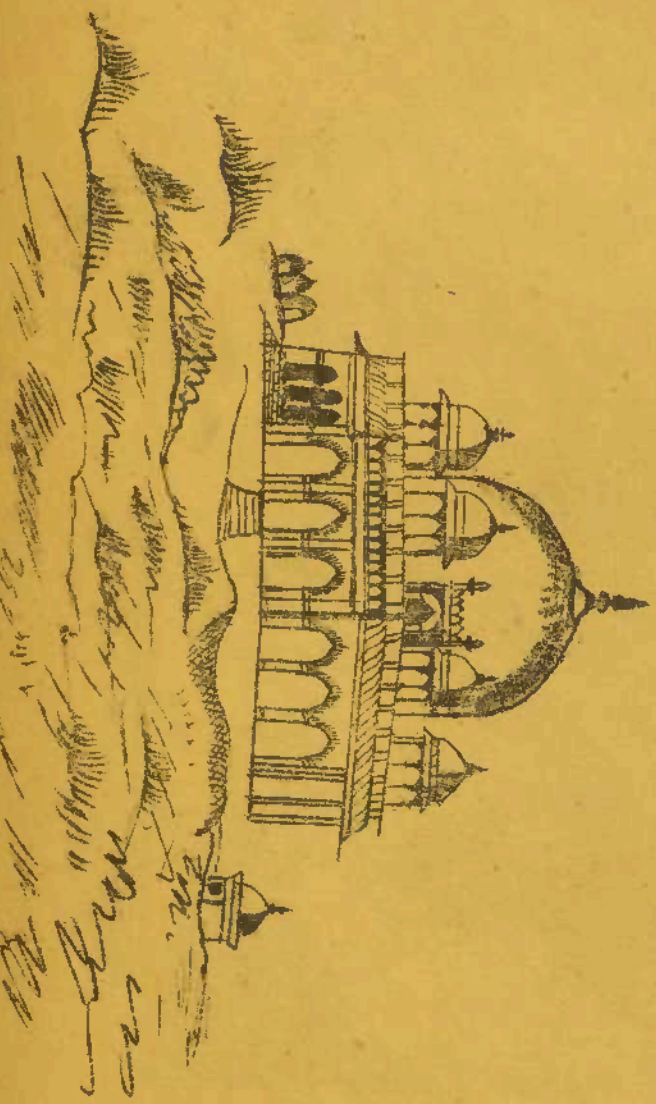
عبادت خانہ ناسک کا



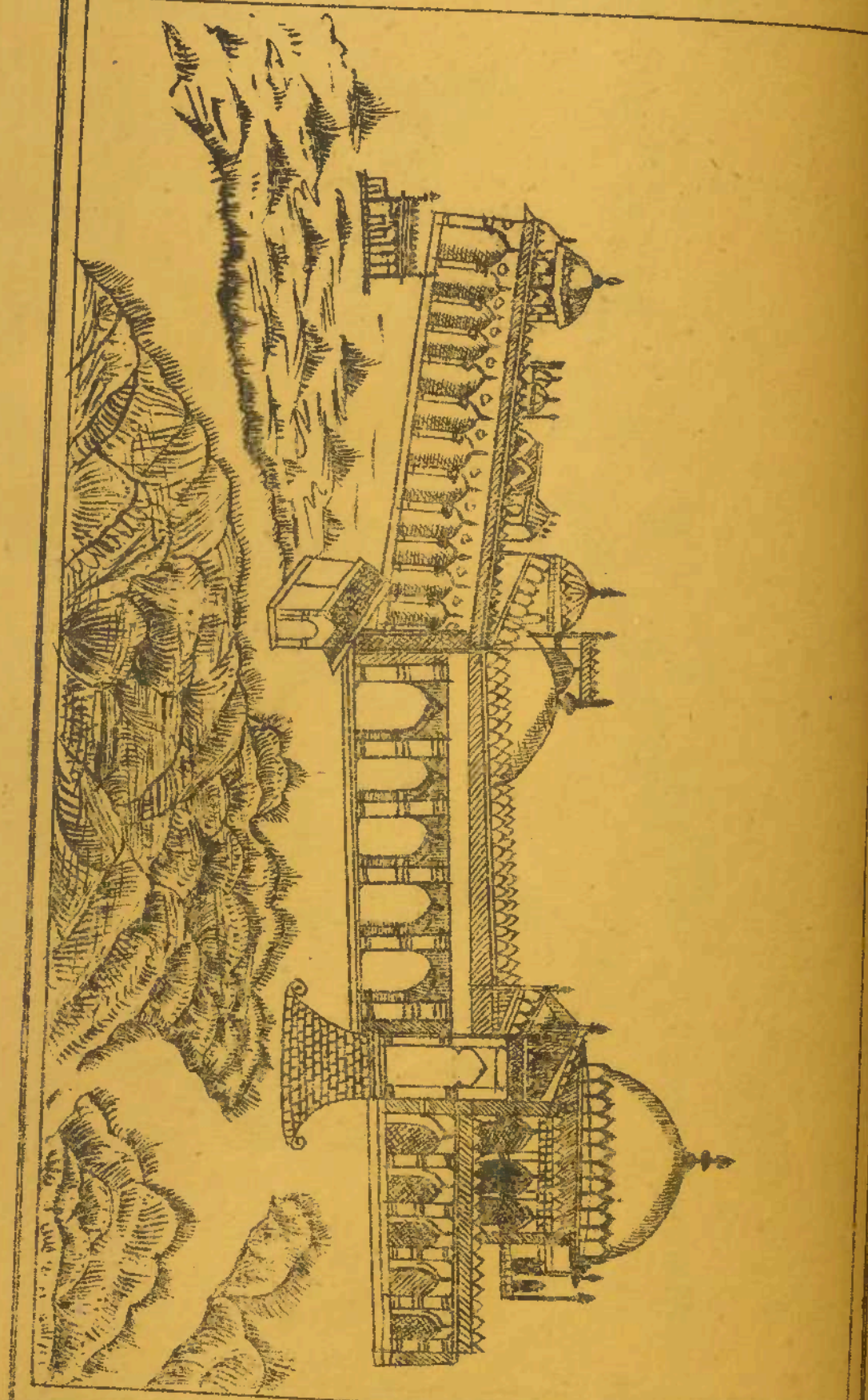
الور کا مندر



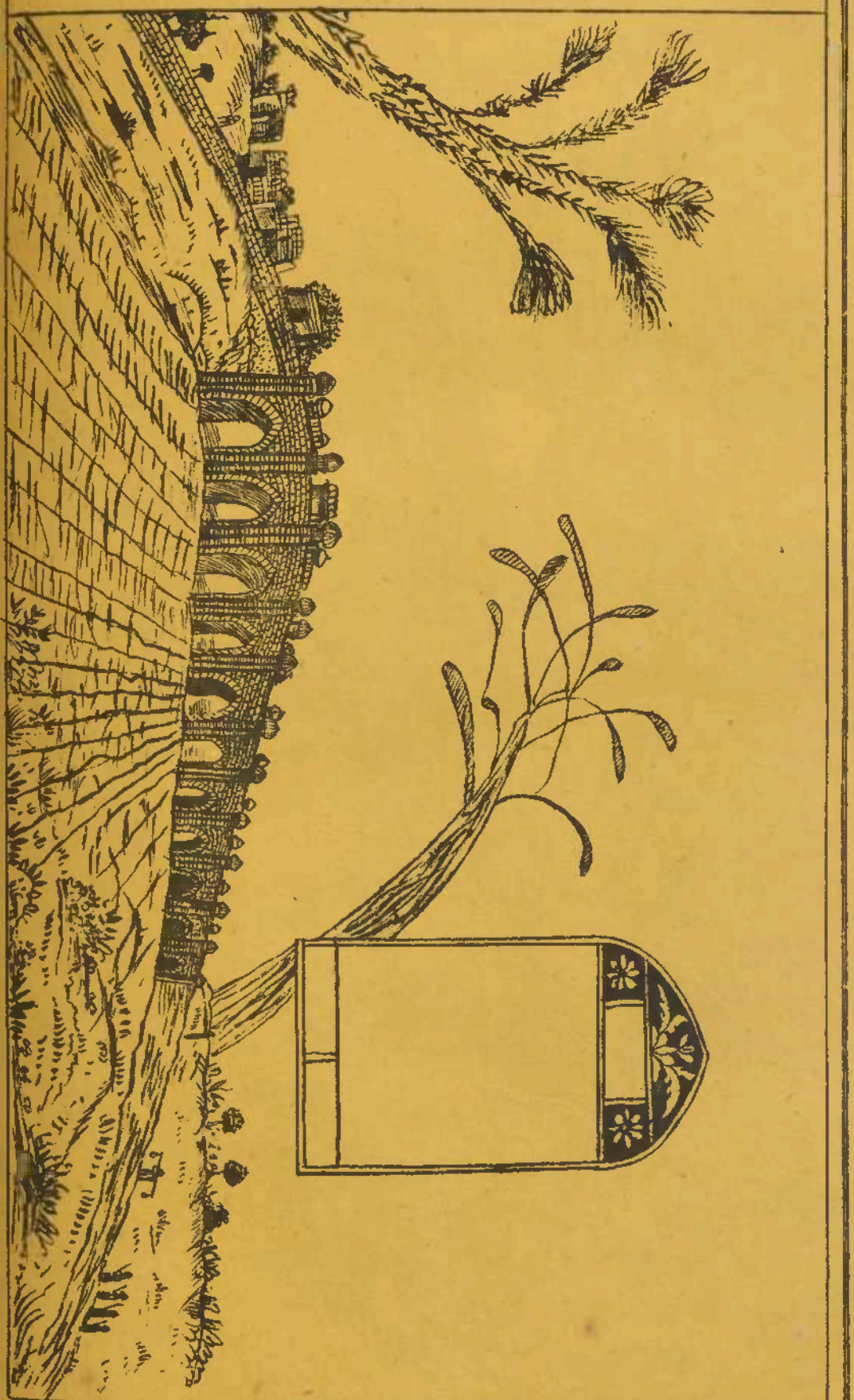
مقبره واقع شاهجهان آباد



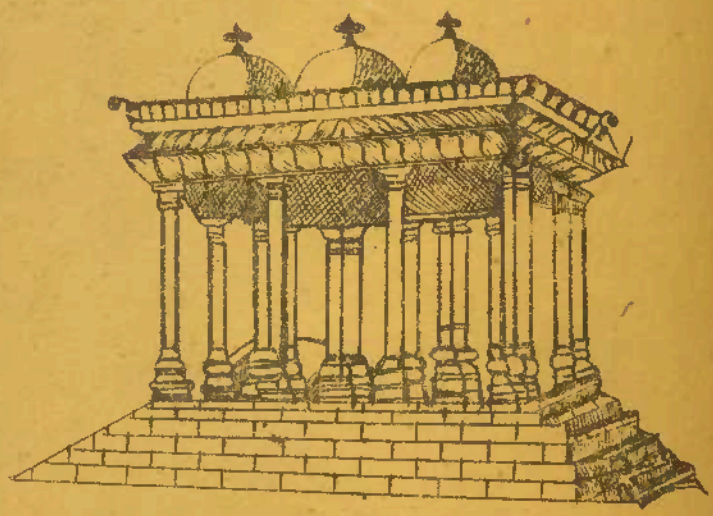
گل برگ شریف کی مسجد



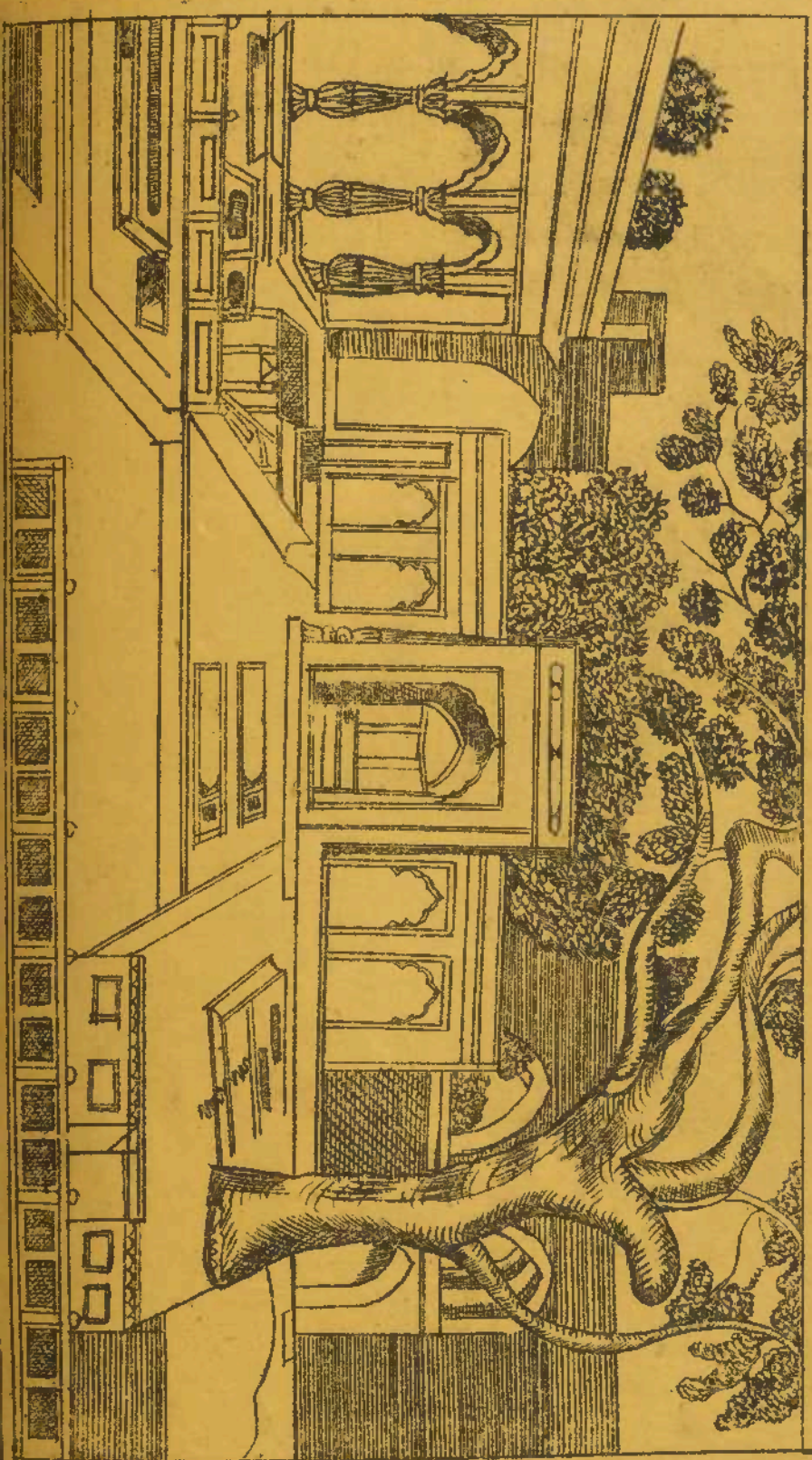
بارہ پلہ متصل عرب سحرا بیرون دہلی



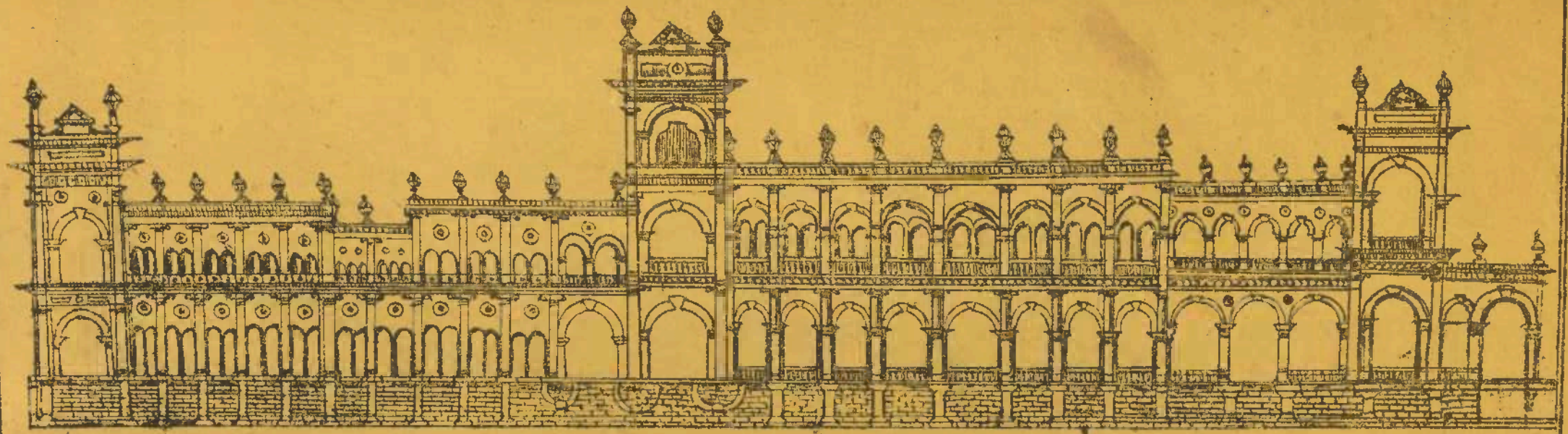
مقبرہ سہ گنج کا



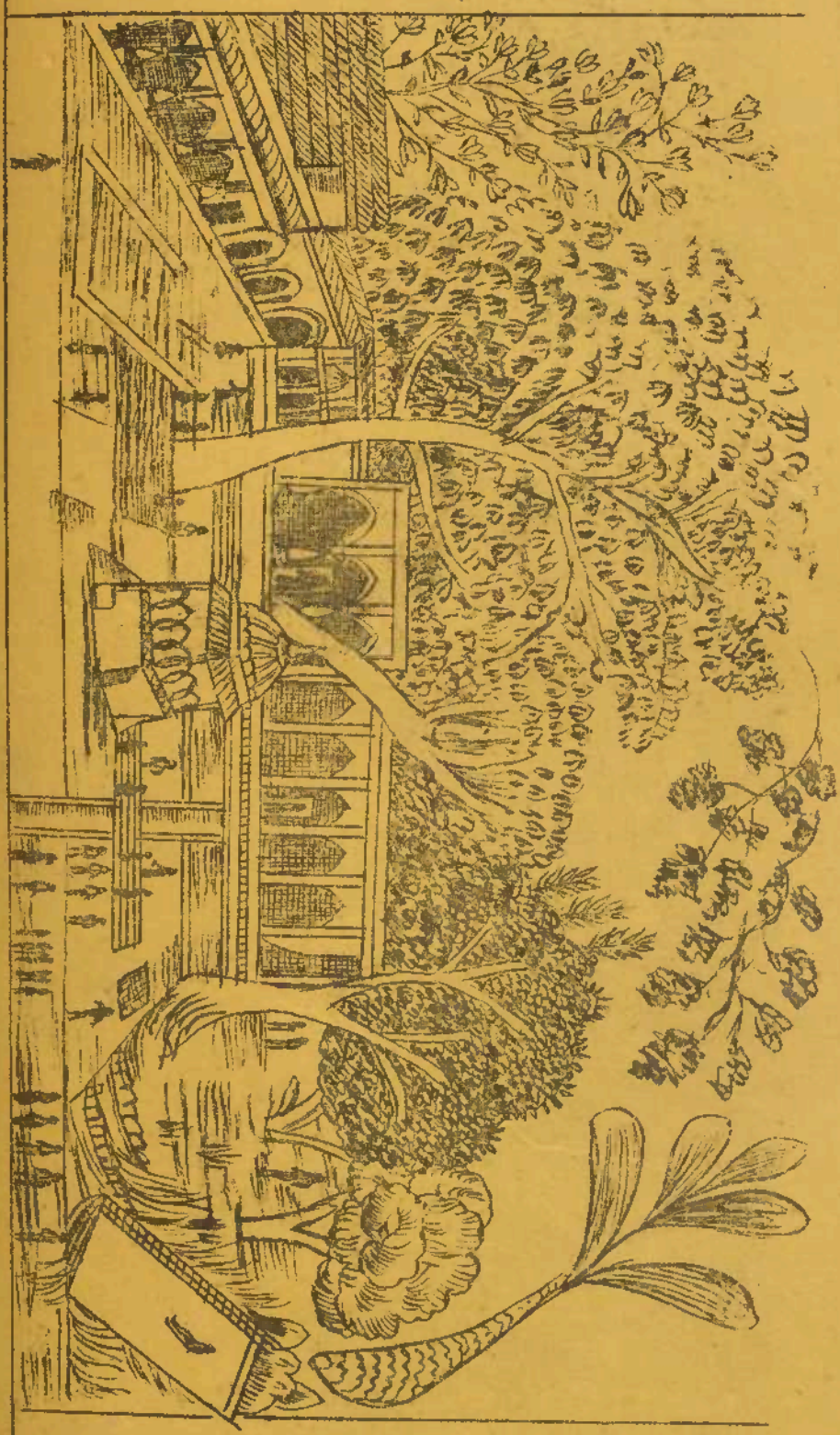
شاہ مردان دہلی



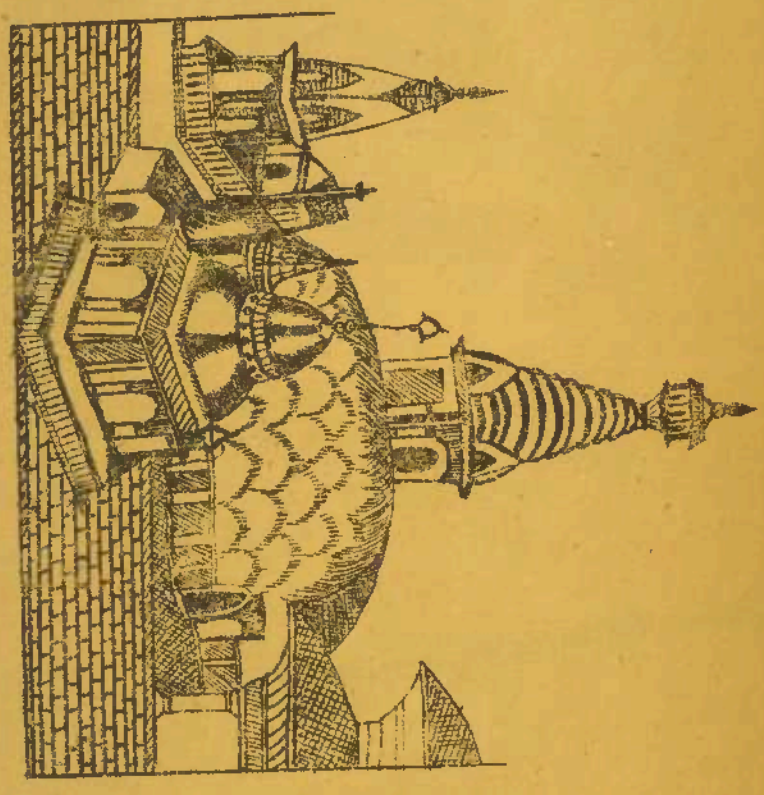
کوٹھی مہاراج منزل راج دربھنگہ واقع اندرباغ



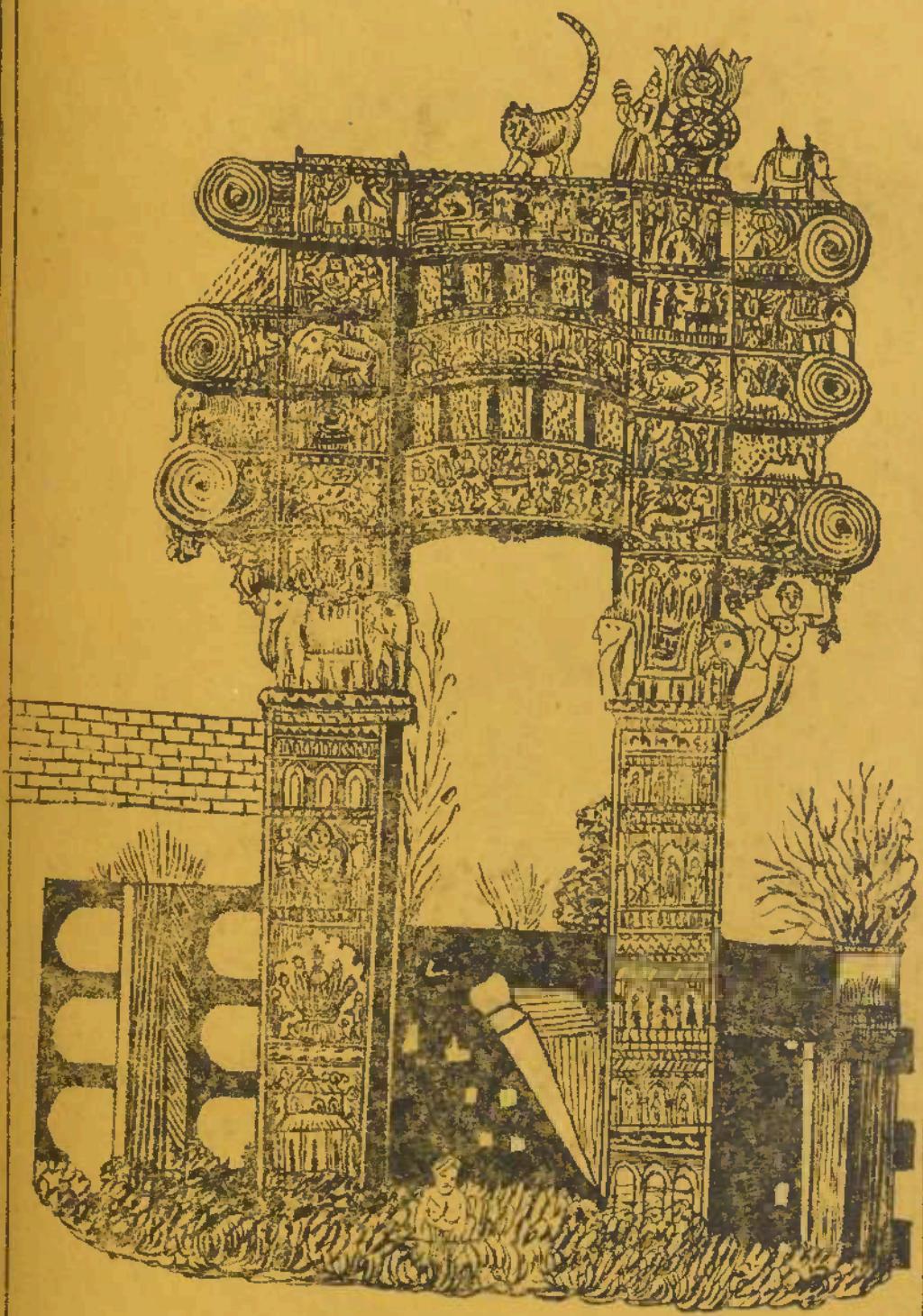
جھرنہ درگاہ قطب صاحب واقع دہلی



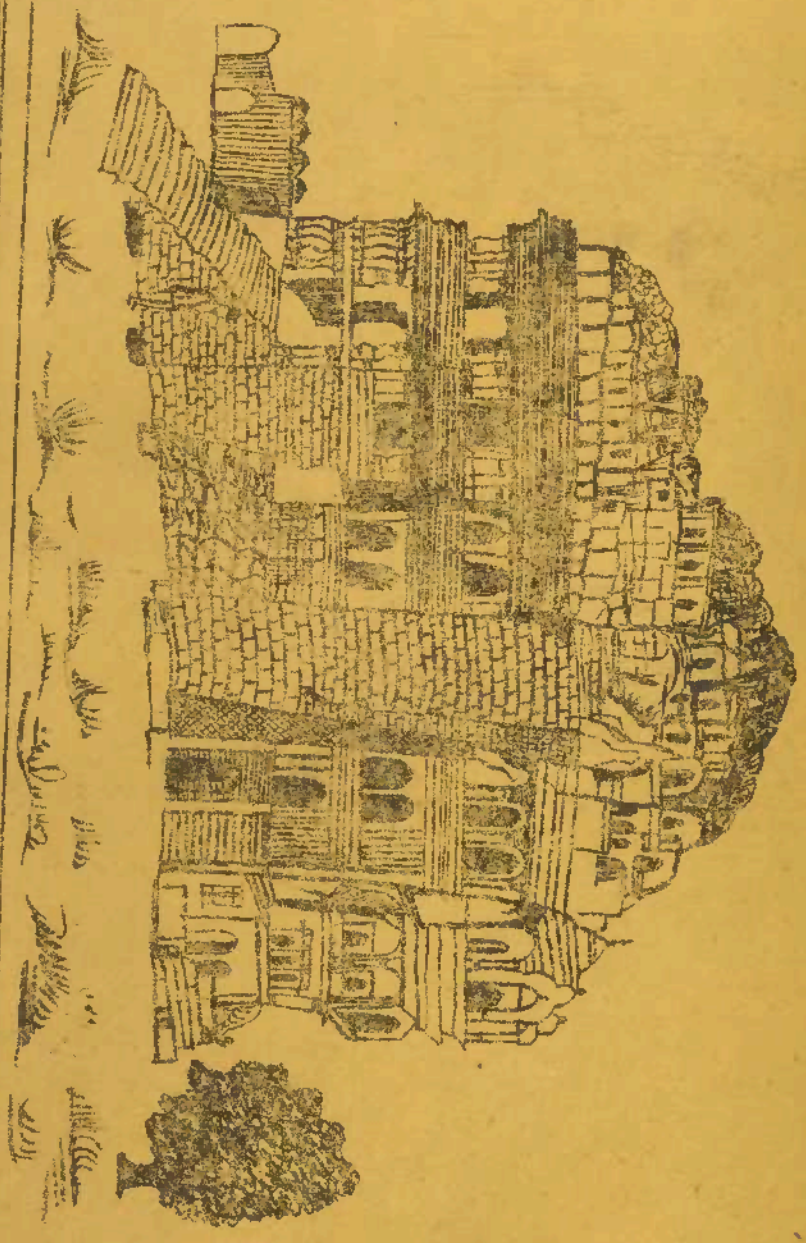
شمودیال کا مندر نیپال مین



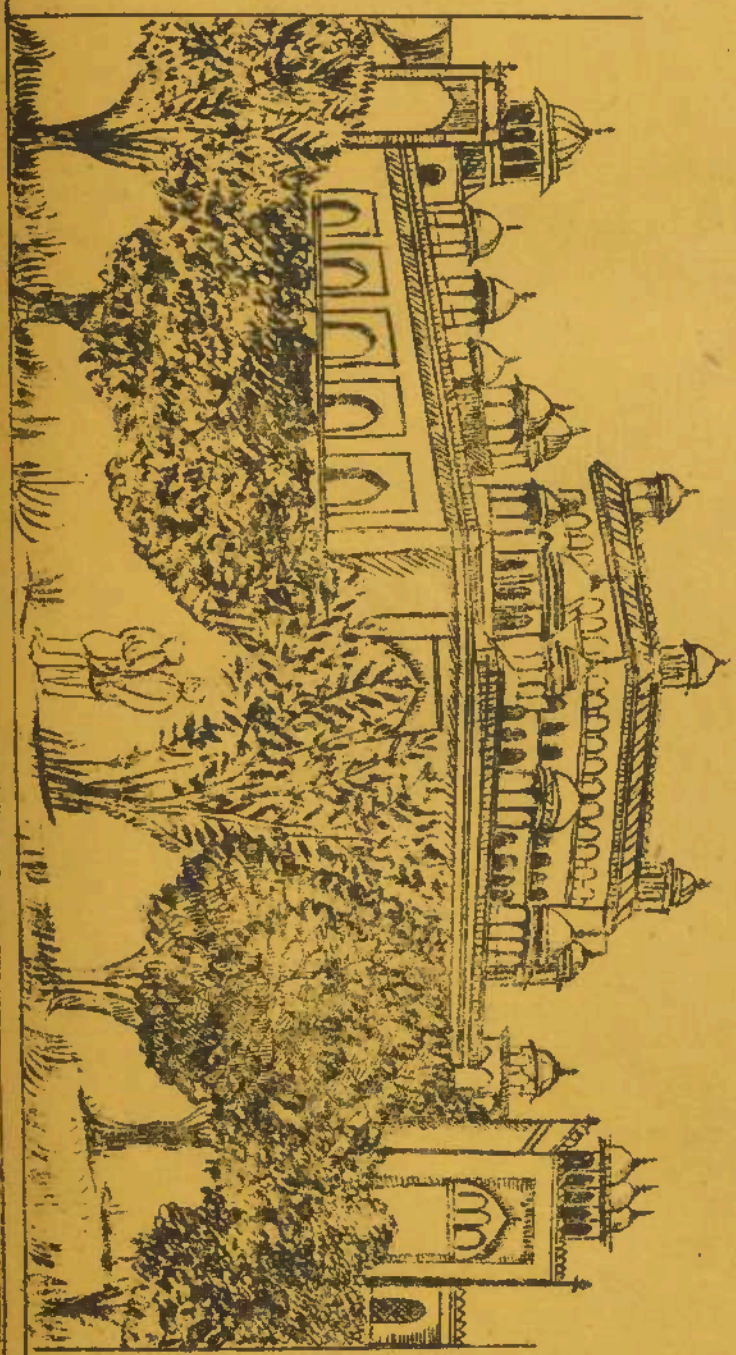
سانچی کے مندر کا پھاٹک



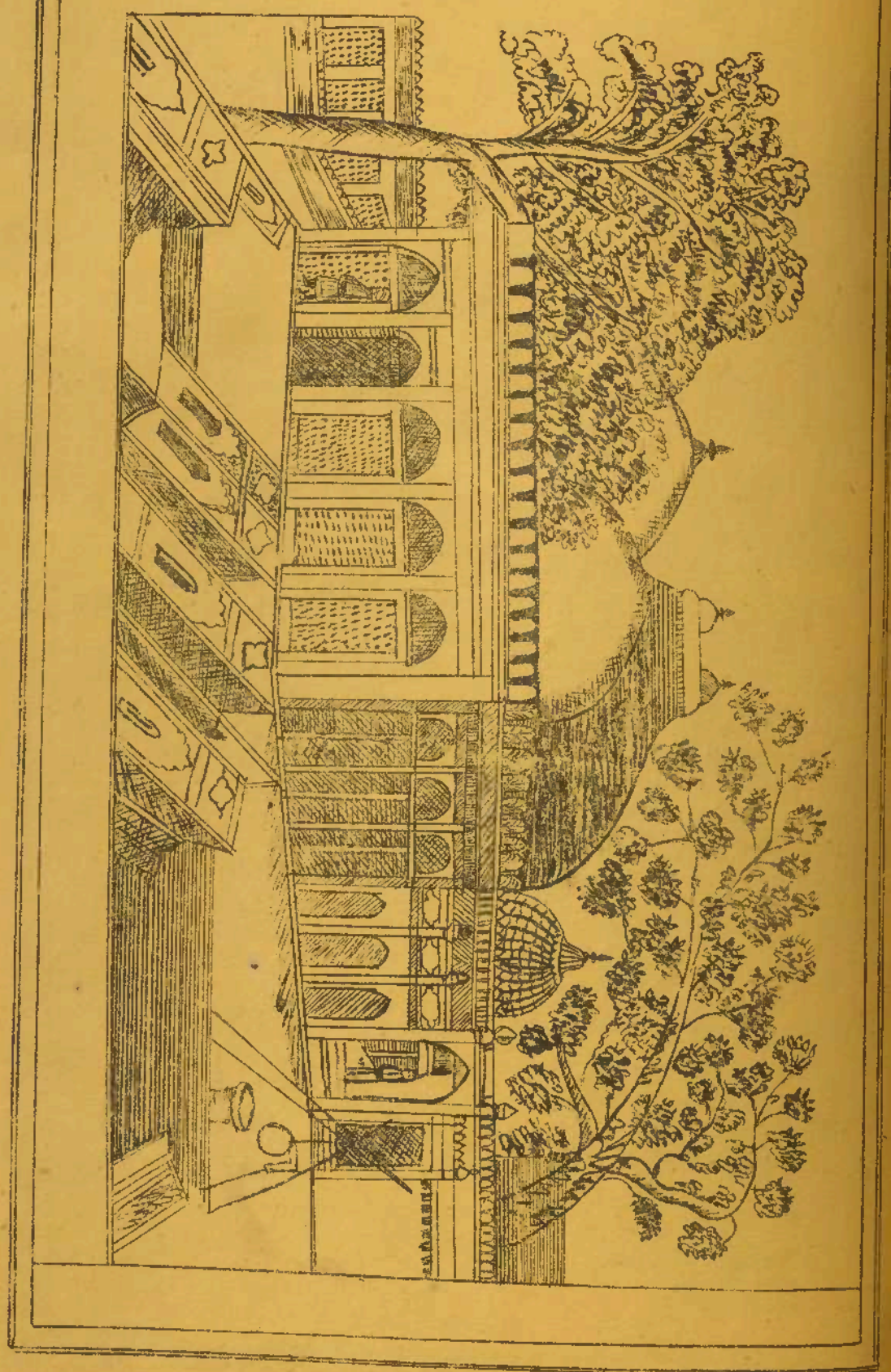
چینا کا مندر گوالیار میں



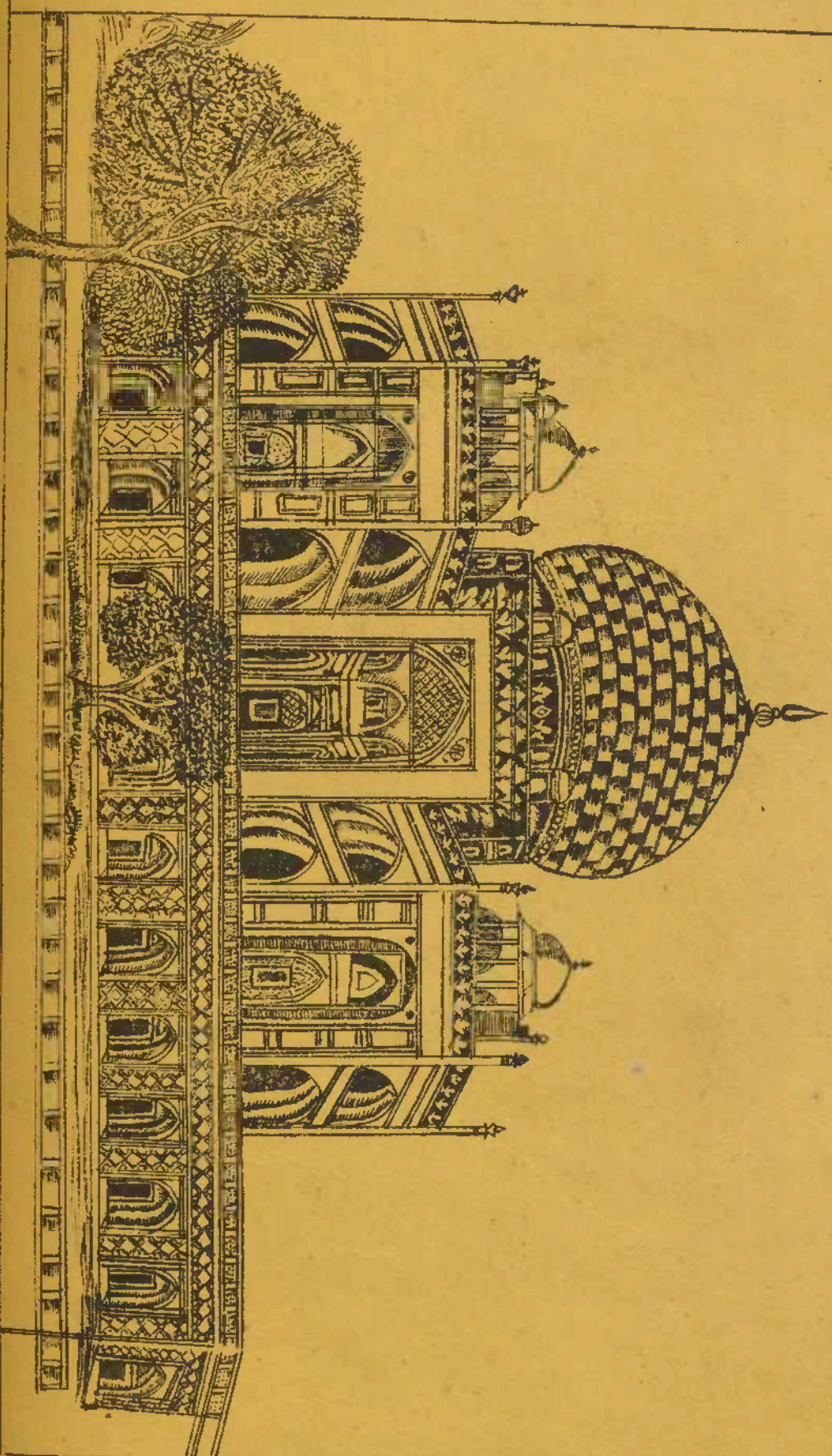
مقبرۂ حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ سکندرے مین



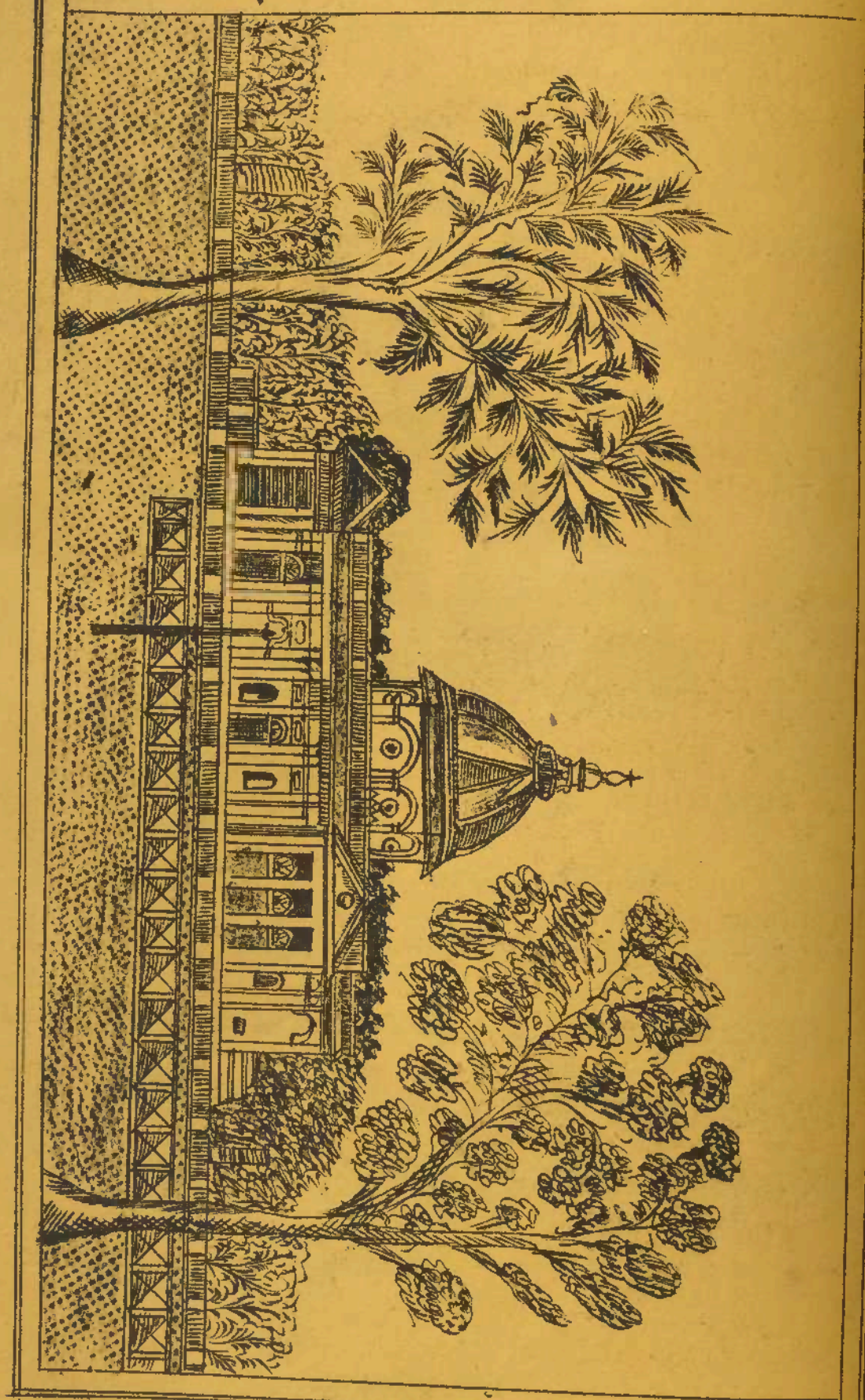
درگاہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ دہلوی



مقبرۂ حضرت سلطان ہمایون بادشاہ متصل دہلی



گرجا گھر دہلی کا کشمیری دروازہ کے پاس



تصویر کپتان کنھاٹھ صاحب بہادر کی ہی



یہ صاحب ملازم راج دربھنگہ میرے بڑے دوست ہین اور مزاج مین اِنکے خُلق وچشم مروت ورحم دلی ہی علاوہ اسکے اور بہت سے عادات نیک ایسے ہین کہ قابل تحسین وآفرین کے ہین صاحب کے اہتمام سے کوٹھی جناب مہاراجہ بہادر واقع آنند باغ متصل نرگونہ جسکا نقشہ نمبر ۱۱۲ پر ہی بصرف مبلغ پانچ لاکھ روپیہ کے تیار ہوئی ہی۔

اس نقشہ مین مکانون کا حال مع نام مکان ونام تعمیر کنندگان مع کیفیت اور بعض بعض مکانون کے نقشے مین

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
اندرپت عرف دہلی	راجہ دہلوا	قدیم	جب راجہ جدھشٹر نے اسکو بسایا تھا اُسوقت مین راجہ ہر جو دشی سے بگاڑ ہوا تھا اور یہ راجہ دہلوا کہ جس نے بنا اندرپت کی ڈالی تھی جاے گدی اِن راجہ کی قنوج تھا اور ہمعصر اِنکے بہمن وداراب تھے جنکو عرصہ ایکہزار پچیس برس کا گذرتا ہے
قلعہ اِنکپال	راجہ اِنکپال	سمت ۴۴۰	یہ قلعہ پُرانا قلعہ مشہور ہے دہلی مین موجود ہے زمانہ حضرت ہمایون مین اُسکی مرمت ازسرِنو ہوئی۔
دیگر مسجد قوۃ الاسلام	سلطان قطب الدین ایبک	سنہ ۵۹۲ ھ	
قصر سفید	سلطان قطب الدین ایبک	سنہ ۵۹۹ ھ	یہ تختگاہ اِس بادشاہ نے پہلے دہلی مین بنوائی تھی اور یہ قلعہ وہ ہے کہ جب سلطان ناصرالدین تخت پر بیٹھا اور جب ہلاکو خان کا ایلچی آیا تو وقت ملازمت اِس تجمل سے دربار کیا کہ دیکھنے والون کو حیرت تھی۔
دروازہ مسجد قوۃ الاسلام	معزالدین	سنہ ۵۹۲ ھ	درگاہ قطب صاحب مین موجود ہے۔

۱۳۳

مسجد سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
مینار قوۃ الاسلام المعروف بہ لاٹ	سلطان شمس الدین التمش	۶۱۶ھ	یہ عمارت مثل عمارات بے نظیر مشہور ہی کہ روے زمین پر اپنا ثانی نہین رکھتی اور مینار مذکور عجائب روزگار ہی باوجود اسقدر بلندی و عظمت کے ایسا خوبصورت حروف بخط عربی لیے کندہ ہین کہ جنکی تعریف بیان سے باہر ہی اور سات درجے جسکو سات کھنڈ کہتے ہین مع کٹہرے کے اور تمام لاٹ سنگ سرخ سے تعمیر ہی سیڑھیان تنذرف عشوقان زنگبار یا مثل گردش چشم محبوبان خمار دہلی سے سات کوس فاصلہ پر واقع درگاہ حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ موجود ہی اسکی اُنچائی ایک سو گز کی پانچ کھنڈون پر منقسم ہی پہلا کھنڈ ترسٹھ گز کا دوسرا کھنڈ سترہ گز کا تیسرا کھنڈ چودہ گز کا چوتھا کھنڈ نو گز کا پانچوان کھنڈ مع برجی کے جو چار ستون سنگ سرخ پر قائم تھا اور اُسکو بسبب خوف کم قوت ہو جانے کے حکامان والا دودمان نے اوتار کر کٹہرہ برجی لگا دیا ہی اُنچائی اُسکی تخمیناً دو گز ہی اور محاذی اُسکے ایک مینار ناتمام بھی موجود ہی۔
حوض شمسی مشہور ہی	ایضاً	۶۲۷ھ	اور اُسکو اولیا مسجد کا تالاب بھی کہتے ہین سنگ سرخ سے بنا ہوا تھا مگر اب بالکل منہدم ہی سوائے ایک برج کے جو درمیان مین حوض کے موجود ہی دو سو چھتر بیگھہ پختہ ہی جب سلطان علاالدین نے ۷۱۱ھ مین اسکو صاف کرایا تو بیچ مین اسکے ایک چبوترہ بطور تہخانہ کے نکلا تھا اُسپر ایک برجی سلطان موصوف نے بنوائی درمیان برجی کے سم اسپ کا نشان ہی خدا جانے کیا بھید ہی۔

بادری اوگرسین لاٹ	راجہ اوگرسین	۲	جسکو عرصہ گیارہ سو اکتالیس برس کا ہوا دہلی مین موجود ہی-
	۰	۱۸۲۷ء	اتفاقاً قلعہ الہ آباد مین اس لاٹ کو زمین پر گرا ہوا پایا اسکی حیثیت سے معلوم ہوا کہ یہ لاٹ تھی بموجب نقشہ کے کپتان اسمٹ صاحب بہادر نے اسکو از سرِ نو تعمیر کیا اس لاٹ پر بہت حالات کندہ ہین چنانچہ راجہ اسوکہ اور سمدر اگاکتہ اور اسکے بزرگون کے بڑے بڑے حکامون کا حال درج ہی اور ایکبار اسکی تعمیر حضرت سلطان جہانگیر نے بھی فرمائی تھی-
شہر پناہ دہلی	حضرت شاہجہان بادشاہ	۱۰۶۹ھ	پہلے اسکی فصیل چار مہینے کے عرصہ مین بصرف ڈیڑھ لاکھ روپیے کے مٹی و پتھر وغیرہ سے بنی تھی جب وہ گر پڑی تو پھر چونہ و سنگ کبودی سے ساتھ اہتمام مکرمت خان کے بصرف دس لاکھ روپیے کے تیار ہوئی اسکے بارہ دروازے اور چار کھڑکیان ہین اور چھ بازار جو اسوقت مین مقرر کیے گئے تھے طول ۶۳۶۴ گز عرض ۳۰ درعہ- ارتفاع ۹ درعہ- تعداد برج ۲۷-
عمارت نور پور	حضرت جہانگیر بادشاہ	۲	بصرف بیس ہزار روپیے کے تیار ہوئی سوادِ کشمیر مین ہی-
درجۂ سوم اولیا مسجد	۲	۱۱۳۰ھ	بعد حضرت محمد فرخ سیر بادشاہ کے بنا- درگاہ خواجہ قطب الدین اولیا قدس سرہ العزیز مین موجود ہی-

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
جل محل	حضرت ابوالمظفر محمد بہادر شاہ	۱۱۵۶ھ	یہ عمارت سنگ سرخ کی درمیان حوض مہتاب باغ کے تعمیر ہوئی تھی بہت خوشنما تھی۔
مقبرہ منصور	شجاع الدولہ	۱۱۶۷ھ	منصور علی خان بہادر صفدر جنگ اور نواب شجاع الدولہ آبامی خاندان لکھنو یہ دونون صاحب دہلی کے وزیرون مین سے تھے
جامع مسجد دہلی	حضرت سلطان شاہجہان	۱۰۶۰ھ	سعد اللہ خان دیوان اعلیٰ وفاضل خان خانسامان کے اہتمام سے بصرف دس لاکھ روپیہ کے طیار ہوئی اور دسوین تاریخ شوال ۱۰۶۰ھ مین اسکی بنا پڑی اور ہر روز پانچہزار راج ومزدور وبیلدار وسنگ تراش وغیرہ کام کرتے تھے چھ برس کے عرصہ مین طیار ہوئی نوّے گز کا طول ہی اور تینتیس گز کا عرض ہی الدعا ایک سو چھتیس گز مین اس مسجد شریف کا عرض و طول ہی اور پندرہ گز سے بارہ گز کا حوض سنگ مرمر کا درمیان صحن کے ہی پہلے اسکے گرداگرد کٹہرہ سنگ سرخ کا تھا وقت جلوس حضرت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہر چہار رخ دالان سنگین مع دو دروازہ جنوب وشمال اور چار برج چارون کونون پر بنے حقیقت مین اس سے شان مسجد کی بڑھ گئی اور تینون دروازون مین کواڑے برنجی لگے ہین اور جو کہ مینار بجلی سے گر پڑا تھا اسکو سرکار گورنمنٹ نے بنوا دیا ہی درمیان مین جو کسر ہی وہ شاہزادہ میرزا محمد سلیم بہادر کا بنوایا ہوا ہی۔

مسجد سلطانی

دروازہ ہائے مقام سنکائی	۰	۰	مقام سنکائی مین چار دروازے ہین سب سے اول جنوبی دروازہ تعمیر ہوا تھا اور بعد اسکے شمالی دروازہ ہی اور پھر مشرقی دروازہ اور مغربی دروازہ ہی ان دروازون پر نہایت عمدہ باریک کام قابلِ دید کاریگر نے کیا ہی-
باغ مومن	حضرت سلطان جہانگیر	سنہ ۱۰۳۱ھ	کنارہ دریاے لاہور پر واقع ہی علاوہ باغ عمارات دیگر دل نشین منقش و مصور بصرف ساٹھ لاکھ روپیہ کے قریب تیس ہزار تومان رائج ایران کے ہین طیار ہوا-
چوبی مسجد	حضرت احمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۶۴ھ	یہ مسجد متصل دروازہ شمال دیوان عام قریب مکان خانسامانی واقع باغ حیات بخش ہی کل کام اس مین لکڑی کا ہی اسکی تعمیر مین مبلغ ایک لاکھ سات ہزار روپیہ خرچ ہوا-
قلعہ گوالیار	راجہ مال چند	۰	اس قلعہ کو بنے ہوے عرصہ چار ہزار سات سو نوے برس کا ہوا اور حضرت سلطان محمد جہانگیر نے اسکے اندر ایک مسجد اور چند مکان بنوائے جو موجود ہین-
دولتخانہ	بحکم اکبر شاہ	سنہ ۹۷۳ھ	از تالیس لاکھ روپیہ کے صرف سے طیار ہوا واقع اکبر آباد-
قلعہ اٹک	بحکم اکبر شاہ	سنہ ۱۰۵۰ھ	معرفت خواجہ شمس الدین خان کے اسکی تعمیر ختم ہوئی بہت مضبوط ہی-
مقبرہ حضرت ہمایون	نواب حاجی بیگم صاحبہ	سنہ ۹۶۹ھ	یہ عمارت جنابہ والدی صاحبہ نے بڑی سعی و کوشش سے حضرت سلطان محمد اکبر شاہ کے عہد مین سولہ برس کے عرصہ مین بنوائی اور

۳۲۵

صحیح سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			پندرہ لاکھ روپیہ کے خرچ سے تیار ہوئی واقع دہلی۔
پل جونپور	فہیم	سنہ ۹۸۱ھ	یہ شخص ایک متوسلان خاص نواب خان خاناں سے تھا تاریخ اس پل کی صراط المستقیم ہو۔
قلعہ آگرہ	حضرت سلطان محمد اکبر شاہ	سنہ ۹۷۳ھ	ہندوستان کے اگلے شہرون مین سے جمنا کے کنارے اس جگہ ایک قلعہ تھا جناب قبلہ وکعبہ نے اسکو گرا کر نیا قلعہ سرخ پتھر کا بنوا کر اکبر آباد نام رکھا سیاح لوگ متفق اس بات کے ہین کہ مثل اسکے کوئی عمارت نہین ہی سولہ برس کے عرصہ مین تیار ہوا اسمین چار دروازے اور دو کھڑکیان ہین تیس ۳۰ لاکھ روپیہ جسکے ایک سو پندرہ ہزار تومان رائج ایران اور ایک کرور پانچ لاکھ حالی بحساب توران ہوے اسکی تعمیر مین صرف ہوے ہن دونون طرف دریا کے اس شہر کی آبادی ہی مگر غرب رویہ آبادی زیادہ ہی سات کوس کے دور مین ہی طول دو کوس اور عرض ایک کوس کا ہی اور دریا سے شرقی روے یعنے پورب کی طرف کی آبادی کا دور ڈھائی فرسنگ کا ہی طول ایک کوس عرض آدھے کوس کا کثرت عمارات کی پہلے اسقدر تھی کہ عراق وخراسان اور ماوراالنہر کی مانند چند شہر اسمین آباد ہون اکثر سہ منزلے اور چار منزلے مکانات بنے تھے اور مخلوق اسقدر تھی کہ راستون مین لوگ بدشواری چلتے تھے اقلیم ثانی کے آخر مین واقع ہی شرقی روے یعنی پورب طرف اسکی دولا قوم اور

			پچھم طرف ناگور سے اور اوترین سنبھل اور دکھن مین چندیری واقع ہی باہتمام قاسم خان میر بحری بنا اور خندق اس قلعہ کی پندرہ لاکھ روپیہ کے صرف سے بنی۔
ٹانجور	*	*	ٹانجور مین دو مندر ہین جو شیو جی کی پرستش کے واسطے مقرر ہین عمارت نہایت پاکیزہ اور کام بہت باریک بنا ہوا ہی۔
دولتخانہ و قلعہ اجمیر شریف و مسجد	بحکم سلطان محمد اکبر شاہ	۹۷۹ھ	تینون عمارتین پختہ اور مضبوط ہین۔
شہر اودنہ	حضرت شیث علیہ السلام	.	ہندو حضرت شیث علیہ السلام کو راجہ کشن کہتے تھے اور یہ ہمعصر طہمورث بن کیومرث والی ایران تھے جسکو پانچہزار اٹھاہیں برس کا زمانہ ہوا ہی۔
قلعہ بہار	راجہ بشن	.	انکے عہد مین ضحاک اور فریدون تھے جسکو عرصہ چار ہزار نوسو اٹھاون برس کا ہوا۔
قلعہ دیبے آگا۔	بحکم حضرت سلطان جہانگیر	.	زین خان کوکہ نے یوسف زئی پٹھانون کا استیصال کرکے اس قلعہ کو تعمیر کیا اور نوشہر نام رکھا اسکی تعمیر مین پچاس ہزار روپیہ خرچ ہوا۔

۳۲۷

صحیح سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
قلعہ مالوا	مالچند	سنہ ۴۵۵۸	یہ مالچند سپہ سالار مہاراج کشن کا تھا۔
قلعہ بیانہ	〃	سنہ ۴۷۹۰	دہلی کے نزدیک ہی۔
شہر قنوج	راجہ سورج	قدیم	یہ راجہ ہمعصر کیقباد کے تھے جسکو عرصہ ہین ہزار برس کا ہوا۔
دروازہ مکان مقام بھاجہ	〃	〃	حاطۂ بمبئی ہین قریب بھور گھاٹ کے مقام بھاجہ ہی اور وہان ایک مکان ہی اُسکا دروازہ بھی قابل دید ہی مفصل حال اسکا رپورٹ سنہ ۱۸۶۱ء اور سنہ ۱۸۶۲ء مین جنرل کنگ ہیم صاحب بہادر نے لکھا ہی۔
قلعہ کالپی	راجہ بازدیو	ایضاً	یہ راجہ ہمعصر ضحاک تھے۔
بنارس	راجہ سورج	ایضاً	
قلعہ کالنجر	کدارہ برہمن	ایضاً	ہندوستان مین یہ قلعہ مشہور ہی ہمعصر انکے شاہ کیکاؤس جنکو دو ہزار نو سو ستاسی برس ہوے۔
قلعہ چارگڈھ	راجہ پرتھی	ایضاً	در عہد کیکاؤس بادشاہ۔
باغ شہر آرا	نواب شہ بانو بیگم صاحبہ		یہ جنابہ دختر حضرت میرزا ابو سعید کی تھین اور پھوپھی حضرت سلطان بابر بادشاہ کی ایسا باغ کابل مین نہین ہی اور ہر مرتبہ بڑھتا گیا ہی۔

قلعہ رنتھنبور	۰	۰	تخمیناً دو ہزار ایک سو برس گذرے۔
امام باڑہ	نواب آصف الدولہ	سنہ ۱۱۰۵	لکھنؤ مین پختہ عمارت ہی۔
لکھ لوٹی بنگالہ	راجہ بکرماجیت	قدیم	ہمعصر شاہ کیخسرو تھے لڑائی مین بدست رستم مارے گئے۔
قلعہ رہتاس گڈھ	راجہ زہب	سنہ ۱۱۷۱	ہمعصر سلطان کیخسرو و افراسیاب جسکو دو ہزار سات سو پچاس برس گذرے یہ راجہ زہب راجہ بکرماجیت کے بیٹے تھے۔
قلعہ پانڈو	راجہ انند دیو راج	قدیم	یہ راجہ قوم راجپوت سے تھے دو ہزار برس سے زیادہ ہوے بعدہٗ شیر خان افغان نے کمال مضبوط کیا ہی چونکہ وہ جگہ قوم کھکر دن کے ملک سے قریب تھی اور وہ لوگ لوٹ مار کرتے تھے لہذا اُنکے ڈر سے تھوڑا سا بنا تھا کہ شیر خان مر گیا بعد سلیم شاہ نے تمام کیا ہر دروازہ قلعہ پر تیس تیس ہزار روپیہ اُسکا خرچ کھدوا دیا ہی سولہ کرور دس لاکھ دام خرچ ہوے۔
قلعہ نرور	راجہ نل	ایضاً	یہ وہی راجہ ہین جو دمن پر عاشق ہوے تھے مشہور بات ہی۔
قلعہ مانڈھو گڈھ	راجہ بندہ	ایضاً	
کوٹھی جہان نما	جناب مسٹر کلف صاحب بہادر رزیڈنٹ دہلی	سنہ ۱۲۳۴	یہ کوٹھی کشمیری دروازہ کے باہر بنی تھی ابتک موجود ہی یہ صاحب میرے قبلہ گاہی صاحب کے بڑے رفیق تھے چنانچہ بعد وفات والد بزرگوار کے ہمارے ہر طرح کے مددگار رہے۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
امرتسر کا مندر	✗	✗	حال کی عمارتون مین یہ مندر قابل تعریف ہی یہ مندر سکھون کا پرستش گاہ ہی یہ امرتسر جو کہ پنجاب مین ایک شہر ہی اپنی ضلع کا ایک ہی۔
قلعہ جمون	راجہ کیدراج	قدیم	یہ راجہ ہمعصر شاہ گشتاسپ تھے جسکو زمانہ دو ہزار چھ سو برس کا گذرتا ہی۔
قلعہ اوجین	راجہ بکرماجیت	سمت ۲۰۱۱	ہمعصر اردشیر بابکان کا تھا قلعہ اوجین اور بائیس قلعہ دھار اور مندر مہاکال اسی راجہ کے بنوائے ہوے ہین اور عہد حضرت محمد جہانگیر شاہ مین چار دیواری تیار ہوئی۔
گھاٹ لگاہ موتھ	حضرت محمد شاہ	سنہ ۱۱۵۰	یہ گھاٹ شاہجہان آباد کے شمال و مشرق کو جمنا کے کنارہ بنا ہی۔
قلعہ نگرکوٹ	راجہ بھیم دیو	قدیم	✗
جامع مسجد غزنین	سلطان محمود غزنوی	سنہ ۴۰۹ھ	✗
مسجد جامع لاہور	محمود غزنوی	سنہ ۴۱۲ھ	✗

قلعہ لاہور	ایاز غلام محمود	۴۰۴ھ	
مقبرہ محمود غزنی	سلطان مسعود	۵۲۲ھ	
قلعہ رائے پتھورا	راجہ پتھورا	۵۳۸ھ سمت ۱۱۹۸	مطابق سنہ پانچسو اڑتیس ہجری دہلی سے کچھ فاصلہ پر ہے۔
قلعہ سیالکوٹ	سلطان شہاب الدین غوری	۵۷۰ھ	
دروازۂ قلعہ گوالیار مع مسجد	شہاب الدین التمش	۶۲۴ھ	یہ دروازہ اور مسجد اب تک موجود ہے
قصر کیلوکھڑی	سلطان کیقباد معزالدین	۶۸۶ھ	یہ کیلوکھڑی پہلے کاؤن تھا اسکو صاف کر کے مقبرہ ہمایون تیار کرایا گیا جو موجود ہے۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
قلعہ کابل	✗	✗	✗
قلعہ قندھار	✗	✗	بصرف مبلغ آٹھ لاکھ روپیہ تیار ہوا -
عمارت نارناسک	✗	✗	نارناسک ایک مقام ہی وہان یہ عمارت ہی بہت اچھی ہی -
قلعہ جلال آباد	سلطان محمد اکبر شاہ	۹۹۰ھ	
قلعہ و مسجد گلبرگہ شریف	سلطان علاء الدین	۷۵۰ھ	یہ بادشاہ دکن مین تھے ہمعصر سلطان فیروز لعلبک
دولت آباد	سلطان تغلق	۷۳۱ھ	✗
باغ جہان آرا	حضرت جہانگیر	۱۰۱۵ھ	✗
			اس مین ایک تختی سنگ مرمر کی ایک گز طول اور بارہ گز عرض کی کھڑی کر کے حضرت امیر تیمور سے لیکر اپنے نام تک اوسپر کندہ کرایا اور دوسری طرف یہ لکھوایا ہی کہ محصول سائر وغیرہ کابل کا تمام معاف کیا جو کوئی میری اولاد سے محصول سائر

			لیگا عذاب الٰہی مین پڑیگا —
درگاہ سید سالار مسعود غازی	سلطان تغلق	۷۴۷ھ	
قلعہ و شہر جونپور	سلطان فیروز بعلبک	۷۶۱ھ	پہلے یہان گانوں تھا اسکو برباد کر کے فیروز شاہ نے قلعہ بنایا اس شہر مین جو کوٹ محلہ مشہور ہی اسی جگہ گانوں مذکور پیشتر آباد تھا —
قلعہ بندر کھیات	حضرت سلطان محمد اکبر شاہ		جو بہ اہتمام کلیان رائے حاکم کے تیار ہوا برہمنون کا قول ہی کہ کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو ہوے پہلے اس جگہ کانا تھم پناوتی تھا اور راجہ تریلوک کنوار یہان کا حاکم تھا بہت سود اگر اطراف سے آکر اس شہر مین بسے ہین اور عمدہ عمدہ بہت سے مکانات مرصع تعمیر کیے ہین اور خوشی اور خرمی سے اوقات بسر کرتے ہین بازار اگرچہ مختصر ہو لیکن بہت پاکیزہ اور پر جمعیت ہی عمارات اسمین گنجان ہین —
جامع مسجد جونپور	سلطان محمود شرقی	۸۵۲ھ	ایام خوائف الملوکی مین یہ شخص بادشاہ جونپور کے تھے —

موج سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
عمارات بالاحصار	سلطان محمد جہانگیر	۱۰۱۵ھ	سواد کابل
غار	۰	۰	یہ غار کرلے کے نام سے مشہور ہی سڑک پر درمیان پونہ اور بمبئی کے واقع ہی اکثر غار دیکھے مگر ایسا کوئی غار نہین دیکھا اسکے ستونون پر کچھ حال بھی کندہ ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اسکو مہاراج بھٹی یا دیو بھٹی نے جو بموجب پران کے قبل پیدا ہونے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ۷۸ برس سلطنت کرگئے ہین کھدوایا تھا۔
عمارت احمد آباد	احمد شاہ	۸۱۵ھ	احمد آباد گجرات مین ہی زمانہ حضرت خاقان امیر تیمور صاحب قران مین اسکی غور بہت ہی۔
منزلین و سرائین	سلطان سکندر	۹۱۵ھ	یہ منزلین و سرائین از آگرہ تا دھول پور ہین۔
مقبرہ حضرت سلطان بابر	حضرت محمد ہمایون	۹۴۰ھ	

قلعہ پشاور	حضرت سلطان محمد بابر	۹۲۵ھ	ظاہر ہی۔
قلعہ سورت	غضنفر خان	۹۵۹	یہ شخص وزیر شاہ گجراتی کا تھا۔
قلعۂ اٹک	حضرت سلطان محمد اکبر	۹۹۰ھ	. . . . . نامعلوم
پنج محل لکھنؤ	نواب عبدالرحیم خان	۹۸۹ھ	یہ شخص حضرت محمد اکبر شاہ کے عہد میں صوبہ دار لکھنؤ کے تھے اب یہ عمارت کھد گئی۔
شہر آگرہ آباد	حضرت سلطان محمد اکبر شاہ	۹۹۰ھ	یہ شہر اور قلعہ بیس لاکھ کے خرچ سے تیار ہوا اصل بنا، شہر بیان ایک قصبہ تھا اور نام اسکا بوشی پر اگ تھا ہندوؤں کا تیرتھ گاہ تھا اب بھی جاتے تیرتھ ہے اور پیاگ نام سے مشہور ہے۔
عمارات قلعۂ لاہور	بحکم حضرت محمد اکبر شاہ	۹۹۶ھ	

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
دروازہ محلسرا واقع رہتاس گیہ	بحکم حضرت سلطان عالمگیر	✗	✗
اکبری دروازہ لکھنؤ	بحکم حضرت محمد اکبر شاہ	سنہ ۱۹۹ھ	بنانے والے کا نام اور صرف تعمیر معلوم نہوا۔
مقبرۂ راجہ بختاور سنگھ	✗	✗	الور مین واقع ہی اسکی تعمیر صدی حال مین ہوتی ہی۔
نقشہ پہ انی دہلی	✗	✗	شرقی جانب واقع ہی۔
مسجد بگرام	✗	سنہ ۱۰۰۵	✗
قلعہ ناگرنگر	حضرت محمد اکبر شاہ	سنہ ۱۰۰۶	یہ قلعہ کشمیر مین ہی بصرف ایک کر در دس لاکھ روپیہ کے تیار ہوا تھا۔

قلعہ مونگیر	بحکم حضرت محمد اکبر	سنہ ۱۰۰۹ھ	اس قلعہ کا کوئی تاریخی حال ہمکو لکھنے کے لائق تحقیق نہین ہوا لیکن فی نفسہ مونگیر آجکل برکت قدم مبارکی تزام ہماری گورنمنٹ سے بہت آباد ہی اور آب وہوا بھی درست ہی۔
عمارت سموگر	بحکم اکبر شاہ	سنہ ۱۰۱۰ھ	یہ عمارت اسی ہزار روپیہ مین تیار ہوئی۔
آبادی اکبرنگر	حضرت سلطان	سنہ ۱۰۱۰ھ	
عرف راج محل	محمد اکبر شاہ		
تخت سنگ مرمر	بحکم حضرت	سنہ ۱۰۱۱ھ	یہ تخت قلعۂ اکبرآباد مین موجود ہی۔
	محمد اکبر شاہ		
فرید آباد	فرید خان	سنہ ۱۰۱۵ھ	یہ شخص حضرت سلطان جہانگیر کا بخشی تھا۔
حمام آلہ وردی خان	آلہ وردی خان	سنہ ۱۰۳۲ھ	اکبرآباد مین ہی۔
عمارت مقبرۂ حضرت جہانگیر	بحکم حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۳۷ھ	شاہدرہ لاہور مین واقع ہی۔

۳۳۷

صحیح سلطانی

عمارت چہل ستون	بحکم حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۳۸	آگرہ مین واقع ہی-
مسجد اجمیر شریف	حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۳۷	یہ مسجد سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہی مع فرش وستون ومحراب وسقف بہت خوبصورت ہی-
پل علی مردانخان	نواب علی مردانخان وزیر شاہجہان	سنہ ۱۰۵۴	یہ پل بہت مشہور ہی-
باغ وغیرہ	بحکم حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۴۴	بیرون چشمہ ودرنا کشمیر مین بنا ہی-
قلعۂ لعل	سلطان غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۷۱	دہلی قدیم مین ہی-
غار	۰	۰	مقام اجنٹہ مین چار غار ہین جن مین سے تین غار قابل تعریف کے ہین عمارت اچھی ہی اور ان پر مینا قوم کے لوگون کی شکلین بنی ہوئی ہین-

لوہے کا مینار	۔	۔	یہ لوہے کا مینار جسکو لوہے کی لاٹ کہتے ہین واقع دہلی ہی نہایت خوبصورت ہی لوگون کا بیان ہی کہ راجہ بالک کے سر پر یہ مینار ہی تعمیر کنندہ کا نام معلوم نہین
عمارات احمد آباد	خانخانان	+	جو کہ واقع دریاے مہتی کی ہین اور بصرف دو لاکھ روپیہ تیار ہوئی ہین۔
چار باغ	حضرت سلطان بابر	+	اوپر کنارۂ جیحون کے واقع ہی۔
قلعہ دنوشہر	حضرت اکبر شاہ	+	پتھر کی یہ عمارت ہی ایک تھانہ دار رہا کرتا تھا۔
شکار گاہ	حضرت سلطان جہانگیر	در جلوس چہارم	بصرف ڈیڑھ لاکھ مبلغ کے تیار ہوئی متعلق لاہور متصل قصبۂ جرگہ تکنا کے قریب دس منزل کے جو کہ ایام شہزادگی مین حضرت ممدوح کی مع ایک عمارت مختصر اور ایک تالاب کے تیار ہوا تھا اُس عمارت کا نام جہانگیر نگر رکھا گیا تھا۔
گنبد مزار مبارک حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ واقع اجمیر شریف	سلطان علاء الدین خلجی		احوال محامد ذاتی اور مناقب صفاتی حضرت خواجۂ بزرگ کے لکھے جاتے ہین مولد شریف آپکا سیستان ہی اسواسطے آپکو سنجری کہتے ہین جب عمر آپکی پندرہ سال کی ہوئی تو والد آپکے خواجہ حسن نام نے انتقال فرمایا وہان ایک مجذوب شیخ ابراہیم نام رہتے تھے اُنکی نظر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو آپکو طلب الٰہی کا شوق ہوا اور دنیاداری سے

سیر سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			کام چھوڑکر سمرقند اور بخارا کو تشریف لیگئے وہان علم ظاہری حاصل کرکے خراسان کی طرف آئے اور کچھ دنون وہان رہکر قصبہ ہارون مین کہ نواح نیشاپور سے ہی تشریف لائے اور وہان حضرت شیخ عثمان ہارونی کی خدمت مین مرید ہوکر بیس برس تک ریاضتین طرح طرح کی کرتے رہے اور بحکم اپنے پیر کے ہمیشہ سفر مین رہا کرتے تھے اس باعث سے اسوقت کے بہت بزرگون سے مثل حضرت نجم الدین کبریٰ وغیرہ سے ملکر کمال ولایت حاصل کیا اور نسب آپ کا دو واسطون سے حضرت شیخ مودود چشتی کو پہونچتا ہی اور آٹھ واسطون سے حضرت ابراہیم ادہم کو اور پہلے سلطان معزالدین سام کے آنے سے راہی تھے اسی وقت مین رخصت ہوکر ہندوستان مین تشریف لائے اور اجمیر مین رہے اور حضرت قطب الدین اندجانی نے جنکو قطب صاحب کہتے ہین ماہ رجب ۶۶۰ھ شہر بغداد مین بیچ مسجد امام ابواللیث سمرقندی کے روبرو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ اوحدالدین کرمانی کے جناب خواجہ معینؒ سے بیعت کی اور حضرت شیخ فریدالدین شکرگنج جو کہ پنجاب کے ملک مین مدفون ہین مرید حضرت خواجہ قطب الدین کے ہین باقی حال ان بزرگ کا بہت ہی۔
برج ہشت پہل	؟	؟	واقع دہلی۔

کوشک لعل	سلطان جلال الدین خلجی	۶۹۰ھ	ان بادشاہ کو اپنے شہر کے رئیسون سے دہشت تھی اسلیے مکان مطلوبہ کو ترک کرکے قصر کیلوکھیڑی مین رہنا اختیار کیا اور دریا کے کنارہ پر ایک باغ اور ایک مسجد بھی طیار کی۔
قلعہ علاول	سلطان علاء الدین خلجی	۷۰۳ھ	اس قلعہ مین دو ایک محل اور طیار کرکے اُسکا نام ہزار ستون رکھا۔
گنبد گیتی نما	علاء الدین خلجی بادشاہ	۷۰۷ھ	واقع درگاہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ خواجگان ہی۔
مسجد درگاہ حضرت نظام الدین اولیا	خضر خان پسر علاء الدین خلجی	۷۱۰ھ	حضرت سلطان نظام الدین صاحب کے وقت مین یہ مسافرخانہ مقرر تھا اور اس مین فیروز شاہ نے سونے کا کٹورہ چودہ گز زنجیر کے ساتھ لٹکایا سو اب تک موجود ہی من ابتداے سلطنت حضرت محمد جہانگیر و نہایت زمانۂ حضرت ابوظفر محمد بہادر شاہ تک ہر طرح کا عمارت کا ابتدا و تغیر ہوتا رہا سنہ وفات حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ ۷۲۵ھ در عہد سلطان فیروز شاہ خلجی۔
روضۂ تاج گنج	حضرت سلطان شاہجہان	۱۰۴۰ھ	مطابق ۱۶۳۴ء کے شہر اکبرآباد سے دو میل کے فاصلہ پر جانب مشرق یہ روضہ نمونہ روضۂ رضوان بنا ہی جسکا مثل ہندوستان کیا ہفت اقلیم مین نایاب ہی سمت جنوب دروازہ صدر شمال مین دریاے جمن اور مغرب کی جانب مسجد اور بادری اور شرق کی طرف

۱۸۴ صفحہ

موج سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت

خانقاہ وسیع و مستحکم نظر آتی ہی اسکی طیاری کی وجہ جو تحقیق سماعت مین پہونچی ہر لکھی جاتی ہی سنہ ۱۰۴۰ ہجری مین نواب ارجمند بانو بیگم صاحبہ المخاطب بخطاب نواب ممتاز محل صاحبہ نے جب اُنتیس ۲۹ برس کی عمر مین اس جہان فانی سے رحلت کی تو وقت مرگ اپنے شوہر حضرت شاہجہان سے وصیت کی اول مین چار لڑکے اور چار لڑکیان چھوڑکر اس جہان سے جاتی ہون اگر خداوند عالم اِنکی عمر مین برکت دیگا تو نام ونشان باقی رہیگا پھر ضرورت نہین کہ بعد میرے آپ کسی عورت سے عقد کرین اور بجاے میرے اُسکو اپنے پہلو مین جگہ دیوین کہ یہ بچے رنج اُٹھاوین اور آپ کو عروس نو کے پاس دیکھکر قلق پائین جس مقام پر میرا مدفن ٹھہرے وہان ایک عمارت نادر روزگار بنے ایسکی زیارت گاہ خلائق ہو اسی طرح پر اور وصیتین کین بادشاہ جم جاہ کو کہ دل وجان سے اُنکے مفتون تھے تمام عمر وہ باتین یاد رہین اور پھر شادی نہ کی اولاد کی پرورش اور رعایا پروری مین عمر عزیز کو صرف کیا بسبب وصیت کے مقبرہ کی طیاری کا خیال آیا معمار ہوشیار کو نقشہ بنا کے پیش کرنیکا حکم فرمایا نقاش نئے نئے انداز کے نقشے کھینچ کر لائے مگر پسند والا نہ آئے ایک شب بادشاہ نے اسی فکر مین آرام فرمایا خواب مین ایک گنبد زر نگار دیکھا صبح کو ایک نقاش نے جو نقشہ پیش کیا وہ مطابق رویت شب تھا اسی وقت طیاری کا حکم فرمایا مکرمت خان

کوچہ سلطانی

اور عبدالکریم خان کو میر عمارت کیا اور بنیاد قائم ہوئی مقبرہ بننے لگا حضور والا اکثر تشریف لاتے تعمیر کو معاینہ فرماتے اور حکم دیا
کہ عقیق بغداد سے سنگ یمنی یمن سے فیروزہ تبت و کرمان سے لاجورد لنکا و کاشغر سے زبرجد ترکستان سے مونگا دریاے شور سے
سنگ سلیمانی کوہستان جنوبی سے سنگ غوری و سنگ یشب کوہستان و مغرب سے سنگ لہنیا دریاے نیل سے تامڑا
واندڑا سے فاذزہر کوہ کمایون سے سنگ اجوبہ سورت سے سنگ ابری چھاڑی سے سنگ گلگون ٹیری سے سنگ موسے
کوہ البرز سے کٹو جیسلمیر سے سنگ رخام مکرانا سے سنگ طلائی و ستارہ و توتیا کھمات سے سنگ سماق و سنگ کرنڈ و سنگ خارا
و سنگ کسوٹی دکن سے سنگ مرمر کوہستان راجپوتانہ سے منگایا جاے اور جو پتھر خوش رنگ و بے جوڑ مل سکے آئے اور عمدہ کاریگر جن سے
جو اوستاد مشہور تھے جنکی صناعی کے نشان یادگار روزگار رہینگے اُنکے یہ نام تھے۔ عیسیٰ خان نقاش ہندوستان ازیادگار
مانی۔ امانت خان شیرازی طغرانویس۔ محمد حنیف معمار۔ محمد شریف و موہن لعل پچی کار۔ اسمٰعیل خان رومی گنبد ساز۔ محمد خان
بغدادی خوشنویس۔ کاظم خان و منولعل و منوہر سنگھ لاہوری کلس ساز۔ غرضکہ اِن لوگون کے اہتمام دوستکاری سے تیار ہوا
روضہ کے اندر باہر سنگ مرمر مین سنگ موسیٰ سے آیات قرآن شریف کی پچی کاری کی گئی ہے اسمین کاریگرون نے عمدہ صنعتین کی ہین
کہ حروف طغرا کے جس مقدار چوکھٹ کے قریب نظر آتے ہین وہی باہر کی محراب کی پیشانی پر پائے جاتے ہین جس مقام سے چاہے

سم ۳۴۳

کوہ سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			دیکھیے ممکن نہین کہ بال برابر فرق اندازِ تحریر مین نظر سے گذرے یہ روضہ آٹھ برس چھ مہینے پچیس دن مین پانچ کروڑ پندرہ لاکھ پچیس ہزار روپیہ کے صرف سے تیار ہوا صنعتگرون نے ہر رنگ کے پتھر بیل و بوٹون مین اس خوبصورتی سے جڑے ہین اور ایسے وصل کیے ہین کہ اصلی معلوم ہونے لگے ہین روضہ کے سامنے سنگ مرمر کی نہر بنائی فوارے قرینے سے نصب کیے گوشون مین انواع و اقسام کے درخت گلزار لگائے اور مسجد عالیشان نہایت خوش قطع بھی تعمیر ہوئی صندل و الائچی و سپاری کے درخت نہایت تلاش سے منگائے اور چمنون مین قرینے سے لگائے اور ایک حوض سنگ مرمر کا یکڈال اور ایک چبوترہ خوشنما بنایا مقبرہ تین درجے کا تعمیر ہوا ہر درجہ مین قبر کا تعویذ مطلا و رنگین پچی کاری کا تیار کیا گیا خط نسخ مین نام و سنہ وفات نواب ممتاز محل صاحبہ مرحومہ کا کندہ کر کے سنگ موسی جڑا اور قبر کے گرد خطیرہ سنگ مرمر کے تختون کا جس مین جالی نہایت خوشنما و باریک ترشی حتی نصب ہوا سنگ سفید کا فرش شفاف بنا غرض جدھر نگاہ جاتی ہے نئی وضع کی گلکاری خوش قطع جھاڑی رنگا رنگ پتھرون کی نظر آتی ہے جب حضرت شاہجہان کی رحلت کا زمانہ قریب پہونچا اور سلطان اورنگ زیب عالمگیر اورنگ نشین ہوے اُنسے اپنے مقبرہ کی تعمیر کی وصیت کی مگر انھون نے صرف فضول سمجھکر اُسی روضۂ عصمت مآب مین

سوجیہ سلطانی

۳۴۴

			نواب ممتاز محل صاحبہ کے پہلو مین دفن کر کے قبر بنانے کا حکم دیا اور جب سلطنت سرکار انگلشیہ ہندوستان مین ہوئی ایک مدت تک اس عمارت کی طرف التفات نکیا سارتون نے بطمع غلیظ سنگ پچی کاری گوہران بے بہا سمجھکر اوکھاڑ لیا چینیون سے ریزہ ریزہ ہوے کوئی پتھر مسلم نہ نکلا پھول پتون کے نشان بگڑگے انکو کچھ حاصل نہو اگنبد پر کلس وچاند طلائی لگا ہی جو آج تک کندن کی طرح چمک رہا ہی صحن کے چارون گوشون پہ چار مینار سنگ مرمر کے سربلند تین تین کمنڈ کے بنے ہین اُن مین "سوسیڈی" سنگ مرمر کی نہایت قطع دار تعمیر ہوئی تعریف اسکی قلم سے کب ادا ہوسکتی ہی دور سے مشتاق دیدار آتے ہین صناعی کی تعریف زبان پر لاتے ہین تھوڑے عرصہ سے اہالیان گورنمنٹ انڈیا جناب قیصر ہند کو اس عمارت کی مرمت وبتری پر نظر ہوئی مرمت کی گئی باغ گلہاے رنگین سے آراستہ ہوا حوض وفوارہ کو آب مصفا سے چھلکا دیا اب ہمارے حکام ہر یکشنبہ کو جوتی جوق تشریف لاتے ہین فضاے باغ سے لطف اٹھاتے ہین۔
ظفر محل	حضرت سلطان ابو ظفر بہادر شاہ	۱۲۵۸ھ	یہ مکان درمیان عقب حمام اور اسد برج کے لب دریاے جمن قلعہ شاہجہان آباد کے اندر واقع ہی بالکل سنگ مرمر سے تعمیر ہی۔

۳۴۷۵

موتی مسجد

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
تغلق آباد	شاہ تغلق	۷۲۱ھ	شاہجہان آباد سے چھ کوس کے فاصلہ سے یہ شہر جنوب کے رُخ بنا ہی آسکے چھین کوٹ باون دروازے مشہور ہین درمیان مین ایک مکان بطور سیر گاہ بہت بلند بنایا گیا تھا۔
مقبرۂ سلطان غیاث الدین تغلق	محمد شاہ تغلق	۷۲۶ھ	یہ مقبرہ تغلق آباد کے قلعہ کے نزدیک بنا ہی اور اس تغلق آباد سے مقبرہ تک ایک پل بھی ہی۔
قلعہ عادل آباد	سلطان محمد تغلق	۷۴۸ھ	یہ قلعہ تغلق آباد کے جنوب رخ پہ واقع ہی اور ہزار ستون سے بنا رکیا گیا ہی پہلے گرد ستون تھے اب نہین ہین الا قلعہ ہزار ستون سے مشہور ہی اب یہ عمارت بالکل منہدم ہوگئی۔
جامع مسجد جونپور	شاہ ابراہیم	۸۱۹ھ	جونپور مین تین مسجدین ہین تینون مین سے یہ مسجد نہایت عمدہ ہی اسکی بنا سنہ مذکور مین شروع ہوئی تھی لیکن شاہ ابراہیم کی زندگی مین اسکا اختتام نہین ہوا بعد کو ہوا۔
فیروز آباد	سلطان فیروز تغلق	۷۵۵ھ	دہلی سے تھوڑے فاصلہ پر متصل کوٹلہ کے یہ شہر ہی پانچ کوس کی طولانی تھی مگر اب ویران ہی اور تھوڑی زمین اسکی حصار دہلی مین

			آگئی ہی ترکمان دروازہ اور بھولا پہاڑی اور بلی خانہ جہان سلطان رضیہ بیگم کی قبر ہی اور ایک مسجد ہی یہ محلہ بہت آباد تھا اب بھی آباد ہی یہ بیگم بڑی بزرگ اور عارف باللہ تھین سُنا ہی کہ یہ بیگم زندہ زمین مین پوشیدہ ہو گئی تھین انکے مزار سے اب بھی لوگون کو فیض ہوتا ہی اور حصار فیروز آباد کو کوشک انوار کہتے تھے بعد مہدیان مشہور ہوا ۸۵۵ھ مین حصار مذکور تیار ہوا
حصار دیگر فیروز آباد	سلطان فیروز	۷۵۶ھ	کوشک جہان نما یا کوشک شکار کر کے مشہور ہی فیروز آباد سے تین کوس کے فاصلہ پر ہی --
شاہ باغ	حضرت ابو ظفر محمد بہادر شاہ	۱۲۶۴ھ	یہ باغ دہلی سے مشرق کی طرف جمنا کے پار متصل شاہدرہ کے واقع ہی اور ایک بنگلہ اُسکے درمیان مین ہی اس باغ کی چار دیواری خشتی ہی ایک دروازہ کلان اُسپر ایک مکان بدرجۂ اوسط اور تین دروازہ کلان کے پہلو مین شمال رُخ ایک مسجد اور ایک سرا مع کنوان -
درگاہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی صاحب	سلطان فیروز شاہ	۷۷۵ھ	انتقال اِن حضرت کا اٹھارہین ماہ رمضان المبارک ۷۵۷ھ مین جمعہ کے روز ہوا سلطان فیروز شاہ ابلبک نے یہ عمارت ۷۵۷ھ مین بنوائی گنبد درگاہ شریفہ کے بارہ درہین اور سنگ خارہ کے ستون لگے ہین ہر دروازہ تین سنگ سُرخ کی جالیان لگی ہین جنوب رخ دروازہ کے گنبد ہی باعث سفیدی ہونے کے تھپر کا رنگ چھپ گیا ہی گنبد پر ایک

۳۱۴۶

لوح سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			سنہری کلس لگا ہی درگاہ کے صحن مین دو گنبد اور ہین ایک مین حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے کا مزار ہی دوسرے مین مخدوم زین الدین کی قبر ہی جو آپ کے بھانجے اور خلیفہ ہین اُسی کے پاس مخدوم حضرت کمال الدین کا تعویذ ہی متصل درگاہ شریف کے ایک مسجد فرخ سیر بادشاہ کی بنوائی ہوئی ہی درگاہ کے دروازہ گنبد نما ہین سپر فیروز شاہ کے نام کا کتبہ کندہ ہی سنہ ۱۱۲۴ھ مین حضرت محمد شاہ بادشاہ نے اِس درگاہ بزرگ کے گرد اگرد تین لاکھ پچھتر ہزار روپیہ کے خرچ سے شہر پناہ بنوائی اور چار دروازے اور ایک کھڑکی بنوائی جو اب تک موجود ہی درگاہ شریف کے گوشۂ جنوب شرق کیطرف مزار شریف میرے والد بزرگوار حضرت محمد دارا بخت میران شاہ ولیعہد نور اللہ مرقدہٗ بعہد جد امجد باہتمام محبوب علی خان نواب ناظر بنوایا رہوا چبوترہ اول سنگ چبوترہ دوم سنگ سنج مع تعویذ سنگ مرمر بنایا گیا۔
خضر آباد	خضر خان	سنہ ۲۰	اسکا حال کتب تواریخ سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہی مگر جب میرے حضرت تیمور صاحب قران دہلی سے ولایت کو تشریف لیگئے اُسوقت یہ خضر خان بادشاہ ہوے۔
مندر مع مکانات شاہی	۰	۰	مقام بارنگ مین یہ مندر رنگے قسم کا ہی سب مندرون سے اسکا طرز علیحدہ ہی اور ایک مکان منجملہ شاہی عمارات اِس سے ملحق ہی۔

بارہ دری	۔	۔	مقام سرگنج واقع گجرات یہ اپنی سادگی سے بہت مشہور ہی۔
مقبرۂ قطب الدین عالم درویش	۔	۔	مقام بٹوہ گجرات مین ہی خوبصورت عمارت ہی۔
مبارک باد	مبارک شاہ	۸۳۶ھ	
مقبرۂ سلطان بہلول لودی	سکندر شاہ لودی	۸۹۴ھ	حضرت روشن چراغ دہلی کے مزار انور کے قریب یہ مقبرہ ہی۔
مسجد عیسیٰ خان	عیسیٰ خان	۹۸۴ھ	اسلام شاہ کے وقت مین یہ عمارت تعمیر ہوئی کہتے ہین اُسوقت مین یہ عیسیٰ خان بہت بڑا آدمی تھا چونے اور پتھر کی ایمین عالی ہوئی عرب سرایین موجود ہی۔
موٹھ کی مسجد	میان بھورا	۹۰۹ھ	یہ بھوا سلطان سکندر لودی کا وزیر تھا ایمین ساٹھ کنوئین تھے مبارک پور عرف کوٹلہ سے تھوڑی دور کے فاصلہ پر واقع ہی وجہ نام موٹھ کی مسجد مشہور ہونے کی یہ ہی کہ کسی شخص نے ایک دانہ موٹھ کا راستہ سے اُٹھا کر اُس جگہ بو دیا یا بافضال آلہی ایک دانہ سے ایک کھیت ہو گیا الدعا کہ بعد فروخت ہونے کے لکھ رمال وقفی کے میان بھورا کے پاس اسکا روپیہ آیا اُنھون نے

۳۴۹

موج سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			یہ مسجد بنوادی۔
پرانا قلعہ	راجہ انیکپال تونور	سنہ ۳۲ / ۳۵ ھ	حضرت نصیر الدین ہمایون نے اسکو بخوبی مرمت کراکر تیار کیا تھا اب منہدم ہوگیا ہی بلکہ مسمار و خراب ہوا چاہتا ہی اسکے باب مین بہت اختلاف ہی الا یہ بات تحقیق ہی کہ پہلے مرمت اسکی راجہ انیکپال توتور نے ۸۰۰ ھ مین کرائی تھی۔
درگاہ قطب صاحب	اول شیر شاہ	سنہ ۹۴۸ ھ	آپ کا انتقال شب دوشنبہ ۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۳۴ ھ مین ہوا اور اس نورانی جگہ مین دفن ہوے راقم نے ایک کتاب مین دیکھا ہی کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا گذار وادی نورانی مین ہوا دیکھا کہ ملائک آسمان سے جوق جوق نور لاتے ہین اور ایک گڈھے مین بھرتے ہین آپ نے فرمایا کہ یہ مقام کس نبی کا ہی یا اس جگہ کیا چیز ہوگی ملایک نے عرض کی کہ ایک نبی آخر الزمان محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہونگے انکی امت مین ایک شخص قطب الدین کہ وہ اسوقت کے قطب زمان ہونگے انکا یہ مقام آخری ہی اللہ جل شانہٗ نے اپنے فضل و کرم اور بہ تصدق سید عالم کیا مرتبہ عنایت فرمایا رحمۃ اللہ علیہ پہلے یہان کوئی عمارت نہین تھی سنہ ۹۴۸ ھ مین شیر شاہ کے زمانہ مین خلیل اللہ خان نے چار دیواری بنوائی اب وہ نہین ہی اور سنہ ۹۵۰ ھ مین اسلام شاہ کے وقت مین یوسف خان نے ایک دروازہ بنوایا بعدہٗ شاکر خان نے حضرت شاہ عالم محمد بہادر شاہ کلان کے وقت مین دروازہ جانب غرب بنوایا کہ ابتک

			موجود ہی سنہ ۱۳۰ ھ مین حضرت سلطان محمد فرخ سیر نے آپ کے مزار شریف کے گرد آگرد سنگ مرمر کی بہت نفیس جالیان بنوا کر اور سنگ مرمر کے دروازے عمدہ بنوا کر یہ کتبہ لکھوایا + اللہ محمد ابوبکر عمر عثمان علی + از حکم بادشاہ جہان خسرو انام + دیگر کتبہ + از حکم بادشاہ جہان خسرو انام + فرخ سیر شہنشہ نہ آسمان غلام +
کھنڈر	.	.	مقام پلونر واقع شیلون اس مین ایک تصویر بدھ کی بیٹھی کھڑی ہوئی ہی-
مسجد جہاپور	.	.	اسکا برج نہایت ہی بلند ہی-
شیر منڈل	شیر شاہ	سنہ ۹۵۰	پرانے قلعہ مین شیر شاہ نے مسجد کے پاس سہ منزلہ یہ عمارت بنائی اور حضرت ہمایون بادشاہ نے اسکو کتب خانہ قرار دیا تھا اور اسی کے زینہ سے گر کر رحلت فرمائی تھی چنانچہ مصرع تاریخی وفات مرحوم کا یہ ہی ع ہمایون بادشاہ از بام افتاد +
بناے مسافر خانہ	شیر شاہ بادشاہ	؛	یہ رواج مسافر خانون کا انھین کے وقت سے رائج ہوا اور ابتک یہ رسم جاری ہی بلکہ سرکار گورنمنٹ نے بھی اسکو بہت پسند کیا بلکہ گویا اسس قاعدہ کو دستور العمل مین داخل کیا-
سلیم گڑھ	سلیم شاہ	سنہ ۹۵۸	یہ گڑھ قلعہ حضرت شاہجہان سے گوشۂ شمال و شرقی مین دریا کے کنارہ واقع ہی پانچ لاکھ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا اور حضرت سلطان اکبر کے عہد دولت مین مرتضے خان نے کچھ مکان بنائے اور حضرت سلطان محمد جہانگیر نے اسکا پل سنگ نیلگون سے

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			بنایا اور حضرت سلطان شاہجہان نے قلعہ سے پل ملاکر اسکا نام نور گڈھ رکھا اور حضرت جد امجد نے ایک دروازہ متصل دروازہ جو متصل دریاے جمنا ہی اور بنایا اور کوٹھی کی بنا میرے چچا صاحب میرزا محمد فتح الملک عرف میرزا فخر الدین نے ڈالی کچھ تیار بھی ہوگئی تھی مگر بوجہ انتقال مرحوم ناتمام رہی۔
قلعہ مان کوٹ	سلیم شاہ	۹۵۶ھ	*
مدرسہ نواب ماہم بیگم صاحبہ	بیگم صاحبہ ممدوحہ	۹۶۹ھ	یہ جنابہ دادی صاحبہ حضرت محمد اکبر شاہ کی تھین انھون نے یہ مدرسہ اور ایک مسجد بعہد اکبر شاہ تعمیر کرائی۔
عرب سرائے	نواب حاجی بیگم صاحبہ	۹۶۹ھ	یہ صاحبہ زوجہ حضرت محمد ہمایون بادشاہ کی تھین سرا انکی مقبرہ ہمایون کے متصل موجود ہی پہلے یہان عرب لوگ رہتے تھے اور جو عمارت اسکے اندر تھی وہ اب نہین ہی الا دروازہ بہیئت اصلی قائم ہی۔
بھول بھلیان	ادہم خان	۹۶۹ھ	یہ حضرت محمد اکبر بادشاہ کے کوکا تھے بالجملہ واقع قطب صاحب یہ بنا قائم ہی۔
مقبرہ خانخانان	عبد الرحیم خانخانان	۱۰۳۶ھ	یہ حضرت محمد اکبر بادشاہ کے وزیرون مین سے تھے یہ عمارت انکی مقبرہ ہمایون بادشاہ دبارہ پلہ کے درمیان مین متصل دہلی موجود ہی

۳۵۲

			کبھی اچھا ہوگا مگر اب تو ایک لنڈ منڈ گنبد معلوم ہوتا ہی-
عمارت خاص محل	حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۴۲ھ	دہلی مین تھی اب تو اُسکا صرف ایک دروازہ باقی ہی-
مسجد گلبرگہ	۰	۰	مقام گلبرگہ مین یہ مسجد واقع ہی عمارت بہت پختہ لائق دید ہی اور ہندوؤن کی عمارت سے ملتی ہوئی ہی-
مقبرۂ محمود	محمد اکبر شاہ	۰	یہ مقبرہ بمقام بیجاپور محمود بادشاہ کا ہی- اچھا ہی-
مقبرۂ محمد غوث گوالیاری	۰	۰	اگر مقابلہ کیا جاوے اس مقبرہ کا مقبرۂ شیر شاہ سے تو معلوم ہوسکتا ہی کہ اسکی عمارت مین کسقدر ترقی کی گئی ہی-
دریا محل	شاہزادہ میرزا محمد شاہرخ بہادر	سنہ ۱۲۵۳ھ	اُس محل مین طلائی کام بہت خوبصورتی کے ساتھ تھا کہ جسکی شان مین یہ شعر بہت درست اور زیبا ہی- زہے صفای عمارت کہ در تماشایش ؎ بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار ؎-
تخت طاؤس	حضرت سلطان شاہجہان	سنہ ۱۰۴۴ھ	بصرف ایک کرور ایک لاکھ پچہتر ہزار چار سو روپیہ کے سات برس کی مدت مین بکوشش بے بدل خان داروغہ تیار ہوا مطلا و مرصع بجواہر بے بہا سنہ ۱۱۵۱ھ مین نادر شاہ والی ایران حضرت محمد شاہ کے عہد سلطنت مین اس تخت کو لے گئے اور ملک طہران مین جاکر حضرت امام موسی رضا علیہ السلام کی درگاہ کے دروازہ پر رکھا ہی-

مرج سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
نہر دہلی	علی مردان خان	۱۰۵۴ھ	یہ نہر بحکم حضرت شاہجہان تعمیر ہوئی تھی اس چشمۂ فیض سے تمام شہر سیراب ہوتا تھا الاٰن حکامان والاشان نے اسکو اوپر سے روپوش کر دیا ہی۔
قلعہ شاہجہان آباد	حضرت شاہجہان	۱۰۵۶ھ	اکسوین برس جلوس کے تعمیر شروع ہوئی ساٹھ لاکھ روپیہ کے مصارف سے تیار ہوا اس قلعہ کے اندر باون چوک دو بازار ہین اور محلات بھی بہت تھے منجملہ اُنکے دیوان خاص و دیوان عام و میٹھک و رنگ محل و مہتاب باغ و حیات بخش و موتی مسجد و اسکے عقب مین حمام وغیرہ سنگ مرمر و سنگ سُرخ سے بنا ہوا ہی۔
باغ لاہور	حضرت شاہجہان	سولھوین سال جلوس کے	باہتمام علی مردان خان بعدہٗ خلیل اللہ خان بصرف آٹھ لاکھ روپیہ کے تیار ہوا سنہ تعمیر معلوم نہوا اسلیے سال جلوس لکھا گیا
باغ صاحب آباد	حضرت شاہجہان	۱۰۴۸ھ	کشمیر مین واقع ہی۔
چشمۂ انت ناگ	ایضاً	۱۰۴۸ھ	ایضاً۔
چشمۂ ماتنہ	ایضاً	۱۰۵۵ھ	ایضاً۔

باغ نسیم	حضرت شاہجہان	۰	
باغ نیجور	ایضاً	۱۰۴۸ھ	کشمیر مین موجود ہی-
باغ شالامار	ایضاً	۱۰۶۴ھ	جب حضرت شہر کی تعمیر سے فارغ ہوے تو لاہوری دروازہ سے چار میل کے فاصلہ پر اس باغ کی تعمیر مین مصروف ہوے-
باغ فرح بخش	ایضاً	۱۰۴۸ھ	کشمیر مین ہی-
آبادی کلکتہ	تاجران فرنگ	۱۱۲۹ھ	
مندر	دلاساہ تاجر	۱۳۵ع	نہایت خوبصورت اور سادہ وضع کا ہی اور مندر چینا کے نام سے مشہور ہی پہاڑ آبو پر واقع ہی جنرل کنگ ہیم صاحب بہادر نے اسکو کھود کر کے نکالا ہی پہلے اسکا استعمال بطور مسجد کے ہوتا تھا اس سے قرین قیاس ہی کہ اسکو مسلمانون نے بنوایا تھا لیکن بعد مین تصرف ہنودون کا اسمین ہوگیا-
دروازہ جنوبی مسجد سیکری	۰	۰	یہ دروازہ بہت بلندی پر واقع ہی کسی مسجد کا ایسا بلند دروازہ دیکھنے مین نہین آیا-
باغ نشاط	آصف خان	۱۰۴۲ھ	عہد مین حضرت شاہجہان بادشاہ کے بنا تھا کشمیر مین موجود ہی-

سیر سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
باغ ظفر خان	ظفر خان	۱۰۵۶ھ	یہ ظفر خان عہد مین حضرت شاہجہان کے حاکم کشمیر کے تھے۔
قلعہ مدراس	اسسٹنٹ جارج بہادر	۱۶۴۰ء	یہ صاحب اسٹینٹ جارج بہادر تاجران فرنگ سے تھے یہ قلعہ راجہ مدراس کی اجازت سے بنایا گیا تھا۔
کوٹھیان سورت واحمدآباد وکھمات	تاجران فرنگ بہادر	۱۰۱۹ھ	کیفیت اسکی اسطرح ہی کہ ۱۰۱۹ھ مین کہ وقت ابتدا استقامت حکامان ذیشان انگریزان کا ہندوستان مین یہی سال ہی حسب الحکم حضرت محمد جہانگیر بادشاہ کے ان مقامون مین کوٹھیان واسطے تجارت کے بنائی گئی تھین۔
کوٹھی بالاسور بنگالہ	ایضاً	۱۰۶۲ھ	باجازت حضرت شاہجہان کے تیار ہوئی۔
قلعہ بمبئی	ایضاً	۱۰۷۰ھ	اسی سال مین جزیرہ بمبئی سرکار انگریز بہادر کے ہاتھ آیا اور یہ بھی کہتے ہین کہ شاہ پرتگیز نے اپنی دختر کے جہیز مین دیا تھا۔
قلعہ کلکتہ	ایضاً	۱۱۲۹ھ	حضرت سلطان فرخ سیر کے زمانہ مین بنایا گیا اور نام اسکا ولیم فورٹ رکھا گیا۔
مدرسہ کلکتہ	ندارد	۱۲۱۴ھ	

مدرسہ کلان بنارس	بجرمٹو صاحب بہادر	سنہ ۱۲۶۹	بنارس مین بصرف ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کے تیار ہوا۔
سڑک آہنی	بحکم گورنمنٹ	سنہ ۱۲۶۹	سنہ ۱۸۵۳ء مین تیار ہوئی۔
نہر گنگ	״	سنہ ۱۲۶۹	یہ نہر گنگا از ہردوار تا کانپور ابتدائے سنہ ۱۸۵۴ء مین تیار ہوئی اور اتو باعث دریادلی قیصر ہند والی ہندوستان کے بہت شاخین اس مین سے روان ہو کر موجب رفاہ خلائق ہوئی ہین۔
پلہماے متفرقات	״	سنہ ۱۲۷۷	ابتدائے سنہ ۱۸۶۰ء مین تیار ہونے شروع ہوے۔
مندر پرسوانا تھ	״	״	یہ مندر آلہ آباد سے ایک سو پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہی اسکی تعمیر مین کاریگرون نے بڑی صنعت اپنی ظاہر کی ہی۔
مقبرہ اکبر شاہ	״	״	سکندرہ مین یہ عجیب عمارت ہی۔
نقشہ دار مسجد آگرہ	شاہجہان	״	اچھے طرز کی ہی۔
پل جمنا	گورنمنٹ	سنہ ۱۲۷۲	یہ پل آہنی آلہ آباد کے دریا یعنی جمنا پر بنا ہی قابل دید ہی دہلی سے کلکتہ تک ایسا پل کوئی نہین ہی۔
دولتخانہ	نواب آصف الدولہ	سنہ ۱۱۹۶	گومتی پر تھا اب سوائے پل کے دولتخانہ کا نشان بھی نہین۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
پیری محل	آخون ملا	سنہ ۱۰۶۱	کشمیر مین ہی-
جامع مسجد	سلطان سکندر	سنہ ۸۰۰	〃
قلعہ کشمیر	عطا محمد خان	سنہ ۱۲۲۶	کشمیر مین بالاے رہی پربت واقع ہی-
زینہ گنگ	زین العابدین	سنہ ۸۵۰	یہ زینہ سلطان زین العابدین نے بنوایا تھا کشمیر مین موجود ہی-
باغ	علی مردان خان	سنہ ۱۰۶۰	یہ باغ نلبل مین ہی یہ امرا حضرت شاہجہان سے تھے-
علی آباد	〃	سنہ ۱۰۶۱	علی آباد دلعل غلام دسرے ہفت چنار کشمیر مین ہی-
فورق آباد	سیف خان	سنہ ۱۰۶۱	یہ فورق آباد عہد مین حضرت عالگیر کے کشمیر مین تعمیر ہوا-
امیر آباد	〃	سنہ ۱۰۸۰	کشمیر مین ہی-
پل صفاکدل	〃	سنہ ۱۰۸۱	〃
شیر گدھ	محمد خان جوان شیر	سنہ ۱۲۰۹	〃

مقبرۂ محمد غوث	محمد خان جوان شیر	۹۷۱ھ	عہد مین حضرت محمد اکبر شاہ کے تیار ہوا اور تانسین کلانوت کی قبر اسی مقبرہ مین ہی۔
مقبرہ	۰	۷۶ھ	اس مقبرہ کا گنبد پچاس گز بلند ہی شہر بیجاپور مین واقع ہی۔
مقبرۂ ابراہیم	۰	۱۰	یہ مقبرہ نہایت خوبصورت بیجاپور مین ہی۔
عمارت روضہ سلطان ہاشم	سلطان محمود خلجی	۸۴۳ھ	یہ بادشاہ ملک مالوہ کے تھے اور مقبرۂ مذکور شہر منڈو مین واقع ہی۔
قلعہ ہوشنگ	سلطان ہوشنگ	۸۳۰ھ	بادشاہ مالوہ کا بنایا ہوا ہی۔
برہان پور	نصیر خان	۱۰۴۱ھ	شہر پناہ برہان پور کی عہد مین حضرت محمد شاہ بادشاہ کے نصیر خان فاروقی نے بنوائی۔
منڈو	جلیون کا	۰	مقام سونا گڈھ واقع بندیلکھنڈ مین واقع ہی قابل تعریف ہی۔
مسجد سری نگر	شاہ بدان	۰	اسکی عمارت بالکل چوبی ہی سری نگر دارالخلافت کشمیر مین واقع ہی۔
موتی مسجد	حضرت سلطان محمد	۱۰۲۱ھ	قطب صاحب کی درگاہ شریف کی پشت پر واقع ہی تمام سنگ مرمر سے بنی ہی اور سنگ موسیٰ کی دھاریان ساتھ وقع کے نصب ہین

سیر متاخرین

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
بارہ دری	بہادر شاہ کلان حضرت سلطان ابو ظفر	۰	یہ بارہ دری سنگ سرخ سے بنی ہی۔
غار	۰	۰	یہ غار واقع مقام بیدسہ احاطہ بمبئی مین دس یا گیارہ میل جانب جنوب مقام کرلی مین ہی۔
جامع مسجد کویل	نواب ثابت علی خان	سنہ ۱۰۹۴	+
قلعہ و شہر کنک	۰	سنہ ۱۱۵۰	عہد مین حضرت محمد شاہ بادشاہ کے بنا اچھا ہی۔
قلعہ اسیر گڈھ	آساہیر	سنہ ۸۰۲	یہ قلعہ نہایت مستحکم و پائدار بنا ہوا ہی چھ گھوگس ہین دوسرے گھوگس مین ایک تالاب زیر کوہ ہی اکثر سرکار انگلشیہ نے اسکی جستجو کی مگر پتہ نہین ملا کہ تالاب مذکور کہان تک ہی۔
قلعہ و شہر احمد نگر	نظام الملک	سنہ ۹۰۰	۶

بیجاپور	محمد شاہ بہمنی	+	باغ نوادر مسجد بھی انھین کی تعمیرات سے ہی۔
احمدآباد دکن	محمد قلی قطب شاہ	۹۹۱ھ	یہ بادشاہ حاکم گول کنڈہ کے تھے۔
مسجد ابراہیمی	ابراہیم عادل شاہ	۱۰۰۰ھ	یہ بادشاہ بیجاپور کے تھے شاعر ظہوری انھین کے عہد دولت مین ہوے ہین۔
احمدآباد گجرات	احمد شاہ گجراتی	۸۴۵ھ	یہ شہر بارہ لاکھ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا۔
قلعہ مالوگڈھ	۰	۰	شہر پونا مین موجود ہی۔
مقبرۂ سلطان خسرو	۰	۱۰۳۱ھ	بعہد حضرت سلطان جہانگیر بنا تھا الہ آباد مین موجود ہی۔
آبادی جے پور	راجہ جے سنگھ سوائی	۱۱۶۱ھ	یہ راجہ عہد مین حضرت محمد شاہ کے حاکم جے پور کے تھے بصرف بیس لاکھ روپیہ کے تیار ہوا۔
قلعہ ستارہ	راجہ سوائی	۰	حضرت محمد اکبر شاہ کے زمانہ مین واقع دکن پہاڑ پر تعمیر ہوا تھا بلندی اسکی ایک سو گز کی ہی۔
قلعہ گول کنڈہ	راجگان دکن	۹۶۶ھ	ملک دکن مین واقع ہی۔
جامع مسجد آگرہ	نواب جہان آرا بیگم صاحبہ	۱۰۵۸ھ	یہ دختر عقیلہ حضرت محمد شاہجہان بادشاہ کی تھین۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
مندر	جلیون کا	〃	دہلی مین یہ مندر واقع ہی اپنی قطع کا ایک ہی۔
مندر	〃	〃	دیناج پور مین یہ مندر ہی اچھی عمارت ہی۔
مسجد اکبرآبادی	نواب اکبرآبادی بیگم صاحبہ	سنہ ۱۰۶۰	یہ بی بی حضرت شاہجہان کی تھین اور انھون نے یہ مسجد دہلی مین بنوائی۔
موتی مسجد آگرہ	حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۶۳	یہ مسجد بصرف تین لاکھ روپیہ کے تیار ہوئی۔
روضہ و باغ اعتماد الدولہ	〃	سنہ ۱۰۳۰	یہ اعتماد الدولہ والد نورجہان بیگم کے تھے یہ عمارت انھون نے حضرت جہانگیر بادشاہ کے عہد مین تیار کرائی۔
مسجد عالمگیری	بحکم حضرت عالمگیر	سنہ ۱۰۸۵	〃
			〃
میران کی سرا	بحکم حضرت عالمگیر	سنہ ۱۰۹۴	〃

عمارت اورنگ آباد	بحکم حضرت عالمگیر	سنہ ۱۰۹۴	
مقبرۂ حیات النسا بیگم صاحبہ	〃	سنہ ۱۰۸۰	اورنگ آباد مین ہی۔
فرخ آباد	نواب محمد خان	سنہ ۱۱۳۶	حضرت سلطان فرخ سیر کے عہد مین آباد ہوا تاریخ تاری کی یہ ہی۔ اللہ غنی۔
اینک تال	راجہ نیکپال تونور	سنہ ۵۷	یہ گاؤن تغلق آباد سے تین میل کے فاصلہ پہ ملحق بلب گڈھ کے ہی
باولی درگاہ حضرت نظام الدین اولیا	حضرت زری زربخش بفیض حضرت اللہ	سنہ ۷۲۱	یہ باولی بہت خوبصورت وخوشنما بنی ہی اور سیڑھیان اسکی ہر تک ہیں چار دیواری باولی کی نواب احمد بخش خان والی فیروزپور نے بنوائی تھی۔
بھولی بھٹیاری کا محل	فیروز شاہ	سنہ ۷۵۵	شہر شاہجہان آباد سے تھوڑی دور متصل درگاہ حضرت سید حسن رسول نما واقع ہی مگر اب بالکل ویران ہی۔
بستی باوڑی	بستی خواجہ سرا	سنہ ۹۴۰	اس خواجہ سرا نے زمانۂ سلطان بہلول مین اپنا مقبرہ اور یہ باولی بنائی درگاہ زری بخش مین ہی۔
بارہ پلہ	آغا مان خواجہ سرا	سنہ ۱۰۲۱	زمانہ مین حضرت سلطان جہانگیر کے بنا رہوا مقبرۂ حضرت ہمایون بادشاہ سے تھوڑی دور ہی۔

۳۶۳

موضع سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
بیگم کا باغ	نواب جہان آرا بیگم	سنہ ۱۰۶۰	درمیان دہلی بازار چاندنی چوک کے واقع ہی اب اُسکو حکام والا نے ملکہ کا باغ نام مقرر کرکے بہت آراستہ کیا ہی یہ بیگم حضرت شاہجہان کی صاحبزادی تھین طول اسکا ۹۷۰ گز اور عرض ۴۰۲ گز ہی۔
باغ شالامار	حضرت شاہجہان	+	لاہور مین ہی۔
باغ روشن آرا	نواب روشن آرا بیگم صاحبہ	سنہ ۱۰۶۴	یہ باغ ابتک سبزی منڈی مین موجود ہی یہ دختر حضرت شاہجہان کی تھین اور اسی باغ کی بارہ دری مین مدفون ہین اور نواب سرہند بیگم صاحبہ بنت حضرت ممدوح نے ایک باغ بناکر اُسکا نام سبزی منڈی رکھا اور بعد انتقال کے یہین دفن ہوئین اب اس جگہ بطور ایک محلہ کے آباد ہوگیا ہی۔
برج فرحت افزا	حضرت محمد شاہ	سنہ ۱۱۳۱	اول سال جلوس مین بنوایا مقبرۂ ہمایون مین جانب دریا برسات کے موسم مین یہان آکر داد عیش دیتے تھے۔
ستہ برجہ	+	سنہ ۹۰۰	موٹھ کی مسجد کے پاس بنا ہی۔ معلوم نہین کہ کسنے بنوایا ہی۔
خضر کی گمٹی	ابوالفتح مبارک شاہ	سنہ ۸۲۴	اوکھلی کی سرحد پہ یہ مکان بنا تھا اب کچھ کچھ باقی ہی۔
جہان نما	محمد عادل شاہ	سنہ ۷۳۰	محمد عادل شاہ تغلق نے قلعہ رائے پتھورا کے قریب بنوایا ہی۔

مسجد سلطانی

۳۶۴

سورج کنڈ	سورج پال	۶۷		انیکپال توتور کے عہد دولت مین موضع لکڑپور کے پاس یہ تالاب بنایا گیا تھا-
دروازہ	حضرت سلطان بوعظم	〃		مثل عمارت شاہجہانی بہت بلند و بالا درگاہ خواجہ صاحب یعنی قطب صاحب مین مع دیگر محلات کے موجود ہی-
عمارت جدید شہر بغداد	منصور ابن محمد بادشاہ		۱۲۰۵ھ	+
کوٹھی دلکشا	جناب مشکف مہادر		۱۲۶۰ھ	قطب صاحب مین موجود ہی-
کھاری باولی	عماد الملک		۹۵۳ھ	اسلام شاہ کے وقت مین عماد الملک عرف خواجہ عبداللہ نے ایک کنوان اور یہ باولی دہلی کے اندر بنوائی تھی موجود ہی-
مسجد قطب صاحب	〃		۱۱۲۰ھ	بار دیگر حضرت محمد فرخ سیر نے بنائی-
مقبرہ	سلطان ابراہیم		۹۲۳ھ	خیر پور کے قریب یہ مقبر سلطان سکندر لودھی کا مشہور ہی-
مجرہ شاہزادہ میرزا محمد جہانگیر بہادر	بحکم نواب ممتاز محل صاحبہ		۱۲۲۸ھ	متصل درگاہ حضرت نظام الدین کے سنگ مرمر سے مع جالی دروازہ کے تعمیر ہوا یہ سنکو حضرت محمد اکبر شاہ ثانی کی تھین-
مسجد دریبہ کلان	شرف الدولہ		۱۱۱۵ھ	عہد مین حضرت محمد شاہ بادشاہ کے بنی تھی بنارس مین ہی-

سورج سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
مسجد بیگم پور	خان جہان	۷۸۹ھ	مہد مین فیروز شاہ کے بنی تھی۔
مندر مرتنہ	〃	〃	علاقہ کشمیر مین ہی یہ مندر کشمیری عمارت مین نہایت اچھی عمارت ہی اور اسلام آباد دار السلطنت کشمیر سے پانچ کوس کے فاصلہ پر واقع ہی جس سیلاح کا ادھر کو گذر ہوتا ہی وہ اسکو دیکھنے ضرور آتا ہی۔ یہ مندر بڑی بلندی پر واقع ہی اس سے کشمیر کی کل خوبیان معلوم ہوتی ہین۔
باغ مجلدار خان	ناصر مجلدار خان	۱۱۴۰ھ	حضرت محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ مین واقع سبزی منڈی بنا تھا ابتک موجود ہی۔
پنج برجہ	زمرد خان	۹۹۴ھ	شاہجہان آباد سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہی سکندر لہلول کے وقت مین متصل گانون کے بنا پہلے نام اسکا کنچن سرا تھا۔
جامع مسجد فیروز شاہی	فیروز شاہ	۷۵۵ھ	فیروز شاہ کے کوٹلہ کے قریب یہ مسجد ہی اور حضرت امیر تیمور کا خطبہ بعد فتح نواح دہلی واقع ۱۰۰۸ھ اسی مسجد مین پڑھا گیا۔
درگاہ امام ضامن	امام ضامن	۹۴۴ھ	امام محمد علی شہید الکرام ہی اپنی حیات مین یہ مقبرہ انھون نے بنوایا اور انکو سید حسن پامنار ابھی کہتے تھے یہ اسی جگہ دفن ہوے واقع خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
شیر شاہ کی دہلی	شیر شاہ	۹۴۸ھ	علاے اور کوشک کو ویران کر کے یہ شہر بنایا تھا۔
ست پلہ	محمد عادل شاہ تغلق	۷۲۷ھ	درگاہ حضرت چراغ دہلی کے پاس یہ پل سات درجہ کا ہی اور اوپر مکان بھی ہین نیچے اسکے جو نالہ ہی اسمین حضرت نصیر الدین دہلوی صاحب

			اکثر وضو کیا کرتے تھے جگہ متبرک ہی غسل کرنے سے اکثر مریض صحت پاتے ہین اور بخار تو کھڑا نہین رہتا راقم اکثر وہان کا شکار کھیلتا تھا آب وہوا بہت درست ہی۔
قلعہ قندھار	*	*	بصرف آٹھ لاکھ روپیہ کے تیار ہوا۔
مندر کالکا	*	۱۱۵۸ھ	جانب جنوب دہلی سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہی پہلے یہان لداو کی بارہ دری تھی ۱۱۳۱ھ مین رائے کدار ناتھ نے جو کہ سرکار حضرت اکبر شاہ ثانی کے عہد مین نظامت کی پیشکاری پر مقرر تھے ایک برج لداو کا بارہ دری مذکور پر بنوایا۔
گرجا گھر	کرنیل اسکنر صاحب بہادر	۱۲۴۶ھ	کشمیری دروازہ دہلی کے قریب دس برس مین نوے ہزار روپیہ کے خرچ سے تیار ہوا فرش سنگ مرمر چوکاندہ گرجا گھر کے ہی اسکی قیمت اس میزان کے علاوہ ہی۔
مجرہ حضرت سلطان محمد شاہ	حضرت محمد شاہ	۱۱۶۱ھ	اپنی زندگی مین اسکو تیار کیا بعد انتقال کے اس مین دفن ہوے نواب صاحبہ محل صاحبہ دمرزا عسکری صاحب پسر بادشاہ موصوف اور انکی بہو کی اور سید زلعاشوری صاحب کی قبرین یہین ہین۔
منڈی	آغا خانصاحب	۱۲۱۱ھ	جس زمانہ مین بارہ پلہ بنا تھا اسی وقت مین یہ منڈی بھی تیار ہوئی تھی۔ متصل عرب سرا کے ہی۔
باغ قدسیہ	نواب قدسیہ بیگم صاحبہ	۱۲۶۲ھ	ادہم بائی المخاطب نواب قدسیہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت محمد شاہ۔ کشمیری دروازہ کے باہر دریاے جمنا کے کنارے پر واقع ہی۔

۱۱۶۱ھ

مجرہ سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
مندر اینپال کے	؛	؛	اینپال مین یہ دو مندر بہت پرانی عمارتون مین سے ہین اور انکو شنبھو ناتھ اور بدھامہ کہتے ہین قابل دیدہین۔
باولی قطب صاحب	حافظ داؤد	۱۰۵۸ھ	چونہ اور پتھر کا اس مین کام ہی چودہ ہزار روپیہ کے صرف سے طیار ہوئی یہ صاحب میرزا کیومرث عرف مرزا بلاقی ابن حضرت محمد بہادر شاہ ابو ظفر کے اوستاد تھے۔
پل نگاہ موتہ	سرکار گورنمنٹ	۱۲۶۸ھ	کلکتہ دروازہ کے پاس سلیم گڈھ کے سامنے بنا ہی۔
جامع مسجد جونپور	؛	۸۵۲ھ	مشہور جگہ ہی۔
جامع مسجد الہ آباد	؛	۱۰۵۶ھ	؛
جامع مسجد	؛	۱۰۱۱ھ	بلگرام مین معروف ہی۔
جھرنا	غازی الدین خان	۱۱۱۲ھ	یہ جگہ بہت دل فزا ہی خصوص موسم برسات مین قابل دلبستگی کے ہوتے ہی
جنتر منتر	راجہ جے سنگھ سوائی	۱۱۳۷ھ	بحکم حضرت محمد شاہ بنایا اصل مین یہ رصد خانہ ہی متھرا اور بنارس مین بھی بنا ہی۔

حسینون کا بڑا مندر	موہن لال وہرسنگھ آہجن	۱۲۱۵ھ	شاہجہان آباد مین درمیان محلہ دھرم پورہ پانچ لاکھ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا۔
جوگ مایا	راجہ سیڈھمال	۱۲۴۳ھ	قطب صاحب کی درگاہ کے قریب متصل لاٹ کے ہی
حسینون کا چھوٹا مندر	پنچائتی	۱۲۴۴ھ	شہر شاہجہان آباد کی گلی سیٹھان مین واقع ہی تمام شہر کے سیٹھ گیون نے بنوایا ہی۔
جیلخانہ	فرید خان	۱۰۱۷ھ	اصل مین یہ پہلے سراتی تعمیرات سے حضرت جہانگیر کے اب اسکو سرکار انگریز نے جیلخانہ قرار دیا ہی اور مشہور بھی اب اسی نام سے ہی
چونسٹھ کھمبا	میرزا عزیز کوکلتاش	۱۰۳۴ھ	یہ میرزا کوکلتاش خان حضرت جہانگیر کے عہد مین تھے بعد وفات کے یہان دفن ہوے۔
حوض علائی	سلطان علاءالدین	۶۹۵ھ	ہر چار طرف اسکے دیوار پختہ تھی عہد فیروز شاہ مین اسکی مٹی صاف ہوئی اور بار دیگر ۷۵۵ھ مین مع ایک مدرسہ کے تیار ہوا۔
خیرالمنازل	ماہم بیگم	۹۶۹ھ	پرانے قلعہ کے پاس عہد مین حضرت اکبر شاہ کے تیار ہوا۔
خاص محل	خاص محل	۱۰۴۲ھ	واقع شاہجہان آباد صرف ایک دروازہ باقی ہی۔
درگاہ یوسف	شیخ فریدالدین	۶۰۳ھ	شیخ صاحب کی پوتی کی ہی کھڑکی کے قریب۔
درگاہ حضرت	سید فرید خان	۹۷۰ھ	جاے بزرگ نواح دہلی مین مشہور ہی پرانے قلعہ سے تین میل کے فاصلہ پر حضرت کا انتقال ۷۲۵ھ مین ہوا جہان آنکا

سیر سلطانی

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
نظام الدین اولیا	المخاطب		مزار ہی دہان ایک چھوٹا سا گنبد تھا فیروز شاہ بادشاہ نے اسپر صندل کا چھپر کھٹ اور برج کے چارون کونون پر سونے کے
رزی رز بخش	مرتضےٰ خان		کٹورے سونے کی زنجیرون مین لٹکائے اور ۹۷۰ھ مین سید وحید خان نے حضرت محمد اکبر کے عہد مین گنبد کے گرد اگرد سنگ مرمر
			کی جالیان اور گنبد کے اندر ایک لوح بنوائی اور زمانہ مین حضرت محمد جہانگیر شاہ کے مرتضےٰ خان نے ۱۰۳۰ھ مین سیپ کی
			پچی کاری کا بہت عمدہ چھپر کھٹ بنوایا اور عہد دولت مین حضرت محمد شاہجہان کے خلیل اللہ خان نے گنبد کے گرد سنگین بارہ دری
			سنگ سرخ کی بنوائی اور ۱۰۶۹ھ مین بزمانہ حضرت عزیز الدین عالمگیر ثانی چند اشعار کندہ کراتے اور ۱۲۰۲ھ مین احمد بخش خان
			والی فیروز پور نے غلام گردش سنگ سرخ کی نکالکر سنگ مرمر کے ستون لگائے اور ۱۲۲۶ھ مین فیض اللہ خان بنگش نے
			غلام گردش مین تانبے کی چھت بنوا کر سونے اور لاجورد سے مینا کاری کرائی بعدہ حضرت محمد اکبر شاہ ثانی رحمہ کے جد امجد کے والد
			ماجد نے برج سنگ مرمر کا بنوا کر برج پر سونے کے کلس لگوا دیے چنانچہ موجود ہین۔
درگاہ حضرت	طاہر عرف	۱۰۱۴ھ	قریب درگاہ حضرت نظام الدین صاحب کے ہی۔
امیر خسرو صاحب	علاؤالدین حسن		

سلاطین ۳۷۰

دروازہ محل	+	۱۰۵۱ھ	دروازہ و محل سرائے ہتاس گڈھ مین جو تعمیر ہین وہ اکثر عمارتین شاہزادہ پرویز کی ہین۔
درگاہ حضرت سید حسن رسول نما	+	۱۰۳۱ھ	حضرت عالمگیر کے عہد مین یہ درگاہ بنی ہی اور نام ان صاحب کا سید حسن رسول نما ہی اور سید عثمان نارنولی کی اولاد مین ہین۔
دارالشفا و دارالبقا	بحکم حضرت شاہجہان	۱۰۶۰ھ	یہ دونون مکان جامع مسجد کے ساتھ بنے تھے اور ان مکانون سے بیمارون کو سرکار سلطانی سے دوا ملتی تھی اب وہان سوا درختہاے کیر کے کچھ نشان نہین ہی۔
قلعہ مرزغن باحیات پور	غیاث الدین بلبن	۶۶۶ھ	کوشک لال کے پاس یہ قلعہ ہی اس مین حضرت سلطان نظام الدین صاحب کی ہمشیر صاحبہ مدفون ہین۔
درگاہ سید محمود بہار	+	۱۰۷۰ھ	یہ درگاہ بھی مشہور ہی یہ صاحب بہت بڑے عالم اور ولی اللہ تھے ایک مرتبہ ان حضرت کی دعا سے ایک مردہ جی اوٹھا تھا لقب آپ کا بڑگواڑ سادات موضع کیلوکھڑی دہلی مین ہی۔
زینت المساجد	از بنیات النعش بیگم	۱۱۱۲ھ	یہ مسجد دریاے گنگ کے پاس دریا کے کنارے بنائی گئی یہ بیٹی حضرت عالمگیر بادشاہ کی تھین۔
درگاہ مولانا جمالی	شیخ جمالی	۹۳۵ھ	یہ صاحب حضرت ہمایون بادشاہ اور سلطان سکندر کے زمانہ مین بڑے شاعر تھے اور نام ان کا شیخ فضل اللہ عرف جلال خان اور جمالی انکا تخلص تھا

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			متصل درگاہ قطب صاحب یہ بھی درگاہ ہی
سنہری مسجد	روشن الدولہ	۱۱۳۴ھ	یہ مسجد قریب کوتوالی کے ہی اور حضرت محمد شاہ کے عہد مین بنی۔
دیگر سنہری مسجد	جاوید خان خواجہ سرا	۱۱۶۵ھ	یہ مسجد زیر قلعہ بنی ہی یہ خواجہ سرا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ والدۂ احمد شاہ بادشاہ کے یہان تھا۔
مقبرۂ تگہ خان	کوکلتاش خان	۹۷۴ھ	یہ صاحب حضرت سلطان اکبر کے تگا تھے۔
مجمر جہان آرا بیگم	نواب جہان آرا بیگم صاحبہ	۱۰۵۴ھ	یہ جنابہ حضرت شاہجہان کی بڑی بیٹی اپنے جیتے جی مجمر درگاہ حضرت سلطان نظام الدین مین بنوایا اور بعد انتقال آسمین دفن ہوئین شعر بر لوح مزار شعر بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا + کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس ست +
مسجد فتحپوری	نواب فتحپوری بیگم صاحبہ	۱۰۶۰ھ	یہ معلی القاب حضرت محمد شاہجہان کی زوجہ تھین ہر دو لاہوری دروازہ قلعہ و شہر کے درمیان شاہجہان آباد مین ہی طول اسکا ۵۲ گز کا اور عرض ۲۲ گز کا اور ہر دو مینار کی بلندی پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ گز کی ہی۔
مقبرہ	غیاث الدین	۸۸۳ھ	یہ مقبرہ سلطان غیاث الدین بلبن کا قطب صاحب کے کھنڈرون مین ہی اس بادشاہ نے اپنی زندگی مین بنوایا تھا۔
تالاب انیکپال	راجہ نوتور	۵۷	اس راجہ نے یہ تالاب بنایا مہرولی کے پاس لات کے شمال رخ پر واقع ہی۔

مع سلطانی

جامع مسجد آگرہ	نواب جہاں آرا بیگم صاحبہ	۱۰۵۸ھ	پانچ لاکھ روپیہ کے صرف سے عرصہ پانچ برس مین تیار ہوئی۔
درگاہ شیخ صلاح الدین	+	۸۵۴ھ	موضع کھڑکی کے قریب فیروز شاہ کے وقت مین بنی اور چارون طرف جالیان ہین۔
درگاہ حضرت شاہ ترکمان	+	۶۳۸ھ	آپ کا لقب ترکمان بیابانی تھا متصل دروازہ ترکمان شاہجہان آباد مین موجود ہی ۱۴ رجب کو یہان عرس بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہی اور ماہ ماگھ مین میلہ بسنت کا بڑے تجمل سے ہوا کرتا ہی۔
فخر المساجد	خانم صاحبہ	۱۱۴۱ھ	متصل کشمیری دروازہ کے ہی یہ فخر النسا خانم زوجہ نواب شجاعت خان کی تھین۔
قدم شریف	فیروز شاہ	۷۷۶ھ	شاہزادہ فتح خان ابن فیروز شاہ کا یہ مقبرہ ہی بعد انتقال کے انکو یہان دفن کیا اور فیروز شاہ نے اس مدرسہ کے گرداگرد مکانات اور حوض بنائے لوگ مشہور کرتے ہین کہ یہان نقش قدم جناب سید کونین کا ہی واللہ اعلم بالصواب۔
کالی مسجد کوٹلہ	خانخانان	۸۷۱ھ	واقع درگاہ حضرت نظام الدین عہد مین فیروز شاہ کے بنی تھی۔
کوٹلہ فیروز شاہ	فیروز شاہ	۷۵۵ھ	اس مین دو تصین تھین ایک دریا کی طرف دوسری جہان نما کی طرف اپنے محل کی عورتون کو سواری مین سوار کر کے تفریح سے سیر کرانے کو لیجاتے تھے۔
لوہے کی لاٹ	راجہ بسند حاولی دہلی	۹۵۰ھ	قبل از زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ راجہ تھے اور انھون نے یہ لاٹ بنوائی بائیس فٹ اونچی بلند ہی اور موٹائی جڑ کی پانچ فٹ تین انچ

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			واقع درگاہ خواجہ صاحب ہی۔
مقبرہ علاء الدین	قطب الدین مبارک شاہ	۷۱۷ھ	قوۃ الاسلام جو مسجد ہی اسکے پاس ٹوٹا پھوٹا ایک کھنڈر پڑا ہی۔
چوراہے کی مسجد	فیروز شاہ	۷۷۶ھ	دہلی سے باہر قدم شریف مین واقع ہی۔
مسجد کالوسرائے	خان جہان	۷۸۹ھ	متصل مسجد بیگم پور عہد مین فیروز شاہ کے بنی تھی اب زمیندار رہتے ہین۔
کھڑکی کی مسجد	ایضاً	ایضاً	ست پلہ کے پاس فیروز شاہ کے عہد مین تیار ہوئی۔
مبارک پور کوٹلہ	محمد شاہ	۸۳۷ھ	یہ مقبرہ ابو الفتح مبارک شاہ کے بعد تیار ہوا بہت اچھا ہی
مقبرہ محمد شاہ	علاء الدین عالم شاہ	۸۴۹ھ	خیر پور مین منصور کے مقبرہ کے پاس انکے بیٹے نے بنوایا۔
موتی مسجد	حضرت سلطان عالمگیر	۱۰۷۰ھ	یہ مسجد اندر قلعہ شاہجہان آباد کے متصل دروازۂ حیات بخش بصرف ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ تیار ہوئی۔
لال بنگلہ	حضرت شاہ عالم	۱۱۹۲ھ	یہ بنگلہ پرانے قلعہ کے قریب ہی لال کنور صاحبہ بنت والدہ ماجدہ حضرت شاہ عالم کی تھین چھوٹے گنبد مین انکی قبر ہی اور بڑے

			گنبدمین بیگم جان نمع اب شاہ عالم بادشاہ کی بیٹی کا مزار ہی اور اسکے صحن مین ایک مجبر نواب فتح آبادی بیگم صاحبہ کا اور ایک مجبر شاہزادہ میرزا فرخندہ شاہ ولد قسم کے چچا صاحب کا ہی بصرف ترپن ہزار روپیہ کے تیار ہوا علاوہ پتھر کے۔
درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب	+	سنہ ۱۲	آپ کا مزار شریف بیرون شہر دہلی ہی اور خاندان آپ کا نقشبندیہ ہی۔
مقبرہ نجف خان	+	سنہ ۹۵	یہ مقبرہ شاہ مردان کے قریب بعہد حضرت شاہ عالم بنا نام انکا ذوالفقار الدولہ میرزا نجف خان بہادر تھا میرزا محسن صفدر جنگ کے نسبتی بھائی تھے۔
مقبرہ سید عابد	نواب خان دوران خان	سنہ ۱۱۳۶	یہ صاحب کسی لڑائی مین مارے گئے تھے۔
لال ڈگی	سرکار گورنمنٹ	سنہ ۶۳	شہر دہلی مین زیر قلعہ بحکم والا درجات بلیغ صفات ایلنبرا صاحب گورنر جنرل بہادر تیار ہوئی اسکے چارون کونون پہ چار برج بنے تھے اب بالکل منہدم ہین۔

مرتبہ سلطانی

مناجات و غزلیات چند از رقم متخلص ز بیر

کچھ نہ تھا پہلے سوا ذات رسولِ عربی
ہو چکی ختم ثنا ذات رسولِ عربی

کیون نہ منسوخ جہان مین ہو زبور و انجیل
بڑھتی جاتی ہی سوا ذات رسولِ عربی

آرزو ہی کہ زیارت ہو تمھاری ہر دم
تم پہ ہی جان فدا ذات رسولِ عربی

چرخ سے عرش تلک عرش سے تا فرش تلک
پڑھتے ہین صلی علیٰ ذات رسول عربی

موسیٰ و عیسیٰ و داؤد و خلیل اور سب سے
رتبہ بڑھکر ہی ترا ذات رسول عربی

بار عصیان سے موا لیجے خبر اب جلدی
تا ہو مجھکو بھی شفا ذات رسولِ عربی

عرش پر دھوم تھی سجدہ مین ملائک سب تھے
جلوہ گر نور ہوا ذات رسولِ عربی

اختر و ماہ فلک کرتے رہین طوف صدا
رتبہ وہ تمکو ملا ذات رسولِ عربی

کیسی امت سے محبت تھی یہ شفقت دیکھو
دم رحلت تھی دعا ذات رسول عربی

دل ہوا اور صفا کھل گئی ذاتِ وحدت
کلمہ جس نے کہ پڑھا ذات رسول عربی

ای دلا پوچھے جو مدفن مین فرشتہ تجھ سے
کس کی امت ہی تبا ذات رسول عربی

نسل تیمور گناہون کے سبب ہی پامال
ہین نہین ہوش بجا ذات رسول عربی

فتنۂ غدر سے کب حشر سوا ہوتیگا
صور محشر ہی بکا ذات رسولِ عربی

جو نہونا تھا ہوا ہو چکے برباد سبھی
ظلم پر ظلم ہوا ذات رسول عربی

کوئی رنگون گیا اور کوئی کالے پانی
تفرقہ کیسا پڑا ذات رسولِ عربی

کوئی بھی اپنا نہین ایک جہان ہی دشمن
تخت اور تاج مٹا ذات رسولِ عربی

پھرتے ہین خوار زمانہ مین ذلیل اور رسوا
کرتے ہین شور و بکا ذات رسول عربی

روز محشر مین غضب پرسش عصیان ہوگی
حشر اک ہوگا بپا ذات رسول عربی

دیکھکر سارے نبی آپکو دوڑینگے وہان — ہوش ہونگے نہ بجا ذات رسولِ عربی
چشم تر آہ بلب ہوکے کہینگے تمسے — لیجیے ہمکو بچا ذات رسولِ عربی
جھک کے سجدہ مین کہینگے یہ برے وخالق — آج ہی روز جزا ذات رسولِ عربی
جسم اور ہاتھ سبھی اپنے گواہی دینگے — ہمنے جو کی ہی خطا ذات رسولِ عربی
رونگٹا رونگٹا سب آج ہوا ہی دشمن — اب بھلا کیجیے کیا ذاتِ رسولِ عربی
حشر مین ہوگا جو مصروف شفاعت ہمہ تن — کون ہی تجھسے سوا ذات رسولِ عربی
رحم آئیگا تمھین کو جو کروگے یہ دعا — بخشدے انکو خدا ذات رسولِ عربی
خلد مین جائینگے باعث سے تمھاری خوش ہو — ہوگی مقبول دعا ذات رسولِ عربی
کیا محبت ہی خدا آپ کہیگا تمسے — عفو کی سب کی خطا ذات رسولِ عربی
جب لیا نام تمھارا تو ہوا دل روشن — ہوگیا سینہ صفا ذات رسولِ عربی

دور ہووے نہ کہین حشر کے دن تمسے زبیر
دل سے ہون تمپہ خدا ذات رسولِ عربی

تمنا ہی فقط اتنی ہی اپنے بخت واژون کو — نقاب اپنی وہ سرکا کر دکھادین روے گلگون کو
اگر ملجاتی فرصت ایک لحظہ طبع محزون کو — سناتے منجد مین جاکر فسانہ اپنا مجنون کو
سوائے حلقہ چشم بصارت کچھ نہین دیکھا — کمر کے دھیان مین ہی باندھنا دشوار مضمون کو
صبا بہر خدا گر سوے دشت نجد جانا ہو — دعا کہنا ذرا جاکر مری جانب سے مجنون کو
اسی مین خیر ہو جبتک کہ ہم خاموش ہین ورنہ — جلادیگی ہماری آہ آتشبار گردون کو
جنون نے دفتر عشاق مین منصب یہ بخشا ہی — کہ میرے نام کے نیچے لکھا ہی نام مجنون کو
ہماری جیب و دامان کی بدولت یہ ملا رتبہ — کیا دستار بندان دونون نے ہر خار و ہامون کو

خط اُس نوخط نے میر کھول کر دیکھا خدا جانے
نہین معلوم سمجھا یا نہ سمجھا میرے مضمون کو

جسے صحرا مین ہم سمجھے تھے تار عنکبوت اُسکو
جو دیکھا غور سے تھا قیس لپٹا بید مجنون کو

بجا ہی جلبۂ اغیار مین شب کو ہمین جاگے
ذرا لیسکر کے آئینہ تو دیکھو چشم میگون کو

بجا ہی مہر خطای چشم تر آنسو ہی ٹپکا دے
دلالت اشکباری کی بھی ہو جائیگی مضمون کو

ہی شعلہ مزاجی وہ ہی اُنکی بعد مردن بھی
ہماری لاش کو کہتے ہین میرے سامنے پھونکو

مرے غم کا فسانہ جب سے مشہور خلائق ہی
کوئی کرتا نہین ہی یاد بھی بھولے سے مجنون کو

زبیر اس رجعۃ تیری اشکباری کی ہی طغیانی
سمندر منفعل ہی جس سے اور خجلت ہی جیحون کو

الفت کسی کافر کی گوارا نہین ہمکو
اب خاک مین ملنے کی تمنا نہین ہمکو

وہ کون سی حسرت ہی جو ایذا نہین ہمکو
وہ کون سا غم ہی جو ستاتا نہین ہمکو

کیا جانیے کیا عقدہ ہی وابستۂ کاکل
کھلتا ہی یہ پیچیدہ معما نہین ہمکو

جون نقش قدم بیٹھ رہین کوچہ مین اُسکے
ملتی ہی مگر ایک جبین جا نہین ہمکو

ہم وہ چمن دہر مین ہین غنچۂ ناشاد
ہنستے ہی کسی نے کبھی دیکھا نہین ہمکو

جس دن سے کہ ہین داغ بدل تیری بدولت
اصلا بھی خیال بد بیضا نہین ہمکو

جو ظلم کیا ہمپہ زبیر اُسنے کیا خیر
کچھ اس ستم ایجاد سے شکوا نہین ہمکو

بات بہتر نہین لڑائی کی
گفتگو ہو سکے کچھ صفائی کی

کی بُرائی تو یہ بُرائی کی
آپ سے مین نے آشنائی کی

تم سے بہتر ہین اور بھی مہرو
سیر کیجے ذرا خدائی کی

دیکھو پھر وہ ہی تذکرہ چھیڑا
جس سے پیدا ہو جڑ لڑائی کی

سنتا ہون آتے ہین وہ میرے پاس
واہ طالع نے کیا رسائی کی

اُسکی کاکل سے اے دلِ نادان
تجھکو امید ہی رہائی کی

ہی بجا قول آپکا یہ زبیر
خوے بد ہی بہت بُرائی کی

محبت کی تو ہے کس بلا سے
جفا جو تند خوے بے وفا سے

ہوا حاصل مجھے کیا التجا سے
سخن کھویا بھی عرض مدعا سے

ادا سے غمزہ سے شرم و حیا سے
ہمین کشتہ کیا کس کس ادا سے

ترا کشتہ نہ اُٹھے گو مسیحا
سنا ئے قسم لبِ معجز نما سے

اثر آہون مین نالون مین نہ تاثیر
عوض کیا لون مین چرخ فتنہ زا سے

شب غم یون ڈرا ہون تیرگی سے
کہ ہون مین بھاگتا ظل ہما سے

نحیفی سے یہ حالت ہی کہ جون کاہ
اُڑا جاتا ہون مین کوسون ہوا سے

کرون اظہار حال دل مین لیکن
اگر فرصت ملے آہ و بکا سے

پلا آب دم شمشیر قاتل
گلوے عاشقان ہین اسکے پیاسے

نہین ممکن علاج درد دل ہو
تعشق ہی اسے کالی بلا سے

ملے گر خاک بھی کوچہ کی اُسکے
تو بہتر سمجھون مین خاک شفا سے

زبیر خستہ دل اب نیم جان ہی
کوئی اتنا تو کہدے بے وفا سے

دل کو لگا کے صدمہ اُٹھائے جہان تہان
برباد مفت مین ہوے مارے جہان تہان

رحم اے جنون وہ کہتے ہین بُرا کیا مجھے
شق کر کے سینہ داغ دکھائے جہان تہان

واحسرتا ہوا نہ کوئی بھی شریک غم
غم کے فسانہ ہمنے سُناتے جہان تہان

فصل خزان مین گُل یہ کہان ہونگے عندلیب
کیون آشیانے تونے بناتے جہان تہان

دل مین جگر مین سینہ مین لاکھون پڑے مین زخم
جراح کیونکہ ٹانکے لگاتے جہان تہان

اللہ ری دشمنی نہ پڑھا اُسنے ایک حرف
پُرزے ہمارے خط کے اوڑاتے جہان تہان

جانا محال کوچۂ جانان مین ہی زبیر
دربان قدم قدم پہ بٹھائے جہان تہان

یہ چال تمنے نئی نکالی اٹک اٹک کر اٹک اٹک کر
ہر گام پر ہو چلے ہین صاحب بھٹک بھٹک کر ٹھٹک ٹھٹک کر

ابھی تو محفل مین تیری ہمنے کہا نہین ہی قدم بھی آکر
رقیب ہان سے چلے ہین ٹھوکر سنک سنک کر سنک سنک کر

ملاپ جب سے ہوا ہی تمسے پڑے مصیبت مین دشمن ایسے
ہزار دن تو مرے ہین سر کو اپنے پٹک پٹک کر پٹک پٹک کر

تری تو تیر مژہ کی نوکین چبھی ہین دل مین ہمارے ایسی
کیا ہی مجروح سارا سینہ کھٹک کھٹک کر کھٹک کھٹک کر

بتاؤ صاحب ہوئی ہی ایسی تمہاری تقصیر کون بھاری
جو مجھسے دامن چھڑا رہے ہو جھٹک جھٹک کر جھٹک جھٹک کر

زبیر کایان تلک تو پہونچا ہی حال فرقت کے بار غم سے
قضا بھی آکر چلی ہی اُلٹی بھٹک بھٹک کر بھٹک بھٹک کر

رقیب آکر تمہاری بزم مین یون بے خلل بیٹھے
تعجب ہی مسیحا کے مقابل یون اجل بیٹھے

ترے رُخ پر فلک خال سیکو دیکھکر بولا
غضب ہی سہلو مہر درخشان مین زحل بیٹھے

مہ و خورشید ہو جاوین ابھی تقویم پارینہ
اگر پردہ سے وہ نور نظر باہر نکل بیٹھے

سبب اُنکی رکاوٹ کا یہی ہی اور کیا باعث
کہ صحبت مین ہین غیرون کی وہ شاید آجکل بیٹھے

عجب کیا موت کو بھی گر تمنائے شہادت ہو
جو لیکر خنجر مقتل مین وہ قاتل سنبھل بیٹھے

نگاہ اُس شوخ کی ہمسے کہین بدلی نظر آئی
کہ سب اپنے پرائے دفعتہً ہمسے بدل بیٹھے

زبیر اُس ماہ کی گردن مین موتی کی نہین لڑیان
گلے لگ کر مین رویا تھا مرے آنسو مچل بیٹھے

نمنسہی کو نسا کہ ترا آشنا نہین — کوئی بلا نہین کہ تری مبتلا نہین
ہی اُسکی دلبری کی لگاوٹ پہ سب کو ناز — پر آشنا کسی کا وہ نا آشنا نہین
اُس بے وفا کے جور مین اتنا تو ہی نصیب — عبرت سے غیر کو بھی امید وفا نہین
کشتہ پہ تیغ ابرو کے تلوار تو نہ کھینچ — مردہ کو ذبح کرنا کہین بھی روا نہین
دل اُسکا سب سے صاف ہی مانند آئنہ — پر اپنے خاکسار سے ہرگز صفا نہین
گہہ تیغ غمزہ تیر گہے چشم عذر خواہ — ہو جس جفا مین لطف وہ بالکل جفا نہین
مجھکو دم مسیح بھی ہوتا نہین مفید — یہ درد وہ بلا ہی کہ جسکی دوا نہین
کس چشم سرمہ سا کی نگہ یاد آگئی — نالے مین آج میرے جو مطلق صدا نہین
تھی تازگی سر سے چین داغ مین ذرا — اب دیکھنے کو آنکھ مین آنسو رہا نہین
ضبط ایسا وقت ذبح کیا ہے نے آپ کو — دامن کو اُسکے خون کا قطرہ لگا نہین

ہمکو تو ایک ہی ہی بہار اور خزان زبیر
اُس گل مین نام کو بھی تو بوے وفا نہین

دیکھو کترا کے وہ جاتے ہین جو اپنے دل کو — لیچلے ہاے رہے نظرون مین لگائے دل کو
زلف رخ خال نگہ ابرو مژگان قاتل — اِن حریفون سے بھلا کیونکہ بچائے دل کو
منزل عشق مین سواے جہان ہونا ہی — ہم کہے دیتے ہین اتنا یہ جتائے دل کو
جنکو خوبان جہان کہتے ہین عالم مین لوگ — یہ ہی تو کرتے ہین پامال پرائے دل کو
چھین لیتا ہی اسی ڈھب سے وہ کر کے باتین — ایسے دم باز سے اللہ بچائے دل کو

دیدہ دانستہ زبیر آپ تم آفت مین پڑے
کسلیے کہتے ہو پھر کیا ہوا ہاے دل کو

دل کو اتنی جو بے قراری ہی
کس کے ملنے کی انتظاری ہی

ہون نحیف ایسا رنج فرقت سے
جامہ عریان بھی تن پہ بھاری ہی

اس مسیحا سے کہدے اتنا کوئی
تیرے کشتہ کی دم شماری ہی

زیر خنجر نہ تڑپے او قاتل
اسکو کہتے ہین جان نثاری ہی

لب تک آتی ہی پر نکلتی نہین
جان اب غم سے تن مین عاری ہی

حال فرقت تمہین لکھین کیونکر
اپنا قصہ بہت ہی بھاری ہی

داغہاے گل حسینون سے
بنگیا سینہ اپنا کیاری ہی

بھولکر وہ نہین ہین لیتے نام
کس قدر میری یادگاری ہی

شکر اللہ کہتے ہین مجھسے
قتل کی آج تیرے باری ہی

گر نہین ہی خیال دل مین زبیر
بے سبب کیون یہ شکباری ہی

گاہ دیتا زلف کو ہون گہ رخ گلفام کو
پر نہین لیتا کوئی میرے دل ناکام کو

رشتہ جان ہی مرا ہر حلقہ تیری زلف کا
کیون بچاتا ہی عبث صیاد اپنے دام کو

آتشی شیشہ ہی دل میرا ترا رخ آفتاب
اب لگا دیتا ہون آگ اس چرخ نیلی فام کو

اسکے کوے جانفزا مین جاکے جب آنے لگا
منزل ملک عدم سمجھا مین ہر اک گام کو

خواب غفلت سے تو اٹھو صبح صادق ہوگئی
کر رہے ہو کیا زبیر اور آئے تھے کس کام کو

ہی سراپا تو چمن اور رخ چمن مین آئنہ
حلقۂ زلف اُسپہ ہی مشک ختن مین آئنہ

میرے دل کا آئنہ داغون سے ہی مثل چمن
آئنہ مین ہی چمن اور ہی چمن مین آئنہ

ایک شکل اُسکے مقابل ہو تو سو آوین نظر
ہی ہر اک مضو اُس پری کا صاف تن مین آئنہ

ماہ گر دعوی کرے خوبی مین عارض سے ترے
ہی رکھا خورشید کا چرخ کہن مین آئنہ

صبح گلشن ہی بدن یا خرمن برگ سمن
شمع ہی فانوس مین یا پیرہن مین آئنہ

منھ نظر آیا مرا برق تبسم سے تری
تھے مسی مالیدہ دندان یا دہن مین آئنہ

میری حیرانی کا گر آجاتا شیرین کو خیال
بے ستون بنجاتا چشم کوہکن مین آئنہ

خط کے آنے سے نہین بگڑا جمال حسن یار
بال بھر کا فرق ہی جیسے شکن مین آئنہ

سخت حیران ہی ترا روے مصفا دیکھکر
ڈوب جاتے کیا عجب چاہ ذقن مین آئنہ

شب کو مہ حیرت سے اُس آئینہ رُو کی بزم مین
دیکھتا حیرت سے تھا جون انجمن مین آئنہ

آئنہ مین عکس سے اپنے وہ گل کرتا تھا بات
آئینہ مین تھا سخن اور تھا سخن مین آئنہ

مر گیا ہون مین خیال روی جانان مین زبیر
رکھنا سینہ پہ مرے مصحف کفن مین آئنہ

جو دیکھا چاہے کوئی ماہ تابان بر بالین مین
تو وہ رویا کرے ہر دم خیال روی جانان مین

کیا شانہ جو مشاطہ نے اُس زلف پریشان مین
اُڑے بلبل صفت دلہا دیران بنلستان مین

دیا سر کسی نے آج اُسکی چشم فتان مین
کہ پڑتی ہی گرہ ہر دم مری فریاد و افغان مین

کھلے بند قبا اُس فتنہ گر کو خواب مین دیکھا
نمایان صبح محشر ہی مرے چاک گریبان مین

دوپٹہ سرخ اُسکی مانگ پر جو خضر نے دیکھا
کہا یارب لگائی آگ کسنے آب حیوان مین

مبارک ہوے تجکو خواب راحت نازبالین پر
نہین ہی ابتو غل زنجیر دیوانہ کا زندان مین

بحمدالله که صید افگن پر شوق صید نما لب ہی
ابھی تھا تیر ناوک مین کہ دل تھا نوک پیکان مین

نہین خود زندہ کرتا تو شہید ناز کو اپنے
وگرنہ سو مسیحا ہین ترے اک لعل خندان مین

نہ کچھ فرہاد و امق ہی کا مین تعلیم فرماتا
بہت مدت پڑھایا مین نے مجنون کو دبستان مین

نہین آرام گیسو مین تو شانہ کی کشاکش سے
جو کرتا قید ہی دل کو تو کر چاہ زنخدان مین

شفق سمجھو نہ اسکو یاد مین اُس لعل گلگون کی
لگا ہی شعلہ میری آہ کا گردون کے دامان مین

مرے اسکی خجالت مجکو ہوگی روز محشر مین
وفا عشاق نے دیکھی نہین اُس سست پیمان مین

ہی اتنی تمنا کہ یہ مقبول دعا ہو
پرسش نہ گناہون کی مری بار خدا ہو

صورت مین تو تم حور ہو اور مہر لقا ہو
پر اتنا ستم ہی کہ پُر از جور و جفا ہو

غمزہ مین تو آفت ہو کرشمہ مین بلا ہو
اور ناز مین یکتا ہو غضب قہر خدا ہو

وہ حال بعینہ ہی میرا صورت لیلی
قصہ کبھی مجنون کا اگر تنے سنا ہو

اے جذبہ دل کھینچ کے لا اسکو یہان تک
یا طالع بدبخت کو مین تو ہی رسا ہو

گھر غیر کے شب کو تو مین ہی جا کے رہا تھا
اس ظلم کا کیجئے تو بھلا کس سے گلا ہو

جو ظلم کرین سہہ لو زبیر جگر افگار
ہی شرط وفا شکوہ مین لب وا سے نہ وا ہو

اب ہجر مین سیمتن ہمیشہ
رہتا ہون مین نعرہ زن ہمیشہ

اشکون سے بجھی نہ آتش عشق
سینہ مین رہی جلن ہمیشہ

کرتا ہون جنون مین چاک ہر دم
سیتا ہون مین پیرہن ہمیشہ

ہر وضع مین رہے ہمتو پورے
پر تم رہے بدچلن ہمیشہ

ہی باغ جہان یہ قابل دید — پھولا رہے یہ چمن ہمیشہ
اپنا نہو اکسی طرح وہ — کیا کیا نہ کیے جتن ہمیشہ
بھولے ہی کوئی سفر مین دل ہے — ہی پیش نظر وطن ہمیشہ
کیجے نہ غرور حسن صاحب — رہنے کی نہین پھبن ہمیشہ
کس روز کیا شہید تمنے — رکھا ہی رہا کفن ہمیشہ
بے وجہ رہی جبین مین تیری — اے عہد شکن شکن ہمیشہ
آباد رہین خزان مین کیونکر — مرغان چمن چمن ہمیشہ
گر دل مین نہین ہی سوزش عشق — جلتا ہی یہ کیون بدن ہمیشہ

لکھی یہ غزل زبیر کیا خوب
شیرین ہی ترا سخن ہمیشہ

زنگ آلودہ ہی گو جوہر مری شمشیر کا — پر نبیرہ خاص ہون سلطان عالمگیر کا
گر کوئی لاوے جواب اس سے مری تحریر کا — ہم نوشتہ کر دین اسکو لاکھ کی جاگیر کا
دم بہ دم ہوتا فرقت مین ہوتا عاشق دلگیر کا — گر نہوتا سامنے نقشہ تری تصویر کا
تم جو لپٹے سینہ سے دل ٹھہرا جان کو چین ہی — ورنہ نقشہ اور تھا پہلے دل دلگیر کا
ای کمان ابرو نہین چلاؤنگا اس جور سے — خاک تو وہ خاص ہی سینہ یہ تیرے تیر کا
بل بے بیتابی کہ فرقت مین نہین آرام ہی — نقشہ سیماب ہی نقشہ دل دلگیر کا
حال چرخ بریں سمجھے قیامت آگئی — صور محشر ہو گیا نالہ مری زنجیر کا
جذبہ دل کے مین صدقہ خود وہ مجھسے کہتے ہین — اے ستم گر ہو گیا قایل تری تاثیر کا
صدمہ فرقت سے دم آنکھون مین میرا آگیا — اب نہین ہی وقت اکدم ای صنم تاخیر کا

سخت جانی کا گلہ پھر ہو نہ میری ڈر ہی یہ
ہاتھ اوچھا پڑتا ہی قاتل تری شمشیر کا

خط وہ لکھا یار نے دل جس سے پُرزے ہو گیا
آگیا بس سامنے لکھا مری تقدیر کا

ہی بزرگی آپ کی سمجھو اگر مجکو وہی
ورنہ یان تو ہر طرح ہی خاتمہ توقیر کا

ہی بھروسا مغفرت کا حشر مین مجکو زبیر
ہون غلام پنجتن اور شیفتہ شبیر کا

کون آتا ہی یہان وقت سحر دیکھین تو
کیونکہ پہونچے ہی یہان باد سحر دیکھین تو

نازو انداز سے کشتہ ہمین کر دیکھین تو
خون عاشق پہ ذرا باندھ کمر دیکھین تو

کسکا کرتا ہی یہ افگار جگر دیکھین تو
اپنے ہم جوش محبت کا اثر دیکھین تو

تیرے اندیشہ سے ہی دل مین حذر دیکھین تو
ہم بھی اب ہو گئے بے خوف و خطر دیکھین تو

وہ پری رو جو ہوئی آکے مرے دل مین اسیر
بند ہمنے کیے ہین روزن در دیکھین تو

قتل پہ میرے جو اغیار نے باندھی ہی کمر
ہم بھی بیٹھے ہین یہان سینہ سپر دیکھین تو

سب نے جادو بھی کیے اور پڑھے ہین منتر
دیکھین کرتی ہی دعا کسکی اثر دیکھین تو

شب فرقت مین مین کہتا تھا ہی رو رو کے
تیرا اے دیدۂ تر ہم بھی اثر دیکھین تو

طرۂ زلف معنبر کے ترے سایہ پہ
غیر کیا کرلین نظر شمس و قمر دیکھین تو

بھولین تصویر کا بھی کھینچنا مانی بہزاد
تیرے اک جلوہ کو واللہ اگر دیکھین تو

تیرے اب عشق کے جذبہ مین یہ کہتا ہی زبیر
عشق بازی مین رہے کون نبرد دیکھین تو

دھیان ہو جاتا ہی یہ ہمکو کہ شاید آئے ہی
باد صرصر جب کبھی زنجیر در کھڑکائے ہی

اپنے نالون کا اثر جب آسمان پر جائے ہی
سب ملک کہتے ہین کس دل جلے کی ہائے ہی

ہاتھ مین شانہ کو لے وہ زلف کو سلجھاے ہی
یان یہ حالت ہی کہ اپنا دل ہی اُلجھا جاے ہی

بادہ فانوس سے نکلین اگر شعلے ہزار
پر ہماری آہ کا رتبہ کہان وہ پاے ہی

یہ ہوا حاصل ہمین صحرانوردی کے سبب
قبر مین بھی دوستو تلوا مرا کھجلاے ہی

خال سے اُسکے کریگی ہمسری کیا مشتری
چاند بھی کھڑے کو جسکے دیکھکر شرماے ہی

ہمتو کب آتے ہین چکمہ مین ترے اے ناصحا
تیرا چکمہ جو بجانے وہ ہی چکمہ کھاے ہی

نالہ کا رتبہ کہان دیکھا ابھی سوے فلک
زلزلہ مین ہی زمین اور آسمان تھرآے ہی

پڑھ غزل اس بزم مین ایک اور بھی تو اے زبیر
تیرا مضمون سُنکے شوق شاعری بڑھ جاے ہی

دیکھیے کس کس کے در کی ٹھوکرین کھلوائینگے
حضرتِ دل آپ کیا کیا ذلتین دلوائینگے

جو ہوے دیوانے تیری چشم فتان کے صنم
مثل گردون تا قیامت روز چکر کھائینگے

ضبط ہی سے کام لینا آنکھ سے رونا نہین
ورنہ آنسو آتش دل اور بھی بھڑکائینگے

اس طرح کہکے دل کو روز بہلاتے ہین ہم
آج گر آئے نہین کل تو ضرور آجائینگے

کیون نہین کرتے اشارہ ابرو خمدار کا
حکم سے پہلے یہان ہم آپ ہی مرجائینگے

دعوی الفت ہی تمکو جن ہجا سے زبیر
چھوڑ کر گنج لحد مین تمکو سب پھر جائینگے

بلبل عاشق ناکام کا ارمان نکلے
بہر گلگشت اگر وہ گل خندان نکلے

پیچ ڈالون مین ابھی دل کو مثال یوسف
گر خریدار زلیخا سا کوئی ہان نکلے

کہدیا غیر سے رازِ دلِ پنہان صاحب
ہم تو سمجھے تھے کہ دانا ہو پہ نادان نکلے

دیکھتے ہی خم ابروے صنم سجدہ کیا
واعظو تم بھی نہ کچھ صاحب ایمان نکلے

ای فلک دہلی کی مخلوق نے کیا جرم کیا
ہائے افسوس کہ سب باتن عریان نکلے

ہائے کھٹکا تھا جو مجکو سحر فرقت کا
وصل کی شب بھی مرے دل کے نہ ارمان نکلے

کشتۂ ناز کو آتے ہین اُٹھانے عیسےٰ
لو مرے درد کے ہین کون سے درمان نکلے

معتقد ہون مین زبیر اُسکی غزل کا اسدم
دوسرا کوئی ظفر سا جو سخندان نکلے

دیکھ لے حالت ہی اتبراب ترے بیمار کی
چشم حسرت ہی کھلی طاقت نہین گفتار کی

خال رخ یار کا جب سے خیال آیا ہین
فوج زنگی ہی مقابل اس دل بیمار کی

ایک ہی جنبش مین دل کے صاف دو ٹکڑے ہوے
واہ کیا برش ہی تیغ ابرو خمدار کی

ہوگیا پامال دل اپنا تری پازیب کا
کان مین آئی صدا جب اسکی اک جھنکار کی

رونمائی مین تمھاری جان و دل حاضر ہی لو
کون سی باقی رہی ہی بات اب تکرار کی

دیکھکر خال لب تابان کو کہتے ہین زبیر
حسن کے دربار مین ہی اردلی قلار کی

سر کا دورخ سے تم ذرا اپنی نقاب کو
کر دو خجل برائے خدا ماہتاب کو

کیا جانے خط مین لکھدیا جلدی مین یار کو
آتا نہین جواب جو مجھ بے جواب کو

کیسے کشیدہ ہمسے ہین وہ لوگ اب زبیر
بوسہ دیا جو کرتے تھے اپنی رکاب کو

مخمس علی نواب صاحب متخلص بعالی ساکن شہر عظیم آباد بر غزل مستطاب
جناب مرزا محمد رئیس بخت المعروف جناب شاہزادہ محمد زبیر الدین صاحب
گورگانی المتخلص زبیر

ظلم کیا نزدیک تیرے یہ بھی کم باقی رہے
سیم و گوہر کے عوض داغ درم باقی رہے

عیش و عشرت کے سوا درد و الم باقی رہے
غم اُٹھانے کو جہان مین ایک ہم باقی رہے
ای فلک کیا اور کرنے کو ستم باقی رہے

حسن تیرا دیکھکر ای یوسفِ کنعان مرے
تجکو تکتے رہگئے یہ دیدۂ حیران مرے
اپنی ہی تقدیر کے پیچ ہین جانان مرے
وصل کی شب مین نہ نکلے کوئی بھی ارمان مرے
حوصلے سب دل کے دل مین اک قلم باقی رہے

مدتون انتظار کھا جب حسرت دیدار نے
وصل کا وعدہ کیا تب اُس بُت عیار نے
یاوری تو کی ہمارے طالع بیدار نے
ہاتھ مارے ہین ہمارے ہاتھ پر گو یار نے
پر یقین ہوتا نہین اُنکی قسم باقی رہے

چاہیے ہر دم خیال اسکا تجھین اے اشک حور
اپنے عاشق پر عنایت کی نظر رکھنا ضرور
کونسا سر زد ہوا ہی مجھسے ایسا قصور
عیش و عشرت مین کٹے دن بھر تو غیرون کے حضور
رنج سہنے کو شبِ فرقت کے ہم باقی رہے

صبر عاشق دیکھنا گر تجکو ہی منظور ہے
خنجرِ ابرو کے مجھپر شوق سے اب وار کر
مُنھ نہ موڑینگے کبھی تیغ جفا سے عمر بھر
ظلم جو کرنے ہون کیجے عاشقِ ناشاد پر
پھر نہ یہ کہنا کہ کچھ جور و ستم باقی رہے

موت کے پیغام آئے ہین فراقِ یار مین
خنجرِ غم دل پہ کھائے ہین فراقِ یار مین
رو رو کر دریا بہائے ہین فراقِ یار مین
اسقدر صدمے اُٹھائے ہین فراقِ یار مین
نام الفت پھر نہ لینگے اب کبھی دم باقی رہے

دل لگا کر کیا کہین ہر وقت غم کھاتے ہین ہم
آپکے دیکھے بغیر اے چین کب پاتے ہین ہم
بے بلائے دن مین سو سو بار خود آتے ہین ہم
ہمسے یون آنکھین نہ پھیرو دیکھو سمجھاتے ہین ہم

حال پر کچھ تو مرے چشم کرم باقی رہے

ایک دم بھی عیش سے کٹتی نہین غم کے بغیر
سب کی عالی ایکسان عالم مین گذری ہے یہ خبر
چشم عبرت سے ذرا غافل یہان کی دیکھ سیر
ہین کہان اکبر جہانگیر و ہمایون اے نبیر

کسکے دنیا مین سدا جاہ و حشم باقی رہے

ذکر بعض موجدان اشیا و حرفہ وغیرہ منجملہ سلاطین و حکما و عقلا

مین نے کیفیات حال و ماضیہ کو کتب تواریخ انگریزی و فارسی مفصلۂ ذیل سے منتخب کر کے درج کتاب کیا معارج النبوت و تزک طیموری و آئین اکبری و تاریخ دلی و تاریخ جدولیہ و سیر المتاخرین و واقعات ہند و تاریخ وشتہ و تاریخ اکبری و تزک جہانگیری و روضۃ الصفا و اکبر نامہ و آثار الصنادید و تاریخ انگلستان و تاریخ ہند وغیرہ جی چاہتا تھا کہ ایجادات و کمالات پیغمبرون اور بادشاہون اور راجاؤن اور حکیمون اور شاعرون وغیرہ کے لکھون مگر بخیال طوالت کتاب و عدیم الفرصتی و حوادثات معدودہ چند اذکار منظر شائقین درج کیے جاتے ہین جب قادر مطلق نے حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کا دنیا مین ظہور کیا اور اُنکی نسل سے لاتعد و لاتحصے اپنے بندے خلق فرما کر ہر ایک کو ہر ایک کے مرتبے کے موافق خلعت دیا یعنی کسی کو تاج فراست و حکمت کسی کو حلیۂ ادراک و عدالت کسی کو جامۂ بینائی و سخن آرائی کسی کو پوشاک شریعت و معرفت کسی کو علم و فہم عطا فرما کر انتظام دنیوی فرمایا کہ جس سے باجتماس و انفاس خود بر حسب تمام زندگی بسر کرین حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کے وقت سے اوّل دستاویزون پر گواہی کا لکھنا دوم کپڑے کا بننا سوم کپڑا پہننا چہارم لوہے کے اوزار بنانا پنجم تقسیم کرنا حصہ کا آپس مین ششم ہل کا جوتنا ہفتم کھیتی کا کرنا ہشتم آٹا پیسنا اور اُسکا خمیر کرنا اور روٹی پکانا تنور مین آگ سے نہم زمین کھود کر پانی نکالنا دہم عبادت کا کرنا اور

غسل جنابت کا کرنا یازدہم حروف تہجی اور مختلف زبانون کا رواج ہونا بی امان
حوا صاحبہ نے روئی کاتی ہی قابیل نے ملک یمن مین آتش پرستی کا رواج دیا حضرت
انوش نے پہلے پہل زمین مین خرما بویا نوشیروان بادشاہ کا بذریعہ صندوقچے کے
سائلون کی عرضیان لیکر اُسکا جواب دینا مشہور بات ہی حکیم لقمان نے توپ و
بندوق نکالی نورجہان بیگم نے ہندوستان مین صحنک بنانے کا ایجاد کیا اور پان کا
کھانا وچمپا کلی وسیس پھول وچھڑے جوکہ گہنا عورتون کا ہوتا ہی یہ انھین بیگم صاحبہ کے
وقت کے اختراعات ہین ہندوستان مین زمانہ محمد اکبر شاہ مین فارسی کا دفتر قایم ہوا
فیروز شاہ باربک نے ہندوستان مین پہلے پہل سراے ومسافرخانے وسڑکین اور
سڑکون پہ درخت کا اختراع کیا حضرت امیر تیمور صاحبقران نے جب ملک عرب پر
تاخت کی تو بعد فتح ونصرت کے کچھ تبرکات بنوی دستیاب ہوے جوکہ زمانہ
محمد شاہ تک ہمارے یہان موجود تھے خیر اُس تبرکات مذکورہ کے رکھنے کے
واسطے لکڑی کی ایک چیز بناکر اُسکا نام نالکی رکھا بعد محمد اکبر شاہ بصلاح فیضی وغیرہ
یہ لوگ ایرانی تھے نالکی کے ڈنڈے اوڑاکر اُسکا نام ضریح قرار دیا ضریح سے اختراع تعزیہ
ہوا کنوان بنانے کی ترکیب بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل سے ہی حکیم بطلیموس سے
کیا اچھا ایجاد درخت مین پیوند لگانے کا ہوا ملک بابل مین مہلائیل علیہ السلام نے
شہر کی بنیاد قائم کی اور اُسکا نام سولیس رکھا ادریس علیہ السلام کے وقت مین بت پرستی
جاری ہوئی بتون کا نام زبان عربی مین یہ ہی نسر گرگس کی صورت سواع عورت
کی صورت یغوث گاو کی صورت یعوق گھوڑے کی صورت علم نجوم وقلم سے لکھنا
وصنعت خیاطی وترتیب ہتھیار جنگ وحکم جہاد اور کرپاسی لباس کا پہننا شروع ہوا

محمد اکبر شاہ ثانی جد امجد راقم نے سرکون پہ سرخی بچھوانے کا اختراع کیا ہی
قابیل کے وقت سے خون ریزی شروع ہوئی اور انھین کے وقت مین دفن کا بھی
طریقہ نکلا خلیفہ منصور عباسیہ کے عہد مین فلسفہ کا ایجاد ہوا اور خلیفہ ہارون رشید کے
پوتے نے پوری تکمیل کی آدمیون کی لاشون کا چیرنا حکیم بوعلی سینا سے ہر
اور علم موسیقی کی بھی انھون نے خوب تصدیق کی جارج ہنڈری لویس صاحب بھی
اس بات کے مقر ہین مرزا رفیع السودا ہجو گوئی مین لاثانی تھے موسی علیہ السلام سے
کیمیا کا چرچا ہوا چھپر کھٹ و بوغنبد و اوقچہ محمد شاہ کے زمانہ مین بنایا گیا ظاہر ہی
کہ نانک شاہی مذہب بابر کے عہد سے شروع ہوا کشتی حضرت نوح علیہ السلام نے
بنائی تھی سلطان شاہجہان نے نیکڈمر و ہوا دار دعماری و ہودہ اور اسکے ترکش
اختراع کیے حضرت اکبر نے ہندوستان مین پہلے پہل یہ منصب دہ ہزاری و پنجہزاری
وصدی و دو اسپہ و سہ اسپہ وغیرہ جاری کیے پتھر سے آگ کا نکالنا اور پوشاک سمور و سنجاب
آہنگری شاہ ہوشنگ سے ہی بعد نوشیروان کے سلطان جہانگیر نے
طلائی زنجیر عدالت بنوائی شیخ ابراہیم ذوق اردو کی قصیدہ گوئی مین بیمثل
ہوے بادشاہ طہمورث کے عہد مین پشم بافی اور جانورون کو شکار سکھلانا مروج ہوا
حضرت اورنگ زیب کے برابر پابند شریعت کوئی بادشاہ ہندوستان مین
نہین ہوئے عالمون کے بڑے قدردان تھے شاہ جمشید کے وقت مین تخت
شاہی طیار ہوا اور جشن نوروزی بھی انھین کے وقت سے شروع ہوا دیباے
ریشمی دکتان وغیرہ بھی خاندان بابریہ مین شاہزادہ دارا شکوہ بڑے صاحب
تقوی ہوے سورج نامے سردار جب راجہ ہوے ہندوستان مین آفتاب پرستی کا

رواج دیا شاہزادہ محمد جہانگیر بہادر دہلی مین گھوڑے کے سوار عدیم المثل ہوے
نواب شمیا رالدین احمد خان کے برابر آج دہلی مین کوئی مورخ نہین ہے بلکہ دور دور
قوموں کے وقت سے طعام مین نمک کھانا شروع ہوا شیخ بوعلی سینا نے
شہنائی کا ایجاد کیا نشست کرسی فرعون سے ہے بادشاہ فریدون کے عہد مین کاوہ
آہنگر نے ایک علم طیار کیا اور گرز کا بھی انھین کے وقت مین ایجاد ہوا حکیم سولن کے
قوانین کی رو سے یونان مین زنا کی سزا مقرر ہوئی شاہ اکبر کے عہد مین ماہی مراتب
طیار ہوا اکبر نے ملکی قوانین کا انتظام کیا سلطان سکندر کے زمانہ مین آئینہ کا
ایجاد اور دریاؤن کی پیمائش ہوئی ہے بادشاہون مین حضرت ہمایون کے برابر
نجومی نہ ہوے سلطان سبکتگین کے عہد مین ہندوستان مین ضرب سکہ و
خطبہ خوانی کا رواج ہوا تمباکو پینے کا فرنگستان سے ایجاد ہے رفتہ رفتہ
ہندوستان کے لوگ بھی اسکے عامل ہوے اور اسکا تخم فرنگستان سے لاکر
ہندوستان مین بویا گیا چنانچہ زیب النسا بیگم نے بیجوان کا ایجاد کیا راجہ چندر گپت
بن مہانند از بطن قوم حجام کے وقت مین علم سنسکرت کی خوب ترقی ہوئی چین
بن یافث سے نقاشی و صورتگری و انواع اقسام کی پارچہ بافی اور
کیڑون سے ریشم نکالنا ظروف چینی اور تعمیرات عمارت و اقسام اقسام کی صناعی
انھین سے ایجاد ہوئی خان ترکستان مین پہلے کیومرث ہوے اور قاعدہ جہانبانی
ولقب خانی انھین سے شروع ہے افسوس کہ ایسا اچھا لقب محمد شاہ نے گویئون کو
بخشا جیسے کہ پہلے پہل دولہ کے لفظ کو محمود غزنوی نے اپنا لقب کیا اور زمانہ صوبہ اودھ
واجد علی شاہ مین دولائی کا لقب ڈومون کو ملا ہے وزیری چنین شہریاری چنان

شیر شاہ نے گھوڑے کی ڈاک جاری کی پہلے پہل راجہ شنکل نے ہاتھی کی سواری
نکالی پہلوانون کو کڑا انعام دینا سلطنت ایران سے شروع ہوا اور علم سحر کا ایجاد
شہر بابل مین حضرت ادریس کے زمانے مین ہاروت و ماروت سے شروع ہوا سحر کی
بہت سی قسمین ہین منجملہ اُنکے سحر کلدانین و سحر بابل سحر کلدانین والے تسخیر و عمل روحانیات
عالم سفلی کی کرتے ہین اور سحر بابل والے تسخیر و عمل روحانیات عالم علوی کی کرتے ہین
تاریخ معتبرہ مین لکھا ہی کہ حکمار بابل نے بعہد نمرود شہر بابل مین کہ اُنکا تختگاہ تھا چھ
طلسم بنائے کہ عقل و فہم اُسکے ادراک مین حیران تھی اول ایک بط تانبے کی بنائی جب
کوئی جاسوس یا چور شہر مین آتا تو وہ بط آواز دیتی کہ تمام لوگ اُس بط کی آواز سنتے اور
چور و جاسوس کو گرفتار کر لیتے دوسرے ایک طبل بنایا جب کسی کی کوئی چیز جاتی صاحب
حاجت اُس طبل پر چوب مارتا اُس سے آواز ہوتی کہ فلانی جگہ چیز ہی تیسرے ایک آئینہ
بنایا کہ اُس سے غائب کا حال دریافت ہوتا تھا جب کوئی صاحب غرض جس شخص کا
خیال کر کے نگاہ کرتا تھا تو وہ شخص بہیئت اصلی نظر آتا تھا شہر مین ہو یا صحرا مین دریا
مین ہو یا پہاڑ مین صحت مین ہو یا بیماری مین عالم فقیری مین ہو یا تونگری مین مجروح ہو یا
مقتول چوتھے ایک حوض طیار کیا تھا ہر سال وہان اعیان دولت و شرفاء شہر جمع
ہوتے تھے اور مختلف چیزین یعنی دودھ دہی و شراب و شربت وغیرہ اُسمین ڈالتے تھے
اور بشوق حوض مین سے پیالہ بھر بھر کے پیتے جو شی جس نے ڈالی وہ ہی اُسکے حصہ مین نکلی
پانچوین ایک تالاب بنایا بابر قطع خصومات جب کسی مین تنازع ہوتا تو وہ دونون شخص
اُس تالاب پر جاتے اور پانی مین اوترتے حقدار کے ناف تک پانی آتا اور جو ناحق پر
ہوتا وہ ڈوبنے لگتا جب مقر حق ہوتا ناف تک پانی آجاتا چھٹے نمرود کے دروازہ پر

ایک درخت لگایا تھا اسکے سایہ مین دربار کے آدمی بیٹھتے تھے جسقدر آدمی بڑھتے
جاتے تھے درخت کا سایہ پھیلتا جاتا تھا جب تعداد آدمیون کی لاکھ سے زیادہ
ہوجاتی تھی سایہ غائب ہوجاتا تھا اور لوگ دھوپ سے پریشان ہوتے تھے شیث
علیہ السلام کی اولاد غارون مین رہتی تھی اور قابیل کی اولاد محلون مین مزامیر بننے
قابیل سے شروع ہوئے مزامیر کا موجد خاص شیطان ہوا مرزا رجب علی بیگ
سرور لکھنو مین اردو کے نثار مشہور تھے راجہ بکرماجیت کے عہد مین کالی داس
شاعر ہوے رضیہ بیگم دختر التمش مسلمان عورتون مین فرمان روا ے
ہندوستان ہوئین حضرت ابو ظفر محمد بہادر شاہ اردو غزلون کی قافیہ ردیف کے
بہت بڑے موجد ہوے اور علم موسیقی سے بھی واقف تھے بقراط نے یونان مین
علم طب شروع کیا جالینوس نے ترقی دی زکریاے رازی نے جمع کیا بوعلی
سینا سے تکمیل ہوئی دھنتر بید سے علم بیدک شروع ہوا اور شطرنج کا کھیل
انھون نے ہی پھیلایا انیس و دبیر مرثیہ گوئی مین خطہ لکھنو مین یادگار ہین حضرت
داؤد علیہ السلام نے پہلے گھوڑے کے منھ مین لگام دیکر سواری کی اگرچہ یہ وہابی
مذہب پہلے سے ہی مگر ہندوستان مین مولانا اسمٰعیل صاحب نے اس چراغ
مین فساد کا روغن ڈالکر آتش حسد سے روشن کرنا چاہا مگر نہوا فی الحال مولوی
نذیر حسین صاحب نے اس چراغ وہابیہ کو روشن کیا ایلکیون استاد قیصر سارے اپنے
فن شاعری و علم فقہ اور علم حکمت مین فرد تھے البرٹ اعظم شاہ انگلستان
عالم و فاضل کے بڑے قدردان تھے اور خود بھی صاحب کمال تھے امیر روزک نے
روس کی سلطنت کو قائم کیا ڈوڈی آر پر علم موسیقی مین استاد تھے بلکہ انگریزی

علم موسیقی کا موجد کہنا چاہیے ڈنبس السکوٹس اپنے وقت کے بڑے فقیہ ہوے
پٹرارک کی غزلین اطالیہ کی زبان سابق وحال مین شیرین کلامی کے لیے یادگار ہین
تھاد کلف صاحب نے انگلستان مین جاری ہونے کے واسطے جدید مذہب کی تحریک کی تھی اور پہلے پہل
انگریزی مین ترجمہ انھون نے کیا فروی سارٹ ایک نامی تواریخ دان تھے انکا ایک
روزنامچہ ہی جسمین نہایت لطافت و پاکیزگی کے ساتھ عربی ملکون کے جنگ وجہد کا حال
قلمبند ہی جو سراب انگلستان کے فن شاعری مین موجد تھے فلپ رہنے والے
ملک ہالینڈ نے گٹنن برگ صاحب کے شامل ہوکر حبتی حروف چھاپے کے نکالے
ریفل صاحب ملک اطالیہ کے متاخرین مصورون سے اعلےٰ درجہ کے ہوے
بکی ویلی صاحب بڑے زیرک اور صاحب فطرت ہوے کہ آج تک یورپ مین
یادگار ہین ریپاسٹو ملک اطالیہ مین مشہور شاعر ہوے انکی ایک کتاب موسومہ آرلنڈ فیوری
انیزون کی ہجو مین مشہور ہی کریجو تصویرون کی صفائی کے لیے گویا کار قلم مانی کی توصیف رکھتے تھے
کوپرنیکس ملک ڈنمارک کے رہنے والے تھے علم نجوم مین جیسا کہ آجکل انگریزون کے
درمیان رائج ہی موجد ہوے ٹیکو براہی ملک ڈنمارک کے بڑے ذی استعداد صاحب ایجاد
علم نجوم کے ہوے انھون نے علم ریاضی کے آلات ایجاد کیے جس سے علم نجوم کو فروغ
ہوا سکس پیرس انگلستان مین سب سے بڑے شاعر ہوے جو کہ ہفت اقلیم مین مشہور ہین
لروان سنر ملک اسپین مین مشہور فسانہ گو ہوے کہ انسے بڑھکر کوئی نثار نہین ہوا کیپلر
اچھے نجومی تھے کہ کوپرنیکس کے قاعدۂ نظام شمسی کو تکمیل پر پہونچایا پوپ لیڈ یونیگا
ساکن ملک اسپین نے ناٹک ایسے ایسے لکھے کہ آج تک یادگار ہین گلیلیو ملک اطالیہ نے
پہلے پہل دوربین کا ایجاد کیا بوسوی ملک فرانس کے واعظون مین بے نظیر ہوے

عوج بن عوق پوتے حضرت آدم علیہ السلام کے اور قد اُنکا تین ہزار تین سو
پونے چوراسی گز کا تھا اور جب کبھی بیاڑون مین زمینون پر جانا چاہتے تھے
تو ایک روز مین تین سو ساٹھ کوس طے کرتے تھے بعد طوفان کے جو شہر حضرت
نوح علیہ السلام نے آباد کیا تھا اُس شہر کا نام سوق الثمانین رکھا
اور مدینۃ الثمانین بھی کہتے تھے حضرت نوح نے اپنے پوتون پر
ربع مسکون کو تقسیم کیا جزیرۂ عراق و فارس و خراسان و صحرا شام
سام کو اور دیار مغرب و زنگبار و حبش و ہندوستان
حام کو عنایت کیے اور زمین چین و ماچین و ترکستان یافث کو عطا
کیے ایجاد تاریخ دانی کی اہل اسلام مین حضرت ابوذر انصاری
اور سلمان فارسی جو کہ صحابی جلیل القدر تھے اُنسے ہوا قبال نامۂ
جہانگیری مین لکھا ہے کہ سنہ ۱۰۱۳ ہجری مین پرگنہ جالندھر تعلقۂ پنجاب مین
صبح کے وقت بجلی چمکی اور زمین پر گری محمد سعید عامل پرگنہ
مذکور نے اُسجگہ کو کھدوا کر بجلی نکلوائی اور دربار جہانگیر مین بھیجدی
بادشاہ نے محمد داؤد کہ اُسوقت مین سلاح گری کے اوستاد
کامل تھے اُنکو دی اُنھون نے دو تلوارین اور ایک خنجر تین حصے
لوہا خالص ملا کر طیار کیا جب سے ہندوستان مین بجلی کی تلوار
مشہور ہوئی اگرچہ قدیم حکماے ملک چین کے علم ریاضی و علم ہندسہ و علم
موسیقی مین کامل ہوئے خصوصاً علم جرثقال و نیرنجات مین کمال حاصل کیا علم
جرثقال اور جرالما یعنی آب کشی کے نکتے بیان اُن لوگون کا ہے کہ ہمارے یہان

یہ علم قدیم سے ہی چنانچہ سم یالجانس صاحب جو انگریزون مین فاضل المتبحر اور منتی گری اور تجربہ کاری مین یکتاے روزگار تھے اُنکا قول یہ ہی کہ اگر کوئی فخر سے کہے کہ دیوار خطا کو دیکھا ہی تو انکی بزرگی بجا ہی الغرض انکے ریاضی جاننے کا اصول دیوار خطا جو قریب آٹھ سو کوس لابنی ہی اور سرحد خطا اور تاتار مین واقع ہی شاہد ناطق ہی اور عمارت اُسکی فغفور چنگیز بابی نے دو سو چالیس برس قبل عیسی علیہ السلام کے پانچ برس مین تیار کرائی اور اس دیوار کے سامنے جو پہاڑ یا جو کھاری سمندر جہان عمق بہت کم تھا اور جوش و خروش حد درجہ کا تھا اُسکے اندر سے دیوار مذکور لیگئے اور وہ مستحکم کام کیا ہی کہ آج تک دیوار کو کسی طرح کا نقصان نہین پہونچا اور جو نہر تین سو بیس کوس کی ہی وہ چنگیز خان نبیرہ قیلا خان کی بنائی ہوئی ہی اور بعضے فاضلون کا یہ مقولہ ہی کہ مثلث متساوی الاضلاع شکل حکیم فیثاغورث نے خطا کے مہندسون سے سیکھی ہی بیشک علم ہیئت مین خطائی کامل تھے اور کرہ سماوی کی شکل جسپر کواکب ثوابت اور سیارہ اور تمام متعلقات سماوی کے نشان تھے فغفور شن نے چار ہزار ایک سو ایک برس کا زمانہ ہوا کہ اُسکو طیار کرایا تھا یہان تک کہ اُسوقت کے کسوف و خسوف اور گردش کواکب کے حساب جو فرنگستان کے ریاضی دانون نے تین ہزار برس کے بعد مطابق کیے تو کچھ فرق نہ پایا اور روشنائی کا ایجاد بھی خطا سے ہی ع تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا + بالجملہ خطوط اجسام متواتر بطلب موج سلطانی اس خاکسار کے پاس آئے باعث عجلت حالات و کیفیات و کمالات نبی آدم حسب دلخواہ اس دفتر اول مین درج نہو سکے انشاءاللہ دفتر ثانی مین کما حقہ تحریر کرکے بہت جلد مشتاقان و مجان کیے جاوینگے

شبیہ مجمی مونوی حاجی سید محمد حسین خان صاحب المعروف سید نواب جان صاحب المتخلص
بہ نواب نبیرۂ نواب ظفر الدولہ سید مظفر حسین خان ذوالفقار بہادر ضیغم جنگ و خویش
حاجی سید محمد تقی خان صاحب مئیں مظفر پور ضلع ترہت



Syed Mohommad Hosan Khan
Alias Syad Nawab jan sahib

تقریظ مع قصیدہ و قطعات تاریخ متر شح قلم جادو رقم فصیح اللسان اعجاز بیان الحاجی سید محمد حسین خاں صاحب المتخلص بنواب

زینت و شان قلم اُس شاہنشاہ کی نگارش ثنا سے ہو کہ جسنے خیابان گلستان جہان کو ساتھ سحاب مکرمت و عنایت اپنی کے شاداب کیا اور رفعت و شان رقم اُس جان پناہ کی آرائش حمد لاتحصٰی سے ہو کہ جس نے اریکہ نشینان بوستان کون و مکان کو ساتھ خلعت فاخرہ سرسبزی مفاخرت اپنی کے کامیاب کیا ؎

ہر چہ درین عالم کون و مکان ہست نشانی ست ازان بے نشان
گل بچمن رنگ از و یافتہ غنچہ دل تنگ از و یافتہ
عقل چہ داند ز کمالات او فکر فرومانده آیات او

در و د نامحدود خاتم الانبیا محمد مصطفٰے علیہ التحیہ والثنا پر جسکے باب خاص مین لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ آیا اور جسکو خلاق جہان آفرینے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن فرمایا مثنوی

شہنشاہ جہات داد و دین ست خطابش رحمۃ للعالمین ست
ملائک جبہہ سای درگہ او فراشش دیدۂ کردہ در راہ او
سریر آرای ایوان رسالت علم افراز میدان ہدایت

اور صفات انجم لمعات اُس مصدق لافتٰی کو جسکی شان رفعت نشان مین سورۂ ہل اتٰی اور آیۂ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ آیا اور خود جس نے زبان معجز بیان سے اپنی سَلُونِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ فرمایا مثنوی

علی بندۂ خاص جان آفرین ولی در حقیقت جہان آفرین
جہان آفرین را مہین بندہ اوست ولیکن جہان آفرینندہ اوست

سرافرازیش درسرافگندگی	خدائیش درکسوت بندگی

اما بعد ناظران پرتمکین و مشتاقان مهرآگین کو مژدۂ فرحت افزا ہو کہ اس ایام نیک فرجام مین کتاب لاجواب نسخۂ فیض انتساب مفید ہر شیخ و شاب تصنیف یکتا ز مضمار نکتہ سنجی و سخندانی و شہسوار جولان گاہ طلاقت لسانی ابر نیسان جود سماحت شیر نیستان شجاعت آرسطو فطرت وحید زمان دارا سطوت نیر آسمان جناب معلی القاب ابن السلطان شاہزادہ میرزا محمد رئیس بخت زبیر الدین گورگان ادام اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ مزین طبع ہوئی ہی جسکا دیباچہ بیاض صبح پر خندہ زن ہی تن تن پری رخون کی انجمن ہی برق تجلی ہین السطور کا نور ہی یا پرتو جلوۂ سر طور ہی۔ کیا کیا بندش کا دور و تسلسل ہی۔ سطر پیچان ہی یا گیسوے سنبل ہی۔ دائرہ حرفون کا محیط بحر فصاحت ہی منبع الفاظ سے جاری نہر بلاغت ہی۔ ہر ہر فقرہ عقد ثریا کا جلوہ دکھاتا ہی۔ مرآت الفاظ سے چہرۂ معنی صاف نظر آتا ہی۔ اگر دیدۂ بینا رکھتا ہو آنکھین کھولے۔ گوہر مضمون تار نظر مین پرولے۔ غواصی سے دریا کو کوزے مین بند کیا ہی۔ آبداری در مضمون کو دہ چند کیا ہی۔ جملے رنگین اسکے مثل گل کے مہکتے ہین۔ اوراق مطلا آفتاب سے زیادہ چمکتے ہین۔ اگر بگوش حق نیوش سنے تو دماغ کو قوت ہو نظارہ اسکی سواد کا کرے تو دونی بصارت ہو۔ گویا کہ یہ نسخۂ بصر فروز ہی۔ واسطے تفریح طبع کے صبح نوروز ہی

سنہ ۱۳۰۰ھ

کتابے ست یا بحر دُرّ معانے	کہ مثلش نباشد نہ بینیش ثانے
مضامین آن ہوش افزاے عالم	ربایندۂ خاطر از خوش بیانے

بالمختصر ہر نقطہ اسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہی۔ اور ہر حرف اسکا نہ دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی عجب دریا ہی کہ ہزارون نہرین سطرون کی جسمین روان ہین۔ اور صدہا صدف درۃ التاج معانی در کنار

اُسمین پنہان ہین - میزان عقل مین اتنی تاب و توان نہین کہ وزن مراتب کر سکے
اور زبان ناطقۂ انسان مین اتنی قدرت نہین کہ ذرا بھی دم ثنا کا بھر سکے - انشاءاللہ تعالےٰ
یہ نقش صفحۂ روزگار پر یادگار رہیگا مصنف ممدوح کا شہرہ تا روز شمار رہیگا

قطعۂ تاریخ مع قصیدہ در توصیف اوصاف حمیدۂ مصنف نامدار و تعریف کتاب نایاب روزگار

ای زہے صاحب تصنیف خوشا فیض رقم — جذا النسخۂ بے مثل کثیر المنافع
آفتابی ہی ہر اک دائرہ نقطے انجم — صورت مہر ہی تسطیر عبارت لامع
صبح صادق کی نہین جلوہ گری بین سطور — نور یزدان ہی یہ سیمائے فلک سے ساطع
ہین یہ اسماے اشارات کہ ہی چشمک ماہ — مہر کی ہین یہ شعاعین کہ ضمیر ین راجع
ربع مسکون مین نہ کیونکر ہو وہ یکتا مشہور — جسکا ثانی نہ ملے زیر سپہر تاسع
بحر و بر کا کبھی یون حال نہو گا ترقیم — خضر کی عمر بھی گر کوئی کریگا ضائع
ذکر و اذکار سوا اسکے نہ پھر ہوگا کہین — تذکرہ چھپ کے یہ جب ہوگا جہان مین شائع
ہو دہن معدن یاقوت اگر ہو قاری — کان ہو کان جواہر جو ہوا سکا سامع
اسپہ نقطہ رکھین حاسد تو وہ خود مہمل ہین — یہ تہی عیب سے ہی مثل حروف طامع
کیون نہ مطبوع طبائع ہو یہ مرغوب کتاب — فیض تصنیف سے ہر طبع ہی اُسکی تابع
کسطرح سے نہو پر مغز کلام عالی — طبع موزون و روان ذہن معلا ساجع

یا الٰہی رہے روشن یہ چراغ دہلی — آسمان پر مہ و خورشید ہین جب تک لامع
کیون نہ احباب کہین خرمن بہجت اسکو — سیر جس باغ کی ہو بس ہم و غم کو دافع
غنچۂ گلشن فرحت ہو اگر اسکا اسم — حرف منقوط مین ہو عیسوی سن بھی واقع

۱۲۵۳ ہجری
۱۸۳۷ عیسوی

سال فصلی کی ہوئی فکر تو ہاتف نے کہا | باش ای طبع نہ کر وقت کو اپنے ضائع
شادماں ہو کہ گئی فکر ہوا غم رخصت | سنہ تاریخ ہی مافوق کا رکن رابع
سال ہجری کی ہی خواہش تو یہ کہدو تو اب | جام جمشید ہی بیشک یہ کتاب جامع

ولہ

وقت طبعش چو آمدہ برسد | گشت مطلوب سال تبع فیض
شد چو مطبوع طبع با تصویر | گفت ہاتف بگو مرقع فیض

ولہ ایضاً قصیدۂ دیگر در فارسی مع تاریخ

کجائے بیا ساقیِ سیم بر | بدہ آفتابے بجام قمر
فَاِنْ کَانَ اِلَّا مِنَ الْاَصْلَہَا | زُلَالٌ کَعَسْلٍ فَلَیْسَتْ خَمَرْ
غزل تا سرایم بذوق سرور | در اوصاف شہزادۂ نامور
جوان حسین پر زخوبی و حسن | محبّم زخلق و کرم سربسر
رخش ماہ تابان و ابرو ہلال | شفق رنگ و ریش جبین چون قمر
شود چشم آن چشمۂ آفتاب | خطوط شعاعی ست تارِ نظر
بود بینی پاک رمزی زغیب | کہ باشند دران عارفان باخبر
لبِ سرخ مرجان دہان چون صدف | کلام مسلسل چو سلک گہر
زنخدان چو کان ست و دندان چو دُر | بود گوش چون معدنِ سیم و زر
گلوئے مبارک بود شمع طور | کہ باشد زنورش جہان جلوہ گر
چو آن صدر پاک ست پاک از ریا | بود مصدرِ فیضِ علم و ہنر
بود پشت و پناہِ جہان | کہ در کار خیر ست سینہ سپر

کفش را تو ان گفت ابر مطیر — که شد عالمے ز و طراوت اثر
چو دست کرم باب فیضش کشاد — انامل پئے جود بستہ کمر
زمین را بلندے ز یمن قدم — فلک پست از رفعتِ تاج سر
خدیو جہان داورِ کامگار — ز نسل شہان خسرو دادگر
بعدل و کرم گوے سبقت ربود — کشودہ بگیتی در جاہ و فر
ز تاثیر عدلش درین مرغزار — گلے را بخارے بنا شد خطر
نہ ماند چنان تاب در ہیچ شمع — کہ پروانہ را رساند ضرر
جوان دلاور شجاع و دلیر — کہ از بیم تیغش رمد شیر نر
عنان افگند چون بسوے مصاف — ز بیمش بگوید امان الحذر
چو تیغ غضب در کشد در نبرد — شود بر عدو بند باب مفر
فلاطون بحکمت ارسطو بہ رائے — سکندر بہ طالع زہے جاہ و فر
عقیل و فطین و ذکی و فہیم — سخن سنج و ذی جوہر و ذی ہنر
حق اندیش و حق گو حقائق شنو — حق آگاہ و حق بین و صاحب نظر
چہ طبع سلیم و چہ دل بردبار — کریم النفس نیک فرخ سیر
امین و معین و خلیق و یلیق — ز حاتم بجود و سخا بیشتر
سرور[1] سر در اہل علم و کرم — حکم عادل و دہر را داد گر
بشفقت بخشی تزیّن بفیض — بزینت نشینی تبخت ظفر
بہ دینا توئی معدن فیض و جود — کہ صدر تو مخزن گفت کان زر
بابنای دہر ست قدرت بلند — کہ والا نژادی و عالی گہر

[1] لقب بادشاہ است ۱۲

چنان بوے اخلاق تو شد بسیط — کہ چون مشک در دہر گشتی سمر
بود دلکشا لطف و الطاف تو — فرح بخش جان صحبتِ با اثر
چہ گویم ز وصفِ تو کافی ہمین — بہ سیرت ملائک بصورت بشر
الٰہی شود کشت جاہ تو سبز — بود نخل اقبال تو بارور
ذلیل و پشیمان عدوّ تو باد — رود دشمن تو بہ نار سقر
کتابے تو کردی عجائب رقم — کہ در دہر باشد نہ ثانی دگر
رقوم قلم چون جواہر رقم — مجلّٰے سوادش چو آبِ گہر
چہ صفحات او مثلِ صحنِ چمن — دران نقطہا ہمچو گلہاے تر
اَلَا اَیُّھَا النَّاظِرُوْنَ اُنْظُرُوْا — فَقُوْلُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالنَّظَرْ
دو تاریخ نواب کردم رقم — بہ یک مصرع آخرین سہ ثمر

که سمت بر آید ز پر مصرعے — دگر نگاہش از حسام مظفر
۱۲۸۹ ۱۹ ۳۹

زردی ادب علیوی چون بخواہی — بدان یادگار از نشان مظفر
جو جستم سنہ مدح ہاتف بگفت — بگو مدح مرغوب بالمختصر

و لہ ایضاً قصیدہ دیگر مع تاریخ

عیاں لعلِ مصلّیں کیوں نہ ہو وقتِ غزلخوانی — دہن اپنا ہی گویا معدنِ یاقوتِ رمّانی
قلم میرا سراسر لجۂ گیسوے حورا ہی — چکیدہ جسکا اک قطرہ ہی خالِ رخِ علیانی
دوات اپنی ہی یا چشمہ ہی ظاہر آبِ حیواں کا — کہ فرضی جسکا نقطہ ہی محیطِ بحرِ ظلمانی
سوادِ خط سے روشن پر تو طورِ تجلّی ہی — بیاضِ صفحہ کاغذ کف موسیٰ عمرانی
وہ بلبل ہوں دکھاؤں گر چمن کی اپنے رنگینی — برنگِ کشتیِ مے زورقِ لالہ ہو طوفانی

وہ سحبان ہون کہ جسکا نطق ہی اعجاز پیغمبر
وہ حسان ہون کہ سحر سامری ہی جسکی سامانی

وہ ہون نہر طلاقت مین زبان جسوقت گویا ہو
سر فوارۂ تقریر سے ہو گوہر افشانی

مری یہ نظم دلکش نالم ملاک فصاحت ہی
کہ تابع لفظ ہین جسکے مثال فوج ایرانی

اگر ہو جاے گرم معرکہ یہ فکر ترکانہ
قلم بن جاے شمشیر دوسر وقت جرخوانی

کیا قبضہ ممالک پر جہان کے مہر کی صورت
مری شہرت ہوئی تیغ لسانی سے بآسانی

ہمارے ذہن میر اگر رسا ہو عرش معنی پر
کرے پھر لامکان مین جاکے کار فکر لقمانی

نئے رنگ اور نئے انداز کی اپنی طبیعت ہی
کہ جس سے دنگ ہی بہزاد اور سکتے مین ہی مانی

ہزارون معنی روشن ہین یون دل مین مرے پنہان
کہ شیشے مین ہو عامل کے پری جس طرح زندانی

تعلی ہی روا ساری مجھے غرا ہی سب زیبا
کہ خالق نے مرے حصہ مین بخشی ہی زبان دانی

چراغ شاعری گل ہو گئے اکثر فصیحون کے
ہوئی جن جن مم مین روشن یہ شمع طبع نورانی

برنگ بو گل مین ہو ش نغمون سے اڑاتا ہون
مرے آگے کرے کیا بلبل بستان غزلخوانی

وہ شاعر ہون قلم انداز ہین سب سامنے جسکے
بلیغان حجاز و قافیہ سنجان ایرانی

کہ مرہون آکے دیکھین وہ مرے زور طبیعت کے
ظہوری انوری عرفی وصہبائی وخاقانی

یہ میرے شعر ہین وہ میوۂ جنت نخوتین گر
لبالب انکے شربت سے ہو نہر باغ رضوانی

نہین کسب ہنر میرا کبھی بہر زر اندوزی
نہین بہر حصول مال میری گوہر افشانی

کہ اس پاکیزہ جوہر سے ہی میری ذات کو نسبت
شرف جوہر سے پائے جسطرح تیغ خراسانی

اگر پڑ جاے اک قطرہ بھی میرے ابر خامہ سے
بڑھے یہ آبرو سرمہ بنے خاک صفاہانی

بس اے طبع روان موقوف کر آگے تعلی کو
مثال ابر نیسان تا کجا یہ گوہر افشانی

کوئی بھی خرمن علم و ہنر کا اب نہین خواہان
گرانی ہی عرض کی جنس جوہر کی ہی ارزانی

اگر یاور نہین یہ چرخ دون پرور نہو لیکن
کبھی ہمسے نہوگی خوان و نان کی مگس رانی

وہ مستغنی طبیعت ہی مری فضل الٰہی سے
نہین جسکی نظر مین خاک بھی ملک سلطانی

توکل پر توکل ہی قناعت پر قناعت ہی
گداؤن کو نہین لازم سوا اُس در کے دربانی

حوادث سے زمانے کے نہین جمعیت خاطر
مثال گیسو سنبل ہمیشہ ہی پریشانی

چھٹا ہون مین جو اپنے یوسف حور شمائل سے
جسد کی قید سے ہر دم ہی اپنی روح زندانی

کسی کے باغ مین کیون بلبلو مین سیر کو جاؤن
فضاے سینہ ہی داغون کی کثرت سے گلستانی

سدھارا جب سے وہ گل باغ ہستی سے سو جنت
گئی رونق خزان آئی ہوئی گلشن کی ویرانی

گئے وہ چھپے اِس عندلیب باغ عالم کے
بجاے زمزمہ نوحے ہین اب اور مرثیہ خوانی

نہ کیونکر ہی فلک چھاجاے ابر رنج و غم دل پر
کہان فرحت بشر کو جبکہ یہ صدمے ہون روحانی

تھی رونق جس سے گھر کی اور پروانہ تھا دل جسکا
بجھادی حیف و دباد فنا نے شمع نورانی

مثال شمع کشتہ بجھ گیا دل رنج فرقت سے
جلاتے دیتا ہی ہر دم جگر کو سوز پنہانی

مکان تفع آنکھون مین ہی اک کوہ پر ہیبت
ہین در اثر در کی صورت آدمی غول بیابانی

خدم ہی نہ حشم ہی نہ علم نہ فرش شاہانہ
نہ بلقیس سا ہی اب نہ وہ تخت سلیمانی

جہان کا عیش جب تھا جہان تھی بستگی دل کو
اُسی در کی ہوئی تفویض اب وحشت کو دربانی

جہان تھی عطر کی خوشبو بسے رہتے تھے جو حجرے
عجب ہی بوے بد اُنمین بجاے راح ریحانی

صبا لاتی تھی بوے باغ جنت جن دریچون مین
اب اُنمین باد صرصر لاتی ہی گرد بیابانی

غرض جس قصر مین مسکن گزین وہ ماہ انور تھا
ہوئی ظلمت مکین اُسمین نہ کیونکر ہو پریشانی

فلک نے انقلاب نو عجب صورت سے دکھلایا
زمین نے کی ہی تازہ رنگ سے یہ صفحہ گردانی

ازل سے ہی یون ہی گردش مین گردش اس زمانے کو
ابد تک ہو مقیم اسمین نہین یہ امر امکانی

پے تسکین خاطر خوب ہی یہ مصرع آخر
رہیگا بس خدا باقی زیادہ ہی دلا فانی

مین لکھون حال کیا اپنا نہین تحریر کے قابل
کہ وہ اک دفتر رنج والم ہی بسکہ طولانی

مگر زان مختصر آرم کہ باشد یادگار من
برائے اقربا وہم پئے یاران ایمانی

وہ ہون آفت رسیدہ جسکو پہونچا رنج پہ در پہ
وہ سوزان ہن کہ ہی مرغوب جسکو لفظ بریانی

وہ آوارہ وطن ہون در ہی جس سے وطن اپنا
وہ مہمان ہون ہوئی ہی خوان غم پر جسکی مہمانی

شجر وہ ہون نہ پھولا اور نہ پھلا اس باغ ہستی مین
وہ کشت خشک ہون جسکو نہ دہقان نے دیا پانی

وہ سبزہ ہون کیا پامال جسکو بادصرصر نے
وہ خرمن ہون کہ جسپر برق نے کی آتش افشانی

وہ بلبل ہون کہ مثل داغ لالہ جسکا سینہ ہی
وہ گل ہون جسکی چشم تر مین ہی نرگس کی حیرانی

وہ غنچہ ہون کہ پژمردہ خزان نے کردیا جسکو
وہ خوشہ ہون وان جسپر ہوئی ہی داس دہقانی

وہ بلبل ہون اجاڑا فصل گل مین آشیان جسکا
وہ قمری ہون کہ جسکا کٹ گیا ہی سرو بستانی

وہ مجنون ہون کہ لوٹا ہی جسے خود دشت غربت نے
وہ یوسف ہون کہ جسکا دل ہی چاہ غم مین زندانی

وہ اسکندر ہون مین آب بقا جس نے نہین پایا
مین ہون وہ نوح ڈوبی جسکی کشتی ہو کے طوفانی

شکایت تا کجا ناسازی قسمت کی اے ناداں
یہ وہ جا ہی نہ پائی پان کسی نے بھی تن آسانی

گئے ہین انبیا اور اوصیا اس جا سے غم کھا کے
نہ یوشع سے بن آئی کچھ چلی عقل لقمانی

نہ اب آدم ہین نہ جبرئیل یونس نہ شعیا ہین
نہ اسماعیل ہین نہ ہود ہین نہ آدم ثانی

نہ ہین یعقوب ایوب نہ یحیی نہ صالح ہین
نہ عیسی ہین نہ ہین داؤد نہ موسی عمرانی

سلیمان ہین نہ ابراہیم ہین نہ لوط پیغمبر
نہ ہین ذوالکفل نہ اسحاق ہین نہ ماہ کنعانی

بھلا کیا ذکر انکا اون گلون پر بھی خزان آئی
کہ جنکے واسطے پیدا ہوا یہ گلشن فانی

وہ سلطان جہاں بن قبضہ مین جنکے کل خدائی تھی
نہین ہی آج اُنکے پاس کچھ بھی جز پشیمانی

کہان فغفور ہی دارا کہان ہی اور کہان قیصر
کہان وہ حشمت و شوکت کہان وہ شان شاہانی

کدھر ہی اب سکندر آئینہ آگے ہی اب کسکے
کدھر ہی جام جمشیدی کدھر ہی اب جہانبانی

کدھر اب حاتم طائی کا وہ باب سخاوت ہی
کدھر کسریٰ کے ہین اب وہ رسوم معدلت رانی

کہان ہین شوکت و صاب کہان ہین انوری و فی
کہان ہین عبجدی سعدی کہان ہین میر و خاقانی

کلمبس ہی کہان جسنے نکالی تھی نئی دنیا
کہان ہی بیوم ہی مشہور جسکی فلسفہ دانی

فرنکلن ہی کہان جسنے کہ بجلی کو اُتارا تھا
گری برق اجل جل بھن کے وہ بھی ہوگیا فانی

وہ ہپتھ سا فصیح القول وہ ولیم سا منطق دان
کہان ہی وہ کہان ہی اُسکی منطق اور لسانی

ریاضی مین جو وہ مشہور سر اسحاق نیوٹن تھا
ق ہوئی آخر ریاض عمر کی اُسکے بھی ویرانی

یون ہی اک دن سفر اپنا بھی ہی اس دار فانی سے
کرینگے یا دیون ہی رہ کے اکثر دوست جانی

مگر اتنی وصیت ہی پس از مردن اجا سے
جب آئین قبر پہ میری برائے فاتحہ خوانی

گئی ہی جان اُس حسرت زدہ کے رنج و تعب مین
کہ جسکو دہر فانی نے ندی اک دم تن آسانی

فراغت فاتحہ سے ہو تو نام اُس گل کا لیکر
مثال بر تربت پر کرین سب اشک افشانی

پریشان جب ہوئی خاطر تو پھر شعر و سخن کیسا
کہان کی نظم کیسی نثر اور کیسی غزلخوانی

کیا ناچار لیکن خاطر احباب نے مجکو
ہوا لازم کرون کچھ نظم ہو گرچہ پریشانی

لکھون حمد خدا مین اسطرح اک دوسرا مطلع
کہ اول سے کہین اول ہو نقش مطلع ثانی

افتتاح قصیدہ در حمد باری تعالیٰ عز اسمہ و جل شانہ

تعالی اللہ خدے قادر زہے احکام ربانی
کہ کن سے ہوگئی ممکن ہر اک شی غیر امکانی

سنواری مہر و انجم سے فلک کی انجمن ساری
مزین نے مہ جبینوں سے کیا یہ فرش ظلمانی

کیا گلزار کو سرسبز سبزے کو ارادت دی
دیے گلشن کو گل اور دست گل کو دی زر افشانی

درختون کو ثمر بخشے ثمر کو پختگی بخشی
عیان تیون سے بھی ہی صنعتون کی نیک عنوانی

مثال مہر ذری مہر سے اپنے کیے روشن
عطا کی قطرۂ نیسان کو انجم کی درخشانی

نہ کیونکر یہ زبان حمد مین تیری گوہر افشان ہو
دہن کو دی زبان بخشا دبان کو زور تسانی

تو ہی ہی مالک عالم تو ہی ہی خالق اکرم
تو ہی ہی رازق آدم تجھے شایان ہی یزدانی

تو ئی سامع تو ئی صانع تو ئی واضع تو ئی جامع
تو ئی واسع تو ئی قانع تو ئی معبود سبحانی

بجائے ہستی و جلوہ گر ہستی بہر جائے
نہی در ہیچ چیز و باز در ہر چیز پنہانی

نہین کون و مکان مین اور مکان لازم نہین تجکو
مکان سے پر نہین باہر یہان ہی سخت حیرانی

کہا ہو ما عرفنا احمد مرسل نے جس جا پر
وہان پہونچگی کیا استغفر اللہ عقل انسانی

پھر انواب اس جا سے عنان شہب خامہ
کہ اس وادی مین کی اسپ خرد نے خوب جولانی

اب آگے نعت لکھ اس خاصۂ محبوب یزدان کی
کہ جسکی شان مین نازل ہوئے آیات قرآنی

رقم ہو صفحۂ قرطاس پر وہ تیسرا مطلع
کہ جس سے ہو عیان مہر درخشان کی درخشانی

در نعت جناب حضرت سرور کائنات محمد مصطفے علیہ التحیۃ والثنا

شہنشاہ زمان و مہ جہان محبوب یزدانی
نبی انس و جان خیر رشید تابان ظل سبحانی

نہوتی ذات پاک شاہ گر پیرایہ ہستی
سوائے ذات خالق دم مین ہوتا کل جہان فانی

خدا نے تجکو اے سرور کیا سردار عالم کا
یہ خیل انبیائے ماسلف ہین تیرے اذعانی

زبور انجیل و رتوریت کو منسوخ فرما کے
کیا جاری بہ امر و نہی تو نے حکم قرآنی

عدم سے جب قدم آدم نے فرشِ خاک پر رکھا — ترے باعث ہوئے وہ آنکے سارے بیچ پہنائی
نہ کرتا دستگیری تو اگر اے سرورِ عالم — رہائی چاہ زندان سے نہ پاتے ماہ کنعانی
نہ تیرے جود سے گر اُسکو جودی پر امان ملتی — سفینہ نوح کا تا حشر رہتا یون ہی طوفانی
نہ کیونکر منزلت کون و مکان مین اُنکی بالا ہو — کہ دربان ہین تری درگاہ کے موسیٰ عمرانی
عطیہ یہ تری سرکار کا ہوتا نہ گر شاہا — ہوا لیکر نہ پھرتی سر پہ اورنگ سلیمانی
نسیم خلت حضرت نہ اُس آفت مین گر چلتی — خلیل اللہ پہ ہوتی نہ یون آتش گلستانی
نہ کیونکر فرق پر تیرے ہو سایہ ابر رحمت کا — کہ تو عالم مین ہی اے نوریزدان ظل سبحانی
شہنشاہ سریر قاب قوسین احمد مرسل — کہ ہی فرمان رقم جسکا سراسر خط پیشانی
محمد خواجہ عالم چراغ دودہ آدم — کہ روشن جسکی شمع نور سے ہی شام ظلمانی
نہ ایسا مرتبہ بخشا کسی کو رب اکبر نے — ہوئی اُس خاصہ معبود کو معراج جسمانی
لکھا ہی ایک شب ختم رسل مصروف طاعت تھے — کہ ناگہ جبریل آئے بحکم خاص ربانی
بصد تعظیم کی یہ عرض درگاہ پیمبر مین — کہ چلیے فرش ظلمانی سے سوے عرش نورانی
بنی سنکر یہ مژدہ بس مہیا ہوگئے فوراً — کیا چڑھ کر براق تیز رو کو گرم جولانی
جو سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کی خبر پائی — صدا سے طرقوادنیے لگے خوش ہوکے روحانی
جو پہونچے آپ تا سدرہ کہا جبریل نے شاہا — یہان سے آگے بڑھ سکتا نہین تیپک اذعانی
نبی نے یون کہا اے عقل اول حق بجانب ہی — ہوئی بعد مسافت کے سبب سے تمکو حیرانی
ہوئے روح القدس گویا کہ یہ باعث نہین لیکن — بغیر حکم حق بڑھنا ہی یان سے کب ہی امکانی
اگر اک بال بھر پرواز اس حد سے کرون آگے — جلادے بال و پر میرے فروغ نوریزدانی
اوتر کر اس جگہ سے آپ زینت بخش عرش ہون — کہ آگے بڑھ نہین سکتا براق اے ظل سبحانی

عقل اول حضرت جبریل

نبی نے زیر ران فرق کیا پہونچے بہ اوادنیٰ — سنے اسرار ما اوحیٰ کھلے آثار سبحانی
یہانتک جو ہر ثانی تھے ہمرہ پھر ہوئے رخصت — کہ آگے جا نہ سکتے تھے بغیر از حکم ربانی
گئے پھر اس جگہ حضرت کہ گنجائش نہ تھی آگے — نبی کی ذات اقدس تھی فقط اور ذات رحمانی
رکھا آگے نبی کے خوان نعمت قدرت حق نے — حبیب حق نے جان و دل سے کی اسکی ثنا خوانی
نبی جب نوش فرمانے لگے ناگاہ پردے سے — ہوا اک ہاتھ طاہر مثل قرص ماہ نورانی
تعجب سے کہا اسدم نبی نے ای مرے خالق — یہ کیسا ہاتھ ہے طاہر عیان ہو راز پنہانی
کیا ارشاد قدرت نے الا ای باعث عالم — بدان خیبر کشا دست ید اللہی ہی مانی
قوی بازو ترا ہوگا اسی کے دست و بازو سے — کریگا دعوت اسلام عالم مین بآسانی
ہوے حد سے سوا مسرور یہ مژدہ سنا جسدم — کیا شکر خدا رخصت ہوے کھاپی کے مہمانی
سے اول و ثانی یعنی علی اول حضرت پیغمبر و ثانی حضرت سیکائیل ۱۲
سے ہے شان خداوندی ترس تھا دست حیدر کو — سوا وحدت کے جسجا تھا نہ ذکر اول و ثانی
کروں اس شہسوار لافتی کی اب ثنا آگے — کہ مفتاح در خیبر تھی جسکی تیغ لاثانی
وہ موج کلک سے اک مطلع رابع نمایان ہو — کہ ہو غرق عرق جس سے عروج طبع عمانی

در منقبت ہزبر السالب اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب

الا ای ساقی دوران نسیم احمر قانی — الا ای مالک خمخانۂ عرفان ربانی
کہ اک مدت سے لب تشنہ ہون تیرے فیض حضرت کا — اَدِرْ کَاسًا وَنَاوِلْهَا زمی ناب سخندانی
مگر صہبا ہو وہ صہبا جو ہوا نہار جنت سے — کہ آئے جوش مین جس سے رحیق ناب روحانی
کروں اس کیفیت مین وصف تیرا اے مرے ساقی — کہ عالم وجد کا ہو دل کو مثل وجد و جدانی
ولی ایزد منان علی عالی اعلیٰ — ہزبر بیشۂ امکان نہنگ بحر امکانی
نہال باغ علیین بہار مرغزار دین — شمیم روضۂ رضوان نسیم باغ رضوانی

خیم گردون علم طوبی حشم دار اشیم ہارون — خدم رضوان کرم جنت ارم نطق درافشانی
برخ احمد بخو یحیی بہ بو یوسف بہ تن آدم — بدل صالح بدم عیسیٰ بکف موسیٰ عمرانی
بکاہی نوح کی اور اہتدا سے ہو دہی بالکل — ذکا مین مثل یونس ہین وفا مین آدم ثانی
محمد شہر حکمت اور علی باب مدینہ ہین — ملی ہی حق سے جبریل امین کو اسکی دربانی
وہی ہی مصحف ناطق کہ جسکی شان مین آئے — نشان منزلت اللہ کے آیات قرآنی
ولائے آل محمد گر نہین عباد کے دل مین — خدا کی بندگی کو جان لین اعمال شیطانی
چہ عیسی اور چہ موسی آرزو سب دل مین رکھتے ہین — سمجھ کے باعث عزت در حیدر کی دربانی
نہ کیونکر در ترا ہو سجدہ گاہ صاحب ایمان — کہ سجدہ مین ہی خود آگے ترے کعبہ کی پیشانی
ملک معمار ہین اور خوان ہین شمس و قمر دونون — فلک ایوان ہی تیرا کواکب خشت ایوانی
رواق شاہ کوہ طور سے برتر ہی رتبہ مین — کہ ہی جلوہ فگن جسمین سراسر نور یزدانی
زہے روضہ کہ ہی جس روضہ انور کے ذرون مین — قمر کی روشنی خورشید گردون کی درخشانی
خہے روضہ کہ جسجا چونٹیون کے دیدہ بینا — نظر آئین بعینہ غرفہ ایوان رضوانی
ہویدا انما سے لوکشف سے صاف ہوتا ہی — کہ تو ہی ماہر حق عارف عرفان سبحانی
تو ہی ہی غالب و ماہر تو ہی ہی باطن و ظاہر — تو ہی ہی ناہی و آمر تو ہی ہی شیر یزدانی
تو ہی ہر امر مین یکتا نہین ہی دوسرا تجسا — ہی علم سر ما اوحی تجھے اے گنج رحمانی
وہ شمع نور عرش حق ہی تو ای رونق عالم — ہوئی روشن ترے نور قدم سے بزم عرفانی
دہان کوثر ہی گویا اور سینہ گلشن جنت — ہی قد طوبی زبان ہی موج نہر باغ رضوانی
دلا اس رشک شمع طور کا موزون سراپا ہی — زمین شعر مثل وادی ایمن ہی نورانی
محیط عالم امکان عطائے وجود و بخشش ہی — ہتیلی ہی تری وقت سخا دست بر میسانی

آدم ثانی پیر نور الدین

فدائے فیض گنج آبرو بخشا ابوذر کو
عطا کی آپ نے سلمان کو جاہ سلیمانی

اگر ہو فیض پر مائل نظر تجھ شاہ عالم کی
تو بیضہ مور کا ہو گوہر تاج سلیمانی

ترے ادراک و مہر رخ کے آگے اے مرے سرور
خرد طفل دبستانی قمر شمع شبستانی

وہانتک فہم انسان جا نہیں پاتی کہ گوہر دانش
کہ حیران عقل اول ہی جہان اور جوہر ثانی

ازل سے جو کہ تیرے خانۂ احسان مین مہمان ہین
ابد تک روزخوان فیض سے وہ کھائینگے مہمانی

ترے اقبال سے بستہ ہوا زنجیر مین فتنہ
ہوئے ہین تیرے خوف عدل سے اشرار زندانی

حفاظت کا اگر تو حکم دے اے سرور ذیشان
کرین گرگ و اسد خود گوسفندون کی نگہبانی

جہانتک وصف لکھون مین ترا اے سرور عالم
وہ مدحت کم سے کم ہی گرچہ ہو کتنی ہی طولانی

یہ اب نواب کی ہی التجا جب ہو دم آخر
مرے مشکلکشا ہو خاتمہ میرا بہ آسانی

اب آگے اے قلم تحریر کر مدح و ثنا اسکی
جو ہی ممدوح عالم سرور ملک سخن دانی

مگر ہو اس طرح تسطیر اس جا مطلع خامس
الگ ہو ہر سر مطلع سے جسکے طرز عنوانی

مطلع خامس در ثنا و صفت جناب شاہزادۂ مرزا محمد رئیس بخت زبیر الدین گورگان بہادر دام ظلہ

مطلع

ہوا گلشن کی پھر بدلی گھر اپھر ابر نیسانی
سحاب ذہن سے ہونے لگی پھر گوہر افشانی

ہوئی پھر آمد فصل بہاری باغ عالم مین
عنادل پھر لگے کرنے گلستان مین خوش الحانی

جھروکون سے لگے پھر تاکنے انگور غنچون کو
لڑی پھر نرگس شہلا کی گل سے چشم فتانی

لگایا آکے بستر پھر فضا نے اپنا گلشن مین
کیا قمری نے پھر تکیہ قریب سرو بستانی

ہوئی پھر مست بلبل ساغر گل باغ مین چھلکا — ہوئی پھر کشتی مے جوش فصل گل سے طوفانی
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و اسکرنی — کہ فصل گل مین ہی کیفیت صہبا ریحانی
لکھون مسرور ہو کر تا ثنا اُس دُر یکتا کی — جو ہی سرتاج عالم رونق اورنگ خاقانی
کمال و فضل کے جوہر ہین جسکے سینہ مین — اک انسان باہمہ دانی تعالی شان انسانی
رقم اسم مبارک صنعت توشیح مین یون ہو — کہ ہر اک کن کے اول ہو حرف اسم لاثانی
حروف گل اگر چن چنکے سب یکجا کرے بلبل — تو گلدستہ ہو اسم پاک کا حاصل بہ آسانی

شہ مکنت + ادب تاجت + ہمایونت + ہی سطوت — اوامر + دم قرات + ہمین ملت + مسلمانی
رسا ذہنت + مدرکی طینت + امان نیت + ملک سیرت — حیا خویت + ہمین تربیت + مدارات + دُر افشانی
رخ مہرت + ید جودت + سر سروت + بن دولت — خوشا خلقت + بنیت + زنج سیبت + بہ ارجانی
یقین رویت + رخ رحمت + شم ذاتت + لوا وصفت — دل صافت + ایم حکمت + نشان ملکت + گران شانی
درع عادت + رضا خویت + گدا خصلت + ارب دولت — انشان علمت + بدین رتبت + ہم ازشانت + ادب دانی
در دولت + رہ عزت + دم غیظت + اہ ہیبت — ملک شوکت + ظفر جذبت + لقب شانت + ہمی مانی
کیا تصنیف ایسا نسخہ بے مثل حضرت نے — زبان کلک سے ممکن نہین جسکی ثنا خوانی
لکھون تعریف مین اُسکی مین ایسا مطلع سادس — کہ جسکو سُنکے آئین وجد مین مرغان بستانی

مطلع سادس در تعریف و توصیف کتاب و جناب مستطاب مہاراجہ لچھمیشر سنگھ بہادر دام اقبالہ

عجائب بوستان پُر فضا ہی موج سلطانی — کہ جس سے خار کھاتی ہی بہار باغ رضوانی

۱ صفحہ
توشیح دہم کہ ارکن باشد
دوم تقطیع دوم متقطع شود
دا گر ثلثہ کن متقابل باشد
بحر ہزج سالم ہشتم
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن + ش ۱۲
زادہ + م مرزا +
ہ ع م دہلوی
بسوخت + ترب ی ربد
الدولہ ان لگ دراگ
ان + ب ۱۵ اورنگ آباد
ظل ۵ + عبارت
شاہزادہ مرزا محمد
زبیر الدین گورگان
بہادر دام ظلہ ۱۲
۲ شاہ ظفر
جاہ + جنہ جناب
ممدوح بستند
۱۲

طبیعت باغبان اسکی ہی دل اب گلستان ہی
نئے مضمون گل ہین عقل ہی حد خیابانی

یہ وہ گلزار ہی گلچین جہان پر فکر صائب ہی
یہ وہ ہی باغ جسجا خار چین ہی ذہن اذعانی

ورق اسکے صفا مین ہین مقابل برگ طوبی کے
ہی لوح عرش کی ہمسر اسی کی لوح پیشانی

صفائی مین ہر اک صفحہ یہ از چرخ چہارم ہی
دوائر مہر کی صورت ہین نقطے نجم نورانی

الف کا مد ہی گویا چتر ابر رحمت باری
سواد خط سے روشن ہی ظلال ظل سبحانی

جلی یہ حرف ہین گویا کہ نور طور سینا ہی
ورق کی ہی سفیدی یا کف موسی عمرانی

ہین معنی لفظ مین پنہان کہ حوریں قصر جنت مین
یہ سطرین ہین مسلسل یا کہ زلف رسے و غلمانی

رقم قرطاس پر جو یک قلم الفاظ رنگین ہین
نسیم صبح نے یہ باغ مین کی ہی گل افشانی

اگر خواہش ہی ان پھولونکی پیدا دست بخشش کر
کہ تا ہاتھ آئے گلدستہ یہ دل بستہ بآسانی

تعمق کی نظر جو اس مین کی یہ لطف نو دیکھا
غرائب اسمین نکلتے ہین عجب مضمون لاثانی

م ۴۱ ہی مطلب میم ۴۱ سے مفتاح معنی معما ہون
محیط مہربانی ہون محاط ماہ مہسانی

و ۴۲ اشارہ واو ۴۲ سے وحدت کا ہی واقف دلی ہونگے
ولایت ایک اُس واہب کی ہی سو وجہ وجدانی

ج ۴۳ جلی ہی دائرہ سے جیم ۴۳ کے وہ جام جم ہین ہون
ہوئی جمشید کی جسکے جہت سے یہ جہا بانی

س ۴۴ یہ حرف سین ۴۴ سے ہی سلسلہ ساری سیاست کا
سراسر ہی سخاوت اور سماحت اور سخندانی

ل ۴۵ لطیفے لام ۴۵ سے لاریب لاثانی ہوئے پیدا
کہ جس سے لطف ملتا ہی لسان کو وقت لسانی

ط ۴۶ یہ ظاہر طا ۴۶ سے ہی طرز و طریقہ اسکا طرفہ ہی
طفیل اس طا کے ہی بحر طلاقت کو بھی طغیانی

ا ۴۷ الف ۴۷ کا ہی اشارہ وہ ادب آموز آدم ہون
کہ اعلے ہونگے جسکی دید سے اطوار انسانی

ن ۴۸ یہ نون ۴۸ سے ہین نتایج نامی و نادر یہ نسخہ ہی
ہین نقطے نقطے اسکے نجم کے مانند نورانی

ی ۴۹ یہان ی ۴۹ سے یقین جانو کہ یہ اک یادگاری ہی
کہ جو یاد رہی یارون کی بسوے یاد یزدانی

لکھون کیا مدح مین اس نسخۂ بے مثل و یکتا کی
مقصر ذہن ہی یان طبع موزون کو ہی حیرانی

مہاراجہ بہادر جس چمن کے کار فرما ہون
نہ کیون پھر گلشن جنت ہو وہ گلزار لاثانی

نظر الطاف کی جس خار پہ ڈالین وہ لالہ ہو
ہو چشم فیض جس قطرہ پہ وہ ہو درِ غلطانی

مشام خاطر والا اگر مائل ہو خوشبو پر
نسیم صبح لائے جھولیون مین راح ریحانی

حفاظت کا چمن کی حکم گر جاری ہو اُس در سے
عصا اپنا لیے نرگس روان ہو بہر دربانی

اگر پروانگی ادنی ہو اُس بزم معلے کی
چراغ داغ لالہ آ کے ہو شمع شبستانی

ترے اکرام سے غنچون نے اپنی مٹھیان کھولین
بڑھایہ فیض کر دی دست گل نے زر کی ارزانی

اگر اُس قامت دلکش کا سایہ اُپنہ پڑ جائے
روان ہون ساتھ مثل نہر اشجار رخیا بانی

نہ کیونکر دم بھرین ہر دم یہ اُس شمشاد قامت کا
گلے مین قمریون کے ہی ازل سے طوق اذعانی

نہ کیونکر تر زبان ہو مدح عالی مین ہر اک بلبل
کہ ابر فیض سے شاداب ہین گلہائے بستانی

ابد تک ہو وے اس گھر مین قیام حشمت و شوکت
دیا لچھمی پہ پرمیشر کرے با معدلت رانی

عجب کیا گر نظر الطاف کی مجھ پر بھی پڑ جائے
کہ مہر مہر سے ہر ذرہ ادنی ہی نورانی

بس اے ذہن رسا تاریخ لکھکر ختم کر آگے
کہ وصف مختصر ہی مطلب خاطر ہی طولانی

ہوئی تاریخ کی جب فکر ہاتف کی ندا آئی
کہ اے نواب ہو تاریخ اس نسخہ کی لاثانی

یہ برجستہ زبان پہ مصرع رنگین ہوا جاری
بہار صد ہزار گلستان ہی موج سلطانی

۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار حکیم مرزا احمد رضا بیگ صاحب خلف الصدق مرزا علی رضا بیگ مرحوم کوتوال سابق شہر لکھنؤ

کدھر ہی ساقی صہبائے احمد قانی
کدھر ہی قاسم جام شراب وجدانی

۱؎ ثمیان معنی کرمہ لادہ بہادران کتاب یا چاپ کنایہ بتہ ۱۲

۲؎ دیا بخشی ذات مہاراجہ بلی بنی دولت پرمیشر بمعنی خدا صفت ہر دو دام جوان بکا کنندہ ام گرامی جناب مہاراج لچھمیر شنگھ بہادر پسر سے شہود ۱۲

کہو کہ جام پہ دے جام مجکو لا لا کے
دم مکالمہ تامین کرون در افشانی

ولا نہین ہین کسی سے وہ طالبِ امداد
جو ہین ازل سے غلام علی عمرانی

زبان کھول کہ حاصل ہی تجھکو آزادی
بگلستان جہان مثل سرو بستانی

کسی طرح نہ ترے زمزمون کو پہونچیگی
ہزار باغ مین بلبل کرے غزلخوانی

کسیکا رنگ جمے کیا بھلا ترے آگے
وہ گل ہی تو کہ ہی باغ جہان مین لاثانی

ترا کلام گلوگیر حاسدان ہوگا
دم مکالمہ چون سرمۂ صفاہانی

نہین ہی تیرے برابر کوئی فصیح و بلیغ
بجا ہی گر کرے تو دعویِ زبان دانی

تجھی کو مملکتِ نظم کی حکومت ہی
یہ شاعران جہان سب ہین تیرے اذعانی

زبان کھول سکے کون پھر ترے آگے
نہ انوری ہی نہ سعدی ہی اب نہ خاقانی

وہ بادشاہ اقالیم نظم ہی بے شک
کرے جو ملک مضامین کو طی بآسانی

ترے جنود مضامین کو دیکھکر اے دل
چھپا ہی زیر زمین لشکر سلیمانی

پیا ہی خون جگر فکر مدح مین شب بھر
اوگل رہا ہون دہن سے جو لعل رمانی

ولا خموش کہ اچھی نہین یہ لاف زنی
فرو تنی ہی جہان مین سپند رہا نی

برائے حسن رقم کردہ مطلع روشن
فزون ہو مطلع خورشید سے جو نورانی

جو چاہتا ہی فصاحت کا در غلطانی
مطلع دوم تو دیکھ قلزم زخار موج سلطانی

کہ لوح دہر سے چن چنکے نقش نسل شان
لکھے ہین اسمین سراسر بہ نیک عنوانی

مٹینگے دل سے اہل جہان کے نقش اسکے
یہ ہی نمونہ تحریر لوح پیشانی

سنے جو غور سے ان نغمہاے رنگین کو
فدا ہو مرغ خوش الحان باغ رضوانی

ہر ایک نقطہ پر ضو ہی ہمسر اختر
الف ہی شمع سر کوہ طور کاشانی

حروف کی کشتیان ہین کچی ہوئی تضمین — کوئی ہی انمین جنوبی کوئی خراسانی
ہر ایک دیکھ کے بین السطور کہتا ہی — ہر ایک نقطہ سے پیدا ہی شان شاہانی
صفائی ہی وہ ہر ایک صفحہ مین کہ آیینہ حیران — جو دیکھ لے تو سکندر کو بھی ہو حیرانی
کیا تھا حکمتِ عقل رسا پہ شک نے — اوڑائی باد خزان نے جو خاک یونانی
چمک سے برق مضامین نور افشان کی — مثال وادی ایمن ہی صفحہ نورانی
کیا ہی علم سفینہ جو وضع واضع نے — مثال کشتی محفوظ آدم ثانی
جہان مین شائقہ امرا ے زین بصارت کو — نجات دیگا بلاشبہہ یہ بآسانی
چنین عروج پسند و چنین متین و عقیل — ندید دیدۂ گردون بہ ہستی فانی
ذکی و عاقل و دانا و ہوشمند و فہیم — ذہین و شاعر نازک خیال دلاثانی
شجاع و صفدر و جرار صف شکن غازی — بہادر و قدر انداز و مرد میدانی
رحیم و صاحب جود و سخا و بحر عطا — کریم و فیض رسان مثل ابر نیسانی
یہی ہین فخر سلاطین نسل بابر سے — انھین کے نام پہ لازم لقب ہی گورگانی
کہان تلک ترے اوصاف لکھون اے ممدوح — کہ تو جہان مین ہی مانند بحر عمانی
بس اب سکوت ہی لازم ہی تجکو اے احمد — کہ قیل و قال ہی اسجا پہ عین نادانی
یہ چاہیے ہی کہ کر فکر سال ختم کتاب — کہ تا نہ بعد ہو حاصل تجھے پشیمانی
سراوب سے یہ لکھ مصرعہ سن ترتیب — رقوم خیر قدرت ہی موج سلطانی ۱۳۰۰ھ

ن شائق امیران ذی

ولہ قطعہ تاریخ دیگر عیسوی

بماند از سر تاریخ موج سلطانی — چو پاے عقل بصحراے فکر سست شدہ
کہ ناگہان برسایند دست غیب مدد — کمر بہمت مردانہ بست و چست شدہ

نوشت سال بصوری و معنوی احمد | بہیجدہ صد و ہشاد و سہ درست شد

خوش تقریر شگفتہ تحریر سحر بیان فصیح زبان سراج ظرافت شعاع متانت شریف خاندان خوشہ چین دبیران منشی محمد عبد الحق صاحب انجم مجھپر لطف اُنکا بے حساب ہی یہ تقریظ اُنکی درج کتاب ہی

بعد حمد خدائے اکرم کہ سخن آفرین ہی و نعت افصح العرب والعجم کہ خاتم المرسلین ہی:
اما بعد رہ نورد وادی تعلم محمد عبد الحق انجم ساکن شیخ پور پرگنہ سکندرپور شاگرد جناب میرزا رجب علی بیگ سرور مغفور ملتمس ہوتا ہی کہ گوہر مدعا رشتۂ بیان مین پروتا ہی کہ مہر سپہر بلاغت گل باغ فصاحت گوہر بحر متانت سراج انجمن سلامت شمشور عرصۂ نکتہ دانی یکہ تاز میدان جادو بیانی ناثر نثری رفعت شاعر شعری مرتبت صاحبقران ثانی یادگار خاندان گورگانی خاقان ابن الخاقان سلطان ابن السلطان عالیجناب ثریا رکاب شاہزادۂ میرزا محمد رئیس بخت المعروف بہ شاہزادۂ میرزا محمد زبیر الدین گورگان صاحب بہادر نبیرۂ بادشاہ جمجاہ خورشید جاہ جمشید جلال فلاطون وزیر عطارد دبیر کیوان علم ستارہ حشم سکندر شوکت سلیمان حشمت سلطان اقلیم صبر و قناعت شہنشاہ مملکت بلاغت و فصاحت حضرت ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ جنت آرامگاہ بادشاہ دہلی در بھنگہ مین قیام گزین ہین جناب مہاراج بہادر کے ہمنشین ہین حضرت کا جو سخن ہی وہ در عدن ہی جو بات ہی کرامات ہی نگارنامہ معانی نسخۂ موج سلطانی جو تصنیف فرمایا ہی اعجاز دکھایا ہی فیض کا دریا بہایا ہی کیا کہون کیسے خوش بیان ہین نظم کی روح نثر کی جان ہین عالی خاندانی سے ہر کہ و مہ ماہر ہی سخندانی طرز گفتگو سے ظاہر ہی بیشک کلام عظیم ہی اور جائے تسلیم ہی اس مین کیا کلام ہی کہ یہ کلام

ملک الکلام ہی دیدہ ور کہان ہین آئین کارنامہ شاہی ملاحظہ فرمائین خوبیان اس
کتاب کی بیان سے باہر ہین دیکھنے پر موقوف و منحصر ہین جب خون جگر پیا لخت دل
کھایا ہوگا تب اسطرح کا مضمون بندش مین آیا ہوگا اگر کوئی سخن چین سخن چینی کرے ہرزہ
درائی ہی وعیب بینی اُسکی عین نابینائی ہی ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمہ آفتاب را
چہ گناہ + صحیح تو یہ ہی کہ مضامین رنگین غازہ طراز چہرۂ قرطاس ہین لفاظ دلنشین مردم دیدہ
قدرشناس ہر شعر چشمک زن ابروے شاہدان مصری ہی وہر مصرعہ نشتر فروش
شریان جان شعری ؎ ہر اک فقرہ بھی پیغام جنون ہی + پریزادان مضمون کو فسون ہی
سبحان اللہ طبیعت نے کیسی موجزنی دکھائی ہی ہر فقرہ نے کیسی صفائی پائی ہی حبذا
کیا پاکیزہ زبان ہی اور کیسا طرز بیان ہی تحریر وہ کہ انسان دیکھا کرے تقریر وہ کہ ہر آن
سنا کرے فصیحان زمان روزمرہ کو ملاحظہ فرمائین ہندوایان ہندوستان محاورہ کا
لطف اُٹھائین اگر عندلیب خامہ خامی سے ہزار زبان ہم پہونچائے جب بھی عہدۂ
صفت عالی سے برنہ آئے قلم ہوجائے لکھنا بارہو زبان پھسل کر آبلہ دار ہو۔
اب دل کی درخواست پروانۂ معافی ہی اور بجاے مدح وثنا یہی شعر کافی ہی
شعر نمے گردید کوتہ رشتۂ معنے رہا کردم + حکایت بود بے پایان
بخاموشی ادا کردم

تقریظ چکیدۂ قلم جادو رقم خردسال طبیب بے مثال
حکیم میرزا محمد نادر حسین بیگ ابن نظام الدین حسین
ابن نادر بیگ خان دہلوی نہایت ذکی الطبع اور بڑے

لبیب ہین

بعد حمد مفرح دلکشا سے خدا دیا قوتی نعت سید انبیا متفکر ترکیب دواء انشا پردازی بندۂ ناچیز نادر حسین غنی عنہ اپنی طبیعت ضعیف اور مزاج سست کو تقویت دیکر حرارت قلبی کو کہ جو ایک عرصہ سے بسبب نہ اتفاق ہونے رنگینی عبارت کے محصور ہی دفع کرتا ہی اور بخارات دماغیہ کو کہ جو اتنی مدت سے موجب سد رو دوار کا ہو رہے تھے نکالتا ہی اگرچہ یہ باتین اسکے وجود سے ہوتی ہین الا اپنا اپنا مزاج ہی موجب اس تقریر اور باعث تحریر کا خوش آنا رنگینی عبارت اور راست بیانی کتاب مستطاب نسخۂ نایاب طرز لاجواب مسمے بموج سلطانی ہی کہ جو تصنیف سے یگانۂ روزگار عالی تبار بلند وقار ذی شان والا دودمان جادو بیان معدن اخلاق و فضل جناب شاہزادہ میرزا محمد رئیس بخت زبیر الدین بہادر گورگان ابن الابن حضرت جنت آرامگاہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ کی ہی حقیقت مین جناب ممدوح نے اس کتاب کو بڑی قوت طبعی اور کوشش سے مجمع البیان تصنیف فرمایا ہی سچ تو یہ ہی کہ ہر فقرہ اور ہر جملہ اسکا اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کا مصداق ہی اگر نظر غور سے دیکھیے یا سمع ہوش سے سنیے تو ہر مضمون کرامت مشمول ہی ایک جہت سے سفر نامہ ہی تو ایک جہت سے تاریخ ہی ایک رخ سے کیفیت ہی تو دوسرے رخ سے کسر و انکسار ارکانی کا خلق ہی ایک اعتبار سے شریعت تو دوسرے اعتبار سے حقیقت غرضکہ جس وصف کا خیال کیجیے وہ اسمین موجود ہی شعر این کتاب بہست گویا جام جم + مے نماید اندرو ہر بیش و کم

تقریظ ثانی محب سید اصغر حسین صاحب بلگرامی زیب قرطاس یادگار ہی

سبحان اللہ وبحمدہ دنیا کا کارخانہ ہر دم دیکھنے کے قابل ہی اگرچہ بظاہر وہی صبح وہی شام وہی دن وہی رات وہی ماہ وہی مہر وہی زمین وہی سپہر ہی مگر انھین کی اُلٹ پھیر مین ہزارون جلوے ہر آن نظر آتے ہین جن سے انسان کی عقل چکراتی ہی آخر اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہنے کی نوبت آتی ہی اسی کو حدیث مین صفات الٰہی سے تعبیر کیا ہی اور اسی کے دیکھنے کے لیے خداوند تعالے نے سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فرمایا ہی یعنی سیر کرو تم لوگ زمین مین جو لوگ چشم بینش وار رکھتے ہین اور دیدۂ دانش کھلا وہ ہر دم کمربستہ اسی رنگارنگ نیرنگ کے مشتاق رہتے ہین اور سفر پر آمادہ و طیار اور جب چل کھڑے ہوتے ہین ہر چیز کو تعمق کی نظر سے دیکھتے ہین ورنہ بظاہر دنیا ایک گھروندا ہی ہر بے اُتکل اس نمائش و زیبائش کو ایک کھیل سمجھتا ہی مگر جسنے اسکو چشم تماشا سے نہ دیکھا اور دیدۂ حق بین سے اسکا تماشا کیا وہ اسکی اعجوبہ نمود کو قابل یادگاری سمجھتا ہی اور جو کہ آپ دیکھتا ہی وہ اپنے دوستون اور اہل وطن کے لیے ایک ارمغان جانتا ہی اور کبھی تقریر سے اور کبھی تحریر سے لوگون کی دانش و بینش کو بڑھاتا ہی اور آئندہ نسلون کے لیے ایک ہبر اور اپنا یادگار چھوڑ جاتا ہی اہل یورپ اس امر کے بڑے شائق ہین اور اہل ایشیا بھی سابق مین اسکے کاربند تھے مگر اہل ہند مین اسکا شوق کم ہی بلکہ نہین ہی مگر عاقل کسی جگہ کے ہون موقع پر چوکتے نہین بعض بعض نے اس راہ مین قدم اُٹھایا ہی چنانچہ بالفعل سرکردۂ سیاحان ہند عالیشان والا دودمان بحر زخار دانش و تلزم بے کنار بینش حضرت قدسی منقبت میرزا زبیر الدین رئیس بخت گورگان شہزادۂ

بلند نشان دہلی نے جو باقتضاے آب و دانہ سفر کیا ہی اُسکو اپنی عبارت خاص مین تحریر فرمایا ہی
اور نام اُسکا موج سلطانی رکھا ہی بندۂ سید محمد اصغر بگارامی کہ ایک بار یافتگان مجلس خلد
مشاکل سے ہی اُسکو دیکھکر ایسا محظوظ ہوا کہ تعریف اُسکی بیان سے باہر ہی یہ کتاب قابل
دید ہی دید ہی نہ شنید ہی مجھ ہیچمدان کی زبان کیا جو اُسکی تعریف کرون آخر ایک قطعۂ
تاریخ پر قطع کلام کرتا ہون امید کہ پسند نگاہ والا دستگاہ شہزادۂ عالم پناہ ہو

قطعۂ تاریخ

شہزادۂ مکرم حال سفر نوشتہ
احوال روز و شب را بر صفحہ ثبت فرمود

از دیدنش بدلہا ذوق نظارہ برخاست
درہاے باغ دانش بر چشم خلق بکشود

قدر سفر فزون شد در قلب اہل ہمت
تحریر پاک و شستہ گویا کہ سحر نمود

تاریخ این نگارش اصغر بسال ہجری
از من سروش فرمود نرخ سفر بیفزود

۱۲۹۹ھ

تصویر مبارک جناب مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر دربھنگہ دام اقبالہ | تصویر شاہزادہ زبیرالدین گورکانی مصنف کتاب ہذا



His Highness the Maharaja Lachmi Eshwar Singh Bahadur of Darbhanga

Shajada Zoobarruddin Gorkani Author of Muz-Sultani

قطعۂ تاریخ ریختۂ قلم جواہر رقم منشی اشرف علی صاحب متخلص بہ اشرف خوشنویس ملازم مطبع

کتاب ان روزون کیا نادر چھپی یہ — انیس خاطر ہر نکتہ پرور
نہ کر تو فکر بہر سال ہجری — عجب تاریخ ہی اشرف رقم کر ۱۳۰۱ھ

ایضاً

طبع اشرف ہو چکی جب یہ کتاب — نقد دل بیعانہ لائے مشتری
عیسوی تاریخ کی گر فکر ہی — لکھیے یہ تاریخ کیا بہتر چھپی ۱۸۸۴ء

ایضاً

کیا چھپی ہی فضل حق سے یہ کتاب — دید کے قابل ہی اسکا حرف حرف
سال ہجرت مین رقم اشرف کرو — اب ہوئی ہی طبع تاریخ شگرف ۱۹۴۱ ہجرت

قطعۂ تاریخ رقمزدۂ کلک گوہر سلک منشی گوبند پرساد صاحب متخلص بہ فضا خوشنویس مطبع

گورگانی شاہزادہ آن زبیر الدین بنام — نسخۂ تصنیف کردہ انیکہ لاثانی بود
چون فضا تاریخ طبعش خواست از طبع رسا — گفت خوش زیبا بنام این موج سلطانی بود ۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ طبع زاد شاعر بیمثال منشی جوالا پرساد صاحب تخلص بلیغ خوشنویس مطبع

زبیر الدین چہ نامی شاہزادہ — کہ دارد گورگانی خوش خطابے
چہ انشا موج سلطانی نمودہ — کہ دارد معنیش چون گوہر آبے
بلیغ از بہر سال طبع آن گفت — بود یک نسخۂ عالی کتابے ۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد شاعر بے نظیر منشی کنور چندی سہا صاحب متخلص بہ نہال

چھپی عمدہ تواریخ اسکا شہرہ ہی زمانے مین — مضامین اسکے نادر ہین عبارت اسکی لاثانی

کمال آرزو سے اسکو اہل شوق پڑھتے ہین — کہ حل مشکلات اسمین بلاشک ہی بآسانی
پڑے کیونکر نہ اسکے وصف کا سکہ زمانہ مین — مؤلف اسکا ہی شاہنشہ ملک سخندانی
ہو سے دل سے ثناخوان آشنایان سخن اسکے — کہ ہی ہر لفظ اسکا دُر بحر شان یزدانی

نہال اب سال طبع اسکا زروے آفرین لکھو
چھپی ہی مجمز حالات شاہان موج سلطانی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب موج سلطانی تصنیف یگانۂ روزگار عالی تبار بلند وقار ذیشان والاودمان جناب شاہزادۂ میرزا محمد رئیس بخت زبیر الدین بہادر گورگانی بن الابن حضرت جنت آرامگاہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حسب الارشاد جناب معلی القاب والاخطاب جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی دربھنگہ دام حشمتہ وزادا اقبالہ مطبع نامی منشی نول کشور مین بمقام لکھنؤ باہ ستمبر ۱۸۸۴ء حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی

اشتہار

واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف محفوظ ہی اور مالک ومختار چھپوانے کا مصنف ہی اور جس جگہ یہ کتاب اب چھپی ہی یعنی مطبع منشی نولکشور صاحب مین انکو بھی اجازت تعداد مقررہ کتاب سے زیادہ چھاپنے کی اور بار دیگر طبع کرنے کی نہین دیگئی لہذا جمیع اہل مطابع کیواسطے یہ اشتہار درج کتاب کیا جاتا ہی کہ کوئی صاحب اس کتاب کے چھاپنے کا قصد بلا اجازت مصنف کے نکرین ورنہ سراسر نقصان اٹھائینگے۔

المشتہر
شاہزادہ محمد زبیر الدین گورگانی